

تیرا عشق فرضی

لاز تحریریم فاطمہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(مکمل ناول)

تیرا عشق فرضی

از تحریم فاطمہ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین



لیمپ لائٹ کی روشنی میں وہ ٹیبل پہ رکھی ڈائری پہ جھکی ہوئی تھی۔۔۔ کھڑکی سے آتے۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کمرے میں لگے کرٹنز کو اڑانے میں مدد دے رہے تھے، رنگ برنگی چھوٹی لائٹوں سے سجایہ کمرہ اندھیرے میں بھی دلکش اور پرسکون نظر آ رہا تھا۔۔۔

"میں آپ کو ہر لمحے، ہر دن، ہر وقت یاد کرتی ہوں۔۔۔ اور رات کو سونے سے پہلے مجھے آپ کے ساتھ وقت گزارنا بہت اچھا لگتا ہے، آپ کو پتہ ہے ماما آج ولدان نے مجھے بہت تنگ کیا، اسے گریسی *Gracie* کو بھی صحیح سے نانہانے دیا، جب میں گریسی کو نہلا رہی تھی تو اسے میرے ہاتھ سے ہینڈ سٹاور ہی لے لیا، میں نے اس پہ بہت غصہ کیا تھا، لیکن آپ کو پتہ ہے میری گریسی بھی اتنی تیز ہے کہ وہ ولدان کو دیکھ کر فوراً واٹر ٹب سے نکل کر باہر آگئی تھی۔۔۔ ان دونوں نے مل کر آج مجھے بہت تنگ کیا۔۔۔ لیکن وہ مومنٹ بہت فنی تھا۔۔۔ میں نے بہت سی پکچرز لے لی تھیں"

"آج یونی میں، مجھے کچھ کھانے کا دل نا کیا تھا، ولدان نے بہت انسٹ کیا تھا کھانے کو لیکن آج مجھے کچھ بے چینی سی تھی، کینٹین کو دیکھ کر ہی دل سا گھبرانے لگا تھا لیکن پھر جب میں گھر آئی تو رحیم بابا نے مجھے چیز رول بنا کے دیا خود اپنے ہاتھوں سے کھلایا تھا،

اور ڈنر میں پاپا میرے لیے پڑالائے تھے۔۔

آنکھوں میں تیرے آنسوؤں کو اسنے بہت مہارت سے ہمیشہ کی طرح پیا تھا، اپنی پرپل
کھر سے سچی ڈائری اسنے آہستگی سے بند کی تھی اور پھر اپنے سینے پ رکھ کے انہیں
محسوس کرنے لگی تھی۔۔

"ہر لمحہ، ہر دن میں آپ کو بہت مس کرتی ہوں۔۔۔۔۔"

ڈائری کو چوم کر اسنے ورکنگ ٹیبل کی درمیں رکھی تھی اور پھر اسے لاکڈ کیا

تھا۔۔ کرسی کھسکا کے وہ اٹھی تھی اور بیڈ کی طرف آئی تھی۔۔۔

بیڈ پہ لیٹی گریسی کو دیکھ کر وہ محبت سے اس پہ جھکی تھی۔۔۔ جھکنے کی وجہ سے اسکی

پشت پہ لہراتے گھنے براون بال بیڈ پہ پھیلے تھے۔۔۔۔ جھک کر اسنے گریسی کو اپنے نرم

ملائم ہاتھوں سے چھوا تھا۔۔

"میرا پیار بچہ۔۔۔"

جگر کا ٹوٹا،

دل کی ڈھڑکن۔۔۔

میری سانسیں "

وہ مسکراتی ہوئی ایک ایک لفظ اسکے کان کے قریب بول رہی تھی۔۔۔ گریسی نیند میں تھوڑی کسمائی تھی۔۔۔ اسکو کسماتا دیکھ کر وہ اسکے پاس سے اٹھی تھی اسکے اٹھنے کی وجہ سے اسکے بیڈ پہ بکھرے بال واپس پشت پہ آئے تھے۔۔۔ چلتی ہوئی وہ اپنی سائیڈ آئی تھی اور کمرے اور کمرے کر لیٹ گئی تھی۔۔

وہ بے بی کے روم کی آواز سے ہاتھ روم سے جلدی جلدی شاہور لے کر باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔ بالوں میں سے ٹاول نکال کر اسنے صوفی پہ پھینکا تھا اور خود سرعت سے بیڈ پہ لپکا تھا جہاں وہ تکیوں کے دیوار کے بیچ لیٹی پاؤں اور ہاتھ چلانے میں مصروف تھی۔۔۔

"کیا ہو گیا میرے بے بی کو "

اسنے معمول عادت اسے اپنے ہاتھوں سے گود میں لے کر اپنے سامنے کیا تھا اور اسکی براؤن آنکھوں میں جھانکا تھا اپنے باپ کی آواز سن کر اور اسکی آغوش کو پہچان کر وہ

کھکھلائی تھی۔۔

"جب ہنسنا تھا تو روئی کیوں آپ۔۔۔"

بابا کو کتنا ڈرا دیا تھا۔۔

کتنی جلدی میں آیا ہوں باہر۔۔۔

ٹھیک سے شاور بھی نالے سکا"

وہ اب منہ بنا کر اسکا کھکھلاتا چہرہ دیکھ کر اس سے شکوے کر رہا تھا جیسے وہ چند ماہ کی بچی
 اسے سمجھ اور سن رہی ہوگی۔۔۔

"خیر کوئی نہیں یہ تو میری دن رات کی ڈیوٹی ہے"

وہ واپس اسے اسکی جگہ پہ لٹا کر کبرڈ کی بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پہ آیا تھا جہاں فون رکھا
 تھا۔۔ انٹرکام کی مدد سے اسنے ناشتے کا آرڈر دیا تھا اور اب واپس بے بی کو اٹھا کر ہاتھ
 روم کی جانب چل دیا تھا۔۔۔

دس منٹ بعد وہ اسے نم گرم پانی سے نہلا کر واپس لایا تھا کبرڈ سے ابھی وہ کپڑے
 نکالنے ہی لگا تھا کہ دروازے کی ناک پہ اسنے آنے والے کو اجازت دی تھی جانتا تھا میڈ

ہوگی جس سے اسنے کچھ دیر پہلے ناشتے کے لیے سامان منگوا یا تھا .

"ہاں ٹیبل پہ رکھ دو اور جاو۔۔"

وہ بے بی کے کپڑے لے کر اپنے ہی دھیان میں بیڈ تک آیا تھا اور اسے چیلنج کروایا تھا۔۔ چیلنج کروانے کے بعد وہ ٹیبل پہ ناشتے کی چیزیں لینے آیا تھا۔۔۔ لیکن اسکا سنبھلا ہوا موڈ یکدم بگڑا تھا۔۔۔

"ماما۔۔۔۔۔"

اسنے ٹرے میں سے فیڈراٹھا کر اسکا اچھے سے معائنہ کر کے اپنی ماں کو چلانے کے انداز میں آواز دی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔۔ بالاج۔۔۔"

کیوں چلا رہے ہو۔۔۔۔۔"

ثانیہ بیگم اسکی ایک آواز پہ اوپر آئیں تھیں۔۔

"مام یہ کس قسم کا اسٹاف اپ نے گھر میں رکھا ہوا ہے۔۔۔ کہاں دھیان ہوتا ہے

انکا۔۔۔"

وہ غصے سے چلایا تھا۔۔

"کیا کہہ رہے ہو تم۔۔ اور ریشے کہاں ہے۔۔"

انہوں نے اسکی بیٹی کا پوچھا تھا۔۔

"مام آپ دیکھ رہی ہیں اس فیڈر کا حال، کتنی دست ہے اس میں۔۔۔ اور اگر یہ میں نا

دیکھتا اور پریشے پی لیتی تو۔۔ کتنا ہارم فل ہوتا میری بیٹی کے لیے۔۔۔ فائر کریں اسے

ابھی کے ابھی"

اسنے فیڈرز میں پہ پٹکی تھی، غصہ اسکے چہرے پہ نمایاں تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بالاج۔۔۔ کول داؤن۔۔۔"

مسٹیک نام کی چیز بھی اس دنیا میں ہوتی ہیں۔۔۔

میں پوچھتی ہوں اسے۔۔۔ پریشے کے لیے میں خود دودھ لاتی ہوں۔۔۔ پانچ منٹ

رکو"

وہ اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے اسے سمجھانے والے انداز میں بولی تھیں۔۔

"آپ اسے فائر کریں، میں خود بنا لوں گا فیڈر۔۔۔۔"

وہ فرش پہ گری ہوئی فیڈر کو غصے سے پاؤں مارتا بیڈ پہ سے پریشے کو اٹھا کر بیڈ روم سے باہر چلا گیا تھا جبکہ ثانیہ بیگم اسے دیکھتا رہ گئی تھیں۔۔۔ یہ سچ تھا وہ پریشے کی چھوٹی چھوٹی چیز کی بھی کڑ کرتا تھا۔۔۔

"ہیر۔۔۔۔HEER-

ہیر۔۔۔!!

وہ بھاگتا ہوا اندرونی گیٹ سے گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔ اس کا نام چلاتا وہ لاونج کی طرف آیا تھا۔۔۔

"ہائے انکل۔۔۔ ہیر نہیں آئی اب تک۔۔۔"

وہ اب آرام سے چلتا ہوا ان کے پاس آ گیا تھا جو لاونج میں رکھے صوفے پہ بیٹھے اخبار کو پورا کھولے اپنے منہ کے سامنے کیے بڑے مگن انداز میں پڑھ رہے تھے۔۔۔ وہ صبح کے وقت سب سے پہلے چائے کے ساتھ اخبار کا بھرپور مطالعہ کرتے تھے۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ کیسے ہو تم۔۔۔"

وہ اخبار زرا سا چہرے کے سامنے سے ہٹا کر اسے دیکھتے ہوئے مسکرائے تھے۔۔

"پرفیکٹ انکل۔۔۔"

یونیورسٹی کے لیے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ ہیر کا کیا موڈ نہیں ہے جانے کا۔۔۔ رات تو

اسنے فون پہ ایسا کچھ نہیں کہا تھا"

وہ ہاتھ سینے پہ باندھتا تیزی میں بولا تھا۔۔ اسکو واقعی یونی کے لیے دیر ہو رہی تھی۔۔۔

"ہیر کو پہلے اپنی گریسی سے تو فرصت مل جائے بیٹا۔۔ پھر وہ مجھے اور پھر تمہیں اور پھر

اپنی یونیورسٹی کو پوچھے گی"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کے چہرے پہ مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔ کیونکہ وہ روز اسی طرح جلدی

میں اسے لینے آتا تھا یا تو وہ سو رہی ہوتی تھیں یا اپنی گریسی کے ساتھ لان میں کھیل رہی

ہوتی تھی۔۔

"سریسلی انکل، جیتے جاگتے انسانوں کی کوئی خیر خبر نہیں ہے بس۔۔۔"

وہ منہ بناتا ان سے بولا تھا۔۔

"تم پریشان ناہو، کچن میں ہے، مل لو اس سے"

وہ بولنے کے بعد اخبار واپس اپنے چہرے کے سامنے کر چکے تھے۔۔۔ جبکہ اسنے قدم کچن کی جانب بڑھائے تھے۔۔

"ارے میری بیٹی۔۔۔۔ آرام سے۔۔۔"

اتنی جلدی مجھے نہیں ہے جتنی جلدی تم کو ہے۔۔

آرام آرام سے پیو۔۔۔ ورنہ پھر رانی سے پی لینا۔۔۔ آئی بات سمجھ "

وہ کچن میں زمیں پہ آٹھی پالٹی مار کے بیٹھی ہوئی گریسی کو اپنے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی خود بھی گریسی سمیت دودھ کے پیالے میں جھکی ہوئی تھی۔۔

"او ہیلو، تمہیں اور تمہاری گریسی کو جلدی ہو یا نا ہو مجھے بہت جلدی ہے۔۔۔ اٹھو اب

۔۔۔ جاہل لڑکی۔۔۔"

وہ اسکی حالت اور سستی پہ سر پکڑ کے رہ گیا تھا۔۔

"ہائے۔۔۔۔۔ ولدان۔۔۔۔۔ WILDAN.."

وہ گریسی کو زمیں پہ چھوڑ کر اپنے بال ہاتھوں سے سمیٹتی کمر پہ ڈالتی ہوئی آخر کار اٹھ ہی

گئی تھی۔۔۔۔ جبکہ گریسی اب خود دودھ پینے لگی تھی۔۔

"اگر آپ کو یاد آ گیا ہو تو نوبے میرا کوڑے ہے۔۔۔ اور اب وقت دیکھو نوبے جتنے میں
پچیس منٹ ہیں، چلو میرے ساتھ " .

پہلے وہ سکون سے لیکن پھر آخر میں تیزی سے بولا تھا۔۔۔ ہیرا اسکے انداز پہ مسکرائی
تھی۔۔۔

"یار گریسی کو بھی تو ناشتہ کرانا تھا نا۔۔۔ اور تمہارا کوڑے تو میں بھول ہی گئی"

وہ ہنستی اپنا ہاتھ اسکے گال پہ لے کے گد تھی اسکا گال کھینچ کر وہ بولی تھی۔۔۔

"یار۔۔۔ تم۔۔۔ بلی کو لگائے ہوئے ہاتھ ہی تم نے میرے گال پہ

لگا دیے۔۔۔ یک۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ گال پہ سے ہٹانا بولا تھا۔۔۔ اکتائیت اسکے لہجے میں تھی۔

"وہ بلی نہیں ہے۔۔۔ گریسی نام ہے اسکا ولدان"

ناراض ہو جاو گی میں "

ہیرا کا چہرہ ایک دم سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔ اسکی گریسی کو کوئی جب کچھ بھی بولتا تھا تو وہ ایسے ہی

منہ بنا کر ناراض ہو جاتی تھی .

"اچھا سوری بابا۔۔"

اب چلو یونی۔۔ زیادہ وقت نہیں ہے"

وہ اسکا ہاتھ تھامتا باہر کی طرف زبردستی لے گیا تھا۔۔

"چھوڑو ولدان۔۔۔۔"

ریڈی تو ہونے دو مجھے"

وہ زبردستی اسکے ہاتھ میں سے اپنا ہاتھ نکالتی ہوئی اپنے حو لیے کود دیکھتی بولی تھی۔۔

"شٹ اپ ہیر۔۔۔ اوپر جاو گی تو تم دو گھنٹے لگا کے آو گی... جو کرنا ہے گاڑی میں کرنا

۔۔۔ دو منٹ میں آیا بس۔۔۔ ویٹ"

وہ لاونج سے بھاگتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر اسکے بیڈروم گیا تھا اور اسکی ضرورت کی چیزیں

اٹھا کر واپس لاونج میں آیا تھا . .

اسکا بیگ، کچھ میک اپ، موبائل چارجر۔۔۔ اور جیکٹ اسے تھمائی تھی . .

"اب چلو"

وہ اسے آنکھیں دکھاتا اسکا واپس ہاتھ تھا متاگویا ہوا تھا جبکہ فاروق صاحب انہیں دیکھ کر پھر مسکرائے تھے .

ابھی وہ گاڑی تک آئے ہی تھے جب ہیر پھر چلائی تھی .

"مجھے کپڑے بھی چیلنج کرنے تھے ولدان"

وہ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ کر خفگی سے بولی تھی۔۔

"سب ٹھیک ہیں کپڑے"

اس پہ جیکٹ ورت کر واپنا چہرہ ٹھیک کرو۔۔"

وہ اسکی دینم کی بلیک جینس اور ڈارک بلیوٹی شرٹ دیکھ کر بولا تھا۔۔ جیکٹ وہ اسکے

بیڈروم سے لے ہی آیا تھا . .

"اس پہ جیکٹ ورت کر واپنا چہرہ ٹھیک کرو۔۔"

تمہاری بیوی ہوں جو تمہارے حکم پہ چلوں"

آئے بڑے مجھ پہ رعب جمانے والے"

وہ اسکی نقل اتارتی ناراضگی بھرے انداز میں بولی تھی۔۔۔

"بیوی نہیں ہو تو بن جاو۔۔۔"

وہ اسٹیرنگ پہ ہاتھ رکھے سامنے نظریں ہٹا کر ہیر کی نظروں میں جھانکتا بولا تھا۔۔ جبکہ ہیر کے لپ گلاس لگاتا ہاتھ رکھتا تھا ۔

"مزاق نہیں کیا کرو ولدان"

وہ نظریں پھیر کر بولی تھی جبکہ اب ولدان اسکی چپ پہ چپ ہو کر ڈرائیو کرنے لگا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کب تک یہ کام کریں گے بھائی۔۔۔ اب بس بھی کریں۔۔۔ اتنا کوئی پازیسو نہیں ہوتا"

وہ کچن میں داخل ہوتا بالاج کو فیڈر میں دودھ ڈالتا دیکھ کر بولا تھا جبکہ وہ اس قدر عام حوالے میں تھا کہ وہاں چونکا تھا۔۔۔

"چپ رہا کرو وہاں۔۔۔"

میرے میسٹرز میں نہیں بولا کرو۔۔۔"

وہ فیڈر ہلاتا اب ٹیبل پہ لیٹی پریشے کی طرف آیا تھا۔۔ اور اسے گود میں لے کر پلانے لگا تھا۔۔

"میرا مطلب ہے بھائی نونج گئے ہیں اور اب تک آپ آفس کے لیے نہیں گئے اس لیے پوچھ رہا ہوں"

وہ بات کو سنبھالتا ہوا کرسی کھینچ کے بیٹھ گیا تھا جبکہ ایک کرسی پہ بالاج پریشے کو لے کر بیٹھا تھا۔۔

"مجھے جب جانا ہو گا چلا جاؤنگا تم بھی تو نہیں اب تک یونی۔۔۔"

بالاج اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔۔

"بھائی میری کلاس گیارہ بجے ہے۔۔ اب میری کوئی گرل فرینڈ بھی نہیں ہے کہ اسکے

لیے صبح اٹھ بجے جا کے بیٹھ جاؤں وہاں"

وہ گلاس میں جو س ڈالتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"تمہاری گرل فرینڈ ہونی بھی نہیں چاہیے"

بالاج سنیجدگی بھرے انداز میں بولا تھا۔

"کیوں، جب آپکی تھی تو میری کیوں نہیں ہو سکتی"

وہ گلاس بالاج کی جانب بڑھاتا ہوا بولا تھا۔

"اوگاڈسک، وہاج۔۔۔"

کتی بار کہا ہے کہ تم چپ رہا کرو"

وہ جو س سے بھر گلاس ٹیبل پہ پکٹا کر سی سے اٹھا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Drama | Story | Poem | Article | Interview | Book Review |

"بھائی کیا آپ پاگل ہیں، یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔"

وہ بالاج سے دو گنی تیز آواز میں چلا کے بولا تھا۔۔۔ ان کے چیخنے کی اور گلاس گرنے کی

آواز اتنی تیز تھی کہ پریشے زور زور سے رونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

"آئے ول سی یو وہاج۔۔۔"

وہ روتی ہوئی پریشے کو کچن سے لے جاتا ہوا غصے سے بولا تھا۔

"پاگل ہو گئے ہیں ماما یہ۔۔۔"

موڈ خراب کر دیا میرا۔۔۔

ایک تو انہیں جو س دیا میں نے وہ بھی پھینک دیا۔۔۔ پتہ نہیں کس منحوس کے لیے اس طرح ہو گئے ہیں"

وہ ثانیہ بیگم کو دیکھتا ہوا افسردگی سے بولا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ وہ انکی آواز سے کچن کی طرف آئی تھیں۔۔

"میں نے کتنی بار کہا ہے وہاں، تم اس سے باتیں مت کیا کرو۔۔۔ وہ آل ریڈی پریشان ہوتا ہے تم سے اور خفا ہو جائے گا اس طرح تو۔۔۔ تم بھی یونی جاؤ میں بھی بوتیک جا رہی ہوں"

"اور بھائی نہیں جائینگے کیا آفس۔۔۔"

وہ انہیں بوتیک کے لیے تیار دیکھتا بولا تھا۔۔

"چلا جائے گا جب پریشی کی گورنریس آجائے گی۔۔۔"

وہ اسکو جواب دے کر آگے بڑھ گئیں تھیں۔۔۔

وہ اندھیرے میں روڈ پہ بھاگتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔ اسکی رفتار اس قدر تیز تھی کہ وہ ایک سے دو دفعہ گرتے گرتے بچی تھی۔۔ وہ اس قدر اندھا دھن بھاگ رہی تھی کہ اپنے اصلی راہ سے ہی آگے نکل چکی تھی۔۔

"یا اللہ کہاں آگئی میں۔۔۔"

میری مدد کر"

وہ زرا سالمہ سانس لینے کے لیے رکی تھی۔۔ لیکن پھر اپنے پیچھے سے آتی آوازوں کا سن کے وہ پھر تیزی سے بھاگنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"رکو تو سہی لڑکی۔۔۔"

پیچھے سے آئی آواز پہ بھی اس کے قدم ناٹھے تھے۔۔ تب ہی وہ ایک گاڑی سے تکلڑاتے تکلڑاتے بچی تھی۔۔ گاڑی کے بونٹ پہ اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اسنے خود کو بچانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ پھر بھی روڈ پہ گر گئی تھی۔۔ جبکہ اسکے پیچھے آتے دونوں لڑکے اسکے قریب آئے تھے۔۔ اور اس پہ جھکے تھے۔۔۔

گاڑی میں بیٹھا شخص اگر صحیح ٹائم پہ بریک نا لگاتا تو وہ شاید اس لڑکی کو اڑا چکا

ہوتا۔۔۔ ان لڑکوں کو دیکھ کر وہ سارا معاملہ سمجھ چکا تھا۔۔۔ گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ غصے کو پیتے باہر آیا تھا۔۔۔ اور ان میں سے ایک لڑکے کو اسکی شرٹ سے کھینچ کر اپنے سامنے کر کے اسکے منہ میں ایک مکہ جڑا تھا۔ جبکہ دوسرے لڑکے کو اپنے پاؤں کی مدد سے اس لڑکی کی طرف سے ہٹایا تھا۔۔۔

"مل لیے بہن سے، معائنہ کر لیا بہن کا، اب دفعہ ہو جاو دونوں"

وہ اس لڑکے کو دو ردھکہ دیتا ہوا بولا تھا۔۔۔ جبکہ وہ لڑکی زمیں پہ بیٹھی ان تینوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں لڑکے جیسے ہی دفعہ دفعہ ہوئے تھے وہ فوراً اسکی گاڑی کے سامنے بیٹھی لڑکی کے پاس آیا تھا۔۔۔

"کیسی ہو؟"

وہ اسے کالی سیاہ چادر میں لپیٹا دیکھ کر بولا تھا جبکہ اس لڑکی کا منہ بھی آدھا چادر ماتھے پہ ڈھکنے سے چھپا ہوا تھا۔۔۔ وہ بامشکل اسکے ہونٹوں اور ناک پہ غور کر سکا تھا اور غور بھی اسکی ناک میں چمکتی نوزپن کی وجہ سے کیا تھا جو اسے اس کے جانب کھینچ لائی

تھی۔۔۔ گاڑی کی جلتی لائٹ میں وہ اتنا فوکس تو کر سکتا تھا۔۔

"د۔۔ دور ہٹو۔۔۔۔"

وہ ہاتھوں کی مدد سے پیچھے کھسکتی ہوئی ڈرتے ہوئے بولی تھی۔ اور اپنی چادر ٹھیک کی

تھی۔۔ اسکا سانس اب بھی ہموار نہیں ہوا تھا۔۔

"خوف زدہ ہو۔۔۔۔"

وہ اسکے قریب بیٹھتے ہی اسکی آنکھوں میں جھانکتا بولا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جاو۔۔ نا یہاں سے"

وہ اب آنسو صاف کرتی ہوئی اس شخص کو گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔ ایک طرح

سے وہ اس سے خوف زدہ بھی تھی جبکہ دوسری جانب وہ اسے گھور بھی رہی

تھی۔۔ وہ اسکا انداز دیکھ کر منہ پہ ہاتھ رکھ کر ہنسا تھا۔۔

"کیسے جاؤ۔۔۔۔ کیا تمہیں اس حالت میں چھوڑ کے اکیلا جاسکتا ہوں۔۔۔۔" وہ

سنجیدہ ہوا تھا۔۔

"مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔۔" وہ ہاتھ جھاڑتی زمیں سے اٹھ کے کھڑی ہوئی تھی اور اپنی

چادر سر پہ ٹھیک سے جمائی تھی۔۔۔

"یہ لڑکے کون تھے۔۔۔۔"

وہ آہستہ آہستہ قدم لینے لگی تھی۔۔۔ جب وہ اسکے پیچھے آیا تھا ۔

"تمہاری طرح ہی تھے، جیسے وہ پیچھے آرہے تھے اسی طرح تم بھی میرے پیچھے آرہے

ہو۔۔۔ کوئی ڈیفرنس تو نارہا تم میں اور ان میں"

اسکے قدم رکے تھے اس کی طرف مڑ کر اس نے جلانے والے انداز میں بولا تھا۔۔

"مجھے تم ان سے ملارہی ہو جبکہ میں نے تمہیں سیو Save کیا ہے"

وہ ایک دم اسکی بات پہ بھڑکا تھا۔۔۔ غور سے اس لڑکی کے چہرے کو دیکھا تھا جہاں بلا کا

اطمینان تھا۔۔

"تو مجھ پہ احسان کیا ہے تم نے"

وہ اس پہ چڑھ کر ہاتھ کمر پہ رکھ کے چلائی تھی۔۔۔

"ہاں صحیح کہہ رہی ہو، آج کل بھلائی کا زمانہ ہی نہیں ہے۔۔۔"

وہ افسوس کرتا واپس اپنی گاڑی کی طرف مڑا تھا۔۔۔

"اچھا سنو۔۔۔۔۔"

وہ گاڑی کا دروازہ کھول کے بیٹھنے ہی لگا تھا جب وہ بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے آئی تھی۔۔

"میں معافی چاہتی ہوں۔۔۔ پہلے میں ڈر گئی تھی۔۔ اور اب میں زیادہ بول گئی ہوں
بس میں اپنا کانفیڈینس بحال کرنا چاہتی تھی۔۔ اور اب مجھے بہت لیٹ ہو گیا ہے میری
امی میرا انتظار کر رہی ہوگی۔۔ اگر آپ نا آتے تو مجھے شاید کسی نقصان کا۔۔۔۔۔

وہ کچھ مزید بولنے ہی لگی تھی جب اسنے اسکے لبوں پہ اپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"ششششش۔۔۔۔۔ خاموش۔۔۔۔۔"

مجھے ایسی کوئی وضاحت نہیں"

وہ اسکے سر اُپے پہ نظر ڈال کر اب اسکے اس اندھیرے میں بھی چمکتے چہرے کو دیکھ کر
بولا تھا۔۔

"آپ۔۔۔۔۔ اس نے اسکا ہاتھ اپنے لبوں سے ہٹایا تھا۔۔۔۔۔"

"س۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔ آپ ماسندنا کریں تو آپکو ڈراپ کر دوں، آپکی امی انتظار کر رہی

ہو گی آپ کا۔۔۔"

وہ اپنا ہاتھ اسکے لبوں سے ہٹاتا نثر مندہ ہوتے ہوئے بولا تھا۔

"نہیں۔۔۔ میں خود چلی جاؤ گی۔۔۔"

وہ چادر خود کے ارد گرد لپیٹتی بولی تھی اور آنکھوں کے اشارے سے اسے بائے بھی کہہ چکی تھی۔۔۔

"اچھا میں روڈ تک تو چھوڑ کے آسکتا ہوں نا ایسے ہی، پھر یہاں خطرہ بھی تو ہے"

وہ گاڑی کا دروازہ لاک کر کے بولا تھا۔

"لیکن۔۔۔ آپ

"کیا لیکن آپ، آپ نے اب تک مجھے نام بھی نہیں بتایا۔۔۔" وہ مسکراتا ہوا اسکے ہم

قدم چلنے لگا تھا۔۔۔

"نام بتانا ضروری ہے کیا"

وہ آہستہ آہستہ قدم اسکے ساتھ بڑھانے لگی تھی۔۔۔

"ضروری تو نہیں ہے لیکن بتانے میں کیا حرج ہے"

وہ دونوں اب مین روڈ تک آچکے تھے۔۔۔

"مس آپ کا نیم۔۔۔"

وہ ایک اوٹو کو دیکھ کر اس میں بیٹھنے ہی لگی تھی جب اس نے اسے واپس سے پکارا تھا۔۔

"مرینہ۔۔۔۔۔"

وہ اوٹو میں بیٹھ کر مسکرائی تھی۔۔۔۔۔ اسکی مسکراہٹ اسنے باقاعدہ نوٹ کی تھی
اسے دیکھ کر وہ بھی کھل کے مسکرایا تھا اور پھر رکشے ڈرائور سے نا جانے کیا کہنے لگا
تھا۔۔

"بائے"

جب تک اوٹو اسکی نظروں سے اوجھل نا ہوا تھا تب تک وہ اسے جانا دیکھتا رہا تھا۔ اسکے
جاتے ہی۔ اب وہ واپس اپنی گاڑی کی طرف چل دیا تھا۔۔۔

مرینہ اتنی دیر کیوں ہو گئی بیٹا"

بیل کی آواز پہ بشرہ بیگم مین گیٹ کی طرف آئیں تھیں اور مرینہ کو گھر کے اندر داخل

ہوتے ہی انکا پہلا سوال یہ ہی تھا۔۔

"امی۔۔ سانس تو لینے دیں۔۔"

میں بتاتی ہوں سب "

وہ صبح عبور کر کے گھر کے اندر ونی گیٹ کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ بشرہ بیگم چادر

سنجالتیں اسکے پیچھے گئی تھیں۔۔

"اوگا ڈامی۔۔ نونج گئے اور اب تک آپ نے کھانا نہیں کھایا ہوگا۔۔۔ شٹ امی میں

بھول گئی"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہاتھ سر پہ مارتی بیگ کندھے سے ہٹا کر صوفے پہ ڈالتی ہوئی پریشانی بھرے انداز میں

بولی تھی۔۔

"تم نے ہی تو کہا تھا آج تمہاری سیلری ملے گی اور تم باہر سے کچھ لے آؤ گی۔۔ تمہارے

انتظار میں نے کچھ کھانا نہیں بنایا"

"امی میں بھول گئی لیکن آپ فکرنا کریں، میں ابھی کچھ فٹائف بنا لیتی

ہوں۔۔۔۔ آپ دس منٹ دیں پھر ساتھ بیٹھ کے کھانا کھائیں گے"

وہ کالی چادر اتارتی ہوئی آہستہ آہستہ فوٹو کرتی جلدی جلدی میں بولی تھی۔۔

"نہیں مرینہ۔۔۔۔ تم فریش ہو۔۔

میں بنا لوں گی۔۔۔ تم تھکی ہوئی آئی ہو۔۔۔"

وہ روزانہ اس طرح دن بھر کی خوار اور تھکی ہوئی ہوتی تھی۔

"نہیں آپ میرے ہوتے ہوئے کیسے کام کریں گی۔۔۔ دس منٹ بس"

وہ انکو منع کرتی پکن کی طرف چلی گئی تھی۔ جبکہ بشرہ بیگم اسکی رکھی اوو چادر تہ کرنے لگیں تھیں۔۔

ٹھیک دس منٹ بعد وہ انڈہ اور دو روٹیاں ڈال کے ٹیبل پہ آئی تھی۔۔۔

"کل پکامی ڈنر کے لیے کھانا لانا نہیں بھولوں گی، آج راستے میں پھنس گئی تھی میں، کس

قدر مشکل سے گھر پہنچی ہوں امی، شکر الہ کا۔۔۔"

وہ آملیٹ تو رٹی اپنی ہی ٹون میں بولی تھی۔۔

"تم سے کتنی بار کہا ہے مرینہ، چھوڑ دو تم ٹیوشن دینا، اتنی رات تمہیں ہو جاتی ہے، میں

اکیلی جان تمہارا انتظار دیکھتے دیکھتے تھک جاتی ہوں۔۔۔۔ مت کرونا بیٹا۔۔۔"

وہ پریشانی سے بولیں تھیں۔۔

"امی ٹیوشن نہیں دوں گی تو سمسٹرنی کیسے ادا ہوگی اور پھر میرے اپنے خرچے، میری بکس، دس چیزیں ہوتی ہیں۔۔ کیسے پورا ہوگا سب پھر آپکا بھی تو خیال کرنا ہوتا ہے۔۔ آپ سمجھیں مجھے نہیں سمجھایا کریں"

وہ ایک ہی رٹ میں بولی تھی۔۔ بشرہ بیگم ہمیشہ اسے سمجھاتی رہتی تھیں لیکن وہ کبھی باز نا آئی تھی۔۔

"تو گھر میں ہی چھوٹے بچوں کو ٹیوشنزدے دیا کرو۔۔ اس طرح تم گھر میں سیو تو رہو گی۔۔"

"یار امی ان بچوں میں کون سرکھپائے گا، برے لگتے ہیں مجھے بچے۔۔۔ نہیں پڑھا سکتی میں انہیں۔۔۔ آپ کھانا کھالیں تو ٹیبل سمیٹ دیجیے گا میں نماز پڑھنے جا رہی ہوں"

ایک بار پھر وہ ناراض ہو کر کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

مرینہ خان اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی، بشرہ بیگم اور ان کے شوہر رحمت خان

نے اسے بہت لاڈ پیار سے پالا تھا لیکن چند سال پہلے جب وہ میٹرک میں تھی تب رحمت خان ایک ایکسیڈینٹ کی وجہ سے اس دنیا میں نارہے تھے، تب سے ہی مرینہ خان بشرہ بیگم اور خود کو کافی حد تک سنبھالنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔ انٹرانسٹ گورنمنٹ کالج سے باآسانی کر لیا تھا، اور اب وہ شہر کی معروف یونیورسٹی سے آنرز کر رہی تھی۔۔۔ ابھی اسکا فور تھ سیمیسٹر ہی چل رہا تھا جب سے بشرہ بیگم جو خود کبھی چھوٹے موٹے کام کر کے گھر کو سنبھالتی تھیں اب وہ خود بھی بیمار رہنے لگی تھیں۔۔۔ مرینہ خان صبح یونیورسٹی پھر شام میں وہ ایک کوچنگ میں فرسٹ آر اور سیکنڈ آر کو انگلش کی کلاس دیتی تھی جبکہ ڈیفنس میں وہ اسپیشل دولٹریوں کو ہام ٹیوشن دینے جاتی تھی۔۔۔۔۔ وہ مہینے میں اتنا کمالتی تھی کہ گھر کے خرچ اور اپنا خرچ وہ باآسانی پورا کر لیتی تھی اور کچھ رحمت خان کی پنشن سے انکا باآسانی انکا گزارہ ہو جاتا تھا۔۔۔ بشرہ بیگم ہمیشہ اسے سمجھاتی رہتی تھیں کہ وہ ٹیوشنز گھر میں دے کیونکہ آج کل کے ماحول کی وجہ سے وہ خاصہ ڈرتی تھیں۔۔۔ لیکن وہ ہمیشہ یہ کہہ کے ٹال دیتی تھی کہ لڑکیاں بھی رات گئے ہر نوکری کر سکتی ہیں اور میں اپنے پیروں پہ کھڑی ہونا چاہتی ہوں آپکو اور خود کو اون Own کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ "پٹھان فیملی سے تعلق رکھنے کے باوجود بھی وہ بہت کانفیڈینٹ تھی۔۔۔ اسکی بلیو آنکھیں اسکی زہانت کی گواہی

دیتی تھیں۔۔۔۔ اسکی چال نہایتی پروقار تھی۔۔۔

"ارے بابا کہاں لے آئی ہو اب تم"

گاڑی جیسے ہی رکی تھی ولدان نے مڑکا ڈرائونگ سیٹ پہ بیٹھی ہیر سے پوچھا تھا۔۔۔

"خاموش۔۔۔۔"

وہ مسکراتی اسکے ہونٹوں پہ اپنی شہادت کی انگلی رکھتی ہوئی خاموش کرانے والے انداز میں بولی تھی۔۔۔

"یار۔۔۔۔"

ولدان نے اسکی انگلی سمیت اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور جھٹکادیا تھا کہ وہ اسکے مد مقابل آئی تھی۔۔

"کیوں دل کے تار چھیڑتی ہو"

وہ اسکی انگلی کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا تھا۔۔

"Oh Come on Wildan, We are bestfriends"

وہ اگنیشن سے چابی نکالتی لا پرواہی سے بولی تھی۔۔۔

"Yes! we are just best Friends"

وہ ضبط کر کے جسٹ Just پہ خاصا زور دے کر بولا تھا لیکن ہیر کو کوئی فرق نا پڑا تھا۔۔۔ وہ گاڑی سے اتر بھی چکی تھی جبکہ ولدان کو نا جانے اسکے انداز پہ کیوں غصہ آیا تھا۔۔۔

وہ سیٹ بیلٹ کھول کر گاڑی سے باہر آیا تھا۔۔۔ اور ہیر سے زرا پیچھے چلنے لگا تھا۔۔۔ وہ اسے ایک سنسان جگہ لے آئی تھی اور ولدان جگہ دیکھ کر اندازہ لگا چکا تھا کہ یہاں اسے صرف واک کے لیے لے کر آئی ہے اسے شروع سے ہی ٹرین کی پٹریوں پر واک کی عادت تھی۔۔۔ اور اب بھی وہ رات کے گیارہ بجے اسے چہل قدمی کے لیے لائی تھی۔۔۔

"ارے تم اب ناراض ہو گئے کیا"

وہ موبائل میں گم چلنے لگی تھی احساس تو تب ہوا تھا جب اسنے ہاتھ ہلایا تو اسکے پاس کوئی

نہیں تھا وہ کچھ قدم پیچھے آئی تھی۔۔

"نہیں۔۔ تم سے ناراض۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ او کامون ہیر۔۔۔ بیسٹ فرینڈز سے

ناراض کون ہوتا ہے انہیں تو کچھ بھی کہہ لیا جاتا ہے"

وہ طنزیہ مسکرایا تھا۔۔

"میرے کیوٹو،

جو بھی ہو تم ہی ہو۔۔

میری صبح کی چائے۔۔۔

شام کا ملک شیک۔۔۔

رات کا ڈنر۔۔۔

اور۔۔۔

اس پہر کی واک۔۔۔"

وہ موبائل جیکٹ کی جیب میں رکھتی اسکے دونوں گال کھینچ کر پیار بھرے انداز میں بولی

تھی۔۔

"بس کرو یاد۔۔۔"

کیوں مجھے ہو اوں میں اڑانا چاہتی ہو۔۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھ اپنے گالوں پہ سے ہٹاتا ہوا بولا تھا۔۔

"آئے ایم سریس ولدان۔۔۔"

ہیر کبھی تم سے جھوٹ نہیں بولتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Poetry
ہیر سچ میں تم سے بہت اٹیچ ہے۔۔

اگر ہیر سے تم ناراض ہو گے تو ہیر یہاں آ کر ہی ان پٹریوں پہ لیٹ جائے گی۔۔ اور پھر

ہیر بلکل نہیں اٹھے گی۔۔

اگر تم نے ہیر سے منہ پھیرا تو ہیر ناراض ہو جائے گی"

وہ اپنے گلابی گال پھلا کر منہ بنا کر بولی تھی۔۔ اسکی ایک ایک بات سے سچ جھلکتا تھا

ولدان اچھے سے جانتا تھا۔۔

"اب بس بہت ہو گیا۔۔۔ ولدان ہیر سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا کیوں کہ وہ ہیر کی بہت کٹر کرتا ہے اور ہیر کو چاہیے کہ اگر ولدان ناراض بھی ہو تو اسکو منائے بجائے یہاں پٹریوں پہ لیٹنے کے"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر اسکو بازوؤں کے گھیرے میں لیتا بولا تھا۔۔۔

"یس۔۔۔ بیٹا تم ناراض تو ہو کر دکھاو۔۔۔"

اتنا مارو گی ناچہرہ لال کر دو گی تمہارا"

وہ اسکے بازو کے گھیرے سے فوراً نکلی تھی۔۔۔

"ہا ہا ہا پاگل ہیر۔۔۔"

وہ اسکی بات پہ کھکھلا کے ہنسا تھا۔۔۔

"یس"

دروازے کے ناک ہونے پر اسنے بیڈ پہ بیٹھے بیٹھے اجازت دی تھی۔۔۔ اجازت ملتے ہی

وہاں آہستگی سے کمرے کے اندر آیا تھا وہ چلتا ہوا بیڈ پہ آیا تھا اور دوسری سائیڈ لیٹی

پریشے کی طرف جھکا تھا۔

"تنگ نہیں کرو،

اٹھ جائے گی تو سوئے گی نہیں"

وہ انگلیاں لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پہ چلاتا ہوا اوہانج سے بولا تھا اسکی نظریں لیپ ٹاپ کی سکرین پہ مرکوز تھیں لیکن اسکا دھیان پریشے کی طرف بھی تھا جو اسکے برابر میں سو رہی تھی۔۔

"ارے بھائی آپ بہت تیز ہیں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آہستہ سے اپنے لب پریشے کے گال پہ رکھ کر دور ہوا تھا اور بالانج سے بولا تھا۔۔ بالانج سن کے رہ گیا تھا۔

"کیوں آئے ہو"

وہ جب بالانج کے سامنے بیٹھا تو بالانج نے مصروف انداز میں اس سے پوچھا تھا۔۔

"سوری کرنے آیا تھا، مجھے لگا میرا بھائی ناراض ہے مجھ سے۔۔۔ ویسے ناراض تو نہیں

ہیں نا آپ"

وہ ہلکے پھلکے انداز میں گویا ہوا تھا۔۔۔

"نہیں ہوں۔۔۔"

"اچھا بتاؤ کس کام کے لیے یہاں آئے ہو"

وہ لیپ ٹاپ بند کرتا اسکے سامنے الرٹ ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔

"کام تو کچھ نہیں ہے بھائی۔۔۔ کہنے یہ آیا تھا کہ شادی کر لیں کیونکہ پھر میری باری بھی

آئے نا"

"تمہیں شادی کرنی ہے تو کر لو میرے لیے کیوں بیٹھے ہو۔۔۔"

وہ پریشے پہ ایک نظر ڈال کے گویا ہوا تھا۔۔۔

"بھائی۔۔۔ آپ بڑے ہیں پہلے آپ کریں گے تو ماما مجھے اجازت دینگے نا۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر سمجھانے والے انداز میں بولا تھا۔۔۔

"لیکن میں شادی نہیں کر سکتا"

وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے کھینچتا ہوا بولا تھا۔۔۔ اسکے چہرے پہ سرخی نمایاں ہوئی تھی۔۔۔

"پریشے کا کیا ہو گا پھر"

وہاں بولا تھا۔۔

"کیا مطلب کیا ہو گا پریشے کا، میں ہوں کافی، میں اپنی بیٹی کو سنبھال سکتا ہوں۔۔۔"

بالاج کے چہرے کے رنگ ایک دم بدلے تھے اسنے وہاں کو گھورا تھا۔۔

"بھائی میرے، سنگل پیرنٹ کافی نہیں ہوتا بچوں کے لیے۔۔۔ اسے اپنی ماں کی

ضرورت ہوگی جب وہ بڑی ہوگی تو تب اسے آپ کیا جواب دیں گے"

"یہ کیسی باتیں کر رہے ہو وہاں، تم جانتے ہونا کہ یہ ٹاپک موضوع اہم نہیں ہے پھر

بھی میرا وقت ضائع کرنے آگئے ہو"

اسکو شدید غصہ آیا تھا۔۔

"تو کر لیں ناشادی، گھر بسائیں اپنا، اور ہمیں بھی سکون دیں اپنی بیٹی کو بھی سکون دیں

"

وہاں منمنایا تھا۔۔

"شٹ اپ وہاں، جاو تم یہاں سے"

بالاج بیڈ سے اٹھتا ہوا دروازہ کی طرف گیا تھا اور دروازہ اسکے لیے کھولا تھا۔

"آپ بھاگ رہے ہیں بھائی"

وہاج بازنا آیا تھا۔

"شٹ اپ وہاج۔۔۔ تم سے کتنی بار کہا ہے کہ خاموش رہا کرو، میرے پرسنلز میں نہیں

بولا کرو۔۔۔ اب دفعہ ہو جاو یہاں سے"

وہ زبردستی اسکا بازو پکڑ کے اپنے بیڈ روم سے باہر کر چکا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ڈیمین شٹ۔۔۔۔۔"

جاہل لڑکا۔

سارا موڈ برباد کر دیا میرا"

دروازہ سے پشت لگائے بالاج اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔

"سنوالی آپ نے اپنے بیڈ سے، کر دی پھر انہوں نے میری عزت۔۔۔"

یار ماما"

وہ ثانیہ بیگم کے بیڈ روم میں آکر بیڈ پہ بیٹھا تھا۔۔

"کیسے مانے گا یہ لڑکا وہاج۔۔۔ نامیری سنتا ہے نا تمہاری سنتا ہے۔۔۔ نا پہلے کبھی

میری سنی، اگر پہلے ہی سن لیتا تو ایسا نا ہوتا کبھی، ہم سب ساتھ خوش رہتے"

وہ اپنا دکھتا سر تھام کر اسکے ساتھ بیٹھی تھیں۔۔۔

"ماما ٹھیک ہیں آپ۔۔۔ طبیعت صحیح ہے آپکی"

وہ انکے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر تشویش زدہ انداز میں بولا تھا۔۔

"ہاں ٹھیک ہوں۔۔۔ بس تم بالاج کو مناؤ نا بیٹا۔۔۔ میں اسے ایسے برباد نہیں دیکھ

سکتی، نا اسے اپنا ہوش ہے نا پریشے کا۔۔۔"

وہ وہاج کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر منت بھرے انداز میں بولی تھیں۔۔

"ماما وہ نہیں مانینگے"

"وہ مان جائے گا۔۔۔ ہم منائینگے نا اسے۔۔"

وہ پر امید ہو کر بولی تھیں۔۔

"آپکا بیٹا اب کوئی لڑکا نہیں ہے، پورا میچپیور مرد ہے ایک بیٹی کا باپ ہے، میرا ڈرہ چکا ہے دو سال، دنیا کے رہنے والے ہر شخص کا رنگ وہ دیکھ چکا ہے، اگر اب آپ مر بھی رہی ہو گی تو تب بھی وہ نہیں مانینگے اور اگر مان بھی گئے تو انہوں نے اس معصوم لڑکی کی زندگی برباد کرنی ہے"

وہاں بیڈ سے اٹھ کر ان کے سامنے آ کر بولا تھا اور یہ سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ جو وہ چاہتی ہیں وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہاں تم بھی۔۔۔"

"ہاں ماما میں بھی۔۔۔۔۔ چھوڑ دیں انہیں اپنے حال پر، انہیں ویسے بھی ہم نظر نہیں آتے ہیں"

وہ افسردگی سے بولا تھا۔۔۔

"اب آپ سو جائیں، پریشانی مت لیں، جو ہو گا دیکھا جائے گا"

وہ انکے ماتھے پہ پیار کرتا بیڈ روم سے باہر نکل گیا تھا۔۔

آج سنڈے تھا اس لیے وہ لیٹ اٹھا تھا۔۔۔ شیشے کے سامنے کھڑا وہ اپنے بھورے بال جیل سے سیٹ کر رہا تھا، بلیک جینس پہ بلیک ڈھیلی شرٹ پہنے آہستہستہ کو کمینوں تک فولڈ کیے وہ عام سالگ رہا تھا لیکن اسکے چہرے پہ اب بھی سنجیدہ پن تھا، اسکی برڈ اسکے چہرے کو مزید دلکش اور اسکے ایکسپریشنز کو مزید روڈ بناتی تھیں۔۔۔ بالوں کو کنگے سے سیٹ کر کے اسنے خود کو آئینے میں دیکھ کر اوکے کیا تھا۔۔۔

دو قدم چل کر وہ سائیڈ ٹیبل پہ آیا تھا چار جنگ پہ لگا مو بائل اور والٹ اٹھا کر اسنے جینس کی پاکٹ میں رکھا تھا۔۔۔ اور اپنے بیڈروم سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

"گڈ آفٹرنون ماما"

وہ لاونج میں پہنچ کر ثانیہ بیگم کے سامنے جھکا تھا۔۔۔

"بہت لیٹ اٹھے بیٹا"

وہ اسکے سر پہ ہاتھ پھیر کے واپس اپنے ہاتھ میں کچھ پیپرزدیکھنے لگی تھیں۔۔۔

"جی رات پریشے نے بہت تنگ کیا، تین بجے کے قریب جاگ گئی تھی اور پھر میری

جان نے مجھے دو گھنٹے اٹھا کر رکھا"

پریشے کا زکر کرتے ہوئے اسکے گداز لبوں پہ مدھم سی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

"بھائی بلیک کلر میں تو آپ بہت پیارے لگ رہے ہیں"

لان سے آتے وہاں نے اسے دیکھ کر تعریف کی تھی۔۔ اسکی گوری رنگت پہ کالا کلر

مزید بیچ رہا تھا۔۔۔

"سوری کہنا تھا تمہیں۔۔۔ رات میں شاید زیادہ ہو گیا تھا*"

وہ اسکی بات کو نظر انداز کر کے کام کی بات پہ آیا تھا اور آگے بڑھ کر اسکی گود سے پریشے

کو تھام لیا تھا۔۔۔

"اٹس اوکے بھائی، بھائیوں میں تو کم زیادہ ہوتا رہتا ہے، پریشے کو میں واک پہ لے گیا تھا

پورا گارڈن گھما کر لایا ہوں جانو جو"

وہ ہنستا ہوا بولا تھا۔۔۔

"گڈ کیا۔۔۔ کیا تم میرے ساتھ مال تک چلو گے، مجھے شاپنگ کرنی ہے"

وہ پریشے کو دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"شیور بھائی، میرے چاکلیٹس اور کوکیز بھی ختم ہو گئے ہیں، کل رات میں نے دیکھا تو

کچھ ملا ہی نہیں، مجھے بھی گروسری سائیڈ جانا ہے، بلکل چلتے ہیں"

وہ بالاج کی آفر کیسے ٹھکڑا سکتا تھا فوراً اسے ہامی بھری تھی۔۔

"اوکے پھر ریڈی ہو کر آؤ جلدی سے"

اسنے وہاج کو حکم دیا تھا۔

"ماما آپ تب تک پریشے کا دھیان رکھ لیجیے گا ویسے بھی آج تو سنڈے ہے آپ بوتیک

نہیں جائینگی اور گورنریس پہ بھی نظر رکھیے گا کہ وہ دھیان رکھتی بھی ہے کہ نہیں"

وہ ثانیہ بیگم کو پریشے تھماتا ہوا صوفے سے اٹھ گیا تھا۔

"ناشتہ تو کر لو بالاج"

"ماما میں نے ڈرائے فروٹس کھا لیے تھے بیڈروم میں ہی، اب گھر آ کر لچ کرینگے"

وہ کہہ کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"امی آپ کے لیے کچھ لانا ہے کیا۔۔۔۔ چلیں چھوڑیں میں خود لے آؤنگی کچھ بھی"

وہ صوفے پہ بیٹھی نیچے جھکی پاؤں میں بلیک سینڈ لز پہن رہی تھی۔۔۔۔

"دعا پڑھ کے جانا بیٹا۔۔۔۔"

اور زیادہ فضول چیزیں مت لے آنا"

وہ اسکو بیگ تھماتی بولی تھیں۔۔۔

"ارے امی یہ میری سیلری ہے نامیں کچھ بھی کروں، آپ بابا کی پنشن پہ حکم چلایا
کریں"

وہ مسکراتی ہوئی بولی تھی کیونکہ بشرہ بیگم ہمیشہ اسے فضول خرچ سے ٹوکتی تھیں لیکن
وہ باز نا آتی تھی۔۔۔۔

"افف، اچھا جلدی آ جانا بس۔۔۔۔"

"ارے امی ایک سنڈے تو مجھے سکون کے لیے ملتا ہے ورنہ پورا دن میرا کوچنگز یونی میں

گزر جاتا ہے۔۔۔۔ شاپنگ مال سے میں دوست کے ہاں بھی جاؤنگی"

وہ بیگ کو کندھے پہ ڈال ان سے گلے لگتی باہر کی جانب چل دی تھی۔۔۔

"یا اللہ کتنے لوگ آگئے ہیں، لگتا ہے سب کو آج ہی جیل سے راحت ملی ہے "

وہ سپر مارکیٹ میں بے پناہ رش دیکھ کے چکرا کے رہ گئے تھی ویسے بھی آج سنڈے کا دن تھا زیادہ تر لوگ شاپنگ پہ نکل آئے تھے۔۔

وہ ایک ٹرالی لے کر گروسری سائیڈ چلی گئی تھی۔۔ لسٹ کی مدد سے وہ سامان ٹرالی میں ڈالتی جا رہی تھی۔۔

اب وہ بیکری اینڈ سوئٹس سائیڈ آئی تھی۔۔ شیف میں رکھے چاکلیٹس کے پیکٹ دیکھ کر اس نے بھنویں اچکائی تھیں۔۔

"اومائے گاڈ، چاکلیٹس کی کریونگ واقعی بہت مہنگی پڑتی ہے مجھے۔۔ کتنی ایکسپینسیو ہو گئی ہیں یہ "

وہ ہاتھ بڑھا کر چاکلیٹس کے ڈھیروں پیکٹ اٹھا کر بولتے ہوئے مڑنے ہی لگی تھی کہ پیچھے کھڑے شخص کے ساتھ ٹکڑا گئی تھی۔۔ اسکا سر اس شخص کے سینے پہ اس قدر بری طرح لگا تھا کہ اسکے ہاتھ سے چاکلیٹس کے پیکٹس چھوٹ کر ٹائلز کے فرش پہ گرے تھے۔۔

"کیا آنکھیں نہیں ہیں تمہارے پاس۔۔۔"

وہ اسکو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔"

وہ اپنا ماتھا ہاتھ سے سہلاتے ہوئے بھنویں چڑھا کر بولی تھی۔۔۔

"ایکسپیکٹ تو نہیں کیا جاسکتا تھا اس طرح، لیکن ہاں میں"

وہ مسکراتا ہوا بولا تھا اور ز میں پہ بیٹھ کر اسکے گرے ہوئے چاکلیٹس کے پیکٹ اٹھانے لگا تھا ساتھ میں وہ بھی نیچے بیٹھی تھی۔۔۔

"اسٹریچ"

کچھ پیکٹ اسنے اٹھا کر وہاں کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔۔۔ جو بلیو شرٹ اور بلیو جینز پہ اسٹریچ پہنے عام ہو کر بھی اسے اچھا خاصا پرکشش لگا تھا وہ پلک جھپکے بغیر اسکے چہرے کو دیکھے گی، تھی جہاں اسکی آنکھیں اسے اب بھی مسکراتی ہوئی ملی تھیں۔۔۔ اگر اس کے لب مسکراتے تھے تو اسکی آنکھیں انکا ساتھ دیتی تھیں۔۔۔

"اتنی جلدی تم نظر آ جاو گی بلکل نہیں سوچا تھا۔۔۔ واقعی اسٹریچ"

وہ واپس کھڑا ہوتا ہوا اس سے بولا تھا۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھوں سے چاکلیٹس لے کر بولتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھی۔۔

"ما۔۔۔ مرینہ"

وہاں نے اسکے بڑھتے قدم روکے تھے۔۔۔ وہ نا سمجھی میں پیچھے مڑی تھی۔۔

"ہوں"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
وہ بولی تھی۔۔

"وہ تم سے یہ کہنا تھا کہ گھر پہ رہا کرو۔۔۔"

وہ اسکے قریب آتے اسکی آنکھوں میں جھانکتا بولا تھا۔۔۔

"ک۔ کیوں"

اسنے عجیب پر سوچ نظروں سے اسے دیکھا تھا اور واپس اپنی ٹرالی کی طرف چل دی

تھی۔۔۔۔۔ چاکلیٹس ٹرالی میں ڈال کر وہ آگے ٹرالی کے ساتھ بڑھنے لگی تھی۔۔

"کیونکہ اچھی لگتی ہیں لڑکیاں گھر پر"

وہ بھاگتا ہوا اسکے پیچھے آیا تھا اور اسکے ہم قدم چلنے لگا تھا۔

"لیکن میں آپ کی بات کیوں مانوں۔۔۔۔"

مرینہ کے چہرے پہ مدہم سی مسکراہٹ پھیلی تھی۔

"کیونکہ میں کہہ رہا ہوں کیا یہ کافی نہیں ہے"

"جی نہیں، آپ کا کہا میرے لیے بالکل کافی نہیں، بائے داوے ٹھینک یوفاریور

ایڈوائس"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ طنزیہ کہتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

"عجیب لڑکی ہو تم۔۔۔ کچھ غلط تھوڑی کہہ رہا ہوں"

"کیا میں نے آپ سے کوئی ایڈوائس مانگی، ہاں ٹھیک ہے کر لی ایک بار آپ نے میری

ہیلپ، اب کیا کروں میں، اور میرے ساتھ آکیوں رہے ہو بھئی، لوگ ناجانے کیا سمجھ

رہے ہونگے"

اسے ایک دم غصہ آیا تھا۔۔۔ وہ اسے انور کر رہی تھی لیکن وہ بات پڑھایا جا رہا تھا۔

"اچھا لوگ کیا سمجھ رہے ہونگے،"

اسکی مسکراہٹ تھمی تھی۔۔۔۔۔۔ وہاں سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔

"یہ ہی کہ ہم کیل ہیں۔۔۔۔۔۔ پلیز آپ نا آئیں"

وہ نظریں جھکائے خفگی سے بولی تھی۔۔

"ہا ہا ہا۔۔۔۔۔۔ کیل۔۔۔۔۔۔"

وہ کھلکھلا کے ہنسا تھا کہ مرینہ اسکی ہنسی کو بغور دیکھتی گئی تھی۔۔۔۔۔۔ کتنا کیوٹ تھا

وہ۔۔۔۔۔۔ ہنسنے سے اسکے گالوں پہ پڑتے ڈمپلز نمایاں ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

"میں نے آپکو جوک تو نہیں سنایا"

وہ ایک دم اس طرح شرمندہ ہوئی تھی کہ جیسے اسنے کچھ غلط کہا ہو۔۔

"خیر ہو گئی، اب میں اتنا بد صورت بھی نہیں ہوں کہ آپکے ساتھ اچھانا لگوں، بے فکر

رہو ہم اچھا کیل لگ رہے ہونگے لوگوں کو"

وہ اس طرح عام انداز میں بولا تھا کہ مرینہ کے دل کو ہلا گیا تھا اسنے جلدی سے اپنے

ارد گرد دیکھا تھا جہاں لوگ کافی تھے اور جس طرح وہ دونوں پیچ میں رک کے

گو سسپس کر رہے تھے لوگوں کی نظر ان پہ ہی تھی۔۔ وہ ایک دم گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

"شٹ اپ"

وہ اسکی بات پہ اچھی خاصی گھبرا گئی تھی اپنی آنکھیں جھپک کر وہ تیزی سے آگے بڑھی

تھی۔۔۔۔۔ مزید کچھ لینے کے بجائے وہ سیدھا لفٹ کی طرف گئی تھی۔۔ لفٹ

پہ کھڑے ہو کر اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا وہ ابھی بھی اس جگہ پہ کھڑا شاید اسکے پیچھے

مڑنے کا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔ اسنے گھبرا کر سامنے دیکھا تھا

"وہاج"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے پیچھے بالاج کی آواز سن کر وہ بھی ہوش میں آیا تھا۔۔۔

"ج۔۔ جی بھائی"

وہ مسکراہٹ کو چھپا کر نارمل ہو کر بالاج کی طرف گیا تھا۔۔

"کس لڑکی کے ساتھ ہنس ہنس کے باتیں کر رہے تھے تم"

بالاج نے غصے سے اسے گھورا تھا وہ کتنک دیر سے وہاج اور مرینہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

"بھائی آپ میری جاسوسی کر رہے تھے"

وہاج اسکی بات سن کر چونکا تھا اور حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"جسٹ شٹ اپ، جتنا پوچھا گیا ہے اتنا جواب دو۔"

کون تھی وہ لڑکی "

وہ ابھی بھی اپنی بات پہ قائم تھا۔ اسکی آواز ہلکی ضرور تھی لیکن اسکے لہجے کی شدت

بتا رہی تھی کہ وہ کس قدر غصے میں ہے۔۔۔

"بھائی کیا کر رہے ہیں۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پبلک پلیز ہے یہ "

اسنے آس پاس لوگوں کو دیکھا تھا۔ بالاج کا کوئی بھروسہ بھی نہیں تھا وہ اسے کہیں بھی

کسی بھی وقت بے عزت کر سکتا تھا۔

"انف وہاج، تمہیں میں گھر پہ پوچھوں گا۔۔۔ جسٹ ویٹ "

وہ غصے سے کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔

"او میرے خدا۔۔۔۔ ملاقات مہنگی پڑ گئی "

وہ پریشان ہوتا اسکے پیچھے چل دیا تھا۔

"کیا کر رہی ہو بیٹا ہیر"

فاروق صاحب کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولے تھے۔۔ وہ کتنی دیر سے آفس سے آئے ہوئے تھے جبکہ ہیر انہیں سلام کر کے کچن میں مصروف تھی۔۔

"بابا کھانا بنا رہی ہوں"

وہ پیاز کو کاٹتی ہوئی سو سو کرتی بولی تھی۔۔ اسکی آنکھیں لال ہو رہی تھی جبکہ گالوں پہ بکھرے آنسو فاروق صاحب کو افسوس میں مبتلا کر گئے تھے۔۔

"کیوں کاٹتی ہو پیاز تم، اور ضرورت کیا ہے کچن میں آنے کی"

وہ اسکے ہاتھ سے چھری لیتے ہوئے سخت لہجے میں بولے تھے۔۔

"بابا کب تک آپ مجھے ان سب سے دور رکھینگے، کرنا تو ہے نا ایک دن"

وہ ان سے واپس چھری لیتی منہ بنا کر بولی تھی۔

"لیکن میں اپنی بیٹی کو زرا سی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا جبکہ میری پوری کوشش یہ ہی ہوگی کہ کبھی تمہیں اس طرح کے کام نہ کرنے پڑے، جب ساری زندگی اب تک تمہیں ان سب سے دور رکھا ہے تو انشاء اللہ آگے بھی کوشش کرونگا"

وہ سنجیدہ لہجے میں بولے تھے۔۔۔

"آسمہ۔۔۔"

ساتھ ہی انہوں نے میڈ کو آواز دی تھی۔۔۔

"جی صاحب" وہ ایک ہی آواز میں آئی تھی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آئندہ ہیر کچن میں ہوئی تو تمہیں میں دوسرے دن کام پر نہیں دیکھنا چاہوں گا"

وہ اسکو سختی سے کہتے ہیر کا ہاتھ تھام کر کچن سے نکل گئے تھے۔۔۔

"بابا۔۔۔"

یار بابا۔۔۔۔

آسمہ کو میں نے ہی بھیجا تھا۔۔۔

آپ نے کیوں ڈانٹا نہیں "

وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی تھی جبکہ وہ اسے کھینچتے ہوئے لاونج میں لائے تھے۔۔۔

"بابا آپ بھی نا"

وہ لاونج کے صوفے پہ بیٹھتی ہوئی خفگی سے بولی تھی۔۔

"میری ہیر ہو تم، اور ہیر کے یہ ہاتھ کام کرنے کے لیے نہیں ہیں، اور ان آنکھوں میں تو کبھی بھی آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔۔"

"لیکن بابا وہ آنسو توفیک تھے نا، پیاز کو کاٹنے سے آہی جاتے ہیں"

وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔

"آنسو آنسو ہوتے ہیں، جیسے بھی ہو۔۔ اور تمہاری آنکھ میں ایک آنسو بھی برداشت نہیں کر سکتا"

وہ کافی سنجیدہ تھے۔۔۔

"ارے بابا، چل Chill کریں یار، ولدان نے کہا تھا ڈنر ساتھ کریگا اس لیے میں

سنگاپور سن رائس بنا رہی تھی اس کے لیے۔۔۔ اور آپ مجھے یہاں لے آئے"

وہ انکا ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی تھی۔۔

"ولدان کو اگر رائس پسند ہیں تو آسمہ بنادے گی یا باہر سے آرڈر ہو جائے گے، واپس

کچن میں جانے کی ضرورت نہیں ہے"

"ارے بابا۔۔۔۔ نہیں جا رہی میں۔۔۔۔ اچھا میں گریسی کو دیکھ لوں زرا"

وہ صوفے سے اٹھ کر لان کی طرف چلی گئی تھی۔۔



ہیر فاروق صاحب کی اکلوتی اولاد تھی انکی زوجہ شادی کے کچھ عرصے بعد ہیر کی

پیدائش کے بعد انہیں اور ہیر کو چھوڑ کے اس دنیا سے ہی چلی گئی تھیں۔۔۔

انہوں نے ہیر کو بہت لاڈ پیار سے ماں اور باپ بن کے پالا تھا ان کے بہت سے دوستوں

نے انہیں شادی کا سچیٹ کیا تھا لیکن صرف ہیر کی وجہ سے انہوں نے شادی ناکی تھی

۔۔ ہیر کی دوستی ولدان سے تقریباً دو سال پہلے گریسی کے گھم ہو جانے پہ ہوئی تھی۔۔

اور اب وہ ایک دوسرے کے بہترین دوست تھے ولدان کو ہیر نے پہلی ملاقات میں اس

قدرا ایٹریکٹ کیا تھا کہ وہ لندن جانے کے بجائے کراچی میں ہی شفٹ ہو گیا تھا جبکہ اسکے والدین لندن میں رہتے تھے اور اب وہ یہاں ہیر کی وجہ سے تعلیم کراچی میں مکمل کر رہا تھا۔۔۔ ان دونوں کے دن، رات سب ساتھ گزرتا تھا .

"کیا ہو گیا ہے بھائی آپ کو، کس طرح کا بی ہو کر رہے ہیں"

وہ دونوں جیسے ہی گھر آئے تھے بالاج شروع ہو چکا تھا۔۔۔

"کون تھی وہ لڑکی پھر"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ صوفیہ بیٹھا ہوا بولا تھا۔۔۔ اسکے لہجے میں شدت، غصہ، پریشانی، فکر، سختی سب تھا۔۔

"بھائی دوست ہے وہ میری"

وہ پریشان آکر بولا تھا۔۔۔

"اگر مجھے کبھی معلوم ہوا کہ تمہارا اس لڑکی (دوست) کے ساتھ کسی قسم کا افر ہے تو

تمہیں میں معاف نہیں کرونگا و ہاج"

"یاد رکھنا ہمیشہ"

وہ کھڑا ہوتا اسکو کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتا ہوا درشت لہجے میں بولا تھا۔

"یہ کیسے آپ کہہ سکتے ہیں۔۔۔ کیا آپ کی گرل فرینڈ نہیں تھی۔۔"

ہر پابندی میرے لیے ہی کیوں ہے۔۔۔۔

اس سے دوستی نا کرو،

لڑکیوں سے دور رہو۔۔



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مزاق ہے یہ۔۔۔

اگر آپ بڑے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مجھے اون کر لینگے۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھ اپنے کندھوں پہ۔۔ سے ہٹاتا ہوا غصے سے بولا تھا۔

"میں تمہارا بھائی ہوں، تم میرے کہنے پہ ہی چلو گے، کلٹر"

وہ اسکا گال تھتھپاتا ہوا طنز سے بولا تھا۔

"میں تمہارا بھائی ہوں، تم میرے کہنے پہ چلو گے، کلٹر۔۔۔"

واٹ کلٹر۔۔۔۔ اب یاد آ گیا آپ کو کہ آپ میرے بھائی ہیں۔۔

میں اپنے لیے بہتر سوچ سکتا ہوں بھائی۔۔

آپ ٹینشن نالیا کریں "

وہ ناگواری سے کہتا اٹا قدموں باہر کی طرف چلا گیا تھا وہ اتنی تیزی سے جا رہا تھا کہ آنے

والی سے ٹکرا گیا تھا۔۔ وہ اس قدر بری طرح سے اس سے ٹکرائی تھی کہ اسکے ہاتھ میں

باول نیچے گرا تھا۔۔ اور وہ خود وہاں کے رحم و کرم پہ تھی۔۔

"شاہ تاج۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکی کمر میں بازو ڈالے ہوئے اسکے چہرے کو دیکھتا بولا تھا۔۔

"وہاں"

وہ جلدی سے سیدھا ہوئی تھی۔۔

"لگی تو نہیں"

وہ شرمندہ ہوا تھا۔۔

"نہیں لیکن میں تمہارے لیے بیسن کا حلوہ لائی تھی وہ تو گر گیا سارا"

وہ گرے ہوئے باول کی طرف اشارہ کرتی افسوس سے بولی تھی۔۔

"اوو۔۔۔ سوری یار۔۔۔۔ یہ تو بہت بڑا نقصان ہو گیا"

وہ سر پہ ہاتھ مارتا بولا تھا۔۔ اسکے چہرے پہ اداسی چھا گئی تھی۔۔

"کوئی بات نہیں وہاں، میں پھر بنا کے لے آؤنگی"

وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poet "آریوشیور شاہ تاج"

"ہاں جی۔۔۔ چلو اب میں چلوں۔۔۔ کل ملینگے"

وہ لان سے ہی واپس چلی گئی تھی جبکہ وہاں نے اسے روکنے کی بھی کوشش ناکہ

تھی۔۔۔

"وہ تم سے یہ۔۔ کہنا تھا کہ گھر پہ رہا کرو"

کرسی پہ بیٹھی نوٹ بک پہ جھکی وہ لکھنے کے ساتھ ساتھ مسکرا بھی رہی تھی۔۔ ہر تھوڑی دیر بعد اسکے ذہن میں خیالات آرہے تھے۔۔

"کیونکہ میں کہہ رہا ہوں کیا یہ کافی نہیں ہے"

اسکے ہاتھ میں چلتا ہوا بول پین رکا تھا۔۔

"کہیں یہ فلرٹ تو نہیں کر رہا تھا"

وہ جھنجلا کے نوٹ بک بند کر کے کرسی سے اٹھ گئی تھی۔۔

"نہیں اتنا کیوٹ انسان فلرٹ تو نہیں کر سکتا"

اب وہ کمرے میں ٹہلنے لگی تھی۔۔

بے فکر رہو ہم اچھا کپل لگ رہے ہونگے"

وہ پھر سے سوچ کر ہنسی تھی۔۔

"اف میرے خدا۔۔ میں بھی کیا سوچ رہی ہوں"

اس نے ماتھے پہ ہاتھ مار خود کو ٹوکا تھا اور بیڈ پہ جا کے لیٹ گئی تھی۔۔

"مرینہ صبح یونی بھی جانا ہے اور تم کو اب فضول سوچنے کے بجائے سونا ہوگا"

وہ کروٹ لے کر سونے لگی تھی۔۔

وہ بھاگتی ہوئی تیزی سے اسٹوڈنٹس کو ادھر ادھر دھک دیتی کلاس میں گھسی تھی۔۔

"شکر ہے ٹیچر نہیں آئے"

وہ ڈیسک پہ بیٹھے اسٹوڈنٹس کو دیکھتی شکر کا سانس لیتی دوسری ڈیسک پہ بیٹھ گئی تھی اور ساتھ میں اپنے کندھے سے بیگ ہٹا کر ساتھ والی جگہ پہ رکھا تھا وہ شروع سے ہی ولدان کی جگہ Reserved کر کے رکھتی تھی .

"ہائے ہیر۔۔۔۔" وہ بیگ میں سے بک نکالنے کے لیے جھکی ہی تھی آواز پر سر اوپر

اٹھایا تھا۔۔

"ہیلو"

وہ واپس اپنے کام میں لگ گئی تھی۔۔

"اٹھو فیضی یہاں سے"

وہ اسکے برابر میں بیٹھا ہی تھا ہیر ایک دم چیخ پڑی تھی۔۔

"کیا ہے ہیر"

وہ بھی اپنا بیگ اب ڈیسک پہ رکھ چکا تھا اور مزے سے ولدان کی جگہ پہ بیٹھ چکا تھا۔۔

"تم کو نہیں معلوم میرے ساتھ ولدان بیٹھتا ہے اور یہ جگہ ہے بھی اسکی۔۔ اب فوراً

یہاں سے اٹھو۔۔۔ فوراً"

وہ چلا کر بولی تھی۔۔۔۔۔ وہ روزانہ یہاں اسکے پاس بیٹھنے کی کوشش کرتا تھا اور ہیر

اسی طرح اسکی بے عزتی کر دیتی تھی۔ سارے کلاس فیلوز روزانہ کے اس تماشے کے

عادی تھے۔۔ وہ ہیر کی پوز میسونیس ولدان کے لیے جانتے تھے صرف فیضی میں ہی

ہمت تھی کہ وہ ہیر سے ٹکر لینے کی کوشش کرتا تھا۔

"نام نہیں لکھا یہاں ولدان کا سو کول داؤن"

"سر آنے والے ہیں خاموش رہو"

وہ ڈھیٹ پن سے بولا تھا۔۔

"تم کو سنائی نہیں دے رہا فیضان۔۔۔۔۔ کہ میں نے کیا کہا۔"

وہ سیٹ سے اٹھتی ہاتھ ڈیسک پہ جماتی ہوئی اسے گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"کیوں بات بڑھا رہی ہو ہیر"

"بیٹھ جاو خاموشی سے، ولدان کسی اور کے ساتھ بیٹھ جائے گا"

وہ اسکو نرمی سے سمجھاتا بولا تھا۔۔۔

"کیپ یور ماوتھ شٹ۔۔۔"

بھاڑ میں جاو تم اور یہ کلاس۔۔۔ بیٹھو ہو۔۔۔

"نیور سین آنان سینس گائے ان مائے لائف جسٹ لائنک یور۔۔۔"

وہ اپنا بیگ اٹھاتی غصے سے کلاس روم سے نکل گئی تھی۔۔۔

"بیٹا یہ کیا کر دیا۔۔۔۔۔"

وہ اس وقت کلاس روم کے باہر کھڑے ہوئے بحث کر رہے تھے۔۔۔ ولدان ہیر کی

ساری بات سن کر ہلکا سا ہنس دیا تھا۔۔۔

"کیا ٹھیک نہیں کیا میں نے۔۔۔"

تم کو بتا دیا ہے ولدان، نا تم جار ہے کلاس میں اور نا ہی میں۔۔

اور اگر تم نے میرے بغیر کلاس لی تو بائے بائے"

وہ خفگی سے گال پھلا کر ناراضگی بھرے انداز میں بولی تھی۔۔

"ایک تو یہ دھمکیاں ہیر۔۔۔۔۔"

لیکن بیٹا کلاس بھی تو امپورٹنٹ ہے نا"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر اسے سمجھاتے ہوئے بولا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Book Reviews

"میں نے کہہ دیا ہے نا بس،

نہیں قدم رکھو گی میں کلاس میں۔۔۔

تم کو جانا ہے تو جاو"

وہ اتنی زور سے چلا کے بولی تھی کہ آنے جانے والے کچھ اسٹوڈنٹس نے انہیں غور سے

دیکھا تھا۔۔۔

"اس کپل کو بھی کلاس میں بلاو، انا ونسمینٹ سنے بغیر رہ جائیں گے پھر"

کچھ لڑکوں کا گروپ انکی کلاس میں جا رہا تھا جن میں سے ایک لڑکار ک کر ولدان اور
ہیر کو دیکھ کر بولا تھا جو کافی دیر سے زیر بحث تھے۔۔

"ہاؤ دیڑیو۔۔۔"

تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمیں کچھ بھی کہنے کی "

ہیر کو ناجانے کیا ہوا تھا وہ پہلے ہی غصے میں تھی اس لڑکے کے جملے اور طنز پہ اچھی خاصی
بگڑ گئی تھی۔۔ اس لڑکے کے کالر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا

تھا۔۔ NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہو دا ہیل آریو گرل۔۔۔؟"

ہوازشی "

وہ لڑکا اپنا کالر چھڑواتا ہوا چہرے کے نقشے بگاڑ کے بولا تھا۔۔۔۔۔

"ہیر۔۔۔۔"

چھوڑو ہیر۔۔۔۔

ولدان کی تو سمجھ سے باہر ہو گیا تھا جب سے وہ یونی لیٹ کیا آیا تھا غصے میں اس پہ بھی چلا

رہی تھی .

"واپس لو اپنے لفظ"

وہ اسکے کالر چھوڑے بنا اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی سخت لہجے میں بولی
تھی۔۔۔۔۔ آس پاس کے سارے اسٹوڈنٹس کوریڈور میں کھڑے انہیں دیکھ رہے
تھے جبکہ ان لڑکوں کا گروپ انکی کلاس میں جاتے جاتے رک گیا تھا۔۔۔

"آئے سیڈ،

ٹیک یور ورڈز بیک۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ایک بار پھر چلائی تھی لیکن وہ لڑکا سکون سے کھڑا تھا۔

"ماہر کیا کر رہے ہو۔۔۔ کلاس میں چلو۔۔۔ وی آر گیٹینگ لیٹ۔۔۔"

وہاں کھڑا ماہر کے ہٹنے کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ اسٹل کھڑا تھا وہ بھء جھنجلا کے آگے آیا
تھا۔۔۔

"چلو جونر، بہت ہوا، کلاس میں آ جا اب تم بھی۔"

وہ ہیر کو دیکھتا اسکے ہاتھ اپنے کالر سے ہٹاتا ہوا مسکرا کے بولا تھا۔۔۔

"کیپ یور ماوتھ جسٹ شٹ۔۔۔ سے می سوری۔۔۔"

وہ اب اسکی کلائی تھام کر بولی تھی۔۔ اسکا ارادہ بالکل اسے چھوڑنے کا نہیں تھا۔۔

"ہیر یار۔۔۔"

ولدان نے اسے روکنا چاہا تھا۔ اصل معنوں میں وہ بھی پریشان آگیا تھا۔۔

"ماہر سے ہر سوری۔۔" Maahir say her Sorry

وہاج ہیر کو ضد میں دیکھ کر ماہر سے بولا تھا جو بالکل کچھ بولنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE

"سوری جو نتر۔۔۔"

وہ بامشکل مسکراہٹ ضبط کر کے سوری بولا تھا۔۔

"نان سینس"

وہ اب اسکی کلائی جھٹکے سے چھوڑ کر ولدان کے ہاتھ سے اپنا بیگ لے کر ساتھ اسے چلنے

کا اشارہ کر کے بنان کی طرف دوبارہ دیکھ کر پیچھے کی طرف مڑ گئی تھی۔۔۔ وہاج اور ماہر

اسے دیکھتے رہ گئے تھے۔۔۔

"کون تھی یہ"۔ ماہر وہاج سے آہستگی آواز سے بولا تھا۔۔۔

"آئے دانٹ نو۔۔۔ جو بھی ہے ہمارا مسلہ نہیں ہے، آئندہ اپنی زبان اور لفظوں کو قابو میں رکھنا بس"

وہاج کو بھی اسکے جملے پہ غصہ آیا تھا لیکن وہ دوست ہونے کی وجہ سے چپ ہو گیا تھا۔۔۔

"آو کے"



"ہیر کیا بات ہے کیوں اتنا روڈ ہو رہی ہو، چھوڑ دیتیں انہیں۔۔۔۔"

وہ بھاگتا ہوا اسکے پیچھے آیا تھا۔۔۔

"چپ رہو تم تو۔۔۔"

"گھر جا رہی ہوں میں چل رہے ہو کہ نہیں"

وہ منہ بنا کر ناراضگی بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔

"لیکن ابھی تو کتنی کلاس رہتی ہیں۔۔ گھرا بھی سے کیوں"۔ وہ صحیح معنوں میں الجھ کر رہ گیا تھا۔

"مجھے جانا ہے بس، تم لے کر چل رہے ہو یا ڈرائیور کو کال کروں"

وہ اٹل لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔

"اوکے ہیر۔۔۔ چلو۔۔۔ بٹ موڈ تو بہتر کر لو"

ولدان کہہ کر پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔



NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|books|Poetry|Interviews

مرینہ عصر کی نماز پڑھ کر صحن میں آئی تھی۔۔ آج اسکے کوچنگ کی چھٹی

تھی۔۔ جبکہ ہوم ٹیوشن کے لیے وہ چھ بجے تک گھر سے نکلتی تھی اور آٹھ بجے تک

آجاتی تھی۔۔

"مرینہ بیٹا۔۔۔"

تخت پہ بیٹھیں بشرہ بیگم تصبیح ہاتھ میں لیے اسے پکار بیٹھی تھیں۔۔۔

"جی امی۔۔۔"

چائے کا پانی رکھ دوں پھر واپس آتی ہوں"
وہ کچن میں جا کر چائے کا پانی رکھنے لگی تھی۔۔۔

"جی امی بولیں"

وہ چائے چولہے پہ رکھ کر واپس ان کے پاس آئی تھی اور انکے سرہانے ہی بیٹھ گئی
تھی۔۔۔

"جو میں بات تم سے کرنے لگی ہوں وہ تم نے بہت دھیان سے سننا ہے مرینہ، ہو سکتا
ہے میں تم کو غلط لگوں لیکن بیٹا میں تمہارے بارے میں کبھی غلط نہیں سوچ سکتی
۔۔۔ سمجھ رہی ہوں نامیری بات"

وہ تصبیح چھوڑ کر اسکا ہاتھ تھام کر محبت بھرے انداز میں بولی تھیں۔۔۔

"امی آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔۔۔"

اور آپ اتنا گھبرا کیوں رہی ہیں۔۔۔"

وہ انکا پریشان چہرہ دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

"پریشان ہوں لیکن تمہارے لیے ہی ہوں۔۔۔"

دیکھو مرینہ مجھے شگفتہ ایک بہت ہی بہترین رشتہ دکھا کے گئی ہے اور مجھے بہت مناسب

اور اچھا لگا میں چاہتی ہوں تم بھی ایک نظر دیکھ کر اپنی رائے دے دو"

وہ سیدھے اور صاف لہجے میں بولی تھیں۔۔

"امی۔۔۔ رشتہ۔۔"

وہ چپ ہوئی تھی۔۔

"رشتہ مطلب شادی اور شادی مطلب آپکو چھوڑ کر جانا۔۔۔ یہ تو میرے ڈریمنز میں

ہے ہی نہیں تو دیکھنا فضول ہے"

وہ بے اختیار بولی تھی۔۔۔

"لیکن تمہاری ماں سکون سے کیسے رہ پائے گی اگر تم نے شادی ناکی تو۔۔۔ یہ میرا

فرضوں میں سے ایک فرض ہے اور شادی تمہارا حق ہے"

انکی آواز زرا سا لڑکھرائی تھی وہ جانتی تھیں کہ مرینہ اتنی آسانی سے نہیں مانے گی۔۔۔

"لیکن امی یار۔۔۔۔۔"

"یہ میرا حکم ہے مرینہ۔۔۔۔ اور ایسے زندگی نہیں گزرتی، تمہاری شادی ہو جائے گی تو میں راولپنڈی چلی جاؤنگی۔۔۔۔ خود بھی سکون سے رہو اور مجھے بھی سکون سے جینے دو۔۔۔"

"ٹھیک ہے امی لیکن میری پڑھائی بھی تو مکمل نہیں ہوئی ہے ایک سال لگے گا بس۔۔ ایک سال رک جائیں"

وہ جیسے تیسے بات ختم کرتی اٹھ گئی تھی۔۔۔

"میں بات کرتی ہوں شگفتہ سے۔۔ تم بس خود کو بھی راضی کر لو بیٹا"

وہ منت بھرے لہجے میں بولی تھیں۔۔ کیونکہ وہ خوش نہیں تھی بس خوش ہونے کا دکھاوا کرتی تھی۔۔ اور یہ عادت اسکی بچپن سے تھی۔۔ ہمیشہ وہ مسکراہٹ سجائے ہر دکھ غم بھول جاتی تھی۔۔

"امی جان آپ راضی ہیں تو مجھے کیا، بس آپ ٹینس فری رہا کریں"

وہ ضبط کرتی بولی تھی۔۔

"میں چائے دیکھ لوں زرا"

وہ جان چھراتی کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

اگلے دن ثانیہ بیگم بالاج کوناشتے کے لیے بلانے خود اسکے روم میں آئیں
تھیں۔۔۔ پر شے کو اسکے جہازی سائز بیڈ پہ لیٹا دیکھ کر وہ مسکرا دیں۔۔۔

"ہائے کتنی پیاری لگ رہی ہے یہ سوتے ہوئے اور مسکرا بھی رہی ہے"

وہ چلتے ہوئے بیڈ کی طرف آگئیں تھیں۔۔

"جی ماما۔۔۔ بہت کیوٹ اور شرارتی ہوتی جا رہی ہے دن بدن"

وہ فل سائز شیشے کے سامنے کھڑا ہوا بولا تھا وہ آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا اور ہر
دن کے مختلف آج اسکے چہرے پہ مسکراہٹ بھی تھی۔۔۔

"تم اسے میرے کمرے میں بھجوادیا کرو رات میں ڈسٹرب کرتی ہوگی رات میں"

وہ اسکے پھولے پھولے گال سہلاتی ہوئی بولیں تھیں۔۔

"نہیں ماما۔۔۔ سارا دن تو اسکے بغیر آفس میں گزر جاتا ہے رات میں بھی آپکے پاس

چھوڑو نگا تو نیند کیسے آئے گی مجھے اور پھر وہ مجھ سے اس طرح دور بھی تو ہو جائے گی"

وہ خود پر پر فیوم چھڑکتا ہوا بولا۔ تھا۔۔

"لیکن بیٹا۔۔ جب تم دوسری شادی کر لو گے تب تمہیں یہ ڈسٹرب کرے گی بہت"

وہ اپنے بیٹے کا بھرپور جائزہ لیتیں ہوئی بولی تھیں، بہترین بلیک تھری پیس میں وہ بے حد

جاذب نظر آ رہا تھا۔ اسکا گوارنگ کالے سوٹ میں ہمیشہ دکھتا تھا۔۔

"ہا ہا ہا۔۔ آپکو کس نے کہا کہ میں دوسری شادی کرونگا اور میری بیٹی مجھے کبھی بھی

ڈسٹرب نہیں کر سکتی"

اب وہ صوفے پہ رکھا ٹاول اٹھا کر اپنے فیس پہ آئی نہی جذب کرنے لگا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میرے پیارے بیٹے، کب تک ایسے چلے گا"

وہ اٹھ کر اسکے پاس آئیں تھیں۔۔

"ہمیشہ مانا" وہ مختصر بولا تھا۔۔۔ اور ہلکا سا مسکرایا بھی تھا۔۔

"تمہیں نا سہی لیکن تمہاری بیٹی کو ماں کی ضرورت ضرور پڑے گی۔۔ اور ایک مرد

کبھی بھی کسی عورت کے وجود سے دور نہیں رہ سکتا، اس سے اچھا یہ خیال تم کو آج سے

دس سال بعد آئے کیوں نا تم آج ہی کوئی فیصلہ کر لو۔۔۔ اپنا نا سہی اپنی بیٹی کا ہی سوچ

لو بالاج۔۔۔۔"

وہ وضاحتی لہجے میں بولی تھیں۔۔

"ماما یہ ٹاپک ہم بعد میں بھی ڈسکس کر سکتے ہیں، ابھی نیچے چلنا اور میرا آفس جانا زیادہ

ضروری ہے"

وہ موبائل فون اور آفس بیگ ہاتھ میں پکڑ کر بولا تھا اور بیڈ کے قریب آ کر پریشی پہ جھکا

تھا اسکے ماتھے اور گال کو چومنے کے بعد وہ انہیں لے کر بیڈ روم سے باہر آ گیا تھا اور

ہمیشہ کی طرح بشرہ بیگم چپ ہو کر رہ گئیں تھیں۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چائے کاگ تھا مے یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں آئی تھی اور ٹیبلز کو دیکھنے لگی

تھی۔۔۔۔۔

"لگتا ہے سارے اسٹوڈنٹس یہاں آگئے ہیں"

وہ گلاب سے لگاتی ایک چائے کاسپ لیتی خود سے بولی تھی۔۔

"ہیلو ہیر۔۔۔"

"ہائے روز۔۔۔۔۔"

کیسی ہو تم"

وہ فار میلیٹی کے طور پر اس سے ہاتھ ملاتی ہوئی پوچھ بیٹھی تھی۔۔

"تم کل کلاس میں نہیں تھیں اور تم کو پتہ ہے کہ کل سنٹرز آئے تھے اور وہ کیا انانس

کر کے گئے ہیں"

روز اسکے سامنے کھڑی بھرپور اکسائٹمنٹ سمیت بتا رہی تھی۔۔ ہیر اسکے آگے
 بڑھنے سے تین قدم پیچھے ہوئی تھی اور بے دھیانی سے ایک ٹیبل کے قریب ہو گئی
 تھی۔۔

"ہا۔۔۔۔۔"

اس نے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ کر "ہا۔۔۔۔۔" کو لمبا کھینچا تھا۔

"مجھے ایک فیصد بھی انٹرسٹ نہیں ہے کہ ہمارے سنٹرز ہمارے کلاس روم میں آکر

کیا انانس کرتے ہیں"

وہ بہت ہی طنز لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔۔۔۔ سیلو کرتے میں وائٹ ٹخنوں سے اونچا

ٹروازر پہنے ساتھ وائٹ ہی ڈوپٹہ ڈالے وہ بولی تھی۔۔۔۔۔ وہ اتنے آرام سے بولی تھی کہ پیچھے بیٹھے وہاں کودیکھ ہی ناسکی تھی، کل پہلی بار اسکا ٹکراؤ اس سے ہوا تھا اور اسکی یادداشت بھی اتنی اچھی نہیں تھی کہ وہ ہر چیز کو یاد رکھ سکے۔۔۔

"لیکن ہیرا نٹرسٹ کی بات ہے نایار"

روز خوشی سے بولی تھی۔۔

"لیکن مجھے پھر بھی کوئی لگا اور دلچسپی نہیں ہے"

وہ اک بار پھر ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔

"ویری بیڈ ہیر۔۔ تمہیں میری بات سننی چاہیے"

روز کی ایک دم مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔

"پھر کبھی سہی۔۔۔۔۔ لیکن ابھی مجھے بیٹھنے کی جگہ چاہیے اور یہاں تو سب فُل ہے"

وہ اگنور کرتی بولی تھی۔۔

"آپ چاہیں تو یہاں بیٹھ سکتی ہیں"

وہاں کب سے ان کی باتیں سن رہا تھا اسے زرا سی دلچسپی ہوئی تھی کہ وہ اس لڑکی کو زرا غور سے دیکھے۔۔ اس لیے وہ بے اختیاری میں بول گیا تھا۔۔۔

"ٹھینک یو"

ہیر نے مڑ کر پہلے تو اسے شوز سے لے کر چہرے تک دیکھا تھا بلیو جینز پہ وائٹ شرٹ پہنے وہ ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے بلیک گوگل اور آئے فون ٹیبیل پہ ہی پڑے تھے۔۔۔۔۔ ٹھینک یو کہہ کر وہ ایک کرسی پہ بیٹھ گئی تھی جبکہ دو کرسیاں اب بھی خالی تھیں۔۔۔۔۔ جبکہ روز واپس چلی گئی تھی۔۔۔۔۔ جیسے ہی وہ بیٹھی تھی وہاں نے اسے وقفے وقفے سے گھورنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔ اس کے سنہرے بال جو کمر سے بھی نیچے آ رہے تھے وہ صرف انہیں دیکھے گیا تھا جو بار بار وہ ہاتھ کی۔۔۔۔۔ مدد سے نزاکت سے چہرے سے ہٹاتی تھی۔۔۔۔۔

"ایکسیوز می۔۔۔۔۔"

"او ماہر تم۔۔۔۔۔"

ماہر کی آواز پہ وہاں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جو اسکے کندھوں پہ ہاتھ رکھ کے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

"ہیلو جونر"

وہ اب بھی باز نا آیا تھا۔۔۔۔۔ کرسی پہ بیٹھی ہیر کو اسنے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔۔۔
ہیر جو موبائل میں گم تھی اسکی آواز پہ سر اٹھا کر سامنے دیکھا تھا۔۔۔ پہلے اسنے وہاں اور
پھر ماہر کو دیکھا تھا۔۔۔

"سر سیلی۔۔۔"

اسنے اپنا ہینڈ بیگ ٹیبل سے اٹھایا تھا جو اسنے کچھ دیر پہلے رکھا تھا۔۔۔ اور اسکو گھور کر وہاں
سے واک آؤٹ کر گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شی از ویری بیوٹیو فل وہاں"

وہ اسکو جاتا اب تک دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ وہاں چپ ہو گیا تھا۔۔۔

مجھ سے زیادہ وہ میرا خیال کرتا ہے۔۔۔

محبت وہ مجھ سے ایسی بے مثال کرتا ہے۔۔۔ 

گھڑی رات کے دس بجارہی تھی دو نفوز کھانے کی ٹیبل پہ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے

چاروں اور خاموشی کا عالم تھا جسے بالاج کی بھاری آواز نے توڑا تھا۔۔۔

"ماما کہاں ہیں ڈنر پہ نہیں آئیں"۔۔۔

۔۔۔ اس نے وہاں سے ڈارنیکٹ پوچھا تھا جو اسکے سامنے والی کرسی پہ بیٹھا چپ چاپ

خاموشی سے کھانا کھانے میں مگن تھا۔ اس دن کی تلخ کلامی کے بعد وہ آج یوں روبرو

تھے بالاج آج بہت زیادہ مصروف تھا جیسی وہ گھر بھی لیٹ آیا تھا۔۔۔

وہاں نے ایک نظر اسے دیکھا اور پلیٹ پہ جھکے ہی سرد لہجے میں جواب دیا۔

۔ "انکی کچھ طبیعت نہیں ٹھیک بی پی ہائی ہو گیا تھا بوتیک میں تو میں انہیں گھر لے آیا تھا

، دوائی کھا کر وہ ابھی سو رہی ہیں"

اس نے بالاج کا فکر مند چہرہ دیکھ کر اسے تسلی دی لیکن اس نے بالاج سے نظریں نہیں

ملائی تھی۔۔۔۔

بالاج کو بھی اپنے اس دن کی رویہ پہ تھوڑا افسوس ہوا تھا اس نے خود کا وہاں کو انور کرنا

اچھے سے محسوس کیا تھا۔۔۔

"تم پریشے کو تھوڑی دیر سنبھال لو گے میں ماما سے مل کے آتا ہوں"

"اس نے ایک ہاتھ سے پریشے کا بے بی کوٹ ہلایا تھا جو اس نے دو کرسیوں کو ملا کر اس پر رکھا تھا وہ انگھوٹا منہ میں چوستی خاموش تھی اور دوسرے ہاتھ سے کھانے سے انصاف کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔"

"

"وائے ناٹ شیور"۔۔۔۔ وہاج نے بھی اسے انداز میں کہا۔۔۔

"میں اس دن تھوڑا اور ہو گیا تھا لیکن تمہیں بھی سنبھل کر رہنا چاہیے اس عشق عاشقی میں کچھ نہیں رکھا"

اس نے اپنے ازلی انداز میں کہا جو اس کی طبیعت کا اب خاصہ تھا وہ بالاج سکندر تھا اتنی آسانی سے کسی کے سامنے جھکتا نہیں تھا لیکن جب بات اس کے خود سے منسلک رشتوں پہ آئے تو وہ ایک الگ ہی بالاج ہوتا تھا

"اٹس اوکے"۔۔۔ وہاج نے دھیمی مسکان کے ساتھ اسے براہ راست دیکھ کر کہا تھا۔۔

"چلو میں ماما کو دیکھ آؤں۔۔۔" بالاج کہتا ہوا کرسی سے اٹھا تھا اور انکے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔

"اسٹون مین۔۔۔ نا جانے کب یہ پتھر ٹوٹے گا"

وہاں نے بالاج کی پشت کو دیکھتے ہوئے ایک لمبی سانس خارج کی تھی اور پریشی کی جانب متوجہ ہوا تھا اور اسے اٹھاتا اپنے کمرے کی جانب گیا تھا۔۔

کمرہ ناک کرنے کی اسے ضرورت ہی نہیں پڑی تھی کیونکہ روم کا دروازہ کھلا ہوا ہی تھا۔۔۔ ثانیہ بیگم آنکھیں موندیں لیٹی ہوئی تھی وہ اپنے مضبوط قدموں کو بڑھاتا انکی طرف بڑھا تھا اور نرمی سے انکے ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے بیٹے کی خوشبو اور لمس محسوس کر کے انہوں نے اپنے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔

"ماما آریو اوکے۔۔۔ پلزز ٹیک کئر آف یور ہیملتھ۔۔۔ میں کل ہی ڈاکٹر سے

اپائنٹمنٹ لیتا ہوں اور آپکا پرپر چیکپ کرواتا ہوں"

بالاج نے انکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ٹھیک ہوں بیٹا یہ تو اب عمر کا تقاضہ ہے" انہوں نے نقاہت زدہ لہجے میں کہا تھا۔۔

"آپ اتنا کام کیوں کرتی ہیں وہاں ہے نہ وہ سب سنبھال سکتا ہے آپ گھر میں رہ کر آرام کیا کریں بس"

بالاج اب سائیڈ ٹیبل پہ رکھی میڈیسن کوچیک کرنے لگا تھا۔۔

"کیا کروں گی گھر میں رہ کر یہ گھر کاٹنے کو دوڑتا ہے تم دونوں چلے جاتے ہوں کوئی نہیں ہوتا اس سے اچھا ہی ہے کہ میں بوتیک ہی چلی جاؤں"

بالاج کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔

انہوں نے بالاج کو خاموش دیکھ کر اپنے بات جاری رکھی۔۔

"بیٹا زندگی ایسے تنہا نہیں چلتی۔۔ کب تک اس طرح رہو گے اس گھر کو اب کسی کی

ضرورت ہے یہ مجھ سے اکیلے نہیں ہوتا یہ سب گھر دیکھوں بوتیک اور پریشہ اسکا تو

سوچو وہ ابھی بہت چھوٹی ہے۔۔ تم شادی کر لو۔۔ میری نظر میں ایک۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی مکمل کرتی لیکن بالاج لفظ شادی پہ ہتھے سے اکھڑا تھا اور درشتنگی سے کہا تھا۔۔

"ماما پلرز اسٹاپ دز۔۔ آئی سیڈ ٹو یو آئی ڈونٹ وانٹ دز میس اور پریشہ کی بات تو

میرے بازو میں اتنا دم ہے کہ میں اسے سنبھال سکتا ہوں مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے اور گھر میں میڈز ہیں اتنے آپ کیوں فکر کر رہی ہیں۔۔۔ آپ پلزدو بارہ یہ سب کچھ نہیں کہیے گا"

بالاج تیز آواز میں کہ رہا تھا لیکن اگلے پل اسے اپنے لہجے کا احساس ہوا تو اس نے اپنی آواز ہلکی کی تھی

"ہاں تو میرا بھی تو کوئی ارمان ہے میں بھی اس گھر میں اپنی بہووں کو دیکھنا چاہتی ہوں اپنی خواہش پوری کرنا چاہتی ہوں کیا میرا کوئی حق نہیں ہے اور گھر کی بہت سی ذمہ داریاں ہوتی ہیں وہ نوکروں کے سپرد نہیں کرے جاتے"

کہتے کہتے ثانیہ بیگم کی آنکھیں بھینگنے لگیں تھیں

انکے آنسو دیکھ کر بالاج نرم پڑا تھا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے آپ وہاں کی شادی کر دیں سارے فکر آپ کی ختم ہو جائیگی اور میں

ایسے ہی ٹھیک ہوں"

اس نے نے بس ہو کر کہا تھا۔۔

"تم دونوں بھائی ٹیڑھی کھیر ہو۔۔ ماں کی کوئی فکر نہیں ہے وہاں کہتا ہے کہ پہلے بھائی کی شادی ہوگی جب میں کرونگا ابھی تو میں پڑھ رہا ہوں۔۔ تم دونوں کو بس اپنی پڑی ہے۔۔ تمہارے بابا کی طرح میں بھی ایک دن چلی جاؤں گی جب تمہیں احساس ہوگا دو بیٹوں کے ہوتے ہوئے بھی ادھوری خواہش لے کر رخصت ہو جاؤں گی لیکن تمہیں کیا جاوتم"

وہ فک اموشنل ڈرامہ پہ اتر آئی تھی اور اپنا منہ موڑ لیا تھا

"آپ کیسی بات کر رہی ہیں"۔۔ بالاج کی زبان کنگ ہو گئی تھی اسکے میں مزید کسی اپنے کو کھونے کی ہمت نہیں تھی اب وہ اوپر سے جتنا سخت دل اور کٹھور تھا اندر سے اتنا نرم تھا

"ماما"۔۔۔ بالاج انکے قریب آیا تھا

"مت کہو مجھے ماما جب تمہیں میری پروا نہیں ہے تو شادی کا ہی تو کہا ہے میں نے بس "

انہوں نے بے رخی سے جواب دیا۔۔

"ماما آپ سب جانتی ہیں میں اب یہ دوبارہ نہیں کر سکتا اب ایسی کوئی خواہش نہیں رہی

ہے ایک دفعہ کا تجربہ کافی ہے میرے کئے بہت اب دوبارہ سکت نہیں ہے پلزز فورس نہ کریں نفرت ہوگئی ہے اب مجھے شادی لفظ سے، خامخواہ آپ یہ میس کریٹ کرینگے تو ہو سکتا ہے کہ میں اپنے حقوق اور فرائض صحیح سے انجام نادے سکوں"

اس نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی تھی پر انا وقت کسی فلم کی طرح اسکی آنکھوں میں لہرانے لگا تھا

"میں جانتی ہوں زندگی ایک چیز پہ نہیں رک جاتی تمہیں آگے بڑھنا ہو گا ضروری نہیں ہے کہ سب ایک جیسے ہوں پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں اور پھر اب میری طبیعت ٹھیک نہیں رہتی پتہ نہیں کب آخری وقت۔۔۔۔۔"

"ماما پلزز۔۔۔۔۔ بالاج نے انکی بات مکمل ہونے سے پہلے کاٹ دی تھی

"تو پھر تم مان جاو میری خاطر ایک بار سوچو تو سہی۔۔۔۔۔ انہوں نے آنسو بہاتے ہوئے کہا

"آپ پلزز روئے نہ اس بارے میں بعد میں بات کرتے ہیں"

اس نے انکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"آپ آرام کریں میں پریشانی کو دیکھ لوں اسکے سونے کا وقت ہو گیا ہے" وہ کہتا کمرے سے واک آؤٹ کر گیا تھا وہ بالاج سکندر تھا اتنی آسانی سے اس سے کوئی بات نہیں منوا سکتا تھا لیکن یہاں بات اسکی اپنی ماں کی تھی۔۔

"ڈراٹپڑ گئی ہے آخر کابس ایک ضرب اور چاہیے"

ثانیہ بیگم نے اپنے نقلی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

وہ جانتی تھی کہ بالاج انکی طبیعت کا سن کر ضرور آئے گا اس لئے وہ پہلے سے پلان کر کر تیار تھی اور ہاتھ میں رکھی ویسلین کی شیشی کو انہوں نے پیار سے دیکھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے بیٹے کے خوشیوں کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

بیڈ پہ دراز اسنے ایک بار پھر بے زاری سے کروٹ بدلی تھی۔۔ زبردستی آنکھیں بند کر کے اسنے سونے کی کوشش کی تھی۔۔ لیکن نیندا سکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔ وہ کبھی اپنے اوپر پڑا کمبل ٹھیک کرتا کبھی کروٹ لے کر جگہ تبدیل کرتا رہتا۔۔۔ بالآخر وہ پریشان ہو کر لیٹے سے اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ جھنجلا کے اسنے اپنا سر بیڈ

کراون سے ٹکایا تھا۔۔ اور پھر اپنے پاس لیٹی پریشے کو دیکھا تھا جو کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی۔ اسکو پر سکون سوئے ہوئے چہرے کو دیکھ کر اسکے لبوں پہ مسکراہٹ اٹھ آئی تھی۔۔ تنھن زدہ جسم کو اسنے حرکت کی تھی اور اپنے پاؤں بیڈ سے نیچے کیے تھے، چپل پاؤں میں اڑس کے وہ کھڑکی کی طرف گیا تھا۔۔ پردے ہٹانے کے بعد اسنے چمکتے چاند کو اس سیاہ رات میں دیکھا تھا۔۔ ایک بار پھر وہ ماضی کی یاد میں جانے لگا تھا۔۔

"تم کو پتہ ہے نابالاج کتنے اچھے لگتے ہو تم مجھے"

وہ اسکی سفید ململ کی شرٹ کے بٹن چھیڑتے ہوئے بولی تھی جبکہ اسکی آنکھیں بالاج کے ڈارھی زدہ چہرے پہ تھیں۔۔

"صرف اچھا ہی لگتا ہوں ہے نا"

"پیار تو کرتی نہیں ہو اپنے بالاج سے"

وہ خفگی سے منی بنا کر اسکی کمر میں بازو ڈال کر گھیرہ ننگ کیا تھا کہ وہ کھلکھلا دی تھی۔۔۔

"تمہارے اور سب مردوں میں فرق پتہ ہے کیا ہے جان"

وہ اب اسکی شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولتی ہوئی شریر لہجے میں بولی تھی۔۔

"میں کو بھی بتاؤ کیا فرق ہے" اب اسکا ہاتھ اسکے ریشم جیسے بالوں میں تھا جبکہ بالاج کے

چہرے پہ دلکش مسکراہٹ تھی۔۔ آنکھوں میں بلا کا پیار اور محبت تھی۔۔۔ وہ اب

نار مل لہجے میں بولا تھا۔۔ ناراضگی کہیں دب سی گئی تھی۔۔

"یہ ہی کہ دوسرے مرد ناراض ہو کر بیوی سے دور رہتے ہیں، ان سے بات نہیں

کرتے ان سے بے رخی اختیار کرتے ہیں جبکہ میرا شوہر تو ناراضگی میں بھی مجھے اپنے

قریب تر کرتا ہے۔۔۔۔"

وہ اسکے حصار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسکراہٹ سمیت بولی تھی۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔ بیوی سے کون دور رہتا ہے۔۔ بیوی کے پاس ہی تو سکون ہوتا

ہے۔۔۔"

وہ اسکے گال پہ ایک ہاتھ مارتا ہوا پیار سے بولا تھا۔۔۔ اور وہ ہنستے ہوئے اسکے سینے پہ سر

کے آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔۔

"تم یونی نہیں جا رہیں مرینہ۔۔۔۔۔"

وہ جب دس بجے تک بھی سو کے نا اٹھی تو بشرہ بیگم اسکے چھوٹے سے کمرے میں آگئیں
تھیں۔۔۔۔

"امی، آج کوئی خاص کلاس نہیں ہے اور میرا دل بھی نہیں ہے"

وہ کروٹ لے کر منہ سے چادر ہٹا کر بولی تھی۔۔

"ٹھیک ہے، باہر آ جاؤ، میں نے ناشتہ بنایا ہے۔۔ وہ کر لو"

وہ اسکو چھوڑ کر کمرے سے باہر چلیں گئیں تھیں۔۔۔۔

"آفرین ہے آپ پر بھی یہ کر لو وہ کر لو، اس سے شادی کر لو، باہر نا جاؤ، ٹیوشن چھوڑ دو،

خرچہ نا کرو، پڑھو نہیں، گھر میں رہا کرو، جلدی سویا کرو، جلدی اٹھا کرو، کیا کیا کروں اور

کیا نا کروں"

وہ آسودگی سے سوچ کے رہ گئی تھی۔۔

"امی میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں"

وہ ناشتے کی ٹیبل پہ آکر بیٹھی تھی۔۔ پڑاٹھے کی پلیٹ آگے کر وہ بولی تھی۔۔

"سن رہی ہوں بیٹا"

وہ چائے کا گتہ تھامے ہوئے نرمی سے بولیں تھیں۔۔

"امی آپ نے جو مجھے شادی کا کہا ہے میں اس شخص سے ہر گز شادی نہیں کر سکتی اور

اسکے لیے میرے پاس بہت سی وجوہات ہیں۔۔۔۔۔"

وہ پراٹھے کا نوالہ توڑی ہوئی مشکل سے لیکن نارملی بولی تھی اسے کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہ ہوئی تھی۔۔

"مرینہ، بیٹا۔۔۔۔۔ کیا کہہ رہی ہو"

"امی آپ غور سے سنیں میری بات بس۔۔۔۔۔"

وہ انہیں خاموش کراتی بولنا شروع ہوئی تھی۔۔

"تمہاری باتیں میں سن تو سکتی ہوں لیکن ان سے سمت نہیں ہو سکتی کیوں کہ تم ایک

اس زمانے کی بچی ہو جو آگے کے حالات نہیں سمجھ سکتی۔۔۔۔۔"

"بس سب کچھ آپ سمجھ سکتیں ہیں امی، میں بھی باہر جاتی ہوں، پتہ ہے مجھے اس دنیا کا،

بہت قریب سے دیکھا ہے لوگوں کو۔۔۔ اور میں کس طرح ایک شادی شدہ لڑکے

سوری وہ لڑکا کہاں ہوگا اب، کس طرح میں ایک تیس سال کے مرد سے شادی کر سکتی ہوں جو ایک بچی کا باپ ہے۔۔۔ کیا آپ کی بیٹی کے لیے یہ ہی ہے اتج ڈیفرنس تو دیکھیں کتنی چھوٹی ہوں میں، پورے نو سال چھوٹی ہوں، کیسے کرونگی میں فیس سب کچھ"

وہ ناشتہ پہ سے ہاتھ اٹھاتی غصے سے بولی تھی۔۔ اس کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔

"مرینہ۔۔۔ کسی کی بے عزتی کرنا تمہیں زیب نہیں دیتا۔۔۔" وہ اپنی بیٹی کو تیز زبان بولتا دیکھ کر دنگ رہ گئیں تھیں۔۔۔

"امی لیکن میں کہہ تو ٹھیک رہی ہوں"

"تم کیا ٹھیک کہہ رہی ہو بتاویہ ہی کہ وہ تم سے اتج ڈیفرنس رکھتا ہے تو تم کیا چاہتی ہو کہ تمہیں میں کسی بھی لاپرواہ لڑکے سے سپرد کردوں، کسی بھی ان میچیور لڑکے کو دے دوں، یہ یاد رکھا کرو، میرے بعد تمہارا کوئی نہیں ہے اور میں کب تک ہوں مجھے نہیں پتہ، تمہاری کوئی ناقدری کرے یہ نہیں دیکھا جائے گا مجھ سے، وہ اچھا لڑکا ہے، اتنا اتج ڈیفرنس عام سی بات ہے، اور شادی شدہ ہونے کی بات کوئی بات نہیں بیٹا تم

دیکھنا بہت اچھا محسوس کرو گی جب تم اسکی بچی کو متادو گی۔۔ تم۔ جانتی ہونا سنگل پیرنٹ کے بچوں کے ساتھ ساتھ کیا ہوتا ہے۔۔۔ تم سب جانتی ہو پھر اتنا بچکانہ رویہ کیوں۔۔ اور تمہاری عمر کم ہے لیکن تم سوچتی ایسے ہو جیسے بہت بڑی ہو پھر کس طرح تم اس طرح کسی بھی شخص کی بے عزتی کر سکتی ہو "

وہ پہلے تھوڑا سخت لہجے میں لیکن پھر تحمل بھرے انداز میں نرمی سے سمجھاتی بولیں تھیں۔۔۔

"امی، آئے کانٹ"

وہ ضبط کرتی سنتی تو رہی تھی لیکن پھر مختصر لفظوں میں انکار کرتی کرسی سے اٹھ کے وہاں ہی سے چلی گئی تھی جبکہ بشرہ بیگم چپ سادھ کر اسکی پشت دیکھتی رہ گئیں تھیں۔۔۔

وہ مرینہ کی اس قدر بد تمیزی پر ششدر سی رہ گئیں تھیں۔۔ اپنے چھوٹے سے فون کو اٹھا کر انہوں نے ایک نمبر ملایا تھا وہ اسکا بھلا چاہتی تھیں لیکن وہ نا سمجھ تھی ان کی بات کو وہ کہاں سے کہاں لے گئی تھی۔۔۔

"ہیلو شگفتہ۔۔۔۔!!"

تم اس رشتے کو منع کر دو، مجھے سمجھ نہیں آیا کچھ خاص"

وہ ساری بات خود پہ لے کر آسودگی سے بولی تھیں۔۔۔ وہ ایسا چاہتی نہیں تھیں لیکن
بٹی کے لیے ایسا کرنا پڑ رہا تھا۔

"لیکن کیوں بشرہ، کتنا خاندانی رشتہ ہے یہ اتنا اچھا لڑکا چھوٹا سا گھر کم لوگ امیر گھرانہ
اور کیا چاہیے۔۔۔ تم تو خوش تھیں۔۔۔"

دوسری طرف سے آتی آواز پہ وہ کچھ بولنا سکی تھیں اور لمحے کو چپ ہو گئیں تھیں۔۔۔
"ابھی مرینہ پڑھ رہی ہے،

میں چاہتیں ہوں کہ وہ دو سال تک پڑھ لے اپنا ماسٹر ز کر لے پھر تم کچھ نیا رشتہ دکھا دینا
تب دیکھ لینگے"

"تو پڑھائی کا کیا ہے وہ شادی کے بعد جاری رکھ لے گی، ویسے بھی وہ اچھے لوگ ہیں کسی
چیز سے روک ٹوک نہیں کر سکتے، ثانیہ میری بہت اچھی دوست ہے اسکی عادت کو میں
جانتی ہوں"

وہ دوسری طرف سے بولی تھیں۔۔ شگفتہ بیگم ثانیہ کی بہترین دوست تھیں جبکہ وہ بشرہ کے محلے میں رہتیں تھیں تو بشرہ سے انکی اچھی خاصی بات چیت تھی جبکہ ثانیہ نے انہیں بالاج کے لیے اچھی سی لڑکی تلاش کرنے کو بولی تھی اور وہ خود بھی اس سلسلے میں لڑکیاں دیکھ رہی تھیں۔۔ مرینہ کا خیال آتے ہی شگفتہ بیگم نے ثانیہ سے بات کی تھی جس پہ انہوں نے ہامی بھر لی تھی اور وہ بالاج کو منار ہی تھیں انکا کہنا یہ بھی تھا کہ وہ اس بار تو کسی ناکسی طرح بالاج کو راضی کر لینگے بھلے اسکے لیے انہیں کچھ بھی کرنا پڑے۔۔ دوسری طرف بشرہ بیگم بالاج کی تصویر اور اس کے خاندان کو دیکھ کر راضی ہو گئی تھیں انہیں معلوم تھا کہ مرینہ آسانی سے مان جائے گی لیکن کل انہیں پتہ لگا کہ وہ کتنی روڈ ہے اسی وجہ سے وہ شگفتہ بیگم کو دکھ سے منع کر رہی تھیں جبکہ دوسری جانب انہیں اپنی طبیعت پہ زرا بھروسہ نہیں تھا وہ کسی مضبوط ہاتھوں میں اپنی بیٹی دینا چاہتی تھیں۔۔۔

"لیکن تم انکار کر دو شگفتہ۔۔۔۔۔ چلو میں فون رکھتی ہوں"

وہ اپنا سر پکڑتی فون بند کر چکی تھیں۔۔ جبکہ مرینہ جو انہیں ہامی بھرنے ان کے کمرے میں آئی تھی اسکے قدم وہیں دروازے پہ جم گئے تھے وہ کسی بھی صورت اپنی ماں کو

تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

"امی۔۔۔"

وہ آنسو ضبط کرتی دروازے سے اب انکے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔

"ہاں بیٹا"

وہ شفقت سے اسکی آواز سن کر اسکی جانب دیکھنے لگی تھیں۔۔

"آپ ہاں کر دیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں آپکو پریشان اور ٹینشن میں نہیں

دیکھنا چاہتی۔۔۔ آپ صحیح کہہ رہی تھیں کہ آپکے سوا میرا یہاں کوئی نہیں ہے"

وہ انکے سینے سے لگ کر روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"نہیں، تم نے آج ثابت کر دیا ہے کہ تم خوش نہیں ہو کوئی بات نہیں تم اپنی مرضی

کر سکتی ہو، تمہارا حق ہے"

وہ اسکو کندھوں سے پکڑتی الگ کرتی ہوئیں بولی تھیں۔۔۔ جبکہ مرینہ انہیں حیرانی سے

دیکھنے لگی تھی۔

"سچ میں امی آپ خوش ہیں تو میں خوش ہوں۔۔۔۔ اور میں کس کے لیے اپنی امی سے

لڑوں ویسے بھی میرا حق تب ہوتا جب میں کسی کو پسند کرتی ہوتی اور آپکو بتاتی اور آپ انکار کرتیں۔۔۔۔۔ لیکن ایسا کوئی سین ہی نہیں تو پھر میں کیوں آپ سے بے رخی کروں۔۔۔ اور یہ میری نافرمانی ہے کہ میں نے آپکے فیصلے سے انکار کیا میں بہت شرمندہ ہوں"

وہ انکے ہاتھ تھامتی پشیمان تھی۔۔۔

"تم سوچ لو بعد میں مجھے مت بولنا میں تم پر کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتی"

وہ پر اعتماد لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"امی پکا، میں خوش ہوں"

وہ مسکراہٹ سمیت بولی تھی۔۔

"لیکن میں نے تو شگفتہ کو منع کر دیا"

"تو کوئی بات نہیں آپ دوبارہ ہاں کر دیں"

وہ بولی تھی۔۔

"اچھا یہ تصویریں ہیں کچھ تم دیکھ کر تسلی کر لینا، میں شگفتہ کو ملاتی ہوں فون"

وہ سائیڈ ٹیبل سے خاکی لفافہ اٹھا کر اسے دیتیں بولی تھیں۔۔

"امی اس کی کوئی ضرورت نہیں"

وہ لفافہ لینے سے انکاری تھی۔۔

"لیکن تم دیکھ لو کمرے میں جا کر"

وہ زبردستی اسے دیتیں وہاں سے بھگا چکی تھیں اور خود شگفتہ کو فون ملانے لگی تھیں۔۔

وہ لفافہ پکڑ کے بڑے کانفیڈنس کے ساتھ اپنے کمرے میں تو آگئی تھی لیکن بیڈ پہ بیٹھے وہ ڈھڑکتے دل کے ساتھ لفافے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ ماتھے پہ آئے پسینے کو اسنے ہتھیلی سے صاف کیا تھا۔۔

"اف" اسنے اٹھ کر سب سے پہلے اپنے بیڈ روم کا دروازہ بند کیا تھا اور پھر دوبارہ آ کر بیٹھی تھی۔۔ لفافہ واپس اٹھا کر اسنے گہرا سانس لے کر کھولا تھا اور آہستگی سے کچھ تصویریں نکالی تھیں۔۔

"یا اللہ صبر کا پھل میٹھا ہونا چاہیے"

وہ آنکھیں بند کر کے تصویروں کو تھامے اوپر منہ کر کے بولی تھی۔۔۔ اور پھر ایک تصویر کو سامنے کر کے اسنے اپنی بند آنکھیں نیم وا کی تھیں۔۔۔ اور پھر دیکھتی رہ گئی تھی۔۔

"توبہ۔۔۔۔۔"

وہ دڑکے تصویر کو بیڈ شیٹ پہ رکھ کر پیچھے ہو گئی تھی ایک فطری شرم سے اسکے چہرے کا رنگ بدلا تھا اور وہ گھبرا کر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

"مرینہ تم کیسے عام لڑکیوں کی طرح شرماسکتی ہو، تم تو مرینی خان ہو۔۔۔ خان تھوڑی ناکسی سے ڈرتے یا شرماتے ہیں"

وہ خود کا حوصلہ بڑھاتی خود سے ہی بولی تھی اور پھر دوبارہ تصویر اٹھائی تھی۔۔

"بلیک شلوار قمیض میں ملبوس وہ روڈ سے ایسکریپشن کے ساتھ گاڑی کے ایک

دروازے کو کھولے اس پہ ہاتھ رکھا کھڑا تھا۔۔۔ جبکہ اسکے چہرے پہ ہلکی سی سرد اور

اسکے مغرورانہ نقوش اسکے ایٹمیوڈک پرسنلیٹی کو مزید ہوادے رہے تھے۔۔۔ اسکا

سفید مکتارنگ کالے سوٹ میں ہمیشہ کی طرح مزید سفید لگ رہا تھا۔۔۔ اسے دیکھ

کے لگ رہا تھا کہ وہ زبردستی ہونٹ بھینچے کھڑا ہے جبکہ اسکے عنابی لبوں پہ زرا سی
مسکراہٹ نا تھی اور بھوری آنکھوں میں غصہ غضب کا تھا۔۔۔ مرینہ کا تو دیکھ کر دل
ڈھڑک اٹھا تھا دل پہ ہاتھ رکھتی وہ اپنا اعتماد قائم نہ کر سکی تھی اور گھبرا کر بیٹھے سے
کھڑی ہو گئی تھی۔

"افف یار۔۔۔۔ سوچ روڈ نیس۔۔۔۔"

وہ منہ پہ ہاتھ رکھتی ہاہ کرتی خود سے بولی تھی۔۔۔ اسکا لڑکوں سے کم ہی واسطہ پڑا تھا
اور یہ اسکی زندگی میں آنے والا یہ پہلا شخص تھا۔۔۔
"یہ اتنی عمر کا لگ تو نہیں رہا لگتا ہے بہت کڑ کرتا ہے خود کی"

وہ اچھی طرح سے اسکی شکل کو جانچتی بولی تھی۔۔ اسکا تصویر میں جھلکتا بھرپور سراپا
سمیت مردانہ وجاہٹ مرینہ کو دیکھنے پہ مجبور کر گئے تھے۔۔ تصویریں دیکھ کر وہ زرا
بھراطمینان کر چکی تھی۔۔

"یار۔۔۔۔ وہاں۔۔۔۔"

اس لڑکی کا اگر نمبر مل جائے تو۔۔۔۔۔"

وہ دونوں گارڈن میں ایک ساتھ بیچ پھٹے تھے جب ماہر وہاج کا اشارہ ہیر کی طرف کر و اتا بولا تھا جو راہ داری سے چلتی گلابی شلوار قمیض میں بے پرواہی سے دوپٹہ گلے میں ڈالے ولدان کے ساتھ ہنسی ہوئی ادھر ہی آرہی تھی۔۔۔ وہاج کے چہرے پہ ناگواری پھیلی تھی۔۔

"ماہر۔۔ آریو کریزی۔۔۔؟" ایک تو یہ لڑکی تمہیں نظر کیسے آجاتی ہے ہر وقت۔۔۔ وہ الجھ کے رہ گیا تھا۔۔ وہ اکیلے میں بھی دو تین بار وہاج سے ہیر کو دسکس کر چکا تھا جبکہ وہاج کورتی برابر بھی اس موضوع میں دلچسپی نا تھی۔

"اسکا نام ہیر ہے جبکہ یہ ہماری دیپارٹ کی سب سے پیاری لڑکی ہے اور ڈیزائننگ کے سیکنڈ ائر میں ہے۔۔۔ اور۔۔۔ مجھے اسکا نمبر چاہیے"

ماہر ایک ایک کر کے ساری معلومات بتا رہا تھا جو دو دن پہلے اسنے ڈیپارٹ آفس سے معلوم کی تھی جبکہ وہ دونوں ماسٹرز کے اسٹوڈنٹ تھے اور لاسٹ ائر میں تھے۔۔ اسکے لیے یہ کام بہت آسان تھا۔۔

"کیا تم سچ میں پاگل ہو گئے ہو ماہر"

وہاں حیرت سے اسکی طرف گھوم کر حیران سا سے دیکھنے لگا تھا اور ایک نظر پھر
اسنے ہیر پہ ڈالی تھی جو اب انکی طرف سے دور جا چکی تھی۔۔

"یس حسن سب کو پاگل کر دیتا ہے"

وہ سگریٹ کا کش لیتا ہوا کھوئے ہوئے انداز میں بولا تھا۔۔

"اور یہ لڑکیوں کا حسن نا جانے کتنی بار پاگل کر چکا ہے تمہیں"

وہاں طنزیہ لہجے میں بولا تھا کیونکہ ماہر کی لڑکیوں سے دوستی اور پھر ان کے ساتھ
ریلیشنز وہ اچھے سے واقف تھا۔۔

"اس والی کی بات الگ ہے"

وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔

"بس بیٹا۔۔ اس کے ساتھ جو یہ لڑکا گھوم رہا ہے نا وہ پہلے ہی اسکا بی ایف ہے تمہارا کہیں

کوئی چانس نہیں ہے"

وہاں بول کر اٹھ گیا تھا۔۔

"اس میں کیا بڑی بات ہے راستے سے ہٹا دیتے ہیں بی ایف کو بھی"

وہ ہنستا ہوا بولا تھا اور وہاں کے ساتھ خود بھی اٹھ کھڑا ہو گیا تھا۔

جیسے ہی پورچ میں گاڑی آکر رکی تھی۔۔۔ ویسے ہی ایک ملازم اسکی گاڑی کے پاس آکر

کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ وہ فرنٹ دوڑ کھول کر گاڑی سے اتر اٹھا۔۔۔ گرے کوٹ اسنے

پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر اٹھایا تھا۔۔۔

"بولو خان بابا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دروازہ بند کر کے جیسے ہی مڑا تھا ملازم کو کھڑے دیکھ کر نرمی سے بولا تھا۔۔

"بڑے صاحب، بیگم صاحبہ کی طبیعت کافی حد تک خراب ہے، چھوٹے صاحب ابھی

انہیں اسپتال سے گھر لائے ہیں"

وہ نظریں جھکائے بولے تھے۔۔

"او۔۔۔ وہ تیزی سے کوٹ انہیں پکڑا کر گھر کے اندرونی گیٹ کی طرف بھاگا

تھا۔۔۔ اور سیدھا ثانیہ بیگم کے کمرے میں بنا دستک دیے داخل ہوا تھا۔۔

"کیا ہوا ماما کو"

وہ تیز قدموں سے چلتا بیڈ کی جانب آیا تھا جہاں وہاں ان کے سر ہانے بیٹھا تھا اور اپنے ہاتھوں سے انکا سر۔ دبار ہا تھا جبکہ انکے پاس پریشے لیٹی ہوئی فیڈر منہ سے لگائے چھٹ کو گھور رہی تھی۔۔

"کچھ نہیں، بی بی ہائی تھا بہت۔۔۔ جب میں یونی سے آیا تو بے ہوش پڑی تھیں۔۔۔ وہ تو شکر ہے میں اسپتال لے گیا ورنہ پتہ نہیں کیا ہو جاتا۔۔۔"

وہ اپنے کام میں مصروف بولا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور ڈاکٹر نے کیا کہا"

وہ ثانیہ بیگم کے سامنے بیٹھ کر انکا ہاتھ تھامے بولا تھا۔

"وہ کہہ رہے تھے ماما کو زہنی ٹینشن ہے، پریشان رہتی ہیں۔۔۔ اس دن بوتیک میں بھی

سارے ڈیزائننگ انہوں نے کسی اور کمپنی غلط میل کر دیے تھے۔۔۔ آپکو پتہ بھی ہے

ہمیں اس وجہ سے کتنا لاس ہوا ہے۔۔۔"

وہاں دکھ سے بولا تھا۔۔

"تو تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔ ماما کو اس لاس کی ٹینشن تو نہیں س۔۔۔ کوئی بات نہیں یہ لاس تو ہوتے رہتے ہیں اسکا مطلب یہ تو نہیں کہ زہن پہ سوار کر لیں"

وہ براسا منہ بنا کر بولا تھا۔۔

"بالاج بھائی انہیں ہماری ٹینشن ہے اپنے بزنس کی ٹینشن نہیں ہے۔۔۔ آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں۔۔۔ انکا اس وجہ سے بی پی بار بار شوٹ کر جاتا ہے"

وہ تیز آواز میں سخت لہجے میں بولا تھا۔۔

"ماما اٹھیں تو کہنا آپ ٹینشن نالیا کریں ہماری۔۔۔ انکو بول دینا جو کرنا ہے کر لیں۔۔۔ مجھے کوئی اشو نہیں ہے"

وہ گھٹنوں پہ ہاتھ رکھتا مایوس انداز میں بولا تھا۔۔

"میں فریش ہو کر آتا ہوں"

وہ پریشے پہ ایک نظر ڈالتا اور ثانیہ بیگم کو سوتا دیکھ کر وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ وہاں کے چہرے پہ ایک مسکراہٹ آ کر پھیلی تھی۔۔

"کبھی کبھی تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو اور پھر کبھی اچھی نہیں بھی لگتیں تو پھر بھی اچھی لگتی ہو۔۔۔۔"

وہ ڈرائونگ کرتا ہوا ہیر کو دیکھتا شرارت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جبکہ ہیر فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی گریسی کو گود میں لیے۔۔۔ "میاؤں میاؤں" کر رہی تھی اسکا دھیان ساتھ بیٹھے ولدان پہ بھی تھا۔۔۔

"تم کو کیا میں بری بھی لگتی ہوں"

وہ گریسی سے نظر ہٹاتی ولدان کو گھورتے بولی تھی۔۔۔
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 "ہان کبھی کبھی، جب تم میری بات سے انکار کرتی ہو"

وہ اب شیشیے میں دیکھتا ڈرائونگ پہ فوکس کیے ہوئے تھا۔۔۔ زیادہ دیر اسے دیکھتا رہتا تو یقیناً ڈرائونگ سے اسکا دھیان ہٹ جاتا۔۔۔

"کب کیا انکار۔۔۔۔ ڈیش انسان"

وہ حیرت زدہ ہو کر بولی تھی اور ایک مکہ اسکے کندھے پہ مارا تھا۔۔۔

"یار میں تمہیں منع کرتا ہوں ایسی ڈریسنگ نا کیا کرو، پھر بھی تم اپنی چلاتی

ہو۔۔۔۔۔ عام حلیے میں بھی تم اتنی نظروں کا مرکز بنی ہوئی ہو اور پھر تیار ہو کر
تو۔۔۔۔۔"

وہ بات ادھوری چھوڑ گیا تھا۔۔۔

جبکہ ہیر نے اسکی بات پر اپنے حلیے پہ نگاہ کی تھی۔۔۔ نیوی بلیو چست شرٹ کمر تک
آتی شرٹ میں وہ بلیک جینز پہنی ہوئی تھی جبکی اسکے لمبے سیدھے بال ہائی پونی ٹیل میں
تھے۔۔ اور اسکا چہرہ زرا سے میک اپ میں بھی دلکش لگ رہا تھا۔۔ اسکا حسین سراپہ
اس ڈریسنگ میں مزید ابھر کر حسین اور نظریں بہکا دینے والا لگ رہا تھا۔۔

"یار تم نے کہا تھا تو میں نے انکار کب کیا، یونی میں شلواری قمیض اور تو اور ڈوپٹہ بھی لیتی
ہوں کیونکہ تم نے کہا تھا وہاں ہر قسم کے لڑکے ہوتے ہیں لیکن اب ہم پی سی ہوٹل ہی
تو جا رہے ہیں، گاڑی سے گاڑی تک کا سفر اور پھر ایک ٹیبل پہ بیٹھ کے کھانا کھانا ہے
بس۔۔۔ کون دیکھے گا مجھے"

وہ آرام سے غصہ ہونے کے بجائے وضاحت کر رہی تھی۔۔ وہ ولدان کو سمجھتی تھی وہ
اسکا برا کبھی چاہ ہی نہیں سکتا تھا۔۔ وہ ہرزرا اسی بات تو اس سے شکر کرنے کی عادی
تھی۔۔

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تم"

وہ جبراً مسکرا کے بولا تھا لیکن اپنی ان نظروں کا کیا کرتا جو بار بار بہک کر اسکے مسکراتے اور دلکش سراپے پہ اٹک جاتی تھیں۔۔

"میں ٹھیک ہی کہتیں ہوں۔۔ تم مجھے غلط مت سمجھا کرو بس اور نامنہ بنایا کرو۔۔"

"میں منہ نہیں بنانا ہیر۔۔ مجھے اچھا نہیں لگتا کوئی بھی تمہیں دیکھے یہاں تک کے کسی اور دوست کو بھی میں برداشت نہیں کر سکتا میں"

وہ اسکی طرف رخ کر کے بولا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور پھر میرے میاں سے بھی تم یہ ہی کہو گے کہ ہیر کونادیکھا کریں وہ میری بیسٹ فرینڈ ہے"

وہ اسکی بات کا مزاق اڑاتی بولی تھی جبکہ ولدان اسکے میاں کے زکر پہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا تھا ہوش تو اسے تب آیا تھا جب ہیر نے چیخ کر اسکی توجہ مرر پر کروائی تھی۔۔

"کیا کر رہے ہو ولدان۔۔ ابھی ایکسیڈنٹ ہو جاتا تو۔۔۔؟"

وہ پریشان سی ہو کر بولی تھی۔۔۔ سیٹ بیلٹ ہونے کے باوجود بھی وہ اپنی جگہ سے ہل

انکا لہجہ بالاج کو کھچا کھچا لگا تھا۔

"ماما جان آپ ہماری وجہ سے پریشان ناہوا کریں،

"بابا کے بعد میں نے اپنی بیوی کو بھی کھویا ہے جس سے میں محبت کرتا تھا اب مزید لوگوں کو نہیں کھو سکتا۔۔۔۔۔ آپ اپنا خیال کیا کریں ماما پلیز۔۔۔۔۔ اور جیسا آپ چاہتی ہیں ویسا کریں۔۔۔ اگر آپ میری شادی سے خوش ہونا چاہتی ہیں تو آپ خوش ہو سکتی ہیں۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ آپکی خوشی اور صحت زیادہ اہم ہے"

وہ انکے ہاتھ تھام کر بولا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بالاج تم کو اپنی بیوی کے کھونے کا دکھ ہے"

وہ حیرت زدہ اسے دیکھ رہی تھیں جہاں بالاج کے چہرے پہ بلا کی سنجیدگی رقم تھی۔۔۔

"ماما، مجھے اسے کھونے کا نہیں بلکہ اپنا اعتماد، جذبات کھونے کا دکھ ہے جو اب کبھی نہیں آسکتے۔۔۔"

وہ ناگوار لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"مجھے امید ہے کہ تمہارا اعتماد اور جذبات اس لڑکی کو دیکھنے سے دوبارہ واپس آجائینگے جو

میں نے دیکھی ہے "

وہ پر امید لہجے میں بولیں تھیں۔۔

"ہاہا۔۔۔۔۔ ماما۔۔۔۔۔ چھوڑیں آپ اس بات کو۔۔۔ بس، پیپی رہیں۔۔۔"

پریشے کو لے جاوں "

وہ پہلے طنزیہ ہنسا تھا اور انکے ساتھ سوئی پریشے کو دیکھ کر بولا تھا۔

"نہیں بیٹا اسکی وجہ سے ہی تو مجھے سکون ملتا ہے۔۔۔۔۔ اسے یہیں سونے دو۔۔۔۔"

وہ اسکے گال کو چھوتیں بولیں تھیں۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Article | Poetry

"آپکو تنگ نا کریں تو اس سے اچھی بات کیا ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ چلیں اب آپ آرام

کریں"

وہ انکے ماتھے پہ بوسا دینے کے بعد اٹھ گیا تھا اور اب پرہشے کو چومنے لگا تھا۔۔۔۔۔

"اوہو۔۔۔۔۔ بھائی صاحب مان گئے لیکن ماما میں آپکو بتا رہا ہوں کہ گھر میں آئی معصوم

لڑکی کی لائف۔۔۔۔۔ برباد ہوئی تو میں بھائی کو نہیں بخشونگا"

بالاج کے جانے کے چند منٹ بعد اٹیچ با تھ سے وہاں نہا کر نکلا تھا۔۔۔ آج اسکا ارادہ
ثانیہ بیگم کی طبیعت دیکھ کر ان کے ساتھ ہی سونے کا تھا۔۔۔

"بیٹا۔۔۔ کوئی بھی مرد اپنی بیوی سے دور نہیں رہ سکتا۔۔۔ چند مہینوں میں ہی سہی بالاج
بھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اور کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوگا"
وہ اپنے اندازے سے بولی تھیں۔۔۔ جبکہ وہاں چپ ہو گیا تھا۔

چند ہفتوں کے لیے اسنے یونیورسٹی سے چھٹیاں لے لی تھیں۔۔۔ چھٹیاں لینے کا مقصد
صرف گھر میں رہ کر ماں کے ساتھ وقت گزارنا تھا جبکہ وہ ہوم ٹیوشن دینا بھی بند کر چکی
تھی۔۔۔ جبکہ کوچنگز وہ ریگولر جا رہی تھی کیونکہ انٹر میڈیٹ کے پیپرز قریب تھے،
اور وہ اپنی شادی کے چکر میں ان کا لاس بالکل نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اور آج اسنے اپنا
چھوٹا سا مگرویل فرنشڈ گھرا چھے سے صاف کیا تھا وہ بھی آج اسکے نکاح کا سامان لے کر
اسکے سسرال والوں نے آنا تھا۔۔۔ نکاح سادگی سے تہ پایا تھا۔۔۔ بشرہ بیگم خود بھی کوئی
ہنگامہ نہیں چاہتی تھیں اور نا ہی وہ ہنگامے کرنے کے لیے انکے گھر میں کوئی مرد تھا کہ
وہ سب زمہ داریاں سنبھال سکے۔۔۔

"امی آپ اب بتادیں کہ سب ٹھیک بنا ہے یا نہیں۔۔۔"

وہ کچن سے نکل کر لاونج میں آئی تھی جہاں بشرہ بیگم صوفی پہ بیٹھیں کُشنز کے کور چینج کر رہی تھیں۔۔

"نہیں۔۔۔ اب تم تیار ہو جاو ویسے بھی شام ہو گئی ہے۔۔۔"

وہ ڈوپٹہ سر پہ جماتیں صوفی سے کھڑی ہوئی تھیں اور کچن کی جانب چل دی تھیں۔۔ ان دونوں ماں بیٹی کی عادت یہ ہی تھی کہ وہ گھر میں بھی ڈوپٹہ سر پہ اوڑھے رکھتی تھیں۔۔

اپنے بیڈروم میں آکر اسنے کبرڈ میں سے سادی سی ایمبر انڈی کے کام سے بنا سوٹ نکالا تھا۔۔ اور اسے لے کر سے منسلک باتھروم میں چلی گئی تھی۔۔

بیس منٹ بعد وہ پھر سے ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بالوں میں کیچر لگا کر سوٹ کا ہم۔ میچنگ ڈوپٹہ سر پہ جما کر باہر نکل گئی تھی۔۔

"بیٹا تم آج بھی لیٹ آئے ہو۔۔ تمہیں کہا بھی تھا کہ ہمیں تمہارے سسرال جانا ہے، کتنا لیٹ کر دیا"

وہ گھڑی میں ٹائم دیکھتیں بولی تھیں۔۔ جہاں رات کے آٹھ بج رہے تھے۔۔

"میرے سسرال۔۔۔"

ماما۔۔۔

وہ سسرال کے نام سے ہی چڑ گیا تھا اور وہ ویسے ہی تھکا ہارا آفس سے ابھی ہی آیا تھا

اسکے چہرے کے رنگ مزاج سب بدل گئے تھے۔۔

"تو اور کہاں۔۔۔ اور تم ہر طرح ہر بات پہ بھنا کیوں جاتے ہو۔۔۔ ماں ہوں تمہاری

محبت سے بات کیا کرو"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ۔ سر پہ ہاتھ رکھتی مایوس لہجے میں بولی تھیں۔۔

"ماما۔۔۔ تو آپ کو جہاں جانا ہے جائیں نا مجھے کیوں فورس کر رہی ہیں"

وہ ہتھیار ڈالتا سسرال سا نرم پڑا تھا۔۔۔

"چھوڑ دو مت بولا کرو مجھے ماما۔۔۔ نہیں ہوں تمہاری ماما۔۔۔ یہ ہی عزت کرو گے

تم نئی آنے والی کے سامنے۔۔۔ اپنی ماں اور بھائی کی"

وہ اسکو غصہ بھری نظروں سے دیکھتے بولی تھیں۔۔۔ بالاج کا بار بار ہر بات پہ بھڑکنا

انہیں پسند نہ آتا تھا اور وہ چاہتی تھیں کہ نکاح تک اسکی عادت کچھ کم یو جائے۔۔
 "ماما آپ بھی نہ۔۔۔ میں کیسے جاسکتا ہوں۔۔۔ آپ۔ اور وہاج جائیں۔۔ میں آرام
 کرونگا بہت تھک گیا ہوں"

وہ کوٹ کو اتارتا ہوا تھکن زدہ لہجے میں بولا تھا .

"وہاج گھر پہ نہیں ہے۔۔ وہ فارم ہاوس گیا ہوا ہے۔۔ کل لہجہ آئے گا۔"

"تو آپ اکیلی چلی جائیں کیا جاتا ہے ویسے بھی۔۔"

"شادی ہو تو رہی ہے کیا یہ کافی نہیں ہے، اب ہر بات تو میں نہیں مان سکتا آپکی"

وہ اب شرٹ کے بٹن کھولتا لاپرواہ انداز میں بولا تھا اور اٹیچ باتھ میں گھس گیا

تھا۔۔۔ ثانیہ بیگم جانتی تھیں اب اسکا پانچ منٹ کا شاور آدھے گھنٹے کا شاور بن جائے گا

۔ اسلیے وہ خود ہی ہارمانتیں وہاں سے اٹھ گئیں تھیں۔۔

بیڈ پہ بکھرے سامان کو دیکھ کر اسکا دل عجیب و غریب ہو رہا تھا۔۔ وہ اپنی کیفیت خود

سمجھنا پار ہی تھی۔۔۔ نکاح کا سرخ جوڑا دیکھ کر جو اسے آج پہننا تھا اسکا دل گھبرا اٹھا

تھا۔۔۔

"امی میرا دل گھبرا رہا ہے"

وہ دل پہ ہاتھ رکھتی بشرہ بیگم کے بیڈروم میں آئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا مرینہ۔۔۔۔ پیٹا۔۔۔"

وہ اسکا زرد پیلا چہرہ دیکھ کر پریشان ہوئیں تھیں۔۔۔۔

"امی میرا دل بہت پریشان ہو رہا ہے۔۔۔ عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی

ہے۔۔۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ انکے گلے لگ کر ایک دم سے رونے لگی تھی۔۔۔

"مرینہ کیوں مجھے پریشان کر رہی ہو۔۔۔۔۔ بتاؤ کیا ہوا۔۔۔" وہ اسکو کندھوں سے

تھام کر اپنے سے الگ کرتے ہوئے بولیں تھیں۔۔۔

"امی مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"

سب اتنی جلدی جلدی ہو رہا ہے۔۔۔

مجھے لگ رہا ہے کہ کچھ غلط سا ہو رہا ہے۔۔

امی مجھ سے نہیں ہوگا کچھ بھی میں وہ سوٹ بھی نہیں پہن سکتی اور ناہی میں نکاح کرونگی"

وہ ایک ہی رٹ میں کہتے کہتے بشرہ بیگم کو پریشان کر گئی تھی۔۔۔

"بیٹا ہوش میں تو ہو، کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔ دیکھو میری بات سنو۔۔۔ اس وقت سب کو ڈر لگتا ہے۔۔ ڈر نہیں لگتا بس گھر سے دور ہونے کی پریشانی اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔۔۔ تم تو میری بہادر بیٹی ہو اس طرح کیوں مجھے پریشان کر رہی ہو"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکا زرد آنسوؤں سے ترچہ اپنے ہاتھوں سے صاف کرنے لگی تھیں۔۔

"امی۔۔۔ کیسے رہونگی میں آپ کے بغیر۔۔۔"

وہ ایک بار پھر زور و شور سے رونے لگی تھی۔۔۔

"اف مری نہ۔۔۔ بیٹا سارے چہرے کی رونق برباد کر لوگی رورو کر۔۔۔۔۔"

وہ اسکو روتا دیکھ کر اچھا خاصہ پریشان ہو گئی تھیں۔۔۔

"جاو آرام کرو۔۔۔ پھر رات میں بیوٹیشن بھی آجائے گی"

وہ اسکا گال تھپکتی ہوئی پیار سے بولی تھیں جبکہ وہ انکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی۔۔۔

زندگی کا اگر کوئی لمحہ مکمل تھا تو وہ اسکے لیے یہ لمحہ تھا۔۔ گولڈن اور سرخ امتزاج کے جوڑے میں ملبوس ہیوی میک اپ کے ساتھ وہ خود کو شیشے میں دیکھ رہی تھی۔۔ وہ عام سے حلیے میں رہنے والی لڑکی آج حسین ترین لگ رہی تھی کہ اسکی خود کی نظریں اپنے اوپر سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔ نکاح کے ٹائم وہ واہ خاموش اور افسردہ ہو گئی تھی لیکن اب جب اسے باہر لانے کو کہا گیا تھا تو اسنے ایک نظر خود کو دیکھنا ضروری سمجھا تھا۔۔

جب وہ اسٹیج پہ بلیک سوٹ میں ملبوس بالاج سکندر کے سنگ بیٹھی تھی اور اسکی ڈھڑکنیں منتشر ہونے لگی تھیں جبکہ اسکی نظریں اسکے لرزتے ہاتھوں پہ جھکی تھیں۔۔ ایک بار بھی اسنے برابر میں بیٹھے اپنے شخص کو نادیکھا تھا۔۔ یا یوں کہہ لو اس میں ہمت ہی بیدار نا ہوئی تھی۔۔ لیکن جب سے وہ یہاں اسٹیج پہ آکر بیٹھی تھی اسے محسوس ہوا تھا کہ وہ کسی کی نظروں کے تعاقب میں ہے کوئی اس پہ نظر رکھا ہوا ہے وہ

اب تک بالاج کی ماما سے ملی تھی جبکہ بالاج آج اسکے سامنے روبرو ہوا تھا۔ اس نے یونہی اپنا جھکاسراٹھا کا نظریں سامنے کی تھیں اور وہیں وہ حیران ہو گئی تھی جبکہ سامنے کھڑا شخص خود یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ تب ہی وہ چل کے اسٹیج کی جانب آیا تھا وہ کب سے انتظار کر رہا تھا کہ وہ خود اسکو دیکھے اور پہچانے اور جب یہ سب ہوا تو اس سے رکانا گیا۔۔

"ہائے مرینہ۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکے سامنے کھڑا ہوا بولا تھا جبکہ بالاج جو سب کچھ نظر انداز کر کے بیٹھا تھا وہاں کی آواز پ چونک کر پہلے وہاں کو اور پھر اڑی اڑی رنگت سمیت اپنے برابر میں بیٹھی اپنی گھنٹے پہلے ہونے والی بیوی کو دیکھا تھا۔ اسے تو اسکا نام بھی نامعلوم تھا ایک دفعہ جب ثانیہ بیگم اسے سب مرینہ کی معلومات دینے لگی تھیں تو وہ ہاتھ اٹھا کر انہیں روک چکا تھا اور اب وہاں سے سنانام اسے ناجانے کیوں برا لگا تھا۔۔

وہاں کو اب بھی یقین نا ہو رہا تھا کہ وہ وہ مرینہ ہے کیونکہ اس روپ میں اسنے پہلی دفعہ ہی اسے دیکھا تھا لیکن اسکی نیلی آنکھیں اسے سب پتہ دے گئیں تھیں۔۔۔۔ بالاج کی نکاح سے پہلے وہ ثانیہ بیگم سے نا پوچھ سکا تھا کہ کس لڑکی کو اسکی بھابھی بنا رہے ہیں

کیونکہ اسے پہلے بھی اس چیز میں کوئی دلچسپی نہ تھی اور شاید یہ بالاج اور اسکے گیپ کی وجہ سے تھا کہ وہ چاہتے ہوئے بھی اسکی شادی میں دلچسپی نہ لے سکا تھا۔۔۔

مرینہ کا کوئی جواب نہ پا کر وہ بالاج کو ایک طنزیہ مسکراہٹ دیتا اسٹیج سے نیچے اتر گیا تھا۔۔۔ جبکہ بالاج نے اسکے جاتے ہی سر جھٹکا تھا اور اپنے موبائل میں لگ گیا تھا۔۔۔۔۔ اسے پہلے بھی کوئی دلچسپی نہ تھی۔۔۔ وہ کس ضبط سے یہ رسم انجام دے رہا تھا یہ صرف وہ جانتا تھا۔۔۔

بشرہ بیگم نے کتنے خوف اور دعاؤں کے ساتھ اسے رخصت کیا تھا۔۔۔۔۔

"مرینہ صرف آپکی ہی نہیں میری بھی بیٹی ہے، وہ جتنا آپ کے گھر مسکراتی ہے اس سے کئی زیادہ گناہ سکندر رولا میں مسکرائے گی۔۔۔۔"

ثانیہ بیگم کے ادا کئے گئے جملوں نے انہیں کچھ راحت پہنچائی تھی۔۔۔

وہ ٹیرس پہ رکھی آرام دہ کرسیوں میں سے ایک پہ بیٹھا سگریٹ کو ہونٹوں سے لگائے لے لے لے کش لے رہا تھا۔۔۔ اسکا اس ٹھنڈ میں دماغ ماؤف ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ احساس تو

تب ہو جب اسکے کندے پہ۔ کسی کے لمس کا احساس ہوا۔۔۔

"جی ماما"

وہ سگریٹ کو ہونٹوں سے الگ کر کے کھڑا ہوتے ہوئے بولا تھا۔۔ جبکہ ثانیہ بیگم اسے غصے سے دیکھ رہی تھیں۔۔

"تم کو علم بھی ہے بالاج، دونج رہے ہیں اور تم یہا۔ ٹیرس پہ اس سگریٹ کے دھوئے سے مزے لے رہے ہو۔۔۔۔۔ تم کیوں مجھے ہر بار پریشانی اور شرمندگی کا احساس کراتے ہو۔۔۔ تم کو نہیں معلوم کیا آج کو نسی رات ہے۔۔ کیا دن تھا تمہارے لیے۔۔۔"

وہ غصے سے اسکی حالت پہ افسوس کر رہی تھیں۔۔

"ماما اتنا ہو گیا ناب بس یہ کافی ہے۔۔۔ میں پہلے بھی آپکو کہہ چکا ہوں آگے کے حقوق فراٹض مجھ سے پورے نہیں کیے جائینگے، آپکو آپکی بہو مل گئی بہت ہے جو آپکے گھر کو سنبھالے گی آپکو کمپنی دے گی، لیکن مجھے بیوی کی ہر گز ضرورت نا تھی اور نا ہی میری بچی کو کسی ماں کی۔۔۔"

وہ بھی عاجز ہو کر پھٹ پھٹا کے بولا تھا اور سگریٹ کوز میں پہ پھینک کے شوز سے مسل دیا تھا۔۔

"تم کیوں بھول جاتے ہو تمہاری اپنی ایک بیٹی بھی ہے۔۔۔ تم کسی کی بیٹی کے ساتھ برا کرو گے تو تمہیں اچھے سے معلوم ہے کہ کب کیا ہو سکتا ہے"

وہ اب واقعی اپنے بیٹے کی سوچ پہ افسوس کر رہی تھیں۔۔۔

"بس ماما آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔۔"

وہ اشتعال میں آیا تھا اور بلا وجہ تلخ ہو گیا تھا۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

"پیارے بیٹے ایک دفعہ تم اپنے بیڈروم میں تو جا کر دیکھو اور آرام

کر۔۔۔۔۔۔۔۔ کیوں تم میرا بی بی ہائی کروانا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ مایوسی سے اپنا ٹھنڈا ہاتھ اسکے شیوز دہ چہرے پہ رکھ کے بولی تھیں اور کسی طرح اسے مائل کر گئیں تھیں کہ وہ انکا ہاتھ جھٹک کر آگے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

وہ تیزی سے ٹیرس کی سیڑھیاں اترتا ہوا غصے کی صورت میں اپنے بیڈروم کا دروازہ

کھول کر اندر گھسا تھا۔۔۔۔

وہ اس خوبصورت ہر آرائش سے وابستہ بیڈروم میں جہازی سائز بیڈ پہ بیٹھی اسکا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔ پورا بیڈروم سرخ پھولوں سے سجا ہوا تھا جبکہ بیڈ پہ بچھی سرخ چادر اور کھڑکیوں پہ لٹکتے سفید پردوں کو وہ ہر تھوڑی دیر بعد دیکھ رہی تھی جو ہر کچھ دیر میں ہل رہے تھے جبکہ اسکی خود کہ کیفیت عجیب سے ہو رہی تھی۔۔ اسکا دل پوری زور سے ڈھڑک رہا تھا جبکہ اے سی کی کولنگ کے باوجود بھی اسکا چہرہ پسینے کی بوندوں سے شرابور تھا۔۔ ایک دم دروازہ کھلنے کی آواز پہ وہ سیدھی ہو کر بیٹھی تھی جبکہ اسکا جھکاسراب مزید جھک گیا تھا۔۔ ہتھلیاں لرزاٹھی تھیں۔۔۔ پورے بدن میں سنسناہٹ دوڑی تھی۔

وہ دروازہ لاکڈ کر کے بغیر بیڈ پہ نظر دوڑائے سیدھا ہاتھروم کی طرف بڑھا تھا جب کہ اسکی اس قدر تیزی پہ مرینہ نے سراٹھا کر دیکھا تھا ایک لمحے وہ آیا تھا دوسرے لمحے میں ہاتھروم میں بند ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اسنے بے ساختہ اپنا دایاں چوڑیوں ست بھرا ہاتھ دل پہ رکھا تھا۔۔۔۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ واپس کمرے میں آیا تھا اس پورے عرصے میں مرینہ کی

حالت بری ہوگی تھی جانانے کتنی دیر سے وہ اسکا انتظار کر رہی تھی اور اسکا یہ انتظار بہت لمبا ہو گیا تھا۔ اسے ناجانے کیوں شدید غصہ آیا تھا وہ ایسی ہر گزنا تھی کہ اسکے ساتھ کوئی زیادتی کرے اور وہ چپ چاپ بیٹھی رہے۔۔۔۔۔ اسکی کبھی کبھی پٹھانوں والی طبیعت جاگ اٹھتی تھی وہ خان تھی اور خان ہونے کے ساتھ ساتھ اسکا غصہ بھی کافی حد تک خطرناک تھا۔۔۔

"تم اپنے آپ کو اس سوٹ سے آزاد کروا سکتی ہو"

وہ اس کے سامنے پہلی دفعہ رو برو ہوا تھا اور اب بھی مرر سے اسکے سجنے سنورے روپ کو دیکھتا ہوا بولا تھا ساتھ ہی اسنے اپنے چہرے پہ ناجانے کونسی کریم ملی تھی۔۔ مرینہ اپنی غیر ہوتی حالت کے باوجود بھی اسے گھورنے لگی تھی۔۔۔۔ پتہ نہیں اس کے دماغ میں۔ کیا آیا تھا کہ وہ جھٹکے سے بیڈ سے اپنا شرارہ سنبھالتی اٹھی تھی۔۔

"میں کیا آپ کو پاگل نظر آتی ہوں جو کتنی دیر سے انتظار میں اتنا بھاری بھر کم سوٹ پہن کے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔"

وہ اسکی پشت پہ کھڑی تلخ لہجے کے ساتھ بولی تھی اسکی آواز آہستہ لیکن اسکے لہجے میں سختی پناہ کی تھی کہ بالاج اسکے اسکی طرف مڑا تھا اور اسکے لال بھوکے چہرے کو تک رہا

تھا۔

"تو میں نے کہا تھا کہ میرے انتظار میں بیٹھو۔۔۔"

کیا میں نے تمہیں اجازت دی تھی کہ میرے بیڈ پہ اتنی دیر یوں بیٹھی۔ رہو۔۔۔ کیا

میں نے کہا تھا کہ اب تک جاگو۔۔۔"

وہ اسکی چوڑیوں سے بھری کلائی تھا متا سے اپنے سامنے سے ہٹاتا بولا تھا اسے اس قدر

بری طرح بالاج نے جھٹکادیا تھا کہ وہ میروں اور سیاہ قالین پہ منہ کے بل گری

تھی۔۔۔ وہ اسکو سامنے سے ہٹا کر مزے سے بیڈ پہ آکر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ مرینہ کی

نیلی آنکھیں ایک دم پانی سے بھیگیں تھیں وہ اپنی اس قدر بے قدری پہ بے ہوش

ہونے کو تھی۔۔۔

"ہاؤڈر یو مسٹر بالاج۔۔۔"

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے اس طرح چھونے کی بھی "

وہ غصے سے اٹھی تھی اور وہ جو سکون سے بیٹھا تھا اسکے سفید کرتے کے کالر کو پکڑ کے

اپنے سامنے کیا تھا وہ چھٹاک بھر کی تو تھی لیکن اسکی اینر جی ڈبل تھی۔۔۔ اسنے کبھی

نا انصافیاں برداشت ناکیں تھیں تو اب کیسے وہ اسکو چھوڑ سکتی تھی۔۔۔۔۔ جب کہ
بالاج سے حیرت سے دیکھ رہا تھا دوسری جانب دونوں غصے کی حالت میں ایک
دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"جواب دو۔۔۔۔۔"

وہ اسکے روبرو ہو کر پوری آواز کے ساتھ چلائی تھی جب بالاج کا ہاتھ پوری طاقت سے
اسکے دائے گال پہ اٹھا تھا۔۔۔۔۔

"اپنی حد میں رہو اور اپنی آواز کو اس کمرے تک رکھو۔۔۔ بہت بری ہوتی ہیں وہ
لڑکیاں جن کی آوازیں پورے گھر میں گونجیں آئندہ میرے کالر تک اور مجھ تک پہنچنے
سے پہلے خود کو۔ ایک نظر دیکھ لینا۔۔۔۔۔"

اسکو سرخ پھولوں سے سجے بیڈ پہ ڈالتا وہ بولا تھا۔۔

"تم جیسی بد مزاج اور بد تمیز لڑکی کی مجھے ہر گز ضرورت نا تھی اور تم جیسی لڑکی کے
سائے سے تو میں اپنی بیٹی کو دور ہی رکھنا چاہتا ہوں، میری ماما کیلئے آئی ہو تو ان تک ہی
محدود رہنا۔۔۔۔۔"

وہ اسکے اوندھے سکتے وجود پہ نظر ڈالتا کمرے سے منسلک بالکونی میں۔ چلا گیا تھا۔۔۔

اسکو سرخ پھولوں سے سچے بیڈ پہ ڈالتا وہ بولا تھا۔۔

"تم جیسی بد مزاج اور بد تمیز لڑکی کی مجھے ہر گز ضرورت نا تھی اور تم جیسی لڑکی کے سائے سے تو میں اپنی بیٹی کو دور ہی رکھنا چاہتا ہوں، میری ماما کیلئے آئی ہو تو ان تک ہی محدود رہنا۔۔۔۔"

وہ اسکے اوندھے سکتے وجود پہ نظر ڈالتا کمرے سے منسلک بالکونی میں۔ چلا گیا تھا۔۔۔

وہ اوندھی پڑی اپنے منہ پہ ہاتھ رکھے حیرت زدہ سی ہو گئی تھی۔۔۔ اسکی نیلی آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہنے لگے تھے لیکن وہ خود کو ٹھکرائے جانے پہ کس طرح آنسو بہا سکتی تھی۔۔۔۔۔ اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے بری طرح رگڑ کے اٹھی تھی۔۔۔

"تمہیں کسی کے سامنے منہ دکھانے لائق نہیں چھو روں گی۔۔۔۔۔ تم نے کسی اور پہ نہیں مرینہ خان پہ ہاتھ اٹھایا ہے اور مرینہ خان تمہیں تھپڑ کا جواب تھپڑ سے ہی ملے گا"

وہ بیڈ پہ بیٹھی غصے غضب کی حالت میں سوچ رہی تھی لیکن پھر سامنے بنے شیشے میں

خود کو دیکھ کر ایک بار پھر رونے لگی تھی۔۔۔ تھی تو لڑکی ایک مرد کا مقابلہ اور پھر پہلے ہی دن اس کا تھپڑ سہنا اسکے لیے کافی کٹھن بات تھی۔۔۔ وہ مجبور ہو کر پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔ اور اٹھ کے اپنا چہرہ شیشے میں دیکھا تھا۔۔۔ اس کا سا رگال سرخ ہو رہا تھا جبکہ بالاج کے انگلیوں کے نشان اسکے گال چھپ چکے تھے اس نے اپنا مری ہاتھ سے اپنے گرم گال کو چھوا تھا۔۔۔ چھوتے ہی اس کا دماغ الٹ گیا تھا۔۔۔ ایک بار پھر وہ تیزی سے رونے لگی تھی۔۔۔

"مجھے آج تک کسی نے غلطی سے اس بے قدری سے چھوا بھی نہیں تھا۔۔۔"

وہ ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھا پر فیوم اٹھا کر زمیں پہ مارا تھا۔۔۔ کہ وہ پر فیوم بھی اپنی بے قدری پہ ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی۔۔۔"

کچھ پر فیومز اٹھا کے اب اس نے پوری قوت کے ساتھ زمیں پہ پھینکے تھے۔۔۔

"امی آپ کو بھی معاف نہیں کرونگی۔۔۔"

کسی کو بھی معاف نہیں کرونگی۔۔۔"

اب اسنے ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھا ایک ایک سامان دونوں ہاتھوں کی مدد سے زمیں پہ پھینک دیا تھا۔۔۔

"تم انسان نہیں جانور ہو۔۔۔۔۔"

جانور۔۔۔۔۔"

وہ تیز آواز میں چلائی تھی اور بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پہ رکھا لیمپ اٹھا کر پوری قوت سے اسے توڑنے میں منٹ نہیں لگایا تھا۔۔۔ بالاج جو کچھ لمحوں پہلے سے بالکونی اور کمرے کے بیچ کے گیٹ پہ کھڑا سگریٹ کے کش لگانے کے ساتھ ساتھ اسکی کاروائی دیکھ رہا تھا اسکے لقب اور اسکی توڑ پھوڑ پہ اسے غصہ آیا تھا۔۔۔

"یہ سب جو تم نے توڑا ہے اسکی صفائی اور ان سب چیزوں کے آدھے پیسے تم کو میرے اکاؤنٹ میں ڈالنے ہونگے"

بالکونی کی گرل سے ٹیک لگائے وہ ہاتھ ایک ہاتھ میں سگریٹ پکڑے دوسرا ہاتھ ٹراؤزر کی جیب میں ڈالے وہ اسکی حرکتوں کو دیکھتے بولا تھا۔۔۔

وہ اسکو زخمی نظروں سے دیکھتی اگنور کرتی ہوئی اپنے کام میں مصروف تھی اب اسنے

اسکے سامنے ہوتے ہوئے بھی صوفے پہ رکھے سارے کشتز ایک ایک کر کے پھینکے تھے۔۔

"کیا کر رہی ہو تم کو سمجھ نہیں آتا ایک بار کا کہ کمرے سے باہر کسی چیز کی بھی آواز نہیں جانی چاہیے"

وہ اسکے پاس آ کر اسکی کلانی تھام کر اپنے سامنے کرتا بولا تھا۔ ایک تو اسکی چوڑیوں کی کھنک، اوپر سے چیزیں گرنے کی آوازیں وہ کب سے نظر انداز کر رہا تھا۔۔

"چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ زبردستی اس سے اپنا چھڑا کر اسے دو بدو ہوئی تھی۔۔۔

"تم باز نہیں آو گی۔۔۔۔۔ مطلب بہت ڈھیٹ ہو۔۔۔۔۔"

وہ طنز سے بولا تھا۔۔

"تمہیں کبھی سکون نہیں ملے گا، تم کسی کا سکون اس طرح برباد نہیں کر سکتے، مرینہ خان تمہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی ہے، تمہاری اپنی بیٹی کے ساتھ بھی یہ ہی سب ہو گا۔ انشاء اللہ"

وہ آنسو ضبط کرتی اپنی شہادت کی انگلی اٹھا کر چٹان بھرے لہجے میں بولی تھی اور رخ موڑ کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی۔۔۔ ڈریسنگ روم میں آکر وہ دیوار سے لگی زمین پہ بیٹھتی چلی گئی تھی اپنے دونوں ہاتھ منہ پہ رکھتی وہ تیزی سے رونے لگی تھی۔۔ اسکا وجود لرزنے لگا تھا۔۔۔

اسکے کہے گئے جملے پہ وہ شدید رہ گیا تھا۔۔۔ پہلے اسکی ماں نے اور اب اسنے اسکی بیٹی کو پوائنٹ کیا تھا۔۔ بیڈ پہ بیٹھ کر وہ ہاتھ ایک دوسرے میں پیوست کیے مسلسل سوچوں میں گم ہو گیا تھا اور اب پشت بیڈ پہ ڈال کے وہ لیٹ گیا تھا آدھا جسم اسکا بیڈ پہ تھا جبکہ ٹانگیں اور پاؤں زمیں پہ لٹک رہے تھے۔۔۔ وہ سکون سے آنکھیں بند کرنا چاہتا تھا لیکن کر نہیں پارہا تھا۔۔ اسکی رونے کی آوازیں اسے پریشان کر رہی تھیں۔۔ اسکا روم تو ساؤنڈ پروف تھا لیکن وہ روم کے اندر کی آوازیں کس طرح برداشت کرتا۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی وہ دونوں ہاتھ گٹھنے پہ رکھ کر اٹھا تھا اور ڈریسنگ روم کا دروازے کاناب گھما کر اندر داخل ہوا تھا جو سامنے زمین پہ بیٹھی منہ گٹھنے پہ رکھے رونے میں مصروف تھی۔۔۔ وہ آہستہ سے قدم اٹھا کر آگے بڑھا تھا اور اسکا گٹھنے کے گرد بندھا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔

آگیا تھا۔۔۔

"کوئی بھی مرد اپنی بیوی سے دور نہیں رہ سکتا، اور تم تو میرے اچھے بیٹے

ہو۔۔۔۔۔ اپنی بیوی کو تم نقصان نہیں پہنچا سکتے"

اسکے کانوں میں آواز گونجی تھی۔۔۔۔۔

"چلو اٹھو۔۔۔"

اسنے ماں کے کہے گئے لفظوں کو غور کر کے اسے دوبارہ کہا تھا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔ تب بالاج نے اسکی کلائی چھوڑ کر اب اسکی کندھے اور کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی بانہوں میں بھرا تھا کہ مرینہ کوئی نوٹس ہی نالے سکی تھی اور کمرے میں انٹر ہو کر اسے آہستگی سے پھولوں سے سجے بیڈ کے بیچ و بیچ لٹایا تھا۔۔۔ اور خود اسکے برابر میں ایک ہاتھ اسکے گرد رکھ کر اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا۔ اور اسکا چہرہ بغور دیکھنے لگا تھا۔۔۔ اسکی نیلی بڑی بڑی آنکھیں سرخی سے مائل تھیں۔۔۔۔۔

"لینز لگائے ہیں"

وہ اسکے بھگے گال پہ اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر بولا تھا۔ اسکی آنکھوں کا رنگ اتنا حسین تھا

کہ وہ پوچھنے پہ مجبور ہو گیا تھا۔۔ جبکہ مرینہ اسکے قریب بیٹھنے پہ اسکے خود پہ جھکنے سے ہی گھبرا گئی تھی۔۔

"ہٹو پیچھے"

وہ اسکا ہاتھ بے دردی سے اسکا ہاتھ جھٹک کر لیٹے سے اٹھ گئی تھی اور فٹافٹ بیڈ سے اتری تھی۔۔

"کوئی تم میری شوہر نہیں ہو، کچھ دیر پہلے کہے گئے اپنے لفظوں پہ زندگی بھر غور کرتے

رہنا۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ۔ واپس ڈریسنگ روم میں گھس گئی تھی جبکہ بالاج ہکا بکا اسکی جاتی پشت کو دیکھتا رہ گیا

تھا۔۔۔۔۔

ساری رات اسنے بے چینی میں گزاری تھی۔۔ بیڈ پہ آرہا تر چھالیتے وہ مستقل بالاج

اور مرینہ کو سوچ رہا تھا۔۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ۔ اسکی اب بھابھی مرینہ خان

ہوگی۔۔ بالاج کی پہلی شادی میں بھی اسکو خاص دلچسپی نا تھی جس طرح بالاج کا رویہ

اسکے ساتھ تھا وہ کھنچا کھنچا سا رہنے لگا تھا اور پھر جس طرح اسکی پہلی بیوی کے ساتھ اسکے تعلقات رہنے لگے وہ مزید چپ ہو گیا تھا سکون تو اسے تب آیا تھا جب بالاج نے پہلی بیوی کو طلاق دی تھی۔۔۔۔۔ کچھ عرصے وہ پھر سے بھائی کے آگے پیچھے پھرنے لگا تھا لیکن بالاج ہمیشہ اسے پہلے دھتکارتا اور پھر بعد میں منالیتا لیکن وہ خود اس چیز سے عاجز آ گیا تھا چھوٹا ٹین ایجر نہیں تھا کہ ہر بار بالاج اسکو مناتا اور وہ مان جاتا۔۔ پچھلے مہینے سے بھی وہ بالاج کو نظر انداز کر رہا تھا۔۔۔۔۔ ناس سے کھانے پہ بات کرتا اور صبح وہ اسکے آفس جانے کے بعد ہی اٹھتا تھا۔۔۔۔۔ اور سارا دن یونی میں رہ کر رات کو اپنے کمرے میں بند رہتا۔۔۔۔۔ ثانیہ بیگم کی وجہ سے اور اسکا بھائی ہونے کی وجہ سے وہ بامشکل اسکے نکاح میں شرکت کر گیا تھا اگر اسے پہلے معلوم ہوتا کہ اسکی شادی کس سے ہو رہی ہے تو وہ ہر گز یہ ناہونے دیتا۔۔۔۔۔ یہ نہیں تھا کہ وہ دو ملاقاتوں کے بعد مرینہ خان سے محبت کر بیٹھا تھا بلکہ وہ صرف اسکا نام جانتا تھا۔۔۔۔۔ بالاج کی لائف کے ایکسپریٹس سے اسنے اتنا کچھ تو سیکھ لیا تھا کہ وہ کسی لڑکی سے ایک دو یا دس بار ملنے کے بعد بھی اپن دل میں کسی کے لیے جذبات نا جگا سکتا تھا۔۔۔۔۔

تقریباً پوری رات اسنے روتے ہوئے دریسنگ روم میں بیٹھے بیٹھے گزار دی تھی۔۔۔ اور اب اسکی کمر بری طرح شل ہو چکی تھی۔۔۔ اسے اپنی قسمت پہ یقین تھا کہ اتنی بری نہیں ہو سکتی لیکن کبھی اسکے ساتھ یہ سب ہو گا اسنے سوچا بھی نہیں تھا۔ اسنے ساری زندگی خود کو اپنے شوہر کے لیے بچا بچا کے رکھا تھا۔۔۔ ہر قدم پہ وہ مثبت رہی تھی۔۔۔ اسے اس قدر بری توقع نا تھی۔۔۔ لیکن ہمت کر کے وہ اٹھی تھی رات کو اسنے ڈریسنگ روم کا دروازہ لاکڈ کر لیا تھا اور پھر آہستہ آہستہ شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر ساری جیولری اتاری تھی اور کبرڈ سے ایک کاٹن کاسوٹ لے کر چنچ کیا تھا۔۔۔ فریش وہ نا ہو سکی تھی کیونکہ وہ کسی بھی صورت دروازہ انلاکڈ کر کے با تھر روم نا جانا چاہتی تھی اس لیے اسکا باقی میک اپ کچھ رونے کی وجہ سے اور کچھ اسنے ململ کے دوپٹے سے صاف کر لیا تھا۔۔۔ اب وہ کبرڈ سے ایک سادہ سا سفید سوٹ نکال کر نہانے کی غرض سے دریسنگ روم سے باہر نکلی تھی اور کمرے میں دیکھے بنا با تھر روم میں گھس گئی تھی۔۔۔ آدھے گھنٹے تک وہ شاؤر کے نیچے کھڑی رہی تھی۔۔۔ آنسو اسکی آنکھوں سے ایک بار پھر روا ہو چکے تھے۔۔۔ اسکی امی ٹھیک کہتی تھیں کہ وہ اتنی مضبوط نہیں ہے۔۔۔ "لیکن میں مضبوط بن کے تو دکھا رہی ہوں نا۔۔۔ میں کیسے خود کے ساتھ زیادتی برداشت کر سکتی ہوں۔۔۔" اسکے دل نے دہائی دی تھی۔۔۔ کپڑے چنچ

کر کے وہ باتھ روم سے باہر آئی تھی۔۔۔ اسکا اتنی اداسی کے بعد بھی وجود نکھرہ نکھرہ لگ رہا تھا۔۔۔ بیڈ پہ دراز بالاج نے بے ساختہ باتھ روم کی طرف نگاہ کی تھی۔۔۔۔۔ اور دوسرے ہی لمحے اسنے نگاہ سامنے دیوار پہ کی تھی۔۔۔۔۔ وہ ڈیسر کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ قد اور شیشے کے سامنے اسکا وجود باآسانی نظر آ رہا تھا۔۔۔ اسنے اپنے چہرے پہ دیکھا تھا جو کافی حد تک سرخ اور سو جا ہوا تھا۔۔۔ بے ساختہ اسنے اپنا ہاتھ چہرے پہ پھیرا تھا۔۔۔ اور ایک نگاہ شیشے سے ہی لیڈے وجود کو غصہ بھری نگاہ سے دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ مرینہ کی آنکھوں میں خون چھلک آیا تھا اسکی شکل دیکھنے کے بعد۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جانور"

منہ میں بڑ بڑاتی وہ بالوں کو سلجھا کر صوفے پہ جا بیٹھی تھی اور اپنے سوٹ کیس سے اپنا موبائل نکال کر اب اسے استعمال کرنے لگی تھی۔۔۔

"اگر اٹھ گی ہو تو ناشتے کے لیے نیچے چلو، اور کل سے میرے آفس جانے سے پہلے اٹھ جانا۔۔۔ آج انتظار کیا ہے تمہارا روز روز نہیں کرونگا"

وہ تقریباً ایک گھنٹے سے اسکا انتظار کر رہا تھا کہ وہ باہر نکلے تو ناشتے کے لیے نیچے جاسکے

لیکن جب وہ گھنٹے بعد بھی نکلی تو گھنٹہ وہ با تھر و م میں نا جانے کیا کرتی رہی
تھی۔۔۔ اسکے صوفے پہ بیٹھتے ہی وہ بیڈ سے اٹھا تھا اور جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے
اسکے سامنے کھڑا تھا۔

"میں نہیں جا رہی۔۔۔ نا ہی مجھے بھوک ہے"

وہ موبائل پہ جھکے جھکے ہی بولی تھی۔۔۔

"کیوں نہیں ہے بھوک"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
اسکو اعتراض ہوا تھا۔۔۔

"تمہارا مسئلہ نہیں ہے ویسے بھی رات سے لے کر اب تک تم مجھے اتنا کچھ کھلا چکے ہو تو
بھوک کہاں سے ہوگی"

اب وہ موبائل کی سکرین سے نظریں اٹھا کر اسکو کاٹ دار نظروں سے دیکھتی بولی
تھی۔۔۔

"لسٹن۔۔۔۔۔ ابھی ناشتے کے لیے نیچے چلو تم سے بحث کرنے کا میرا ارادہ بالکل
بھی نہیں ہے"

واپس بیڈ پہ اوندھے منہ پڑی تھی۔۔۔

"شاید تم رات والی عزت سے خوش نہیں ہوئی تھیں۔۔۔ خبردار جو تم نے میرے گھر سے کیا اس بیڈ روم سے بھی قدم باہر نکالا۔۔۔ اگر مام کے سامنے کچھ بھی کہا یا اپنی زبان کھولی تو بولنے لائق نہیں چھوڑوگا"

وہ پہلے اپنے ہاتھ کو پھر اسے دیکھ کر غصے سے بولا تھا اسے نہیں پتہ کہ اسکا ہاتھ کیسے اچانک اٹھ گیا تھا۔۔۔

"بالاج۔۔۔ اسکی آنکھوں میں تیزی سے آنسو پھیلے تھے ابھی تو وہ کل رات والی بے عزتی اور تھپڑ تک نا بھولی تھی اور اب یہ رویہ، ایک رات کی دلہن کے ساتھ ایسا ہوتا ہے وہ کبھی سوچ بھی نا سکتی تھی۔۔۔ اسکی عزت مجروح ہو گئی تھی اسے لگا تھا جیسے اسے صرف چند گھنٹوں میں پوری دنیا کے سامنے بے عزت کر دیا ہے۔۔۔ اب وہ مزید بحث کرنے کے بجائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔۔۔۔"

"صاف کرو یہ آنسو اور نیچے چلو۔۔۔۔۔"

وہ اسکے وجود کو اٹھا کر بولا تھا اور ٹشو کا بوکس اسکے پاس پھینکا تھا۔۔۔

"کرو صاف۔۔۔"

جب اسنے ہاتھ بھی ناہلایا تو وہ خود اسکے برابر میں بیٹھ کر اسکا آنسوؤں سے تر چہرہ ٹشو سے صاف کرنے لگا تھا لیکن جتنا وہ صاف کرتا دوبارہ اسکے آنسو بہہ نکلتے۔۔

"کس مصیبت کو میری سر ڈال دیا ہے ماما آپ نے"

وہ دل میں سوچ کر رہ گیا تھا۔۔۔ دو منٹ تک اسکا چہرہ سنوارہ تھا اور اسکا ہاتھ تھام کر کمرے سے باہر لے گیا تھا۔۔۔ جبکہ مرینہ چپ سادھ کے رہ گئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی جگہ جم سی گئی تھی۔۔ وہ اسکو چوتھی بار گھر پہ نظر آیا تھا۔۔۔

"بی ٲھو بیٹا۔۔۔"

ثانیہ بیگم ایک نشت پہ بیٹھی ہوئی اسکا ہاتھ تھام کر بولی تھیں۔۔ وہاں مرینہ کی حیرانگی سے واقف ہو چکا تھا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔ وہ بامشکل بالاج کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھی تھی۔۔۔

"کیسی ہو کیسی گزری رات تمہاری، سکون و آرام سے نیند آئی"

وہ دیگر قسم کے انواع اسکے سامنے پیش کرتیں محبت بھرے لہجے میں بولی تھیں۔۔

"جی آنٹی بہت سکون سے نیند آئی الحمد للہ اور رات بھی فائٹیسٹک تھی"

وہ بریڈ کا ایک پیس اٹھا کر طنزیہ لہجے میں بولی تھی اور سر پلٹ پٹ پہ جھکا گئی تھی۔۔۔ بالاج نے اسکو طنز کو اچھے سے نوٹ کیا تھا ایک کاٹ دار مسکراہٹ اسکے عنابی ہونٹوں پہ پھیلی تھی۔۔۔

"آپ نے ریڈ سوٹ نہیں پہنا۔۔۔۔ میں نے اسپیشل فرسٹ ڈے کے لیے اپنے ہاتھوں سے آپ کے لیے ڈیزائن کیا تھا۔ اور آپ نے میک اپ بھی نہیں کیا، سرخ بھی شدید ہو رہی ہیں۔۔۔ نا کوئی چوڑی نابالی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس سب کا خیال کرو بیٹا"

وہ اسکو سادہ سادہ دیکھ کر خفگی سے بولی تھیں۔۔۔۔

"آنٹی مجھے نہیں معلوم تھا آپکے ڈریس کا میں اب پہن لوں گی اور ہم پٹھانز کے فیس ریڈ ہی ہوتے ہیں، جب کہ چوڑیاں اور جیولری مجھے روم میں نظر نہیں آئیں۔۔ آئندہ خیال کروں گی"

وہ مسکرا کر جھوٹ پہ جھوٹ بول گئی تھی۔۔۔

"وہاں تم اپنی بھابھی سے ملے"

وہ اب خاموشی سے ناشتہ کرتے وہاں کود دیکھتی بولی تھیں جو بار بار مرینہ کو دیکھ رہا تھا جبکہ مرینہ اسکی نظروں کی تپش باآسانی محسوس کر سکتی تھی۔۔

"جی نہیں ماما۔۔۔ لیکن آپ کافی پیاری لڑکی لائیں ہیں اب بھائی کے لیے۔۔۔ بھائی تو آپکے حسن سے متاثر ہو گئے ہونگے ہے نامرینہ"

وہ پہلے ثانیہ بیگم پھر بالاج اور پھر مرینہ کو گھور کر بولا تھا۔۔۔ مرینہ کو ناجانے کیوں اسکی بات اچھی نا لگی تھی۔۔ ایک دم اسکے گلے پہ کچھ اٹکا تھا اسکی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر اسکے گال پہ پھسلا تھا جو جلدی سے وہ انگلی سے صاف کر گئی تھی لیکن یہ منظر وہاں سے چھپا نارہا تھا وہ اسکے سامنے بیٹھا اس پہ ہی نظر رکھا ہوا تھا۔۔۔

"آنٹی کیا میں روم میں جاؤں۔۔۔ مجھے شاید یہ جگہ سوٹ نہیں کر رہی ہے"

وہ اسکی نظروں سے بچتی کرسی سے اٹھی تھی۔۔

"نہیں۔۔ ناشتہ کرو۔۔۔ ناشتہ کر کے جانا"

بالاج جو خاموش بیٹھنا ناشتہ کر رہا تھا اسکے اٹھنے پہ اس سے نرمی سے بولا تھا۔

"نہیں۔۔ مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے"

وہ منہ پہ ہاتھ رکھتی وہاں سے جلدی سے وہاں سے واک آوٹ کر گئی تھی۔۔

"کیا ہوا اسے۔۔۔۔۔"

ثانیہ بیگم پریشانی سے بولی تھیں۔۔

"ماما رات تھوڑا ٹیمپریچر تھا، تو ابھی بھی بریک فاسٹ پہ نہیں آرہی تھیں میں زبردستی لایا تھا۔۔ شاید طبیعت خراب ہو گئی ہوگی۔۔"

وہ جو س کا گلاس تھا متا ہوا خود بھی مرینہ کی طرح جھوٹ بول رہا تھا۔۔

"او تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا ڈاکٹر کے پاس لے کر جاو اسے پہلے سب سے"

وہر فکر مندی سے بولیں تھیں۔۔۔۔

"جی ماما لے جاؤنگا" وہ انکی ہاں میں ہاں ملا رہا تھا جب کہ وہاں بالاج کے چہرے کو نوٹ

کرنا خود بھی ناشتہ ختم کر کے کرسی سے اٹھ گیا تھا اور آرام کا بہانہ بنا کے اپنے کمرے

میں چلا گیا تھا۔۔

وہ کمرے میں آ کر سفید ڈوپٹہ بیڈ کی ایک طرف پھینک کر بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر بیٹھ کر رونے لگی تھی۔۔۔ اسے بشرہ بیگم کی یاد بہت زیادہ آرہی تھی وہ کبھی اسکو ٹیبل سے اٹھ کے جانے نادیتیں تھیں اور اگر اٹھ بھی جاتی تھی تو خود اسے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتی تھیں۔۔۔ وہ چہرہ گھٹنوں میں دے کر رونے لگی تھی۔۔۔ اسکا سر اب درد سے پھٹنے لگا تھا اور بھوک کی وجہ سے کافی کمزوری بھی محسوس ہو رہی تھی لیکن وہاں گین اجنبیوں میں بیٹھ کر نانا کا سامنا اس سے ہو رہا تھا نانا اس حالت میں وہ ناشتہ کر سکتی تھی اس لیے اپنی حالت پہ خود کمرے میں آ کر سسک کے رو دی تھی۔۔۔ وہ اپنے رونے میں ہی مگن تھی جب بیڈ روم کا دروازہ بجا تھا۔۔۔ گھٹنوں سے سر اٹھا کر اسنے دروازے کی طرف دیکھا تھا اور بیڈ کے ایک کارنر پہ پڑا دوپٹہ اٹھا کے خود پہ ڈالا تھا اور آنکھیں جھپک کے ہاتھوں سے گال صاف کیے تھے .

"یس *

وہ بامشکل اپنی لرزتی آواز پہ قابو رکھ پائی تھی۔۔۔ آنے والا اجازت مل کر فوراً کمرے میں داخل ہو ا تھا اور دروازہ بند کیا تھا۔ اسے معلوم تھا بالاج ناشتہ کر کے نیچے سے

ہی آفس کے لیے نکل گیا تھا اس لیے وہ جلدی سے بالاج کے بیڈروم میں آیا تھا۔۔۔

"مرینہ کیسی ہو تم"

وہ تیز قدم اٹھا کر اسکے پاس آیا تھا اور ناشتے کی ٹرے اسکے سامنے بیڈ پہ رکھی تھی

۔۔۔ اور خود بھی اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"اچھی ہوں"

وہ مشکل سے بول پائی تھی اسے نا جانے کیوں وہاج سے بھی ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ اس لیے

بلکل سرک کر بیڈ کر اون سے لگ گئی تھی۔۔۔

"مجھے تو نہیں لگ رہیں۔۔۔ بھائی بتا رہے تھے کہ تمہیں ٹیمپریچر ہے"

وہ اپنا ہاتھ اسکے ماتھے پہ رکھ کر پریشانی سے بولا تھا۔۔۔ جبکہ مرینہ حیران رہ گئی تھی

اسے کیسے معلوم ہوا۔۔۔

"آہ۔۔۔ تمہیں تو واقعی ٹیمپریچر ہے۔۔۔" وہ اسکا سرخ ٹماٹر کی طرح چہرہ دیکھ کر بولا

تھا۔۔۔ مرینہ صرف اسے دیکھے گئی تھی۔۔۔۔

"سوری۔۔۔ تم نے ناشتہ نہیں کیا تھا تو تمہارے لیے سینڈوچ جو س اور چائے لایا ہوں

جو تمہیں اچھا لگانی لینا۔۔۔۔۔ اور۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولتے بولتے رکا تھا۔

"اور۔۔۔۔۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم مجھے اس روپ میں ملو گی۔۔ آئی مین ایسا اتفاق"

وہ مسکرایا تھا۔۔۔ جبکہ وہ ایک بار پھر منہ پہ ہاتھ رکھ کر اپنی نکلتی چپٹیں روکنے کی کوشش میں رونے لگی تھی۔۔۔۔۔ جتنا وہ کر رہا تھا شاید بالاج کرتا تو وہ اب تک کی گئی ساری زیادتیاں بھول جاتی۔۔۔۔۔ عورت کا دل بہت بڑا ہوتا ہے وہ مرد کا ہر ایک ظلم برداشت کر کے اسکے زرہ سی کر م نوازی پہ کھلے دل سے سب بھول جاتی ہے۔۔۔۔۔ اسکی ماں کی کہی ہوئی بات مرینہ کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔ وہ سسک کر رونے لگی تھی۔۔

"مرینہ۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔"

ک۔۔۔۔۔ یو کیوں رورہی ہو۔۔۔۔۔

کیا ہوا بولو"

وہ اسکے اس بری طرح رونے پر فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

"ک۔۔ کچھ نہیں"

وہ نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ جبکہ وہاں کی نظر اسکے کان سے گال پہ گئی تھی۔۔ نیچے تو وہ ڈو پٹہ سر پہ ڈالے آدھے چہرے کو چھپائے بیٹھی تھی شاید اس لیے کیونکہ اسے لگتا تھا کہ اسے عادت ہو ڈو پٹہ اوڑھنے کی لیکن اب وہ دنگ سا اسکے گال کو دیکھ رہا تھا۔۔

"یہ کیا ہوا مرینہ۔۔۔۔"

بولو۔۔ "وہ اسکا گال بغور دیکھتا ہوا غصے سے بولا تھا۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا۔۔۔۔"

وہ ایک دم خود پہ ڈالا دوپٹہ سر پہ ڈالتی ہوئی خوف زدہ ہو کر بولی تھی۔۔

"تمہارے رائٹ گال پہ۔۔۔"

"کچھ نہیں ہوا"

وہ پریشان ہوگی تھی ساتھ ساتھ اسے شرمندگی نے گھیر لیا تھا۔۔

"ب۔۔ بھائی نے تم پہ ہاتھ اٹھایا ہے۔۔۔۔"

دیکھتی شدت سے رونے لگی تھی۔۔۔

"اف ولدان آج مجھے چھوڑ کر آگئے تم یونی اب یاد رکھنا۔۔۔ اب نیند کو مجھ سے اتنا پیار ہے تو میں کیا کروں اسکے پیار کا جواب محبت سے ہی دینا ہو گا نہ ویسے بھی اسکا نام سونا ہے جو کہ ایک قیمتی میٹل ہے اسکی اہمیت سے یوں بے اعتنائی نہیں برت سکتے لیکن تم کیا جانو کہ بھرپور نیند کتنی اہم ہوتی ہے صحت کے لئے"

ایک نظر گھڑی میں ٹائم دیکھتے وہ تیزی سے چلتے ہوئے میسج بھی ٹائپ کر رہی تھی وہ ہمیشہ اپنی نیند اور گریسی کو ناشتہ کروانے کی وجہ سے لیٹ ہوتی تھی اور ولدان کو ہی ہمیشہ ٹیچر سے ایکسیوز پڑنا تھا لیکن وہ آج اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا

کلاس کے اینٹرنس تک جب وہ پہنچی کلاس اسٹارٹ ہو چکی تھی ایک پل اس نے سوچا کہ اجازت لے کر چلی جاو لیکن اگلے پل ہی اپنی سوچ کی اس نے نفی کی تھی

"ہیر کیا ہو گیا ہے تمہیں لگتا ہے ابھی تک تم نیند میں ہی ہو یہ کوئی اور نہیں سر خاور ہیں جو عزت سے بے عزت کرتے ہیں"

اس کو خود کو ڈپتے ہوئے واپس قدم موڑے تھے
 "الدا پوچھے تمہیں ولدان" منہ میں بڑبڑاتے اس نے اپنے پیر پٹختے تھے اور ڈیپارٹ
 سے منسلک راہ داری میں بنے بیچ پہ وہ بیٹھ گئی تھی
 "ولدان دو گھنٹے تمہارا دماغ نہ کھایا لیکچر سمجھنے میں تو کہنا"
 بیچ پہ بیٹھ کر وہ ہوا کے ٹھنڈے جھونکوں سے لطف اندوز ہونے لگی تھی اور قدرت کی
 خوبصورتی میں خود کو گم ہوتا محسوس کر رہی تھی

غصے سے گاڑی میں بیٹھتے اس نے اپنا بیگ ساتھ والی سیٹ پہ پھینکا تھا اور اگنیشن میں
 چابی گھماتے زن سے گاڑی آہنی گیٹ سے عبور کر گیا تھا اسٹیر مینگ پہ اس کی گرفت
 مضبوط تھی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی ماتھے پہ بے ترتیبی سے بکھرے بال ر ف حلیہ
 میں بھی وہ ایئر کیٹولگ رہا تھا اگر وہ گھر میں رکتا تو کچھ الٹا کر دیتا

"How could You bhai "

سختی سے کہتے اس نے اسٹیر مینگ میں مکہ مارا تھا اور گاڑی کا رخ یونی کی جانب موڑا تھا

حالانکہ اسکا آج یونی جانے کا کوئی موڈ نہیں تھا لیکن جو اس نے ابھی سنا تھا اسکا موڈ سخت بگڑ چکا تھا بار بار اسکا ذہن مرینہ پہ جا رہا تھا۔۔

"وہ کس قدر بری طرح رو رہی تھی۔ اسکی حسین آنکھیں رونے کے لیے تو نا تھیں۔۔۔"

انہی باتوں کو سوچتے وہ سگنل تک توڑ چکا تھا لیکن اسکی قسمت اچھی تھی کہ پولیس کے ہاتھوں وہ بیچ گیا یونی کا گیٹ پار کرتے اس نے ڈیمارٹ کے پارکنگ ایریا میں ایک جھٹکے سے کار روکی تھی اسکا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا کلاس تو اسکی کوئی نہیں تھی تو اس نے اپنے قدموں کا رخ راہداری میں بنے بیچ کی جانب کیا اور وہاں بیٹھ کر ایک لمبی سانس خارج کی اور اپنے ہاتھ سے ماتھا مسلتے ہوئے چہرہ موڑا تو ایک لڑکی کو رخ موڑے بیٹھا پایا اسے شبہ ہوا کہ اسے کہیں دیکھا ہے تو دماغ میں ایک دم جھماکا ہوا یہ تو وہی ہے جسے ماہر پسند کرتا ہے

وہ یک ٹک اسے دیکھتے سوچنے لگا تھا ہیر نے خود پہ نظروں کی تپش محسوس کی تو خود کو رخ موڑا تو وہاں کو منتظر پایا

وہاں اسکے دیکھنے سے گڑ بڑایا تو کچھ بن نہیں پایا تو اسنے فوراً کہا۔۔

"ہیلو"-----

"ہائے"----۔۔۔۔۔ ہیر نے بھی فار میلیٹی نبھائی تھی۔۔۔ ہیر بھی اسے پہچان گئی تھی کہ

یہ وہی ہے جس نے اس دن اس لڑکے سے معافی منگوائی تھی

ہیر کے جواب سے وہاں کو اجنبیت کا احساس دور ہوتا محسوس ہوا تھا

دونوں خاموش ہو گئے تھے وہاں کا ذہن پھر ایک بار مرینہ پہ چلا گیا تھا۔

"ایک بات پوچھوں"

وہ ناجانے کیوں اس سے بولا تھا حالانکہ وہ کسی بھی لڑکی سے بات تک نا کرتا تھا۔۔

"پوچھنا ہے تو پوچھو نہیں پوچھنا تو مت پوچھو۔۔۔ خیر میں منع کرونگی تو تب بھی آپ

نے پوچھنا تو ہے ہی"

وہ ایک دم شروع ہوئی تھی۔۔۔

"اگر کوئی لڑکا تمہیں تھپڑ مارے تو تم کیا کرو گی؟"

سوچتے سوچتے وہ اچانک بول پڑا تھا

"مجھ سے پوچھ رہے ہیں"۔۔۔۔۔ ہیر کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ اسے یہ ہی سوال۔ پوچھنے آیا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔۔ جواب دو اب"۔۔۔۔۔ اس نے زور دیتے کہا تھا وہ اپنے قابو میں تھا ہی نہیں پتہ نہیں وہ کیا سننا چاہ رہا تھا

"ہیر کو وہ ہوش میں ہی نہیں لگا تھا یہ کس طرح کا سوال اس نے پوچھا تھا

"کوئی کیوں مجھے تھپڑ مارے گا پہلی بات تو یہ اور دوسری بات آپ کیا اول فول بول رہے ہیں" وہاں کو منتظر پا کر اسنے آئی برواچکا کے پوچھا تھا۔۔۔

"جو پوچھا ہے وہ بتاؤ تمہاری غلطی بھی نہ ہو یا ہو۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ غلطی تو نہیں ہے"

بولتے بولتے وہ بڑبڑانے لگا تھا۔۔۔

ہیر کو اسکے دماغ پہ شبہ ہوا تھا۔۔۔

"لسٹن مسٹر اول تو کسی میں ہمت نہیں ہے کہ وہ مجھے مارے دوم وہ بھی بلا وجہ تو میں

نے اسکا منہ توڑ دینا ہے اور سوم کہ کسی بھی مرد کو عورت پہ یوں ہاتھ اٹھانا زیب نہیں

دیتا اور چہارم کہ نہ ہی کس عورت کو چاہیے کہ وہ مرد کو اس طرح مجبور کرے اور پنجم کے اگر بلا وجہ ہاتھ اٹھایا ہے تو اخلاقیات سے انتہائی گری ہوئی حرکت ہے اور ششم کے آپکو آپکا جواب مل گیا ہوگا"

ہیر نے اسکی جانب گھوم کر انگلیوں پہ گن کر بتایا تھا

"یہ جواب تھا یا اردو گنتی سکھا رہی تھی"

وہاج کو اول دوم سوم ہی سنائی دیا ایک انگلش میڈیم یونی میں اتنی خالصتاً اردو اسکا دماغ چکر اگیا تھا اسے لگا کہ وہ نرسری کی کلاس لے رہا ہے۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اردو گنتی۔۔۔۔۔ ہیر نے منہ ہی منہ میں بولا

"اسکا دماغ ٹھکانے نہیں ہیں پتہ نہیں کیا کر کے آیا ہے لگتا ہے کسی کو مار کر آیا ہے اور اب گلٹ محسوس کر رہا ہے تو کرنا بھی چاہیے۔۔ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے ہیر اتنی کانفیڈنٹ ہو کر بھی ڈگمگائی تھی

ہیر یہ سب اسکو دیکھتی دل میں کہ رہی تھی

ولد ان جو کہ کلاس ختم ہونے کے بعد باہر آیا تھا سامنے کا منظر دیکھ کر اسے لگا کہ کسی

نے لال مرچ اسکی آنکھوں میں ڈال دی ہوں ضبط سے اس نے اپنے ہاتھ کی سخت
 مٹھی بنالی تھی اور اپنی آنکھوں کو بند کر کے کھولا تھا جیسے یہ منظر غائب ہو جائے لیکن وہ
 دونوں ویسے ایک دوسرے کے روبرو تھے ہیر وہاں کی جانب دیکھ رہی تھی اور وہاں
 بھی اسکی جانب۔۔۔

"ہیر"۔۔۔۔۔ اسکا نام لیتے وہ پیچھے ہوتا چلا گیا تھا اور یہ منظر دھندلا گیا تھا۔۔۔

وہاں نے اسکے سامنے چٹکی سجائی تو خود پہ قابو اس نے کہا

"اردو قومی زبان ہے لیکن اس ادب کو تو ختم ہی کر دیا گیا ہے اس انگریزی بول چال میں
 آئی تھنک کہ یا تو آپ پاکستانی نہیں ہیں یا تو اردو بھول گئے ہیں"

بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتی وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی جس سے اس کے بال وہاں کے منہ
 پہ لگے تھے شیمپو کی بھیننی خوشبو وہاں کے تنہوں سے ٹکرائی تھی

"عجیب انسان ہے۔۔۔ میرا دماغ سن کر دیا ہے"

ہیر سر جھٹکتی چلنے لگی تھی

"اف بھائی غلط کیا آپ نے"۔۔۔ اسے مرینہ سے شدید ہمدردی ہو رہی تھی

سوچتے ہوئے اس نے بیچ کی پشت سے ٹیک لگا لیا تھا

راکنگ چتر کی پشت سے ٹیک لگائے وہ صبح سے مستقل سوچوں میں گھم تھا۔۔۔ جب سے وہ آفس آیا تھا کوئی بھی کام ٹھیک سے ناکر سکا تھا۔۔۔ اسنے اپنی مرضی سے بزنس پڑھا تھا اور وہ کچھ ہی عرصے میں بہترین بزنس مین ثابت ہوا تھا لیکن کچھ مہینوں سے اسکی ساری دلچسپی ہوا ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ اور آج بھی وہ پریشان سا اپنی سوچوں میں گھم تھا۔۔۔ ساری رات کا منظر اسکے ذہن میں چل رہا تھا۔۔۔ وہ اتنا خود سر اور خود غرض تو نہیں تھا پھر اس طرح کا کیوں ہو گیا تھا۔۔۔ کیا اس قدر کوئی اسکی زندگی میں اپنے نشان چھوڑ گیا تھا کہ وہ اپنی ماں سے پیارے بھائی سے اور اب اس نئی لڑکی جو اسکے ساتھ کل ہی رشتے میں جڑی تھی ان سب کے ساتھ زیادتی کر گیا تھا۔۔۔ جو بھی تھا اسکو زرا سی شادی میں دلچسپی نا تھی وہ تو شادی لفظ سے بھی دور بھاگتا تھا اور وہاں کو بار بار تلقین کرتا رہتا تھا جو وہاں کبھی سنتا تھا اور کبھی نظر انداز کر دیتا تھا۔۔۔۔

"میں نے کبھی کسی صنف نازک پہ ہاتھ نہیں اٹھایا اور رات پتہ نہیں کیسے مرینہ خان تم پر یہ ظلم کر گیا۔۔۔ مجھے اپنے آپ سے نفرت ہو رہی ہے۔۔۔ مجھے جتنی بھی نفرت سہی لیکن جاہل مردوں کی طرح ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اب بال پوائنٹ پکڑ کے ڈرا سے اپنی ڈائری نکال کے اس میں یہ لفظ تحریر کر گیا
تھا۔۔۔۔۔

"لیکن تم بھی ایک مرد کی عزت اور انا کو چیلنج کرو گی تو شاید اس سے بھی برا کچھ ہو سکتا
ہے"

اب وہ دائری بند کر کے پین ٹیبل پہ پھینک کر رانگ چتر سے اٹھ بیٹھا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آنٹی میں آرام کرونگی مجھے لہج نہیں کرنا"

وہ صبح سے کمرے میں بند تھی اب چار بجے تک وہ باہر نکلے تھی لہجہ بھی وہ نیچے نا آئی
تھی۔۔ تو ثانیہ بیگم خود اسکے پاس چل کر اسکے کمرے میں آگئیں تھیں۔۔

"پہلے تو آپ مجھے بالاج اور وہاج کی طرح ماما بولیں اور پھر آپ نے ناشتہ بھی نا کیا نا لہج

کیا اور اب کچھ ریفریشنٹ بھی لینے سے انکار کر رہی ہیں۔۔ سب ٹھیک ہے

نا۔۔۔ بالاج نے بد تمیزی کیا آپ سے۔۔۔ کچھ کہا ہے کیا۔۔۔ اتنی اداس کیوں ہیں

آپ۔۔۔"

وہ بیڈ پہ اسکے سرہانے بیٹھ کر ایک ساتھ ہی کئی سوال پوچھ گئیں تھیں۔۔۔۔۔
"کچھ نہیں۔۔۔ بس میری طبیعت خراب ہے اس لیے۔۔۔ اور مجھے سچ میں بھوک
محسوس نہیں ہو رہی ہو گی تو میں انٹرکام کی مدد سے بول دوں گی میڈ کو"
وہ بیڈ کروان سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی جبکہ اسکی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔ شاید
نظریں ملاتی تو اپنا ضبط کھودتی۔

"مجھے تمہیں پریشے سے ملوانا تھا۔۔۔ لیکن جب وہ جاگ رہی تھی تو تم سو رہی
تھیں۔۔۔ اور اب وہ سو رہی ہے تو تم جاگ گئی ہو۔۔۔۔۔ شام میں بالاج خود تمہیں
ملو ادیگا"۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکا سفید ململی ہاتھ تھا متی بولیں تھیں۔۔۔۔۔
"ارے تم نے تو چوڑیاں تک نہیں پہنی ہوئیں۔۔۔ وہ اسکے ہاتھ کو جا نچتی بولیں
تھیں۔۔۔

"شام میں پہن لوں گی آنٹی۔۔۔ دونٹ وری۔۔۔ اور کون پریشے۔۔۔؟
وہ انکا دھیان بٹاتی بولی تھی۔۔۔

"بالاج کی بیٹی پریشے۔۔۔ بیٹا"

وہ مسکرا کر بولیں تھیں۔۔۔

"او۔۔۔۔۔"

وہ لمحے بھر کو خاموش ہو گئی تھی اسے بالاج کی رات اپنی بیٹی کی پازیسو نیس یاد آگئی تھی۔۔۔ اسے کہاں میری ضرورت ہے۔۔۔

"بالاج آفس سے آئے گا تو ڈنر کے لیے اچھا سا تیار ہو جانا۔۔۔۔۔"

وہ بیڈ سے اٹھتیں اسکو تاکید کرتی بولیں تھیں۔۔۔

"اور اب آنٹی مت کہنا۔۔۔"

آرام کرو اب"

وہ اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتیں چلی گئیں۔ تھیں۔۔۔ جبکہ مرینہ کی آنکھ سے ایک آنسو

ٹوٹ کے گرا تھا۔۔۔۔۔ وہ اسے بلکل اپنی امی جیسی لگی تھیں۔۔۔

وہ ولدان کے گھر کے گیٹ کے سامنے کھڑی نا جانے گیٹ کو دیکھ کر کیا اندازہ لگانے لگی تھی۔۔۔ اسکا براون کلر ہمارے گیٹ سے زیادہ پیارا کلر ہے۔۔۔۔ بابا کو بولو نگی یہ والا کلر ہمارے مین گیٹ پہ کریں۔۔۔۔

"بی بی جی اندر جائیں۔۔۔۔ دھوپ میں کیوں کھڑی ہیں۔۔۔ ولدان صاحب غصہ ہونگے اور پھر ہمیں ڈانٹینگے"

گیٹ پہ کھڑا چوکیدار اسکے قریب آکر بولا تھا۔۔۔

"ولدان صاحب آپ پہ کیوں غصہ کریں گے اور انہیں کیسے پتہ میں یہاں کھڑی ہوں اتنی دیر سے"

وہ اپنی چھوٹی سے سوچ پہ تکلیف دیتی بولی تھی۔۔۔

"بی بی جی ولدان صاحب روزانہ رات کو کیمرہ کی فوٹیج دیکھتے ہیں اور پھر آج رات وہ آپ کو یہاں فوٹیج میں دھوپ میں کھڑا دیکھینگے تو ہمیں ڈانٹینگے۔۔۔ اس لیے آپ جلدی سے اندر چلی جائیں"

وہ اسے وضاحت دیتا بولا تھا۔۔۔

"اوہاں لیکن میں نے تو کبھی گھر کے باہر کی فوٹیج نہیں دیکھی۔۔۔ ہمارے گھر میں بھی
توسی سی ٹی وی کیمرہ ہیں"

وہ منہ میں بڑبڑاتی اندر کی طرف چلی گئی تھی جس پہ چوکیدار نے شکر کا کلمہ کیا
تھا۔۔۔ ورنہ وہ جانے والوں میں سے کہاں تھی۔۔۔

"ولدان۔۔۔"

وہ لان سے راستل عبور کرتی اسکے بڑے سے گھر میں داخل ہوئی تھی۔ وہ سیدھا
سیڑھیاں چڑھتی اسکے بیڈروم کی طرف گئی تھی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ولدان کہاں ہو"

وہ اسے پورے بیڈروم میں تلاش کرتی چیختی تھی۔۔۔ نیچے چوکیدار نے تو کہا تھا کہ وہ
اپنے بیڈروم میں ہے۔۔۔ ہاتھروم کی بھی لائٹ آف ہے۔۔۔ ڈریسنگ روم میں بھی
نہیں ہے تو کہاں ہے *

وہ سوچتے ہوئے اسکے کمرے سے منسلک جم کے اندر داخل ہوئی تھی جہاں وہ ولدان
کو دیکھ کر ہنسی نہیں روک پائی تھی۔۔۔ اسکو جلدی جلدی پسینے سے شرابور جسم پہ ٹی

شرٹ چڑھاتے ہوئے دیکھ کر وہ منہ موڑ گی، تھی جبکہ ولدان جو پیش اپس کرنے میں مگن تھا ہیر کی آواز پہ فوراً سے کھڑے ہو کر چڑپ رکھی ٹی شرٹ پہننے لگا تھا۔۔۔۔۔

"سوری۔۔۔۔۔ ہیر۔۔۔۔۔ تمہیں آنسر نہیں کر پایا، میں کافی دیر سے ایکس سائز میں مصروف تھا"

وہ ٹی شرٹ پوری پہن کر بال سیٹ کر کے اسکے سامنے آیا تھا جبکہ ہیر اسکی باڈی اور بازو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"بہت زیاد باڈی نہیں بنالی تم نے ولدان"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اچھی طرح گھور کے بولی۔ تھی۔۔۔۔۔

"ہاں مجھے پسند ہے"

وہ بے دلی سے بول کر جم سے نکل کر واپس بیڈ روم میں آ گیا تھا اور اب کبرڈ سے کپڑے نکال کر ہاتھ روم جانے لگا تھا۔۔۔۔۔

"رکو تو سہی۔۔۔۔۔ ولدان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکو ہاتھ روم جاتا دیکھ کر وہ بھی یوں اچانک بولی تھی۔۔۔۔۔

"تم دس منٹ ویٹ کرو میں شاور لے کر آتا ہوں"

وہ بنا مڑے کہہ کے باتھ روم میں گھس گیا تھا.. جبکہ ہیر بیڈ روم سے نکل کر بلکہ اسکے گھر سے ہی نکل گئی تھی۔

"کہاں جا رہی ہیں بی بی جی"

چوکیدار اسے اتنی جلدی آتا دیکھ کر حیرانگی سے بولا تھا کیونکہ جب بھی وہ یہاں آتی تھی تین دو گھنٹے ضرور لگتے تھے۔۔۔

"مجھے بابا کی کال آگئی ہے اس لیے جا رہی ہوں۔۔۔ اوکے باے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جواب دے کر پیدل چلنے لگی تھی۔۔۔ ولدان کو یونی کے وقت اسنے ڈھیڑوں مسڈ کالز دی تھیں۔۔۔ صبح بھی وہ اسکو چھوڑ کے چلا گیا تھا اور پھر یونی سے واپس وہ گھر کب آیا یہ بھی نہیں بتایا اسے اکیلے گھر آنا پڑا اور گھر پہنچ کر بھی ہیر نے اسے بہت مسیج کیے تب بھی اسنے نظر انداز کر دیے کہ ایکس سائز کر رہا تھا جبکہ ہیر نے اسکا موبائل ٹی شرٹ کے ساتھ پڑا دیکھ لیا تھا اور اب بھی وہ باتھ روم میں گھس گیا۔۔۔ نامجھ سے میری خیریت پہنچی۔۔۔۔ وہ ولدان کے گھر سے اپنے گھر کا راستہ طے کرتی ہوئی سوچ رہی

تھی۔۔ اتنی بے رخی کیوں دکھا رہا ہے مجھے یہ۔۔۔۔۔

“

"اسلام و علیکم ماما" وہ آفس بیگ اور کوٹ ہاتھ تھامے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے
ثانیہ بیگم کو سلام کرتا ان کے سامنے جھکا تھا۔۔۔۔۔ وہ ضرور سر جھکاتا تھا۔۔۔

"کیسے ہو تم۔۔ شادی کے پہلے دن ہی آفس چلے گے اور اتنی جلدی ساڑھے پانچ بجے
ہی آگئے۔۔۔۔۔ چلو شادی کا کچھ فائدہ تو ہوا کم از کم تم جلدی تو گھر میں نظر

آوگے۔۔۔۔۔" NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہنستی ہوئیں اسکے سر پہ ہاتھ پھیر کر بولی تھیں۔۔۔

"آج کام زیادہ نہیں تھا اس لیے جلدی آگیا ہوں۔۔۔۔۔ اور جیسا آپ

سوچ رہی ہیں ویسا بالکل بھی نہیں ہے"

وہ بات ان سے کر رہا تھا لیکن اسکی نظر انکے ہاتھ میں پکڑی پریشی پہ تھی۔۔۔

"چلیں اب مجھے دے دیں اسے۔۔۔۔۔"

وہ بیگ اور کوٹ صوفی پہ ڈالتا ہوا بولا تھا اور پریشی کو انکے ہاتھوں سے خود لیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں اسے بیڈروم میں لے کر جا رہا ہوں۔۔۔ تھوڑی دیر آرام کرونگا۔۔ ڈنر کے ٹائم
دائننگ ٹیبل پہ ملاقات ہوگی۔۔ آپ آفس بیگ اور کوٹ میڈ سے اوپر روم میں
بھجوا دیں"

وہ پریشہ کے ماتھے پہ جھکتا ہوا نہیں ٹائم ٹیبل بتاتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔ جبکہ ثانیہ بیگم
مسکرا کر رہ گئیں تھیں۔۔۔

"چلو آج جلدی آیا ہے اب روز بھی جلدی آئیے گا۔۔۔ آئے وش ایسا ہی مسکراتا
رہے اور مرینہ کو بھی ہنستا مسکراتا رکھے"
وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر بولی تھیں۔۔۔

"ہیر کہاں گئی"

وہ ٹھیک دس منٹ بعد نہا کر نکلا تھا اور اپنے کمرے کو خالی دیکھ کر خود سے بولا تھا۔۔۔
"ہیر چلی گئی کیا"

اسنے چوکیدار کو کال کی تھی۔۔

"جی صاحب چند منٹ پہلے"

"کیوں گئی"

کیا کچھ بتایا تمہیں"

وہ۔ پریشانی سے بولا تھا۔۔

"جی بی بی جی کہہ رہی تھیں کہ انکے بابا کی کال آگئی ہے۔۔۔۔۔ اسلیے انکو ارجنٹ جانا

پڑا"

جیسا ہیر نے انہیں بتایا تھا ویسے ہی انہوں نے ولدان کو بتایا تھا۔۔ ولدان نے اوکے کہہ

کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔

"اف۔۔۔ چند لمحوں کے لیے۔ آتی ہو اور میرے ٹھیک ٹھاک دل کو ہلا جاتی

ہو۔۔۔۔۔"

وہ فون چار جنگ پہ لگا کر بیڈ پہ نیم۔ دراز ہو گیا تھا۔۔ آج اسے صبح ہیر کو کسی لڑکے کے

ساتھ دیکھ کر بہت برا لگا تھا اسی وقت کو وہ منظر سے ڈھنڈلا ہو گیا تھا۔۔ کلاس کی پرواہ

کیے بغیر وہ ہیر کو بغیر بتائے یونی سے گھر آ گیا تھا اور پھر ہیر نے اسے جتنے مسیج کالز کیں۔ تھیں۔۔۔۔۔ اسنے ایک کے بعد ایک ساری نظر انداز کی تھیں۔۔۔۔۔

وہ پریشے کو گود میں لے کر اپنے بیڈروم میں۔ داخل ہوا تھا۔۔۔ اسکارات گلاب کے پھولوں سے سجا بیڈروم اب کافی حد تک صاف ہو گیا تھا۔۔۔ اسکی کار پیٹ سے ہوتی نظر جہازی سائیڈ پہ گئی تھی جہاں ہو وہ تیکے پہ سر رکھے ایک بیڈ کے ایک سائیڈ پہ لیٹی شاید سو رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ اسکو اگنور کرتا بیڈ پہ آیا تھا اور پریشے کو بیڈ کے دوسرے کونے پہ پریشے کو لٹا کر اسکے دونوں سائیڈ تیکے سیٹ کیے تھے تاکہ نا وہ اسکے پاس جاسکے اور نا ہی زمیں پہ گر سکے۔۔۔۔۔ پریشے کو لٹا کر وہ سیدھا ہونے ہی لگا تھا جب اسکی نظر اسکے سرخ چہرے پہ گئی تھی۔۔۔۔۔ بے ساختہ اسنے ہاتھ بڑھا کر اسکے گال کو سرخ گال کو چھوا تھا۔۔۔۔۔

"سی۔۔۔۔۔"

اسنے ایک دم ہاتھ پیچھے کیا تھا۔۔۔ اسکا چہرہ سرخ ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی گرم بھی ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"او۔۔۔ یہاں تو سچ میں ٹیمپر پچر ہے"

وہ تکیے کے ارد گرد پھیلے اسکے کھلے دراز لمبے میروں بالوں کو دیکھتا ہلکی آواز میں خود سے بولا تھا۔۔۔

"سکون سے لیٹی رہنا۔۔ ادھر ادھر نہیں جانا۔۔۔"

اب وہ پریشے کو کہتا بولا تھا۔۔ جبکہ وہ اسکی نا سمجھنے والی باتوں پہ بھی کھکھلا دی تھی۔۔۔

"بابا آرہے ہیں شاور لے کر۔۔۔"

اسکا زور سے گال چوم کر وہ مسکرا کر بولا تھا۔۔۔ جبکہ وہ اسکے اس قدر بری طرح گال پہ کس کرنے سے منہ بنا گئی تھی۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھ کر کپڑے لے کر باتھ روم میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ کچھ دیر تو چھت کو گھورتی اور بند پنکھے کو دیکھتی رہی تھی لیکن زرا دیر بعد ہی اسنے منہ گھما کر اپنی سائیڈ پہ پڑا تکیہ دیکھا تھا اور اس پہ دونوں ہاتھ رکھ کر چڑھ گئی تھی ویسے بھی وہ آج کل گھٹنوں گھٹنوں چلنے لگی تھی اب بھی وہ گھٹنوں کے بل ایک اسٹیپ لے کر مرینہ کے بکھرے بالوں تک پہنچی تھی اور انہیں اپنے ننھے ننھے ہاتھوں میں پکڑنے لگی

تھی۔۔۔ اور ان سے کھینے لگی تھی۔۔۔۔۔ اس کے بعد وہ ایک ہاتھ اسکے پیٹ پہ
رکھتی دوسرا ہاتھ اسکے منہ پہ رکھتی اسکے پاس ہی لیٹ گئی تھی اور مسکرانے لگی
تھی۔۔۔

شاہد لے کر بالاج تھوڑی دیر بعد کمرے میں آیا تھا اسکی پہلی نظر بیڈ پہ مرینہ کے ساتھ
لیٹی پریشے پہ پڑی تھی۔۔۔ جو اسکے چہرے کو ایک ایک نقوش کو اپنے چھوٹی چھوٹی
انگلیوں سے چھو رہی تھی۔۔۔ وہ اتنی پین کلر لے کر گہری نیند میں تھی ورنہ وہ دروازہ
کھلنے کی آواز پہ ہی اٹھ جاتی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"پری"

وہ ٹاول زمیں پہ پھینکتا اسکے تیزی سے بیڈ کی طرف آیا تھا۔۔ اور پریشے کو جلدی سے
اسکے پاس سے اٹھایا تھا جتنی تیزی سے اسنے اٹھایا تھا اتنی ہی تیزی سے وہ مرینہ کے اوپر
پریشے کو لے کر آ رہا ہو کر گرا تھا۔۔۔ مرینہ کے بالوں کی لٹیں وہ مزے سے لے کر
بیٹھی تھی جبکہ انہیں ناچھوڑنے کے چکر میں وہ دس بیلنس ہو گیا تھا۔۔۔ اسنے پریشے
کو تو گرنے سے بچا لیا تھا جبکہ وہ خود گر گیا تھا۔۔ وہ جو گہری نیند سو رہی تھی۔۔ اپنے اوپر
وزن گرنے سے اسکی آنکھ ایکدم کھلی تھی۔۔ اور پہلے ہی لمحے میں گھبرا گئی

تھی۔۔۔ گھبرانے کی وجہ سے اور درد کی وجہ سے لیڈے لیڈے اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"س۔۔۔ سو سوری"

وہ پریشے کو بیڈ پہ چھوڑ کر خود با مشکل اٹھ پایا تھا۔ وہ خود بھی اس افتاد سے گھبرا گیا تھا۔ اور کنفیوز سا اسکے سامنے بولا تھا۔۔ وہ با مشکل اسکو بنیان میں دیکھ کر نظریں جھکا گئی تھی . . .

اسنے صوفے پہ پڑی شرٹ اٹھا کر پہنی تھی جبکہ اتنی دیر میں بیڈ پہ لیٹی پریشے دوبارہ مرینہ پہ چڑھنے لگی تھی۔ ایک دم اس افتاد پہ مرینہ اچھی خاصی گھبرا گئی تھی کیونکہ وہ اسکے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسکے چہرے سے اپنا چہرہ لگایا تھا۔ وہ دس ماہ کی بچی مرینہ کا اچھا خاصا دل دہلا گئی تھی اور چاہتے ہوئے بھی وہ اپنے ہاتھ سے اسکو خود پہ سے ناہٹا پائی تھی جب اسکے قریب بالاج نے آکر پریشے کو لیا تھا۔ اسکی ڈھڑکن کی رفتار تیز ہوئی تھی۔۔۔

"دوبارہ سو جاو۔۔۔۔ معافی چاہتا ہوں"

اب وہ پریشی سے لگا کر اسکے نم چہرے کو دیکھتا بولا تھا اور نظریں پھیر کر چلا گیا تھا۔۔ جبکہ بالاج کے روم سے جانے کے بعد وہ کھل کے سانس لے پائی تھی اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر وہ سانس کو بحال کرتی رہی تھی جب دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔۔ اسکی اجازت پہ میڈ کمرے میں آئی تھی اور ٹرے اسکے سامنے کی تھی۔۔۔ جس میں سیب کا ملک شیک اور کوئی ٹیبلیٹ رکھی تھی۔۔۔

"کس نے بھجوایا؟"

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ٹرے میں رکھے لوازمات دیکھتی بولی تھی۔۔

"بالاج صاحب نے مرینہ بی بی جی"

وہ سائیڈ ٹیبل سے بالاج کا موبائل اٹھا کر اسکو جواب دیتی چلی گئی تھی۔۔

"موبائل کیوں لے کے جا رہی ہو اور یہ کس کا موبائل ہے"

میڈ کے بڑھتے قدم کے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

"بالاج صاحب کا ہے۔۔ انہوں نے منگوا یا ہے *"

وہ جواب دے کر کھڑی ہو گئی ہے تھی کہ شاید کچھ اور سوال بھی ہو۔۔

"اچھا جاو"

وہ بیڈ سے اٹھتی بولی تھی اور جو س ٹیبلٹ کونا گوار نظروں سے دیکھ کر فریش ہونے
باتھ روم چلی گئی تھی۔۔

"کیسا گزرا تمہارا دن۔۔ بھائی نے پھر تو کچھ نہیں کہا"

وہ کافی کے دوگ تھام کر لان میں چلا آیا تھا۔۔ مرینہ ڈنر کے کھلی ہوا کے لیے لان میں
رکھی ایک کرسی پہ آ بیٹھی تھی۔۔ وہاں نے اسے اپنے کمرے کی کھڑکی سے اسے اکیلے
بیٹھے دیکھا تو نا جانے کیوں اسے اچھانا لگا تھا اس فیل ہوا تھا کہ بھائی کو اسکے ساتھ ہونا
چاہیے تھا لیکن وہ نہیں تھا۔۔ ایک لمحے کو اسکے سامنے بالاج کو وہ روپ آیا تھا جب وہ
اپنی پہلی بیوی کے ساتھ ہر وقت ہر لمحے پیار سے باتیں کرتا تھا۔۔ وہ جب انہیں دیکھتا
ساتھ ہنستے مسکراتے ایک دوسرے کی طرف دھیان میں دیکھتا تھا۔۔ اسے
مرینہ کے لیے افسوس ہوا تھا۔۔ اس لیے وہ اسکے تنہائی باٹنے کے لیے خود کافی کے
مگ تیار کر کے اسکے ساتھ اسکے سامنے آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔

"میرا پہلا دن تھا اور آج کا دن سونے میں گزرا"

وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔ وہاں کو وہ صبح والی مرینہ خان سے چیلنج لگی تھی۔۔۔ اسے چہرے پہ غور کرنے سے پتہ لگا تھا کہ کوئی اداسی افسوس کا سایہ بھی نا تھا وہاں کو اس وقت وہ مسکراتی ہوئی بہت تبدیل اور اچھی لگی تھی۔۔

"ویری گڈ طبیعت کیسی ہے تمہاری۔۔۔ دوائی وقت پہ لی تھی"

وہ اب دوسرا سوال کر رہا تھا۔۔

"ہاں سب وقت پہ لیا تھا تب ہی تو ٹھیک بیٹھی ہوں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنی کلانی اسکے سامنے کرتی بولی تھی۔۔ وہاں نے اسکی کلانی کو ہلکا سا چھو کر دیکھا تھا اسکا بخار واقعی کافی حد تک کم ہو چکا تھا جبکہ اسکے چہرے اور آنکھوں کی سوجن بھی ختم ہو گئی تھی۔۔

"میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں!!"

"ہاں بولو وہاں"

وہ کافی کامگ لبوں سے لگائے اسکی طرف ہی متوجہ تھی۔۔

"تم بہت اچھی ہو مرینہ خان۔۔ اور میں تمہیں ہر وقت خوش اور مسکراتا دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ اور میں تم سے دوستی بھی کرنا چاہتا ہوں کیا تم مجھ سے دوستی کرو گی۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ کہ۔۔۔"

مرینہ اسکی بات سنتے ہوئے عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی جب وہ وضاحت پہ۔ آیا تھا۔۔

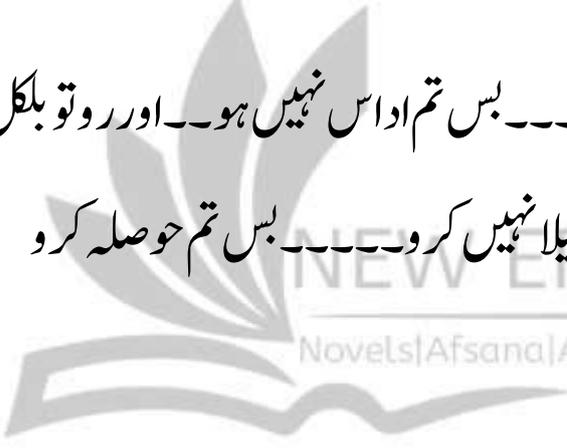
"میرا مطلب ہے کہ۔۔۔ تم میری بھابھی تو بن ہی چکی ہوں لیکن میں تمہیں اپنا دوست بھی بنا چاہتا ہوں۔۔۔ کیونکہ پہلے بھی ایک دفعہ میں نے یہ آفر کسی کو کی تھی اور اسنے مجھے ریجیکٹ کر دیا تھا۔۔۔۔۔ مجھے امید ہے کہ تم مجھے بے عزت نہیں کرو گی"

وہ نظریں جھکائے پر امید لہجے میں بولا تھا۔۔

"مجھے لگتا ہے وہاں۔۔۔"

اس گھر میں رہتے ہوئے مجھے بھی ایک دوست کی ضرورت ہے جس کے ساتھ میں کھل کے باتیں کر سکوں کیونکہ تمہارے بھائی نے تو فرسٹ نائٹ ہی میری اوقات یاد

دلادی ہے۔۔۔ مجھے کل کے بعد سے خود سے نفرت ہو رہی ہے۔۔۔ میں اتنی قابل
تو تھی ہی کہ کسی کی بیوی بنتی تو وہ ضرور مجھ پہ اپنی محبت لٹاتا لیکن کل رات کے بعد سے
تو مجھے کسی پہ یقین نہیں ہے۔۔۔ میرا تو دل ہی اچاٹ ہو گیا سب سے۔۔۔ مجھے کچھ اچھا
نہیں لگ رہا"

کل رات کے زکر پہ اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔۔ اسکا دل بھرا اٹھا تھا۔
"آئے سوئے مرینہ میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔ بس تم ادا اس نہیں ہو۔۔۔ اور رو تو بلکل
بھی نہیں۔۔۔ بھائی کی طرف سے اپنا دل میلا نہیں کرو۔۔۔۔۔ بس تم حوصلہ کرو
تھوڑا تھا" 

وہ اسکی گود میں رکھے ہوئے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دے رہا تھا۔۔۔
"تمہارے بھائی نے میری بہت بے عزتی کی ہے۔۔۔ انہیں ناشادی کرنی تھی۔۔۔ نا
انکی بیٹی کو ماں چاہیے تھی۔۔۔ اور نا انکو بیوی۔۔۔ میں کس منہ سے اس بیڈروم میں
جاؤں مجھے سمجھ نہیں آتا"

وہ آنکھیں اپنے دونوں ہاتھوں سے صاف کرتی بولی تھی۔۔۔

"گولی مارو بھائی کو۔۔۔۔۔ میرا نام وہاں نہیں اگر پریشے کو میں نے تمہارا دیوانہ بنا دیا

تو۔۔۔۔۔ بس تم تھوڑا سا ٹائم دو خود کو اور بھائی کو۔۔۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا"

وہ مسکرا کے بولا تھا اسکی بات پہ وہ بھی مسکرائی تھی۔۔

"ارے تم پریشے سے ملیں۔۔۔۔۔ یا بھائی نے چھپا کے رکھا ہوا"۔۔۔۔۔ وہ اچانک پوچھ بیٹھا

تھا۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔ تمہارے بھائی نے جل کے راکھ ہو جانا ہے اگر میں نے پریشے کو دیکھا بھی

تو" NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ منہ بنا کر بولی تھی۔۔۔۔۔ سچ تو یہ تھا کہ دوپہر میں جب اسنے پہلی دفعہ اسے اپنے اتنے

قریب اپنے اوپر دیکھا تھا تب سے اسکا دل اسے لینے کو مچل اٹھا تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ صبر کا

گھونٹ پی کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

"رکو۔۔۔۔۔ میں لاتا ہوں۔۔۔۔۔ ہم دونوں کھیلینگے اسکے ساتھ"

وہ کرسی سے اٹھتا ہوا بولا تھا۔۔

"نہیں وہاں۔۔۔۔۔ تم یہاں بیٹھو۔۔۔۔۔ پھر کبھی سہی۔۔۔۔۔ لیکن ابھی نہیں"

وہ اسے روکتی بولی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ بالاج کے سامنے وہ پریشے کو دیکھے
بھی۔۔۔ اسے اپنی عزت انا پیاری تھی۔۔۔

"او کے جیسا تمہارا حکم"

وہ اسکے آگے سر خم کرتا بولا تھا جس پہ وہ مسکرائی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے مرینہ تمہاری مسکراہٹ اور آنکھیں کسی کو بھی دیوانہ بنا سکتی ہیں اس
لیے بھائی کے سامنے کم ہی مسکرائی۔"

وہ آنکھ دباتا اس سے بولا تھا جس پہ وہ جھینپ کر مسکرائی تھی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چپ ہو جاو۔۔۔ تم نے بتایا نہیں کہ تم نے پہلے دوستی کی آفر کس کو کی تھی اور کس
نے اتنے اچھے بندے کو ریجیکٹ کیا"

وہ یاد آنے پہ بولی تھی۔۔۔ اسے وہاں نیچر کا بہت اچھا لگا تھا۔ اور اپنے بھائی سے بالکل
مختلف۔۔۔!

"میری ایکس بھابھی۔۔۔ انہوں نے منع کر دیا تھا۔۔۔ انفیٹ وہ تو مجھ سے کبھی بات
بھی نہیں کرتیں تھیں اور مجھے اچھے سے یاد ہے کہ وہ میرے سلام تک کا جواب نا دیتی

تھی"

اسکے زکر پہ وہاج کے چہرے پہ ناگواری پھیلی تھی۔۔۔

"او۔۔۔ دفعہ کرو۔۔۔ چل کر میرے ساتھ"

وہ اسکی ایکس بھا بھی کے زکر پہ پہلے چپ ہو گئی تھی۔۔۔ لیکن پھر خود سے ہی بول دی

تھی۔۔۔ حقیقتاً سے اسکا زکر بالکل اچھانا لگا تھا۔۔۔

"چلو شہناش کھڑی ہو جاو۔۔۔ مجھے صبح یونی کے لیے نکلنا ہے۔۔۔ ٹائم بھی بارہ سے

اوپر ہو گیا ہے تم سونے سے پہلے ایک ٹیبلٹ لے لینا۔۔۔ گڈ نائٹ"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکو زبردستی اٹھاتا بولا تھا اور نہ اسکا ارادہ بالکل بھی بیڈروم میں جانے کا تھا۔۔۔

"کیا کر رہی تھیں نیچے تم"

وہ آہستہ قدم اٹھاتی دروازہ کھول کے کمرے میں آئی تھی وہ سمجھی تھی کہ شاید اب تک

وہ سوچکا ہو گا اور اگر سویا بھی نہیں ہو گا تو اسے کونسا میرا خیال ہو گا۔۔۔ لیکن جیسے ہی

اسنے کمرے میں قدم رکھا تھا بیڈ پہ لیٹے بالاج کے سوال پہ ایکدم کنفیوز ہو گئی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔ ٹائم پاس کر رہی تھی"

وہ پہلے بیڈ پہ اسے دیکھ کے پزل ہوئی تھی لیکن پھر لا پرواہی سے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اسٹول پہ بیٹھ کر بولی تھی۔۔

"تو یہ ٹائم پاس تم اس بیڈ روم میں بھی کر سکتی ہو"

وہ مرر میں سے اسکا سراپا دیکھتا ہوا سخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔ مرینہ کو سمجھ نا آیا تھا کہ وہ اتنا سختی سے کیوں بولتا ہے نرمی۔۔۔ سے بھی تو سوال کر سکتا ہے۔۔۔

"بیڈ روم میں گھٹن ہے اور مجھے ٹھنڈی ہوا چاہیے تھی"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنے بال پشت سے سمیٹ کر آگے کرتی نیپلیس کا ہگ کھولتی بولی تھی۔۔۔ بال پشت سے آگے کرنے پہ اسکی بیک پہ بنا گہرا گلا واضح ہوا تھا۔۔۔ اسنے جدید طرز کا ڈریس ثانی بیگم کے کہنے پہ پہنا تھا جو انہوں نے خود اسکے لیے ڈیزائن کیا تھا جس کا اگلا گلا تو صحیح تھا لیکن پچھلا گلا کافی گہرا تھا۔۔۔ وہ ناچاہتے ہوئے بھی پہن چکی تھی اور اب بے دھیانی میں بالوں کو سمیٹ کر ہار اتارنے لگی تھی۔۔۔ بالاج جو لیٹے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکی اس حرکت پہ اس کی نظر غلطی سے اسکی پشت پہ چلی گئی تھی۔۔۔ اسنے ایک نگاہ غلط

ڈال کر اپنی نظروں کا زاویہ بدلاتھا۔

"اکیلے لان میں کھلے آسمان میں جانے کی ضرورت نہیں ہے اور کبھی اگر جانے کے لیے فیل آتی ہے تو مجھ سے پوچھ کر جاوگی"

وہ اسٹل اپنے کام میں مصروف بیٹھی رہی تھی اور اب اپنی چوڑیاں اتارنے لگی تھی۔۔۔
"کیوں کیا پھر آپ میرے ساتھ چلینگے؟"

وہ چوڑیاں اتار کے اب ارننگز اتارنے لگی تھی جبکہ بالاج نے اسکی بات سن کر دوبارہ اسکی طرف دیکھا تھا ایک دفعہ پھر اسکی نظر ناچاہتے ہوئے بھی اسکی سرخ سفید پشت پہ اٹک گئی تھی۔۔۔۔

"شٹ اپ۔۔ میں نے ایسا نہیں کہا"

وہ اسکی اس حرکت پہ غصے میں آگیا تھا اسکو ٹوک بھی نہیں سکتا تھا ورنہ وہ کیا سمجھتی اسکے جزبات اس قدر جلدی پگھل سکتے ہیں۔۔۔۔ مریٰ نے کوجب اسکی نظریں اپنی پشت میں محسوس ہوئیں تو وہ خاموشی اختیار کر کے اپنے بالوں کو دیکھ کر اٹھ گئی تھی۔۔۔ "اگر تم اس طرح بہکو گے تو تمہیں مریٰ نے خان اپنا دیوانہ چند سیکنڈ میں بنا سکتی ہیں بالاج

سکندر----- اور خود سے محبت کرنے پہ مجبور کر سکتی ہے "

وہ مسکراہٹ دباتی دل میں سوچتی ہوئی اب کھڑی ہو گئی تھی۔۔ اور اس بار اسنے اپنے اوپر ڈالا ہوا ڈوپٹہ اتار کر بیڈ پہ بالاج کی ٹانگوں کی سائیڈ ڈال دیا تھا۔۔ اور چلتی ہوئی کبرڈ کھول کے کھڑی ہو گئی تھی۔۔ وہ بے اختیار اسکی ایک ایک ادا اور اسکی بے باکی نوٹ کرتا گیا تہا۔

"تم نے اپیل جو س اور میڈیسن کیوں نہیں یوز کیں "

وہ ایک بار پھر خود سے بولا تھا۔۔ جب کہ وہ الماری میں منہ دیے کھڑی تھی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیونکہ مجھے ضرورت نہیں پڑی "

وہ نائٹ کے لیے ایک سوٹ نکال کر دروازہ بند کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھتی

چیلنجنگ انداز میں بولی تھی "کہ تمہاری ہمدردی کی مرینہ خان کو کبھی ضرورت نہیں

پڑ سکتی "

وہ اسکے جواب پہ چپ سا ہو گیا تھا۔۔ جب کہ وہ ہاتھ روم کی طرف چل دی تھی۔۔۔

وہ اس سے کبھی ناپوچھتا کہ وہ کیوں نیچے گی تھی لیکن وہ اسے وہاں کے ساتھ باتیں کرتا

دیکھ چکا تھا جو اسے بالکل نابھایا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس سے جڑی لڑکی اس طرح اسکے
بھائی سے ملے جلے۔۔۔۔

وہ بیس منٹ بعد شاہور لے کر آئی تھی اور اب بیڈ پہ بیٹھی گیلے بالوں کو ہلکا سا سکھا کر
پاؤں اور ہاتھوں میں لوشن لگا رہی تھی ایک طرف بالاج اور اسکے ساتھ پریشے لیٹی تھی
جبکہ وہ اپنی جگہ آرام ست بیٹھی تھی۔۔

"کاسنڈلی آپ اپنی بیٹی کو یہاں سے اٹھا کے بے بی کاٹ میں ڈال دیں"

وہ لوشن سائیڈ ٹیبل پہ رکھتی سوئی ہوئی پری کے معصوم چہرے کو دیکھ کر بولی تھی۔۔ وہ
سیدھا سے بس پریشان کرنا چاہتی تھی ورنہ اسے اپنے برابر میں سوئی ہوئی پری بہت
بھلی اور پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

"میری بیٹی میرے ساتھ میرے بیڈ پہ۔ ہی سوئی ہے۔۔ اگر تم کو جانا ہے تو تم بے بی
کاٹ میں۔ سو جاو۔۔۔"

وہ پہلے چڑ کر پھر اسکا۔ مزاق اڑتا بولا تھا گویا اسنے اسکے سر پہ۔ چوٹ کی ہو۔۔۔ وہ
خود پہ نظر ڈال کر خونخوار نظروں سے بالاج کو دیکھنے لگی تھی کیونکہ ناسکا قدا اتنا چھوٹا تھا

ناہی اسکی ہیلتھ کم۔ تھی۔۔۔ تو وہ کیسے اسکی بعزتی کر سکتی ہے۔۔۔

"دیکھو سوتے ہوئے میرا ہاتھ یا پاؤں آپکی بیٹی کو لگ جائے تو مجھے مت

کہنا۔۔۔۔۔ بس اس لیے میں نے اگاہ کیا ہے۔۔۔ شب بخیر"

وہ جلدی سے کہہ کر۔ کروٹ کر کے کمرے کے کبل اور ڈھکے لیٹ گئی تھی۔۔۔ جبکہ بالاج پریشانی

سے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا سنے بے چینی سے پریشے کو دیکھا تھا اور پھر زرا آگے جھک کر

مرینہ کے پیٹ پہ۔ رکھا اسکا ہاتھ اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔ مرینہ تو اس بے باکی پہ تپ اٹھی

تھی وہ کیسے اسکا ہاتھ پکڑ سکتا ہے جبکہ وہ گویا یہ چیک کر رہا تھا کہ اسکا ہاتھ کتنا ملائم۔ اور

بڑا ہے کہ بے دھیانی میں پریشے سے ٹچ ہو بھی جائے تو اسے کوئی نقصان تو نہیں ہوگا*

مرینہ نے ناگوار نظروں سے اسے گھورا تھا اور اپنا ہاتھ چھڑایا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ بالاج

اسکی اس ادا پہ طنزیہ مسکرا دیا تھا۔۔۔

"اتنی بے باک ادائیں دکھا کر تم تو ہاتھ پکڑنے پہ ہی تلملا اٹھیں مرینہ خان"

وہ دل۔ میں سوچ کر۔ رہ۔ گیا تھا اور پھر وہ خود پریشے کی جگہ اور پریشے کو اپنی جگہ کر چکا

تھا کہ سچ میں ہی رات میں کسی پہرہ پر ہشتے کو ہاتھ پیرنا مار دے۔۔۔۔۔

"صبح آفس جانے سے پہلے اٹھ کر کپڑے تم ہی نکال کے دو گی مجھے اس لیے اٹھ جانا"

وہ اسکو بولنا نہیں چاہتا تھا بلکہ اس سے اپنا کوئی کام نہیں کروانا چاہتا تھا لیکن اسکی بے باک اداؤں پر یہ زرا اسی سزا اسکی طرف سے تھی۔۔۔ وہ اسکے برابر میں لیٹا اسکی کان میں۔ سرگوشی کرتا بولا تھا جبکہ مرینہ خود اسکو اپنے پیچھے دیکھ کر ہراساں ہو گی تھی۔۔۔ اسنے تو صرف اسے تنگ کرنے کے لیے کہا تھا ورنہ وہ تو سوتے ہوئے ہاتھ پاؤں کبھی نہیں چلاتی تھی۔۔۔ لیکن اب بالاج کی قربت میں اس کو نیند تو ہر گز نہیں آنے والی تھی۔۔۔۔ جبکہ بالاج جان بوجھ کر اسکے قریب لیٹا تھا تاکہ اس سے بدلہ لے سکے۔۔۔۔ نا جانے اور کون کون سے بدلے وہ آگے لیتا۔۔۔

"میں نہیں اٹھو گی اتنی صبح"

اسکا ارادہ دیر تک سونے کا تھا ویسے بھی اب ایک بج چکا تھا اور اب وہ صبح دیر تک سونا چاہتی تھی۔۔۔ چند دن بعد ویسے بھی اسکی یونی کی چھٹیاں بھی ختم ہو جاتیں۔۔۔ اس لیے وہ بھرپور ان چند دنوں میں نیند لینا چاہتی تھی۔۔۔ اصل وجہ یہ تھی کہ جب وہ اسکی بیوی نہیں تھی تو کیوں کرے وہ بیویوں والے کام۔۔۔۔!! وہ تنگ آ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"تمہیں اٹھنا ہو گا مرینہ خان"

وہ سیدھا لیٹا چھت کو گھورتا بولا تھا۔۔

"میں نہیں اٹھوں گی۔۔۔۔ اور اب آپ مجھے یہ حکم نہیں دے سکتے ویسے بھی آپ کو

بیوی کی ضرورت ہر گز نا تھی تو اب یہ۔ کام میں کر بھی نہیں سکتی اس لیے بہتر ہو گا کہ

آپ خاموش رہیں۔ اور مجھ سے دور بھی۔۔"

وہ جتانے والے انداز میں۔ اسے بہت کچھ سمجھا گئی تھی۔۔

"یہ بالکل ٹھیک ہے کہ مجھے بیوی کی ضرورت نہیں تھی لیکن اب تم میرے کمرے میں

رہ رہی ہو میرے ساتھ میرا روم شئر کر رہی ہو تو تمہیں میرا ہر حکم ماننا

ہو گا۔۔۔۔۔ اور تم سے دور رہنا میری۔ مرضی ہے مجھے آئندہ مت سکھانا"

وہ اس کی طرف سے کروٹ لے کر پریشی کی طرف مڑ گیا تھا۔۔ وہ مرینہ خان کی

قربت کار وادار نہیں تھا لیکن وہ اسے اپنے لبوں لہجے سے بہت کچھ جتنا بھی چاہتا

تھا۔۔ مرینہ جواب میں چپ ہو گئی تھی اور بیڈ سے اٹھ کر صوفے پہ چلی گئی تھی۔۔۔

کمرے میں گمبھیر خاموشی تھی وہ رات سے اندھیرہ کیے بیڈ کر اون سے ٹیک لگا کے

بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اسکی نظریں تکیے پہ رکھے اپنے موبائل پہ اٹکی ہوئیں تھیں۔۔۔
 "تمہارے بغیر مجھے اپنا موبائل زہر لگتا ہے۔۔۔ میری ہر چیز تم سے آباد ہے اور تم نے
 کل سے مجھے نظر انداز کر رکھا ہے"

اس نے موبائل اٹھا کر سامنے وال پہ دے مارا تھا جس سے اسکا موبائل ٹوٹ کے زمین
 پہ آگرا تھا۔۔۔ رات سے وہ تکیے پہ سر رکھے آنسو بہا رہی تھی۔۔۔ موبائل کے
 گرنے کی آواز سے اسکے برابر میں لیٹی گریسی ایک دم اٹھ گئی تھی اور آنکھیں پھاڑے
 اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔
 "میاؤں"

اسنے ہیر کے ادا اس چہرے کو دیکھ کر اسکے ہاتھ پہ اپنا پنجا رکھا تھا اور اسے سے جیسے پوچھا
 تھا کہ کیا ہوا۔۔۔

"کچھ نہیں بے بی۔۔۔ تم بیٹھو میں تمہارے لیے دودھ لاتی ہوں"

وہ اسے جسم پہ ہاتھ پھیرتی اسکے چہرے پہ بوسہ دیتی اٹھی تھی۔۔۔ لیکن گریسی تیزی
 سے اسکے پاؤں سے آکے چپک گئی تھی اور پھر جیسے ہی اسکی نظر اسکے ٹوٹے موبائل پہ

میرے پاس "

وہ انکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔۔

"کیا کیا اب ولدان نے "

وہ اسکے لہجے سے ہی سمجھ گے تھے کہ ضرور ولدان کا کچھ مسئلہ ہوگا۔۔ کیونکہ ہیر کی لائف میں اسکا ایک ہی دوست ولدان تھا۔۔ باقی اسکی آج تک کوئی لڑکی بھی دوست نا تھی وہ لڑکیوں سے کافی حد تک دور بھاگتی تھی اور جب سے ولدان آیا تھا تب سے اسکا مزید کوئی دوست بھی نا بنا تھا۔۔ وہ جب بھی انہیں موڈ آف میں لگتی تو وہ سمجھ جاتے تھے کہ ولدان ناراض ہے یا وہ خود اس سے ناراض ہو کر بیٹھی ہے۔۔

"بابا۔۔۔

وہ بڑید کا لقمہ لیتی ہوئی رکی تھی۔۔

"کل یونی میں مجھے اسنے چھوڑ دیا۔۔ گھرا کیلے آیا اور جب کالز کیں تو ریسیدو نہیں کیں اور جب میں اس کے گھر گئی تو تب وہ شاور لینے چلا گیا اور رات سے اسنے مجھے کوئی کال بھی نہیں کی "

وہ ساری بات بتاتی بولی تھی جس پہ کریم صاحب مسکرا دیے تھے۔۔

"تو بیٹا ہو سکتا ہے وہ مصروف ہو، گھرا سے جلدی آنا ہو تمہیں پتہ بھی تو ہے وہ جاب بھی کرتا ہے شاید اس لیے جلدی آگیا ہو یونی سے ہاں یہ غلط بات ہے کہ اس نے تمہیں آگاہ نہیں کیا۔۔ ہو سکتا ہے کہ اسکا موبائل اس کی پہنچ سے دور ہو۔۔ ہو سکتا ہے کہ اسکا دل ناہو بات کرنے کا۔۔ ہو سکتا ہے اسکا بھی موڈ آف ہو۔۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ خود آپ سے کسی بات پہ ناراض ہو۔۔۔"

وہ اسے آہستہ آہستہ ساری وجوہات بتاتے ہوئے بولے تھے وہ اپنی بیٹی کی نیچر سے واقف تھے۔۔ ہر چھوٹی چھوٹی چیز پہ وہ ناراض ہو جاتی تھی اور پھر وہ اسی طرح اسے ہر بات ہر مسئلے کے الگ نئے نئے پہلو بتاتے تھے۔۔

"ہاں بابا بس آپ کسی نا کسی طرح اسکی سائیڈ لیتے ہیں۔۔ بہت اچھا جو لگتا ہے وہ آپکو۔۔ مجھ سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں نا آپ اسے مجھے تو لگتا ہے کہ آپ اسکے ڈیڈ ہیں میرے نہیں"

وہ خفگی سے بولی تھی کیونکہ وہ کبھی اسے سپورٹ نہیں کرتے تھے۔۔

"ارے۔۔۔۔۔ وہ ہنسے تھے۔۔۔"

"میں آپ کا ڈیڈ ہوں لیکن پیار میں آپ دونوں سے کرتا ہوں اب یہ بھی تو دیکھو وہ اپنے پیرنٹس اور فیملی سے کتنی دور یہاں اکیلے رہتا ہے۔۔۔ اب ہم ہی اسکی فیملی ہیں نا۔۔۔ اور میں اسکی سائیڈ نہیں لیتا میں آپکو سمجھاتا ہوں بس۔۔۔۔۔ باقی کرنا تو تم نے وہ ہے جو تمہارا دل کرتا ہے"

وہ اسکو دوسرا پیس پہ جیم لگا کے دیتے ہوئے بولے تھے۔۔۔

"بس کریں بابا۔۔۔ آپ آفس جائیں۔ اور آج میں آف کرونگی کوئی کلاس نہیں ہے"

"او کے بیٹا"

وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے جبکہ ہیر تو ولدان کی سپورٹ پہ غصہ ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ صبح بیدار ہوا تو وہ اسے صوفے پہ سوئی ہوئی ملی تھی۔۔۔۔۔ بیڈ سے اٹھ کر وہ فریش

ہونے کی غرض سے ہاتھ روم چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ واپس آیا تو وہ اب تک ویسے ہی سو رہی تھی۔۔ گھڑی میں ٹائم دیکھا تو ساڑھے سات بج رہے تھے۔۔ آٹھ بجے اسے آفس پہنچنا ہوتا تھا۔ ابھی وہ رات کے مطابق کپڑوں کے لیے اٹھانے کے لیے آگے بڑھ ہی رہا تھا جب اسے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس رکھے اسٹینڈ پہ دو سے تین طرح کی شرٹس اور ڈریس پینٹ ہینگر سمیت رکھی نظر آئیں تھیں۔۔ وہ صوفے کی طرف جانے کے بجائے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔ لائٹ بلیو، لائٹ پنگ اور وائٹ سادہ پریس کی گڈ شرٹس کے ساتھ نیوی بلیو کوٹ اور اس کلر کی ہی ڈریس پینٹ موجود تھی اور ساتھ میں چار مختلف طرح کی ٹائی بھی تھیں۔۔۔ وہ اسکی اس حرکت پہ مسکرا بھی ناسکا تھا۔۔

"اچھا آئیڈیا ہے خود کو بچانے کا۔۔۔"

وہ لائٹ بلیو شرٹ اور ڈریس پینٹ لے کر ڈریسنگ روم میں چینج کرنے چلا گیا تھا۔۔

آج اسے آفس سے پھر جلدی آنا تھا۔۔۔۔۔ رات کو ثانیہ بیگم نے چند لوگوں اور کچھ

رشتہ داروں سمیت ویسے کی تقریب رکھی تھی جس میں اسے شرکت کرنا لازمی

تھا۔۔۔۔۔ وہ پہلے تو چڑ گیا تھا لیکن پھر ولیمہ کو منع بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔ اس لیے

خاموش ہو گیا تھا۔۔

پرہشے پہ ایک نظر ڈال کر وہ تیار ہو کر کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

"پریشے اٹھ جائے تو اسے اپنے ساتھ رکھ کر ناشتہ ماما کی موجودگی میں کروانا اور پھر اسکو

شاوردلا کر تھوڑی دیر کھلانا باقی پھر ماما خود دیکھ لینگے"

وہ اسکی گورنیس کو حکم دیتا گھر سے نکل گیا تھا۔۔



"تمہارا موبائل کہاں ہے ہیر۔۔۔؟؟"

اور میری کالز کیوں نہیں اٹینڈ کیں۔۔ تمہارا نمبر کیوں بند جا رہا ہے"

وہ شام کے وقت اسکے گھر آیا تھا یہ اچھا تھا کہ وہ اسے لان میں بیٹھی مل گئی تھی۔۔ لیکن

ہیر نے جیسے ہی اسے دیکھا تھا بھاگتے ہوئے اندر کی جانب مڑ گئی تھی اور ولدان اسکے

پیچھے بھاگتا ہوا سوال پہ سوال کر رہا تھا۔۔ جبکہ ہیر اپنے بیڈروم میں جا کر اپنا دروازہ بند

کر چکی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اس سے ملنا بھی نہیں چاہتی ہے۔۔

"کیا بچوں والی حرکت ہے یہ ہیر۔۔۔"

کیا مصیبت ہے یار"

وہ۔ سیڑھیاں تیزی سے چڑھتا اسکے پیچھے آیا تھا اور اب دروازہ بند دیکھ کر اسکا خون

کھول اٹھا تھا۔۔۔۔

"کھولو دروازہ یار۔۔۔"

وہ زور سے دستک دیتا ہوا چیخ کے بولا تھا جب کہ وہ خاموش دروازے سے لگی اسے سن

رہی تھی۔۔۔۔

"یہاں سے چلے جاؤ ولدان۔۔۔۔ میں نہیں آؤنگی باہر"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اندر سے ہی بولی تھی۔۔۔

"ایسے کیسے باہر نہیں آؤگی۔۔۔۔ منٹ کے اندر باہر آؤ ہیر۔۔۔ میرا غصہ نہیں بڑھاؤ"

وہ تیز آواز میں بولا تھا اسکے لہجے میں نرمی کی جگہ آج پہلی دفعہ سختی تھی۔۔۔ ورنہ وہ

محبت بھرے لہجے سے ہمیشہ اس سے بات کرتا تھا۔۔

"آرہی ہو کہ نہیں"

جب ہیر کا کوئی جواب نا آیا تو وہ اور غصے میں آگیا تھا۔۔

"جاو ولدان"

وہ ضبط سے بولی تھی۔۔۔

"آئے سیڈ؟ لیس اور نو۔۔۔ جسٹ لیس اور نو۔۔۔"

وہ غصے سے ایک ایک لفظ چباتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"نو۔۔۔"

وہ بول کر بیڈ پہ بیٹھ گئی تھی۔۔۔ جبکہ ولدان خاموش ہو کر کمرے سے منسلک کھڑی کو دیکھنے لگا تھا جو کہ زرا سی کھلی ہوئی تھی۔۔۔

ہیرا سکی آواز ناپا کر پر سکون ہو گئی تھی اور بیڈ پہ۔ لیٹ گئی تھی۔۔۔ اسکی ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹک رہی تھیں ابھی وہ سکون۔ کاسانس لے پائی تھی تب کھڑکی سے کوئی آیا تھا۔۔۔ وہ ایک دم لیٹے سے بیٹھ گئی تھی۔۔۔ جبکہ ولدان کھڑکی بند کرتا اب اسکے پاس آیا تھا۔۔۔

"نو۔۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔؟

وہ اسکے قریب آتا غصے سے اسکی بات دہرائی تھی وہ اسکے نوپہ ہی بھڑک گیا تھا۔

"ہاں نو۔۔۔ اب بولو کیا کرو گے"

وہ لاپرواہی سے بیٹھی رہی تھی۔۔۔

"میں تمہارا منہ توڑ دوں گا ہیر۔۔۔۔"

مجھے تنگ مت کیا کرو۔۔۔۔

میں سچ میں اب چمٹ لگا دوں گا تم کو"

وہ سر کے بال سیٹ کرتا غصے پہ قابو کرنے کی کوشش میں آہستہ آواز میں بولا تھا۔

"اور تم یہ سب کر کے بچ جاو گے۔۔۔۔۔ جان سے مار دوں گی تمہیں میں اسکے بدلے"

وہ ہددرمی سے اس سے زیادہ تیز آواز میں بولی تھی۔۔

"تم نہیں سدھر سکتیں۔۔۔۔۔"

وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا توبہ کرتے بولا تھا۔

"مجھ سے بات نہیں کرو میں ناراض ہوں تم سے"

اور میرے ساتھ بھی نہیں بیٹھو"

وہ اسکو اپنے پاس سے دور ہٹاتی ناراضگی سے بولی تھی۔۔

"او۔۔ ناراض تو میں تھا۔۔۔ یہ کب سے ہوئی" وہ دل میں سوچ کر رہ گیا تھا کیونکہ جب

بھی وہ ناراض ہونا چاہتا تھا تو وہ پہلے سے خود ہی ناراض ہو کر بیٹھ جاتی تھی۔۔۔۔۔

"تو تمہیں منانے کے لیے میں کیا کروں اب"

وہ خود کی ناراضگی بھول کر صلح والے اسٹائل میں بولا تھا ویسے بھی وہ اک دن سے زیاد

اس سے ناراض یا خفا نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں تو تم نے ایسے کیسے مجھے یونی میں اکیلے چھوڑا۔۔ ویسے تو بہت پابندیاں لگاتے ہو

یہاں مت بیٹھو۔۔۔ ادھر جاو۔۔۔ ادھر جاو۔۔۔ اس سے بات نا کرو۔۔ اکیلے مت

آیا کرو۔۔۔ یہ پہنا کرو وہ پہنا کرو" تو اس دن کیسے مجھے اکیلے چھوڑا۔۔۔

وہ انگلی کی مدد سے ایک اک اسکی کی گئی ہدایتیں گن کر بتا رہی تھی۔۔

"اس دن غلطی ہو گئی مجھ سے ریسوٹورنٹ سے ایک ضروری کال آگئی تھی۔۔ مجھے

ایمر جنسی میں وہاں جانا پڑا تھا۔۔۔ اور پھر دوپہر میں تک میں وہاں رہا اور جس وقت

گھر تم آئیں تمہیں اس وقت میں کتنے گندے حلیے میں تھا تب ہی تمہیں ایکسکیوز کر کے نہانے گیا تھا۔۔۔ اور کال مس ہو گئیں ورنہ تمہیں کبھی انگور کیا ہے کیا؟

وہ آہستہ آہستہ اسے بتاتا آخر میں سوال پوچھ بیٹھا تھا۔

"تمہیں پتہ بھی ہے رات کو میں نے کتنے اپنے آنسو ضائع کیے ہیں۔۔۔ تم نے

میرے رات میں مسیج کا بھی جواب نہیں دیا"

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی تھی۔۔

"تھک گیا تھا رات کا کھانا کھائے بغیر ہی سو گیا تھا جلدی اور پھر موبائل کا بھی صبح ہوش آیا اور صبح سے تمہیں مستقل کالز کر رہا تھا۔۔"

"جو بھی تھا ولدان۔۔ تم میرے اکلوتے دوست ہو تم ایسے مت کیا کرو مجھے بہت

تکلیف ہوتی ہے میں نے کبھی کسی کو تم پہ برتری نہیں دی، تم سے بہت اٹیچ ہوں

میں۔ تمہارا نظر انداز کرنا برداشت نہیں ہوتا۔۔۔"

وہ اس کے کندھے پہ سر ڈال کر آنسو بہاتی بولی تھی۔۔

"تم صرف اٹیچ ہو جب کہ میں۔ تم سے محبت کرنے لگا ہوں۔۔ تمہارے علاوہ مجھے کچھ

نظر ہی نہیں آتا"

وہ۔ دل میں سوچ کر رہ گیا تھا۔۔۔

"سیم ہئر ہیر۔۔۔۔ پاکستان میں صرف تمہارے لیے ہی ہوں میں ورنہ لندن میں

ہوتا۔۔ تم ہمیشہ میرے ساتھ رہنا"

اور تمہارا موبائل۔ کہاں ہے"

وہ پیار سے کہتا آخر میں موبائل کا پوچھنے لگا تھا جس پہ ہیر روتے ہوئے بھی مسکرا دی

تھی۔۔ NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم مجھے نیویٹسٹ موبائل دلار ہے ہوا بھی کیونکہ صبح ہی میں نے غصے میں اپنا موبائل

دیوار کو گفٹ کر دیا تھا۔۔۔۔ اور دیکھو سم Sim محفوظ ہے میرے۔ پاس"

وہ کھڑی ہو کر جینز کی جیب میں سے سم نکالتی ہوئی بولی تھی اور اسے دکھائی تھی۔۔

"سر سلی۔۔ کوئی حال نہیں ہے تمہارا۔۔ سمجھو ہوا میں اڑ گئے ڈیڑھ دو لاکھ روپے

میرے *

وہ اس سے سم لیتا اپنے موبائل کو ر میں رکھتا اس سے بولا تھا۔۔ اور آخر میں منہ بھی

بنایا تھا۔۔

"کوئی بات نہیں میں اپنا کریڈٹ کارڈ لے لیتی ہوں اگر تمہیں پیسوں کی اتنی پرواہ ہے تو"

وہ کہہ کے الماری کی طرف مڑی ہی تھی جب ولدان نے اسکی کلائی تھام کر اپنے سامنے کیا تھا۔۔

"اتنے پیسے کا تو میں۔ ہماری دوستی کا صدقہ اتارتا ہوں۔۔ اور تم یہ بات کرتی ہوں۔۔۔ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ جو دورہ پڑتا ہے آپکو موبائل توڑنے کا اس پہ ہلکا ہاتھ رکھیں"

وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا بولا تھا جب کہ ہیر جھینپ گئی تھی۔۔

"چلیں ولدان *

واسکو اسٹل دیکھ کر بولی تھی کیونکہ وہ اب تک اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"ہا۔۔ ہا۔۔۔ پہلے چادر لے لو یا کپڑے چینج کر لو پھر چلتے ہیں"

وہ اسکو جینس ٹی شرٹ کو دیکھ کر بولا تھا جب کہ وہ سر ہلا کر چنچ کرنے چلی گئی تھی۔۔

پکڑ کے رہ گیا تھا کیا تھی وہ لڑکی۔۔۔۔۔

"کیا مصیبت ہے۔۔۔ تم جب ہیلز نہیں پہن کر چل نہیں سکتیں تو ضرورت کیا ہے
انہیں پہننے کی"

وہ اسکو کمر سے پکڑے سیدھا کرتے ہوئے چڑ کر بولا تھا۔۔۔ وہ خود بھی سیاہ تھری پیس
میں شاندار لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ کچھ کہنے کے بجائے زمیں پہ بیٹھ گئی تھی اور صبر کر کے رہ گئی تھی۔۔۔۔۔
"کیا ہو گیا ہے اب اٹھو۔۔۔ گرنے سے بچا تو لیا ہے۔۔۔ اب کیوں بیٹھ گئی ہونچ
راستے میں۔۔۔۔۔"

وہ اسکو قالین پہ بیٹھا دیکھ کر جھنجلا کے رہ گیا تھا۔۔۔ اور جب وہ اس پہ چلایا تو وہ رودی
تھی۔۔۔

"اف۔۔۔ مرینہ خان۔۔۔ کیا ہے اب"

وہ زبردستی اسکو روتا دیکھ کر ڈریس پینٹ کوزر اوپر کرتے جھک کر نیچے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

"میں یہاں بے عزت کرنے کے لیے ہی آئی ہوں۔۔۔ آپ نے کوئی کمی نہیں چھوڑی

"آج کی رات تم اتنی حسین پری جیسی لگ رہی ہو پھر بھی مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ میں

حسین ہوں کہ نہیں۔۔ کیا تمہیں اپنی خوبصورتی پہ یقین نہیں ہے"

وہ اسکے ہوشربا حسن کا جائزہ لیتا ہوا مدھم لہجے میں بول رہا تھا۔۔ اور اسکے تیزی سے چلتے

ہوئے ہاتھ تھام چکا تھا۔۔۔

"نہیں آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔ اگر میں پیاری حسین ہوتی تو آپ مجھے تھپڑ

لگانے کے بجائے مجھ سے پیار کرتے جیسے سب ہسپینڈز اپنی وائف سے کرتے

ہیں۔۔۔۔ جھوٹ بول رہے ہیں آپ۔۔۔"

وہ سرنفی میں ہلاتی اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔۔۔۔ جبکہ بالاج اسکی ڈیپ ریڈ

لپ اسٹک سے سجے ہونٹ پہ جھکا تھا اور جیسے ہی وہ اسکے لبوں کو قید کرنے لگا تھا میرینہ

ہاتھ قالین پہ رکھ کر پیچھے کھسکی تھی۔۔۔۔۔

"واٹ"

بالاج کو اسکا ایکدم پیچھے کھسکنا شدید برا لگا تھا۔۔۔۔۔ اس لیے وہ تپ کر بولا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں پسند یہ سب"

وہ اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتی چہرے پہ ناپسندگی سجائے بولی تھی۔۔۔

"اب کیا میں تمہاری پسند سے چلوں گا" اسے اسکی بات پہ غصہ آیا تھا وہ کیسے بچوں والی باتیں کر سکتی ہے۔۔۔

"اگر آپ نے اب کیا ناتا میں رو دوں گی۔۔۔۔"

وہ میکسی کو سنبھالتی اٹھنے ہی لگی تھی جب بالاج نے کلانی سے پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

"روتو تم اب بھی رہی ہو موس مرینہ خان"
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکے سرخ لبوں پہ انگوٹھا پھیرتا دانت کچکچا کے بولا تھا۔۔۔

"مجھے میرے گھر چھوڑ کر آئیں آپ"

"ورنہ میں روتی ہی رہوں گی"

وہ بچکانہ لہجہ اپنائے بار بار منہ بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

"اور نہیں چھوڑ کے آؤں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسنے اسکی نیلی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔

"تو وہاں کے ساتھ چلی جاونگی میں"

وہ ایک بار پھر روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

"واو۔۔۔۔۔ میری اجازت لوگی پھر جانے کے لیے یا خود سے چلی

جاوگی۔۔۔۔۔"

وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا سے بانہوں میں بھرتا ہوا بولا تھا۔۔۔ جبکہ مرینہ نادانی میں

اس کے قریب جاتی رہی تھی۔۔۔ وہ ناانداز طریقے میں بھول کر بیٹھی تھی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یس۔۔۔۔۔ کیا آپ نے اجازت لی ہے مجھے اس طرح اٹھانے سے پہلے"

وہ اسکی گود میں بھڑک کر بولی تھی ایک پل کو تو مرینہ کو غصہ آ گیا تھا۔۔

"مجھے اجازت کی ضرورت نہیں ہے یہ میرا حق ہے۔۔۔۔۔"

وہ اسکو بیڈ پہ ڈالتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔ مرینہ بیڈ کراون سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئی تھی جبکہ

بالاج اب میکسی اسکے پاؤں سے زرا اوپر کر کے اسکے ہیلز اتارنے لگا تھا۔۔۔ وہ اسکی ہلکی

گلابی پنڈ لیاں دیکھ کر ایک بار پھر افسوس کے رہ گیا تھا۔۔

"او۔۔۔ پر سورات تو میں بالاج سکندر کی بیوی نہیں تھی اسے بیوی کی ضرورت نہیں تھی اور آج تو بالاج سکندر کو اپنے حق یاد آگے ہیں۔۔۔ کلیپنگ نابالاج سکندر۔۔۔ اتنی جلدی بہک گئے"

وہ مزاق اڑانے والے انداز میں بولی تھی اسے شدید ترین غصہ آیا تھا وہ ایسے کیسے کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ بالاج کے ہاتھ اسکے پاؤں پہ جم گئے تھے۔

"مجھے اجازت کی ضرورت نہیں ہے یہ میرا حق ہے۔۔۔"

وہ اسکو بیڈ پہ ڈالتا ہوا بولا تھا۔۔۔ مرینہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئی تھی جبکہ بالاج اب میکسی اسکے پاؤں سے زرا اوپر کر کے اسکے ہیلز اتارنے لگا تھا۔۔۔ وہ اسکی ہلکی گلابی پنڈلیاں دیکھ کر ایک بار پھر اف کر کے رہ گیا تھا۔

"او۔۔۔ پر سورات تو میں بالاج سکندر کی بیوی نہیں تھی اسے بیوی کی ضرورت نہیں تھی اور آج تو بالاج سکندر کو اپنے حق یاد آگے ہیں۔۔۔ کلیپنگ نابالاج سکندر۔۔۔ اتنی جلدی بہک گئے"

وہ مزاق اڑانے والے انداز میں بولی تھی اسے شدید ترین غصہ آیا تھا وہ ایسے کیسے کر سکتا

تھا۔۔۔۔۔ جبکہ بالاج کے ہاتھ اسکے پاؤں پہ جم گئے تھے۔۔۔ وہ لمحہ بھر خاموش ہو گیا تھا۔۔۔ اور پھر چند لمحے سوچنے کے بعد وہ کچھ نابولا تھا بلکہ بیڈ سے اٹھ گیا تھا اور اس پہ ایک بھی نظر ڈالے بغیر اٹھ کر باتھ روم چلا گیا تھا۔۔۔

مرینہ کو لگا تھا وہ ہار ش ہو گا اسے پھر سے مارے گا۔۔۔ اسے غصہ آئے گا لیکن وہ حیران رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ بغیر رد عمل کیے چلا گیا تھا۔۔۔ جبکہ وہ اسکے کردار پہ انگلی اٹھا گئی تھی۔۔۔۔۔

"کیسے ہو سکتا ہے یہ" NEW ERA MAGAZINE
Novels | Articles | Books | Poetry | Interviews
وہ باتھ روم کا دروازہ گھورتی پریشانی سے سوچنے لگی تھی۔۔۔۔۔ اور پھر اسے کچھ جواب ناملا تو وہ بھی ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

"تم نے معلوم کیا یا ر۔۔۔۔۔؟"

کیا ریجسٹریشن کرائی اسنے"

وہ جیسے ہی کلاس میں آیا تھا وہاں ج کے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھتا بولا تھا۔۔۔۔۔

"نہیں، لیکن میں چیک کر لوں گا کیا پتہ کروائی ہو"

وہ نوٹ بک سے نظر ہٹاتا ماہر سے بولا تھا۔۔

"اور اگرنا کرائی ہو تو کل آخری تاریخ ہے پھر کیا ہوگا"

وہ ایک دم دل پہ ہاتھ رکھتا بولا تھا وہاں کو اسکے انداز پہ ہنسی آئی تھی۔۔

"جو تم چاہ رہے ہو نا ماہر۔۔۔ ویسا ہونا امپا سبل ہے۔۔ وہ لڑکی تمہیں کچا چبا جائے گی وہ

تمہاری اور گرل فرینڈز کی طرح ہر گز نہیں ہے۔۔ شی ازویری شارپ"

وہ اسکے علم میں اضافہ کرتا بولا تھا۔۔۔۔۔

"میں یہ ہی تو چاہتا ہوں کہ وہ کچا چبا جائے۔۔۔۔"

وہ ایسے بولا تھا جیسے وہ اسکے دل کی آرزو ہو۔۔

"خاموش یار۔۔۔۔۔ اسکو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش بھی مت کرنا وہ اچھی اور

اپنے کام سے کام رکھنے والی لڑکی ہے۔۔۔"

وہاں کو اس دن پہنچ والی ملاقات یاد آگئی تھی۔۔

"ہاہاہا۔۔۔ کام سے کام رکھنے والی۔۔۔۔۔ سر سیلی۔۔۔ ایک بوائے فرینڈ تو اسکے ساتھ گھومتا ہے اور ناجانے کب کب کون سے بوائے فرینڈز کس وقت کے ساتھ اسکے ساتھ رہتے ہونگے۔۔ دیکھ بھائی یہ لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں یونی میں ایک بندہ الگ، شاپنگ کے ٹائم ایک بندہ الگ۔۔ کوچنگ کے ٹائم الگ۔۔ دنڑلنچ کے لیے الگ۔۔۔ تو کا سمجھ رہا ہے ان آفت کی پڑیوں کو *

ماہر ناجانے اسے کیا سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہاں نے اسکی باتوں سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں تھیں۔۔۔

"کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو۔۔ یہاں تو سب ایک جیسی ہوتی ہیں"

وہ کیسے بھول سکتا تھا اس واقعے کو۔۔۔ وہ ماہر کو ہی ٹھیک سمجھ رہا تھا۔۔۔۔۔ ابھی وہ مزید وہاں کے زہن میں اور باتیں ڈالتا لیکن ٹیچر کے آنے کی وجہ سے سب بورڈ کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔

صبح وہ اٹھی تو کمرے کو اسنے اکیلا پایا تھا۔۔ اپنی دونوں آنکھیں مسل کر اسنے ہاتھ روم کو

دیکھا تھا جس کا دروازہ بند تھا پھر اسکی نظر گھڑی پہ گیء تھی جہاں صبح کے گیارہ بج رہے تھے۔۔۔

"ہاں اتنا ٹائم لے گیء میری نیند"

وہ ہڑبڑا کر لیٹے سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔!!

"بالاج تو چلے گئے ہونگے۔۔۔۔۔؟ ویسے تو بڑا کہہ رہے تھے آفس کے کپڑے

تم نے نکالنے ہیں رات میں نے ریڈی بھی نہیں کیے پھر بھی مجھے نہیں

اٹھایا۔۔ اسٹریج" NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنی طرف سے باتیں اخذ کرتی پاؤں میں چپل اڑس کر فریش ہونے کی غرض سے

اٹیج باتھ میں گھس گئی تھی۔۔۔

تیار ہونے کے بعد وہ نیچے آئی تھی۔۔۔ پہلے دن کی بانسبت وہ آج اچھی خاصی تیار

تھی۔۔۔ اور نج اور سرخ امتزاج کا سوٹ پہنے ہلکے میک اپ اور جیولری کے ساتھ وہ

پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ ثانیہ بیگم اسے نیچے ہی مل گئیں تھیں۔۔۔۔۔

"اسلام و علیکم ماما۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔۔۔"

وہ صوفے میں ان کے برابر میں بیٹھتی بولی تھی۔

"ماشاء اللہ! اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے بہت پیاری لگ رہی ہے میری
بیٹی۔۔۔۔ کیسی ہو تم۔۔۔"

وہ اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتی اسکا سجا سنورا روپ دیکھ کر خوش ہوئیں تھیں۔۔

"ماما میں بہت پیاری اور اچھی ہوں"

وہ مسکرا کر بولی تھی اور انکی گود میں بیٹھی پریشے کو دیکھنے لگ گئی تھی۔۔

"مرینہ۔۔۔ میری ہمیشہ سے بیٹی کی بڑی خواہش تھی لیکن اللہ نے مجھے بیٹی نہیں

دی۔۔۔ اور اب شکر ہے کہ تمہارے روپ میں مجھے بیٹی ملی ہے۔۔ تمہیں اپنے گھر

میں دیکھ کر میرا دل بہت خوش ہوتا ہے اور جب تم مسکراتی ہوئی نظر آتی ہو تو اور دل

خوش ہوتا ہے۔۔ تم۔ خوش رہو اور ہمیں خوش رکھو۔۔۔ بس۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ تھا متیں محبت بھرے لہجے میں بولیں تھیں۔۔۔ مرینہ انکا بیٹی کہنے پہ۔ اور

اس قدر محبت پہ تھوڑی سی افسردہ ہو گئی تھی۔۔۔

"شکریہ ماما۔۔۔" وہ بے ساختہ انکا ہاتھ اپنی دونوں آنکھوں سے لگا کر بولی تھی۔۔

"اور بیٹا اب یہ تمہاری بیٹی ہے۔۔۔ تمہیں پتہ ہے بالاج اس کے لیے بہت پائسیسوسو ہے اور بہت روکھا بھی ہو سکتا ہے وہ تم کو وہ اہمیت نادے رہا ہو جو اسے تمہیں دینی چاہیے لیکن پھر بھی اگر تم چاہو تو اسے بدل سکتی ہو۔۔۔ بیٹا اس نے بہت ڈپریسڈ تین سال گزارے ہیں میرے بچے نے بہت قربانیاں دی ہیں۔۔۔ بہت سفر Suffer کیا ہے۔۔۔ اور اب جا کر وہ تھوڑا بہتر ہوا ہے۔۔۔ وہاں اور اسکی بھی اب دوستی ختم ہو چکی ہے۔۔۔ لیکن میں چاہتی ہوں کہ تم اسے اپنے پیار سے خود میں سمیٹ لو۔۔۔۔ اور پریشے کو بھی۔۔۔۔۔ مجھے یقین ہے بالاج تمہیں کبھی مایوس نہیں کرے گا۔ وہ تم سے بہت محبت کرے گا۔۔۔۔۔ بس وہ ابھی ڈپریسڈ ہے۔۔۔۔۔ اور اگر وہ تمہارے ساتھ کبھی زیادتی کر جاتا ہے تو بیٹا اسے معاف کر دینا کیونکہ تمہارے معاف کرنے سے پہلے ہی وہ اپنے غلطی ایکسپٹ کر چکا ہو گا۔۔۔ وہ صرف سخت دکھانا چاہتا ہے لیکن اندر سے بہت نرم ہے۔۔۔ وہ شویہ کرتا ہے کہ اسے فرق نہیں پڑتا لیکن اسے زرا اسی چیز سے فرق پڑتا ہے۔۔۔ اور یہ چیز تم نے ان تین دنوں میں محسوس بھی کی ہو گی۔۔۔ بس میرے بیٹے تم اسے محبت دو۔۔۔۔۔ پیار دو۔۔۔۔۔ پلیز"

وہ اسے محبت بھرے لہجے میں اسے سمجھا رہی تھیں۔۔۔ جبکہ مرینہ انک ساری باتیں

بہت بھلی لگیں تھیں وہ چاہتی تھی کہ وہ اس سے بالاج کے بارے میں بات کرے
 اسے اسکے بارے میں معلومات دے۔۔ وہ بالاج کو جاننا چاہتی تھی۔۔ اور اسکا احساس
 عادت تو وہ تب ہی جان گئی تھی جب اسے بخار تھا اور اسنے غصے کے بعد بھی اسے جو س
 اور ٹیبلٹ بھجوائیں تھیں اور کل رات تو وہ اسے کتنی محبت سے ٹریٹ کر رہا تھا جب
 اسنے اسے اٹھایا تو اسکی ہاتھوں کی نرمی اسے اس چیز کا احساس
 کرا گئی تھی کہ وہ واقعی روڈ ہے نہیں بس بنتا ہے۔۔۔ اور کل رات کے بعد اسے
 معلوم بھی ہوا تھا کہ وہ باتیں انٹرٹیننگ کرتا ہے۔۔۔ اور جب وہ رات ایک بجے روم
 میں آئی تھی اسکا ڈانٹنا اسکا ان چاہے لہجے میں پرواہ کرنا اسے رات دیر تک باہر نا بیٹھنے جی
 تلقین کرنا مرینہ کو اچھا لگا تھا لیکن وہ کل رات کیا کر گئی تھی اس نے اسکے کردار پہ انگلی
 اٹھائی تھی اور اسنے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ وہ سچ میں انسپائر ہو گئی تھی ۔

"ماما انہوں نے کہا تھا وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔ اور نا ہی وہ مجھے بیوی
 مانتے ہیں۔۔۔ اور انہوں نے مجھ پہ غصہ بھی کیا"

وہ نظریں نیچے جھکائے بولی تھی۔۔ سلیپ کی بات وہ چھپا گئی تھی۔۔ کیونکہ کل جو
 اسنے کیا وہ بھی کسی سلیپ سے کم نا تھا

تمہارے بابا سے آج رات ہم۔ دونوں لڑینگے "

وہ اسکے گال پہ بوسا دیتی اسکی آنکھوں میں جھانکتی بولی تھی۔۔

"یس کرونا ولدان "

وہ فون کال سے لگے بیس منٹ سے بالکونی میں کھڑی تھی۔ اسکا دایا ہوا نیو فون وہ
جم کے استعمال کر رہی تھی۔۔

"یار میں کیسے یس کروں ایک ہی دن تو آف ملے گا، اس دن میں ریسٹورینٹ کی چیکنگ
کرونگا سارے حساب چیک کرونگا۔۔۔۔۔ یونی کی وجہ سے وقت نہیں دے پاتا
تمہیں معلوم تو ہے "

وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگایے سونے کی تیاری میں تھا لیکن ہیر کے فون نے اسکی ساری
نیند بھگادی تھی۔۔

"تم مجھے انکار کر رہے ہو ولدان "

وہ ناراضگی سے بولی تھی۔۔

"یار۔۔۔ مجھے بھی تو سمجھونا۔۔۔ تھک جاتا ہوں روز *"

وہ بے زاریت سے بولا تھا۔۔۔ ہیرا سے پکنک کے لیے انسٹ کر رہی تھی۔۔۔ انکا ڈیپارٹ فارم ہاوس جا رہا تھا۔۔۔ ہیرا پیچھے پڑ گئی تھی کہ وہ دونوں بھی جائینگے جبکہ ولدان ایک دن چھٹی ملنے پر خوش تھا کہ پکنک پہ ناجائینگے تو آف مل جائے گا لیکن ہیرا سے مستقل منارہی تھی جبکہ ولدان کانٹرسٹ بھی نا تھا۔۔۔

"او کے سیٹ * گڈ نائٹ پھر۔۔۔!"

وہ ابھی فون بند کرنے ہی لگی تھی جب ولدان کی آواز پہ مسکرا کے رہ گئی تھی۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"او کے چلینگے تم پاس Passes لے لینا۔۔۔۔۔ اور کچھ؟"

وہ جلدی سے بولا تھا جب کہ ہیرا کھکھلا کے ہنسی تھی۔۔۔

"تم نا چلتے تو تمہیں پتہ ہے میں اکیلی چلی جاتی۔۔۔۔۔ *"

"ہاں بھئی میں اپنی ہیرا سے کچھ بھی ایکسپیکٹ کر سکتا ہوں مجھے پتہ ہے تم جا سکتی ہو اکیلی" وہ چڑ کر بولا تھا۔۔۔

"ہائے یار۔۔۔ میں تو مزاق کر رہی تھی لیکن تم تو بہت ڈیش نکلے" وہ اسکی بات سن کر

ہکا بکا رہ گئی تھی۔۔۔

"میں بھی مزاق کر رہا تھا اب ناراض ہونے کی تیاری مت پکڑو۔۔۔ میں اب نہیں

منانے والا۔۔۔"

ولدان پھر چڑا تھا۔۔۔۔۔ پاگل تھی وہ۔۔۔ بس ہر بات پہ منہ بناتی تھی تاکہ بس میں

مناتار ہوں۔۔

"اچھا تم سو جاو میں چائے بنانے جا رہی ہوں *"

وہ اسکو جلانے کے لیے بولی تھی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"خبردار جو تم بیڈ سے ہلیں نا قدم زمیں پہ رکھا۔۔۔ میری نیند خراب کر کے اب تم نے

چائے پینی ہے تاکہ ساری رات جاگتی رہو۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے چائے کی۔۔۔ لیٹو

اور کمبل لو اور مجھ سے بات کرتی رہو جب تک میں سو نہیں جاتا"

وہ۔ اسکو ڈانٹ ڈپٹ کے بول تھا جبکہ ہیر منہ پہ ہاتھ رکھتی اپنے قہقہے روک رہی

تھی۔۔۔

وہ آفس سے جب سے گھر آیا تھا وہ تب سے کمرے میں بند تھا اس سارے وقت میں نا
 مرینہ کمرے میں آئی تھی نا وہ کمرے سے باہر گیا تھا۔۔ اس کا موڈ عجیب سا ہو رہا
 تھا۔۔ کل رات جو ہوا تھا۔۔۔ وہ ویسا تو نہیں چاہتا تھا۔۔ اسے کتنا غلط سمجھ لیا تھا مرینہ
 نے۔۔۔ وہ تو ہرگز ویسا نہیں چاہتا تھا۔۔ کیا وہ اسکی قربت کے لیے اتنی جلدی بہگ گیا
 تھا۔۔ اسنے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔ وہ صرف اسکی آنکھوں میں دیکھی تکلیف کم کرنے کا
 مددوا کر رہا تھا۔ وہ اسے اسکے گھر بھی لے کے جاتا اس سے معافی مانگنے کا بھی ارادہ رکھتا
 تھا لیکن مرینہ اسے بہت غلط سمجھ گئی تھی سارا دن آفس میں وہ یہ ہی سوچتا رہا
 تھا۔۔ اور اب بھی اسکے چہرے پہ ایک کہانی رقم تھی۔۔ رات بھر وہ سونا پایا تھا اور صبح
 اٹھتے ساتھ ہی وہ آفس کے لیے نکل گیا تھا۔۔ ایک تو صبح سے وہ بھوکا تھا اور اب اسکا
 سر شدید درد کر رہا تھا جیسے ابھی سر کی نسیں پھٹ چائیں گی کیا ایک بار پھر وہ ڈپریشن
 میں جا رہا تھا۔۔۔ اسکی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔ وہ اپنی
 ہی سوچوں میں مگن تھا جب مرینہ دروازہ وا کر کے کمرے میں داخل ہوئی
 تھی۔۔ اپنے سینے سے لگائے پریشے کو اسنے بیڈ کے بیچ و بیچ ڈالا تھا شاید وہ کھیلتے کھیلتے
 سو گئی تھی۔۔۔ اسنے نظریں اٹھا کر ساکت بالاج کو دیکھا تھا جو آنکھیں موندے بیڈ
 کراون سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔۔ مرینہ کو لگا تھا کہ وہ سو رہا ہے۔۔۔ اس لیے وہ

بے دھیانی میں اس کے قریب آئی تھی اور اسکے کندھے کو ہلایا۔ تھا۔۔

"بالاج۔۔۔۔"

آرام سے لیٹ جائیں۔۔۔۔۔۔ ایسے تو تھک جائنگے "

وہ اسکے افسردہ چہرے کو دیکھتی فکر مندی سے بولی تھی۔۔۔ جبکہ بالاج خاموشی سے

اسٹل بیٹھا رہا تھا۔۔

"بالاج۔۔۔ آپ۔۔ آپ کو تو نـخ۔۔ بخار ہے"

وہ ایک دم اپنا ہاتھ اسکے ماتھے کے بکھرے بالوں تک لے گئی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اس نے

اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا اسکا ہاتھ بری طرح جل رہا تھا وہ اب واقعی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

"مرینہ گیٹ آوٹ۔۔۔۔"

وہ آنکھیں بند کیے ہی غصے کی شدت سے تیز لہجے میں بولا تھا وہ اسکو ایک نظر دیکھنا بھی

نہیں چاہتا تھا اور اسکا وجود بالاج کو زہر لگ رہا تھا۔۔۔ مرینہ اسکی آواز سے دہل کر پیچھے

ہٹی تھی۔۔۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ بالاج"

وہ پہلے تو پیچھے ہٹ گئی تھی پھر بعد میں ہمت کر کے اسکے سامنے آئی تھی اور اسکے پاس
بلکل اسکے سامنے بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

"تمہیں سمجھ نہیں آتا کہ کیا کہا۔۔۔۔۔ جاو یہاں سے۔۔۔ میرے سر میں مزید
درد نہیں کرو"

بالاج نے آنکھیں کھول کر اسے اپنے سامنے دیکھا تھا جو سیاہ کلیوں والی فرائیڈ پینے تیار
ہوئی اسکے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔

"آ۔۔۔ آپ کے سر میں درد ہو رہا ہے!! آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا میں دبا دیتی
ہوں"

وہ فوراً فکر مندی سے بولی تھی۔۔ جبکہ بالاج اسکا بدلہ لاروپ دیکھ کر حیرانگی سے اسے
دیکھ رہا تھا کل تک وہ کس طرح اسے خود سے دور کر کے اپنی زیادتی کا بدلہ لے رہی تھی
اور آج سب بھول کر اسکے سامنے بیٹھی اسکی دلجوئی کر رہی تھی۔۔

"تم اگر یہاں سے چلی جاو گی تو میرا درد خود سیٹ ہو جائے گا۔۔ اگر آپ کو برانا لگے تو
آپ یہاں سے جاسکتی ہیں ورنہ مجھے مجبور نا کرو کہ میں تم پہ غصہ کروں یا پھر سے

تمہارے ساتھ کچھ غلط کروں "

وہ تحمل بھرے انداز میں خود پہ کمال کر ضبط کر کے آہستہ آہستہ نرم لہجے میں بولا

تھا۔۔۔۔۔ اسنے سوچ لیا تھا کہ اب اس پہ بلکل غصہ نہیں کرے گا۔۔۔

"یہاں سے جا کر میں کہاں جاؤنگی۔۔۔۔۔ ایسے کرینگے تو میں رونے لگ

جاؤنگی۔۔۔ میں یہاں سے باہر نہیں جاؤنگی آپ کے پاس ہی رہونگی "

وہ تھوڑی سی آنکھوں میں نمی لائے نم لہجے میں بولی تھی اور بالاج کا ہاتھ جو بالاج کی گود

میں تھا۔۔۔ اسے آہستگی سے تھام کر اسکی پشت سہلانے لگی تھی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اففف۔۔۔۔۔ میرا صبر مت آزماو مرینہ "

وہ اس سے اپنا چھڑانا ضبط سے بولا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ مرینہ ایک خفگی بھرنگاہ اس

پہ ڈال کر تھوڑا سا مزید آگے بڑھ کر اسکے کشادہ سینے پہ اپنا سر ٹکا کر اپنے دونوں ہاتھ

اسکے گرد ہائل کر لیے تھے۔۔۔

"تو آپ خاموش رہیں اور مجھے محسوس کرنے دیں "

وہ اسکے گرد حائل کیے بازو مزید تنگ کرتی آنکھیں بند کیے دھیمے لہجے میں بولی

تھی۔۔۔ بالاج کے دل کی تیز ہوتی ڈھڑکنیں وہ باآسانی سن سکتی تھی۔۔۔ اسکے سینے پہ سر رکھے نا جانے کیسے اسکی آنکھ سے آنسو کے قطرے اسکی شرٹ میں جذب ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ جب کہ دوسری طرف بالاج واقعی خاموش ہو گیا تھا اور خاموشی سے اسکے جسم کی نرمی کو محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ چند منٹ تک ایسے ہی بیٹھی رہی تھی اسکا دل چاہ رہا تھا وہ سے ہی اسکے سینے سے سر لگائے بیٹھی رہے اور رات یونہی گزر جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اسے ایک خوف بھی تھا کہ بالاج اسے اپنے سے دور کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ابھی ان ہی سوچوں میں تھی جب پریشے کی رونے کی آواز پہ وہ چونکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ایک دم آرام سے پیچھے ہو گئی تھی اور ایک نظر روتی ہوئی پریشے پہ ڈالی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جبکہ بالاج کو اسکا الگ ہونا بالکل برا نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے آگے بڑھ کر پریشے کو اٹھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور نظریں جھکائے مرینہ کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں چپ کروادوں پری کو"

وہ نظریں اٹھا کر بالاج سے بولی تھی جو پری کو سینے سے لگائے ایک ہاتھ تھپک رہا تھا جب کہ اسکی نظر مرینہ کو چہرے پہ ہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! میں نے تم سے منع کیا ہے پری سے دور رہا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ابھی

وہ ابھی سب سوچ ہی رہی تھی جب اسے اپنے کندھے پہ شال کا احساس ہوا تھا وہ چونک کے مڑی تھی تو اپنے پیچھے وہاں کودیکھ کر مسکرا بھی ناسکی تھی۔۔

"آج پھر یہاں۔۔۔۔"

کیا بھائی سے لڑائی ہوگی؟"

وہ بیچ پہ بلکل اسکے برابر بیٹھتا ہوا بولا تھا مرینہ اسکے اتنے قریب بیٹھنے سے زرا دور کھسکی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ مجھے رات میں پسند ہے ٹھنڈی ہوا، اس لیے واک کرنے آتی ہوں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اعتماد سے بولی تھی۔۔

"او۔۔۔۔ میں سمجھا بھائی نے کچھ پھر سے کہا ہے اور تم ناراض ہو گئی ہو"

وہ اسے غلط فہمی جو اسے لگا تھا وہ بتا رہا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔ تمہارے بھائی نے کچھ نہیں کہا جبکہ وہ مجھے یہاں آنے سے منع کر رہے

تھے میں خود یہاں آئیں ہوں"

وہ مزے سے جھوٹ بول کر اسکی غلط فہمی دور کر رہی تھی۔۔۔

"کیا ضرورت تھی یہاں آنے کی، منع کیا تھا تمہیں مت آیا کرو لان میں۔۔ اور اگر آنا ہے تو مجھے بتا دیا کرو"

وہ اب اسکو گھورتا بولا تھا۔۔۔۔۔ جب کہ مرینہ منہ بنا کر آگے کی بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ بالاج کو اسکا جواب نادینا اچھا نہیں لگا تھا ایک تو وہ اسکو بلانے آیا تھا اوپر سے اب خود منہ بنا رہی تھی۔۔۔

"کیا پر اہلم ہے اب"

وہ بیڈروم میں انٹر ہو کر روم کا دروازہ لاکڈ کرتا اسکے بنے ہوئے منہ کی طرف دیکھتا تشویش زدہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔ مرینہ نے اپنا سیاہ ڈوپٹہ اتار کے بیڈ پہ ڈالا تھا اور الماری سے نائٹ سوٹ لے کر ایک بار پھر اسے نظر انداز کر کے چینج کرنے چلی گئی تھی جبکہ بالاج نے بیڈ پہ سے پہلے اسکا ڈوپٹہ اٹھا کر اسٹینڈ پہ رکھا تھا پھر سوئی ہوئی پریشہ کو اٹھا کر آہستگی سے بے بی کاٹ میں ڈالا تھا۔۔۔۔۔ اور خود لیپ ٹاپ لے کر ٹانگیں بیڈ پہ پھیلا کر سر اور کمر بیڈ کر اون سے ٹیک لگا کر لیٹ گیا تھا۔۔۔

وہ پریشہ کو سلا کر کمرے سے منسلک بالکونی کا کھلا گیٹ بند کرنے گیا تھا تب اسکی نظر لان میں بیٹھی مرینہ پہ گئی تھی وہ چلتا ہوا بالکونی میں چلا گیا تھا لیکن جب وہاں نے پیچھے

سے اس پہ شال ڈالی تھی اور اسکے بلکل برابر میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔ اسے سخت برا لگا تھا اسنے ایک ہاتھ کاملہ بنا کے گریل پہ مارا تھا اور قدم واپس اٹھا کر کمرے سے نکل کر لان کی طرف چل دیا تھا اسے اپنی کیفیت کا خود اندازہ نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ چیخ کر کے سیدھا بیڈ پہ آئی تھی۔۔۔ اور سیدھا لیٹ کر چھت کو گھورنے لگی تھی۔۔۔

"میں آئندہ تمہیں لان میں اس وقت نادیکھوں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"

وہ لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر لیٹی ہوئی مرینہ پہ ڈال کر بولا تھا جو میروں پیروں تک آتی نیٹ کی نائٹی ملبوس کیے چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ خاموشی سے کروٹ بدل گئی تھی۔۔۔۔۔ کروٹ بدلنے سے اسکے کھلے میروں بال بیڈ پہ بکھر گئے تھے بالاج اس منظر کو دیکھے گیا تھا اسکے بال سیم اسکی نائٹی کے کلر کے تھے۔۔۔۔۔ اسکی آنکھیں نیلی بال میروں رنگ سفید گال سرخ۔۔۔۔۔ وہ بس اسکی خوبصورتی کا اندازہ لگا سکتا تھا۔۔۔ وہ آنکھیں پھیر کر لیپ ٹاپ کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اسے زرا بھی محسوس نا ہوا تھا کہ وہ اس سے ناراض ہو گئی ہے۔۔۔

""

"ماما میں دو دن تک گھر نہیں آؤں گا۔۔۔ کیونکہ میرا یونی کے ساتھ ٹرپ پہ جانے کا

ارادہ ہے۔۔۔ اور اس ٹرپ کو میں ہی ہینڈل کر رہا ہوں"

ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھے وہاں نے خاموشی کو توڑا تھا اور ثانیہ بیگم سے گویا ہوا تھا۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا" وہ ہامی بھر کے دوبارہ ناشتے میں لگ گئیں تھیں۔۔

"کہاں جا رہے ہو ٹرپ پہ۔۔؟ اور تمہیں منع کیا ہے کہ یونی صرف پڑھنے کے مطلب

سے جایا کرو۔۔۔ پکنک پوائنٹس اور دوستیوں پہ زرا دھیما ہاتھ رکھو"

بالاج نے اسے ٹوکا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھائی میں کم ہی جاتا ہوں اور آپ جانتے ہیں میرا یہ لاسٹ سمسٹر ہے پھر تو مجھے موقع

ہی نہیں ملے گا۔۔۔ آپ تو ہر چیز کے لیے منع کر دیتے ہیں"

وہ بدگمان ہوا تھا۔۔۔ وہ کہیں بھی اسے جانے نہیں دیتا تھا اور ہر وقت بس ٹوکنا جیسے

اس پہ فرض کیا گیا تھا۔۔

"ٹھیک ہے لیکن لاسٹ ٹائم اوکے"

بالاج اجازت دے کر ناشتے میں مصروف ہو گیا تھا۔۔

"ماما"

مرینہ جو خاموشی سے ناشتہ کر رہی تھی انکی بات ختم ہونے کے بعد بولی تھی۔۔

"جی بیٹا بولو۔۔۔!!"

ثانیہ بیگم ہمیشہ کی طرح پیار اس سے مخاطب ہوئیں تھیں۔۔۔ بالاج کا ناشتہ کرتا تھا تھر کا تھا کیونکہ رات سے اس نے اب اسکی آواز سنی تھی ورنہ وہ کل رات سے ہی نا اسکی بات کا جواب دے رہی تھی نا اس سے خود سے مخاطب ہو رہی تھی۔۔

"ماما آئے وانا ٹو کنٹینو مائے بی ایس پروگرام۔۔۔!! وہ انکے چہرے کی طرف دیکھتی بولی تھی۔۔۔"

"میں یونیورسٹی کرنا چاہتی ہوں۔۔ شادی کی وجہ سے میں نے کچھ ہفتوں کا آف لیا تھا اور وہ آف اب ختم۔ ہو چکا ہے۔۔۔ اور اس ہی طرح میں کو چنگ بھی اسٹارٹ کرنا چاہتی ہوں۔ اگر آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہے تو بتادیں"

وہ ادب سے دھیرے دھیرے لہجے میں بول رہی تھی۔۔

"جی بیٹا بلکل آپ کو اب تک اسٹارٹ لے لینا چاہیے تھا۔۔ خامخواہ کیوں دیر

کی۔۔۔"۔

ثانیہ بیگم کو اسکا اتنے پیار سے پوچھنا اچھا لگا تھا لیکن اسنے اپنی اسٹڈیز کا اتنا لاس کیا اس پہ انہیں برا بھی لگا تھا۔

"تمہاری شادی ہوگئی ہے اب کوئی ضرورت نہیں ہے پڑھنے کی۔۔۔۔۔ اب گھر کی

رسپانسبلٹی ماما سے پوچھو بجائے اسٹڈیز کا پوچھنے سے"

بالاج رعب بھرے لہجے میں بولا تھا۔

"بالاج کیا ہو گیا ہے۔۔۔ کتنی چھوٹی سی ہے مرینہ میں کیسے اسے رسپانسبلٹی دے سکتی

ہوں بلکہ تمہیں تو چاہیے اسے خود یونی لے کے جاوا سکی ہیپ کر واسکی اسٹڈیز میں اسکا

ساتھ دو۔۔۔ ای۔۔۔ جواب کی تو توقع نا تھی تم سے"

ثانیہ بیگم کو اس طرح مرینہ کو انکار کرنا بے حد برا لگا تھا۔۔۔

"چھوڑیں ماما۔۔۔۔۔ اب میری شادی ہو چکی ہے مجھے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں

ہے۔۔۔۔۔"

وہ ناشتہ چھوڑ کر ایک دم کرسی سے کھڑی ہوگئی تھی اور تیز آواز میں غصے سے بولا

تھا۔۔۔۔ وہ اپنی بات بول کر غصے سے پاؤں پٹکتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

"بالاج۔۔۔۔ کتنے برے ہو تم۔۔۔۔ ہرٹ کر دینا اسے۔۔ جاو لے کر۔ آو اسے

واپس۔۔۔۔۔۔ ناشتہ بھی اسکا ویسا ہی رکھا ہوا ہے"

وہ سرخ چہرے سمیت اس سے بولیں تھیں۔۔۔۔ جبکہ بالاج ان کی بات کو نظر انداز کر کے چائے پوری پی کر اٹھ گیا تھا۔۔

"ماما میرے پاس وقت نہیں ہے اتنا۔۔۔۔ آفس جا رہا ہوں میں"

وہ ساتھ والی کرسی سے کوٹ اور بیگ اٹھا کر چل دیا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھائی کو سمجھا لیں ماما اپنی زبان میں۔۔۔۔ مرینہ کو خامخواہ ناراض کر دیا"

وہاج کو شدید غصہ آیا تھا وہ کیسے منع کر سکتا ہے اسے۔۔۔۔ کتنی پست سوچ کا مالک

ہے اسکا بھائی۔۔

"میری۔ والی نے کل ہی ریجسٹریشن کروائی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔!!"

اور دیکھو اسکا نام ہی ہیر نہیں وہ خود بھی ہیرا ہے۔۔۔۔ جو ہر وقت چمکتا رہتا ہے"

ماہر موبائل وہاج کے سامنے کرتا ہوا ہنستے ہوئے بولا تھا جہاں ٹرپ پہ جانے والے تمام اسٹوڈنٹس کے نام موجود تھے۔۔

"شٹ اپ۔۔۔"

کبھی تو چپ کر جایا کرو۔۔

میں بتا رہا ہوں ماہرا اگر تم نے اس کے ساتھ کچھ کیا تو میرا اور تمہارا تعلق ختم ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سمجھے"

وہاج کا وہ ایک ہی دوست تھا۔۔۔ لیکن وہ اسکی نیچر سے بالکل مختلف تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی وہاج اس سے دوستی کا تعلق ختم نہیں کیا تھا۔۔۔ اسے کبھی ڈر لگا رہتا تھا کہ بالاج کو اسکے دوست کا معلوم نہ ہو جائے ورنہ وہ اسکا یونی جانا ہی بند کر دیتا۔۔۔ لیکن ماہر کے علاوہ اسنے آج تک کوئی دوست نابنایا تھا۔۔۔

"کیوں تمہیں کیا مسئلہ ہے وہاج"

ماہر اسکے سخت لہجے پہ چڑا تھا۔۔

"کچھ مسئلہ نہیں ہے بٹ تم اپنی سوچ اور اپنے پلانز پہ قابور کھنا ورنہ آئے ول کل یو

تھی۔۔۔۔۔ پریشے وہاج کے پاس تھی جبکہ مرینہ خود بیڈروم میں آکر سونے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔ آج صبح سے ہی اسکا موڈ شدید طرح سے آف تھا۔۔۔ اسکا کسی سے بات کرنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔ ثانیہ بیگم اور وہاج نے اسے سمجھایا تھا کہ بالاج مان جائے گا لیکن وہ خاموشی سے وہاں سے اٹھ کر کمرے میں آگئی تھی۔۔۔ اتفاق سے اب تک بالاج بھی گھر نہیں آیا تھا۔۔۔

صبح سویرے وہ دونوں پکنک کے لیے اپنی گاڑی میں نکلے تھے۔۔۔ ولدان نے یونی بس میں جانے سے انکار کر دیا تھا جس کی وجہ سے ہیر کو اس کے ساتھ اسکی گاڑی میں جانا پڑا تھا وہ شور سے دور بھاگتا تھا اور جس طرح ان بسوں میں ماحول ہوتا ہے اس سے وہ دور رہنا چاہتا تھا۔۔۔

"یہ تمہاری آخری فرمائش ہے جو میں نے پوری کی ہے ہیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ اب کچھ نہیں سنو نگا میں"

وہ ڈرائونگ کرتا ہوا اپنی خوبصورت آنکھوں میں گلاس لگائے شیشے میں دیکھتا بولا تھا۔۔۔

"تم پوری نہیں کرو گے تو کون کرے گا۔۔۔۔۔"

پھر میں کوئی نیا بیسٹ فرینڈ ڈھونڈ لوں"

وہ فرنٹ سیٹ سے ٹیک لگائے مزاق بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"تم سے یہ ہی امید رکھوں پھر میں"

ولدان کونا جانے کیوں غصہ آنے لگا تھا اسے اسکے اسلح مزاق نہایت ترین فضول لگتے

تھے۔۔۔

"میں مزاق کر رہی ہوں ولدان۔۔۔۔۔ کول"

وہ اسکے چہرے کے تاثرات تبدیل ہوتے دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

"ہم۔ اوکے لیکن فضول باتیں مت کیا کرو۔۔۔۔۔"

وہ اسپید سلو کرتا ہوا اب آرام سے بولا تھا۔۔۔

"تمہیں غصہ کب سے آنے لگ گیا ہے۔۔۔۔۔ اب مجھ پہ غصہ کرو گے تم"

وہ بار بار اسکا غصہ کرنا دیکھ کر تڑک کے بولی تھی۔

"میں غصہ نہیں کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ بٹ تم ایسی باتیں مت کیا کرو جن سے غصہ آئے"

وہ گاڑی روک کر اسے سمجھانے لگا تھا۔۔۔

ایک طویل سفر کے بعد وہ سب فارم ہاؤس پہنچ چکے تھے ولدان بھی اپنے یونی فیلوز کے

ساتھ ہی تقریباً پہنچا تھا۔۔۔۔۔

گاڑی کو بریک لگا کر اس نے اپنے ہاتھ گردن پہ رکھ کر سر کو دائیں بائیں موڑا تھا تھکن

کے آثار اسکے چہرے پہ واضح تھے وہ تو آنا ہی نہیں چاہتا تھا لیکن ہیر کو انکار اس کے لئے

جیسے ممنوع تھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نے کہا بھی تھا کہ کچھ دیر مجھے ڈرائیونگ کرنے دے دو لیکن مجال ہے جو والدان

ایسا کرنے دیں"

ہیر نے پانی کی بوتل اسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"تم جانتی ہو نہ ہیر کہ تمہیں اتنی سی بھی تکلیف ہو آئی کانٹ بیسٹ پھر چاہے وہ

تھکان ہی کیوں نہ ہو ہر اس وجہ کو میں جڑ سے اکھاڑ پھینکوں گا"

اس نے سنجیدہ لہجے میں بات ختم کر کے بوتل کو منہ سے لگایا تھا اسکے لہجہ شدت سے پر

تھا...

"ولدان۔۔۔۔" ہیر کی زبان کنگ ہو گئی تھی اسکی شدت پسندیدگی وقت کی ساتھ جنون کی انتہاء پار کرنے لگی تھی...

"اور ہاں۔۔۔۔" اس نے کہتے ڈیش بورڈ پہ رکھے ٹشو باکس میں سے ٹشو نکال کر ہیر کے سرخ لبوں سے لپسٹک صاف کری تھی۔۔۔

"اب ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ کہتا گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

"تم کہو تو میں اپنا چہرہ ہی دھو ڈالتی ہوں"

ہیر نے بگڑے موڈ کے ساتھ کہا تھا اور دروازہ کھول کر گاڑی سے باہر نکلی۔۔

"ناٹ آئیڈائیڈیا"۔۔۔۔۔۔ ولدان نے اپنے ازلی انداز میں چہرے پہ گلاس چڑھاتے کہا تھا۔۔۔

ہیر بھی مسکراتی ولدان کی ہم قدم ہونے کے لئے ایک قدم آگے بڑھی تھی کہ پھر پیچھے ہوئی اور سائیڈ مرر میں اپنا عکس دیکھا تو دل کیا ولدان کا چہرہ بگاڑ دے لپسٹک صاف کرنے کے بجائے پوری پھیلا دی تھی۔۔۔

ہیر نے جب تک اپنی لپسٹک صاف کری تب تک ولدان آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

اسٹوڈنٹس کی ایک لمبی قطار لگی ہوئی تھی کیونکہ اینٹرنس میں ایک دفعہ سبکی ویریفیکیشن ہو رہی تھی جسکی ذمہ داری ماہر اور وہاں پر تھی وہاں اندر کے انتظامات دیکھ رہا تھا ماہر جبکہ اینٹرنس پہ تھا۔۔۔۔

ہیر کی باری بھی جلد ہی آگئی تھی اس نے اپنا پاس او ف آئی ڈی کارڈ آگے بڑھایا تو ماہر نے اسے ایک نظر دیکھا اور اسے ہاتھ سے اشارہ کر کے سائیڈ پہ ہونے کو کہا۔۔۔

"کیوں روکا ہے مجھے"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔ ہیر سخت جنجھلا گئی تھی ایک تو ولدان نہ جانے کہا تھا شاید وہ آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔ اور اوپر سے اسے یوں روکنا سے سمجھ نہیں آیا تھا جبکہ شک کی کوئی گنجائش نہیں تھی اسکی سب چیزیں بالکل ٹھیک تھیں بلکہ ماہر تو اسے جانتا بھی تھا کہ وہ واقع اسکی یونی کی ہے پھر بھی لیکن ماہر نے ہیر کا نوٹس لئیے بغیر اپنے گروپ کے ایک بندے کو اشارہ کیا تو وہ فوراً ہی اس جانب آیا تھا ماہر نے اسے باقی اسٹوڈنٹس کی تفتیش کرنے کو کہا اور ہیر کی جانب متوجہ ہوا اور اسے سر تا پیر غور سے دیکھا۔۔۔۔ بلیو شلوار قمیض پہ۔ سفید ڈوپٹہ وہ تمیز سے لیے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

ہیر کو اسکا دیکھنے کا انداز بہت عجیب لگا اسکی آنکھوں سے شیطانیت ٹپک رہی تھی اس نے
 نامحسوس انداز میں اپنے شانوں پہ دوپٹہ درست کیا اور خود کو مضبوط کر کے نڈر انداز
 میں پوچھا تھا۔۔۔

"بتانا پسند فرمائیں گے کہ مجھے کس لئے روکا ہے کیونکہ میرے حساب سے سب کچھ
 بالکل پرفیکٹ ہے"

اس نے چٹکی بجا کر ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا دل تو کر رہا تھا اسکا حشر کر دے لیکن ضبط
 کر کے رہ گئی تھی آخر کار وہ اسکا سنٹر تھا۔۔۔
 "میرے دل کو روک کر کہتی ہو مجھے کیوں روکا"

ماہر نے اسکی جانب جھکتے مسکرا کر دل پہ ہاتھ رکھ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔۔ ہیر اسکا جواب
 سن کر شکڈسی کیفیت میں ایک دم پیچھے ہوئی تھی اور دیوار سے ٹکرائی تھی۔۔۔
 "دور ہو کر بات کرو"۔۔۔۔۔۔۔ اس نے نڈر انداز میں کہا وہ

ویسے بھی کوئی ڈرپوک لڑکی نہیں تھی۔۔۔ لیکن پبلک پلینز میں اسے یوں دیکھ کر وہ
 ہلکا سا گھبرائی ضرور تھی۔۔۔

"دور ہی تو نہیں ہو جاتا اب"۔۔۔۔۔ ماہر نے دل پہ رکھے ہاتھ کو اسکے چہرے پہ لے
 جانا چاہتا لیکن ہیر مزید پیچھے ہو گئی تھی۔ ماہر کا انداز بالکل لوفرانہ تھا اور مکر و ہنسی اسکے
 چہرے پہ تھی

ہیر کا چہرہ سیکنڈ میں غصے سے سرخ ہوا تھا وہ جتنا خود کو سخت کہنے سے روک رہی تھی وہ
 اتنا ہی اسے اکسار ہا تھا۔۔۔

"اگر اپنا حشر نہیں چاہتے تو فوراً اپنی شکل گم کر ورنہ انجام کو تیار رہنا میں ہیر

ہوں۔۔۔۔۔"

اس نے تیز لہجے میں کہا ہیر نے خود ہی یہاں سے جانا چاہا لیکن ایک طرف اسٹوڈنس کی
 قطار تھی اور دوسری طرف پودے کے گملے رکھے ہوئے تھے اور ماہر سامنے اسکا راستہ
 روکے کھڑا ہوا تھا

ماہر اس موقع کو گنونا نہیں جانتا تھا اس سے اچھا موقع ملا اسکو مل نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔ اس
 لیے آس پاس دیکھ کر وہ ایک بار پھر شروع ہوا تھا۔۔۔

"دیکھو ڈار لنگ میں تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں بس تمہارے یہ ریشمی بال یہ نرم و

ملائم گال تمہاری یہ سلم اور فٹ فگر اور سب سے بڑھ کر یہ آفت ہونٹ۔۔۔۔ مجھ سے دوستی کر لو سوئیٹ ہارٹ، بیت خوش رکھو نگا تمہیں"۔۔۔۔

وہ بے باک انداز میں اسکا ایکسرے کرنے لگا تھا۔۔ اسکے وجود پہ نظریں گاڑھے پہ بولا تھا۔۔ ہیر کو لگا تھا وہ اپنا ضبط کھودے گی کیونکہ اب یہ اسکی برداشت سے باہر تھا۔۔

"دوستی شکل دیکھی ہے اپنی میری جوتی بھی پسند نہ کرے تم نے مجھے سمجھا کیا ہے اور آئندہ ایسے گھٹیا الفاظ نکالنے سے پہلے ہزار مرتبہ سوچنا لیکن جیسا گھٹیا شخص ایسا گھٹیا ہی سوچ سکتا ہے مجھ سے دوستی تمہارے خواب میں بھی نہیں ہو سکتی پھر تو یہ حقیقت ہے تم پانی کے وہ گندی مچھلی ہو جس سے پورا اتالاب بدنام ہے پتہ نہیں کیسے تم جیسوں کو ایڈمیشن دے دیا جاتا ہے میں کوئی ڈرپوک لڑکی نہیں ہوں۔۔ جو تمہارے ان چیپ الفاظوں کو برداشت کرے گی سمجھے۔۔۔۔ میں تم جیسے پر اپنی انرجی ویسٹ کرنا نہیں چاہتی اور کیچڑ میں پتھر پھینکنے سے وہ آپ پر ہی آتا ہے اس لئے مجھے سے دوبارہ مخاطب نہ ہونا ورنہ اپنے انجام کو تیار رہنا ورنہ اس کیچڑ کا کیا حال ہو سکتا ہے یہ تو تم جانتے ہو گے"

ہیر نے کرخت لہجے میں کہہ کر اسکی طبیعت ٹھیک سے صاف کی تھی اور ایک گملے کو

ہاتھ سے ہٹانے کی کوشش کی تھی اسکی تھوڑی محنت سے وہ سرک گیا تھا وہ دیکھنے میں جتنا بھاری لگ رہا تھا اتنا تھا نہیں ویسے بھی وہ اپنا راستہ خود بنانا جانتی تھی اس نے آگے بڑھ کر اس گملے کو اپنی پوری طاقت سے دھکا دیا تو وہ ماہر کے پیر پہ جا کر گرا تھا ایک سی کی آواز اسکی نکلی تھی اس نے ہیر کو گھورا تھا اپنی بے عزتی پہ وہ غصے سے تلملارہا تھا اسے لگ رہا تھا ہیر نے اسکے منہ پر طمانچہ مارا ہے جبکہ خواہش تو ہیر کی بھی یہی تھی لیکن وہ اپنے ہاتھ گندے نہیں کرنا چاہتی تھی

ہیر غصے سے تیز تیز چلتی آگے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ اسکا بدلہ تولوں گا"

ماہر نے اسکی پشت کو دیکھتے ہوئے اپنے منہ پہ ہاتھ پھیرا تھا

ہیر غصے سے چلتی جا رہی تھی کہ ایک دم اسکا تصادم ہوا تھا آنے والا شخص بھی تیزی میں تھا جیسی ہیر ایک دم لڑکھرائی تھی لیکن دو مضبوط بازوں نے اسے بروقت سنبھالا تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔" ہیر نے سسکتے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا تو وہاں کدو دیکھا

"آریو اوکے۔۔"

وہ اسکی آنکھوں میں گھلی سرخی کو دیکھ کر بولا تھا۔۔ اسے ماہر پہ ایک دم شک ہوا تھا
کیونکہ وہ اینٹرنیس سے غائب تھا۔۔

"شٹ اپ۔۔۔*"

وہ اپنا بازو چھڑواتی اسکو دھک دیتی پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگی تھی۔۔ اسکا دماغ تو تب
گم ہوا تھا جب ماہر نے اسکے وجود پہ اپنی گندی نظریں گاڑھی تھیں۔۔۔۔۔ وہاں اسکو
جاتا اسکی پشت غور سے دیکھنے لگا تھا۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
وہ۔۔۔۔۔ زردور ہی چلی تھی جب اسے سامنے سے آتا ولدان نظر آیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اسکی
طرف ہی آ رہا تھا اتنے میں ہیر نے آنکھیں جھپکتے ہوئے اپنے نکلنے والے آنسوؤں کو
روکا تھا۔۔

"ہیر یار کہاں تھیں۔۔۔ ٹھیک ہو تم"

وہ اسکے قریب پہنچ کر اس سے بولا تھا جو اپنے آپ کو کمپوز کر رہی تھی۔۔ لیکن وہ اسکے
چہرے کا سرخ رنگ دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔۔۔ وہ مزید اسکا چہرہ ٹٹولنے لگا تھا وہ ایک

دم فکر مند ہوا تھا حالانکہ ہیر تو ٹھیک تھی جبکہ ہیر کے رنگ سے ولدان کو خراش لگی تھی لیکن اسے کبھی اپنی پرواہ کہاں تھی۔۔۔

"والدان میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ اور تم یوں گھوڑے پہ سوار کہاں جا رہے تھے"

۔۔۔ ہیر نے اسکا مائنڈ ڈائورڈ کیا تھا۔۔۔

"میں تمہیں ہی دیکھنے آرہا تھا اتنی دیر ہو گئی تھی تم آئی نہیں تھی اندر میں فکر مند ہو گیا تھا۔۔۔ یہ چہرہ کیوں سرخ ہو رہا ہے سب ٹھیک ہے کوئے مسئلہ تھا کیا۔۔۔ میری غلطی ہے مجھے چھوڑ کر نہیں آنا چاہیے تھا تمہیں لیکن اس فون کال کی وجہ سے یہ ہوا تھا میں دور ہو گیا تھا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

اس نے فون کو غصے سے گھورتے زور سے پھینکا تھا

"والدان۔۔۔ سب ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوا آل از گڈ۔۔۔ ریلکس"

ہیر نے اسے کول کرنا چاہا تھا۔۔۔

"مجھے کیوں نہیں لگ رہا"۔۔۔ وہ اسکا چہرہ دیکھنے لگ گیا تھا

ہیر نے ایک لمبی سانس لی اور خود کو کمپوز کیا اور نیچے جھک کر اسکا موبائیل اٹھایا شکر تھا

کہ گھاس پہ گرنے کی بدولت وہ سہی سلامت تھا

وہ چاہ کر بھی ولدان کو نہیں بتا سکتی تھی کچھ وہ بہت اچھی طرح جانتی تھی ولدان کی جنونی انداز کو کہ وہ اس ماہر کا حشر کر دے گا اور ہیر کوئی میس کریٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

"ولدان میں بالکل ٹھیک ہوں کچھ بھی نہیں ہوا ہے سب ٹھیک ہے بس گرمی ہے نہ اور ابھی دھوپ بھی ہو رہی ہے شاید میں جیسی سرخ ہو گئی ہوں سب ٹھیک ہے"

اس نے نظریں ملائے بغیر کہا تھا کیونکہ ولدان اس کا چہرہ پڑھ لیتا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو یہی بات میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو"

اس نے کہتے فوراً اپنی جیکٹ اتار کر کے اسکے سر پہ شیڈ کیا تھا ہیر ایک دم اسے دیکھنے لگی تھی کبھی کبھی وہ اسکی اتنی کئیر اور فکر میں خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کرتی تھی لیکن اسکے دل میں کچھ اس طرح کے جذبات نہیں تھے۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں ولدان"۔۔۔ اس نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔

"اچھا چلو!! تم جاو اب فریش ہو اور ریلکس کرو تھک گی ہو تم"۔۔۔ اس نے آگے

بڑھتے کہا تھا اور اسکے روم کے دروازے تک اسے چھوڑا تھا۔۔۔

"جیسا آپ کہیں"۔۔۔۔۔ ہیر کا بگڑا موڈ ایک دم ٹھیک ہو گیا تھا۔۔

"جیسا میں کہوں بہت ہی ٹھنڈا جوک ہے ہیر"۔۔۔۔۔

ولدان نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا تھا ہیر کھلکھلائی تھی۔۔۔

"کوئی بھی مسئلہ ہو مجھے فوراً کال کرنا اوکے"

ولدان نے خود پہ قابو پاتے کہا تھا اور اپنے روم کی جانب بڑھا تھا وہ خود کو کمزور نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ اسکے چہرے پہ گھلتی پریشانی وہ آسانی سے دیکھ گیا تھا لیکن وہ چپ ہو گیا تھا شاید وہ اسے بتانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

وہ آج صبح سے بور ہو رہی تھی آج صبح وہ پھر دیر سے اٹھی تھی اور یہ اس نے جان بوجھ کے کیا تھا وہ نابالاج کو دیکھنا چاہتی تھی نا اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔ اور جب بھی وہ اسکو سامنے دکھتا تھا تو وہ اپنے دل پہ قابو نہیں کر پاتی تھی اور اس سے کسی ناکسی وجہ سے بات ضرور کر لیتی تھی۔۔۔۔۔ اس لیے وہ دو دن سے اسے مستقل نظر انداز کر رہی

تھی۔۔ اسکے جانے کے بعد اٹھتی تھی اور اسکے آنے سے پہلے سونے لگی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔ آج وہ معمول کے حساب سے بہت بور ہو گئی تھی کیونکہ آج صبح صبح ہی

ثانیہ بیگم۔ اپنے بوتیک چلی گئیں تھیں جبکہ۔ وہاں بھی یونی کے ٹرپ پہ۔ گیا ہوا

تھا۔۔۔ اور پریشے۔۔۔ پریشے کو تو اسکی میڈ سنجال رہی تھی۔۔۔ اپنے آپ کو یوں

اکیلے دیکھ کر اسکی ایک آنکھ کا کونا گیلا ہوا تھا۔۔۔ وہ کھانا دیکھنے کی غرض سے کچن کی

طرف آئی تھی لیکن کچن کو بھی خالی دیکھ کر اسکا دل بھر آیا تھا شاید نو کر بھی کھانا بنا کے

اپنے کوارٹرز میں چلے گئے تھے۔۔ اس لیے وہ ڈائننگ ٹیبل کی ایک کرسی پہ بیٹھ سر

ٹیبل پہ ڈاون کر کے اپنی زندگی کے حال کو سوچنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بیڈروم چھوٹا پڑ گیا تھا رونے کے لیے جواب یہاں بیٹھ کر رو رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میڈز

وغیرہ دیکھ کر کیا سوچیں گی"

ناجانے اسے کیسے اپنے پیچھے بالاج کی آواز سنائی دی تھی اسنے سراٹھا کر ترپ کر اسکی

غصہ برساتی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور واپس ٹیبل پہ۔ سر رکھ کر

آنکھیں موند گئی تھی جیسے قسم کھالی ہو اسے جواب نادینے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم سے کچھ کہہ رہا ہوں میں"

وہ اسکی غیر جوابی پہ غصہ پی کے رہ گیا تھا۔۔۔۔

وہ پیر پٹختی اٹھی تھی اور اس پہ نگاہ ڈالے بغیر وہاں سے واک آوٹ کر گئی تھی۔۔

"نالان جاسکتی نا وہاں بیٹھ سکتی بیڈ روم سے بھی نکال دیتے ہیں۔۔۔ کہاں جاؤں میں"

وہ غصے سے اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔۔۔ بالاج کو اس وقت دیکھ کر وہ ٹھٹک تو گئی تھی

لیکن کیا پتہ وہ لنچ کے بہانے سے آیا ہوگا۔۔۔۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب بالاج

بھی کمرے میں آیا تھا اور اپنا آفس بیگ ٹیبل پہ رکھا تھا۔۔

"میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔ تم لنچ لے کر آؤ۔۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ حکم دیتا گھڑی کلائی سے اتار تا سا بیڈ ٹیبل پہ رکھ کر ہاتھ روم چلا گیا تھا۔۔۔

"ابھی اوپر بھیجا ہے اب واپس نیچے جاؤ۔۔۔۔"

وہ واپس پیر پٹختی واپس نیچے گئی تھی اور کچن میں سے جا کر ایک پلیٹ میں بریانی نکال

کر ساتھ رائتہ اور سلاد نفاست سے ٹرے میں سجا کر گلاس اور بوتل لے کر اوپر آگئی

تھی۔۔۔۔ اتنے میں بالاج بھی صوفے پہ بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔ آرام دہ شلوار قمیض پہنے وہ

آرام سے ہی ٹیک لگا کے بیٹھا تھا۔۔۔۔ مرینہ نے جھک کر ٹرے اسکے سامنے رکھی تھی

جھکنے سے اسکا ململ کا ڈوپٹہ کندھے سے نیچے گرا تھا اور ریشم جیسے بال اسکی کمر تک
 ڈھلک آئے تھے اسنے ایک ہاتھ سے بال پیچھے کرنا چاہے تھے کہ بالاج نے اسکا ڈوپٹہ
 زمیں سے ٹیبل پہ رکھا تھا۔۔۔۔۔ مرینہ نے ٹرے رکھ کر فوراً ڈوپٹہ کندھے پہ
 لاپرواہی سے ڈالا تھا اور اپنے لمبے بالوں کو سنبھال کر جوڑا بنا کے کیچر لگایا
 تھا۔۔۔۔۔ بالاج کو اسکا بال باندھنا اچھا نہیں لگا تھا لیکن وہ اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتا
 تھا۔۔

"تم نے لٹیچ کیا"

وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگا کے بیٹھی تو بالاج بریانی کی پلیٹ میں راستہ ڈالتے ہوئے پوچھنے
 لگا تھا۔۔

"کر لیا ہے" وہ کہہ کر آنکھیں موند گئی تھی۔۔

"شوہر جب کھانا کھاتا ہے تو اسکے قریب بیٹھنا چاہیے کہ اسے کسی چیز کی ضرورت تو
 نہیں۔۔۔ پانی دو مجھے آکر"

وہ سختی سے کہتا ہوا بولا تھا۔۔۔ وہ جو آنکھیں موندیں لیٹی تھی۔۔ اسکی آواز سن کے

اٹھی تھی اور چل کر اسکے پاس آئی تھی۔۔ ایک صوفے پہ بیٹھ کر اسنے بوتل سے ایک گلاس بھر کے پانی اسکے سامنے کیا تھا۔۔

وہ گلاس بھر کے اٹھنے ہی لگی تھی جب بالاج نے اسکی چوڑیوں سے سبھی کلائی تھامی تھی۔۔

"میرے پاس بیٹھو۔۔۔"

وہ اسکو صوفے کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا تھا۔۔ مرینہ کو ناچار اسکے پاس بیٹھنا پڑا

تھا۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"کھانا کھاو میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

وہ فورک خود لے کر جب کہ اسپون اسے تھما کر بولا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے نہیں کھانا۔۔ میں نے کر لیا ہے لہج"

وہ گلے میں پھنستے ہوئے آنسوؤں کو ڈھکیل کے بولی تھی۔۔۔

"بٹ تمہیں میرے ساتھ بھی کرنا ہے۔۔۔۔۔ گیٹ اٹ؟"

وہ زبردستی کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔ اسے نیچے میڈ نے ہی بتایا تھا جب اسنے لہج

وہ باکس اچک چکا تھا

اس لڑکے کا رنگ ایک دم بدلا تھا اور ہوا بیاں اڑی تھی اس نے خود کو سنبھلاتے کہا

"وہ۔۔۔۔۔ی۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔ا۔۔۔۔۔ان۔۔۔۔۔کے۔۔۔۔۔ل۔۔۔۔۔لئے۔۔۔۔۔ہے"

اس نے ہیر کی جانب اشارہ کیا

"یہ آئی نو۔۔۔۔۔ولد ان نے سرد لہجے میں کہتے ہیر کی جانب باکس بڑھایا تھا تو اس

لڑکے کی جان میں جان آئی تھی اور اس نے ولد ان کی جانب اسکا باکس بڑھایا تھا اور

آگے بڑھا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ولد ان کو کچھ گڑ بڑ لگی تھی لیکن اس نے اپنا وہم سمجھ کر اگنور کیا تھا کہ کیا گڑ بڑ ہوگی

وہ لڑکا کچھ قدم آگے بڑھا تھا اور ہیر کو دیکھتے ہوئے جس نے اسنیکس کا ایک بائٹ لیا تھا

سامنے کھڑے لڑکے کو اس نے وکٹری کا سائن دیا تھا جس سے ایک مکروہ مسکراہٹ

نے اسکے چہرے کا احاطہ کیا تھا جیسی اسکے کندھے پہ کسی نے ہاتھ رکھا تھا تو وہ اسکا سکتہ

ٹوٹا تھا اور وہ گھبرا یا تھا

"کیا ہوا ماہر ایسے کیوں کھڑا ہے اور ادھر کیا دیکھ رہا ہے"

وہا ج نے اسکے نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو ہیر اور ولدان اسے نظر آئے
 "کچھ۔۔۔ کچھ۔۔۔ کچھ۔۔۔ نہیں۔۔۔ می۔۔۔ میں۔۔۔ تو۔۔۔ بس ایسی ہی۔۔۔
 تم بتاؤ کیا کام تھا ساری اریٹنجمینٹ ٹھیک ہے"

ماہر نے خود پہ قابو پالیا تھا اور ادھر ادھر چیزیں درست کرنے لگ گیا تھا
 "دیکھ ماہر کچھ الٹا سیدھا کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں تجھے اتنا تو جانتا ہوں"

وہا ج نے تنبیہ کی تھی
 "تو نے کچھ کیا نہیں میرے لئے کیا کہا تھا کہ سیٹینگ کروادے بس لیکن تو تو
 "۔۔۔۔"

"بس رہنے دو تم۔۔۔ وہا ج نے اسکی بات کاٹی تھی اور اپنے کا میں لگا تھا
 ہیر کو کھانے کے بعد کچھ عجیب سے محسوس ہونے لگا تھا جیسے ابھی سب باہر آجائے گا
 اسکی رنگت پیلی پڑنے لگی تھی

"کیا ہوا ہیر سب ٹھیک ہے تم کھا کیوں نہیں رہی"

ولدان نے اسکی طرف دیکھتے کہا

"میں۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ ہوں۔۔۔" ابھی وہ اپنی بات مکمل ہی کر رہی تھی کہ اسے متلی آئی تھی۔۔۔

"ولدان میں آتی ہوں آئی تھینک یہ کھانا سوٹ نہیں کیا مجھے" اس نے کہتے آگے کی جانب قدم بڑھائے تھے

"میں بھی چلتا ہوں ساتھ"۔۔۔۔ وہ بھی اٹھا تھا

"ولدان میں ٹھیک ہوں تم یہی رہو میں بس دو منٹ میں آئی"۔۔۔۔ ہیر کہتی اپنے روم کی جانب بڑھی تھی اور تیزی سے اندر جاتے ہوئے وہ واٹشپین پہ جھکی تھی جلدی میں اس نے دروازہ بھی لاک نہیں کیا تھا جبھی کوئی سرعت سے اندر آیا تھا اور کلک کی آواز سے دروازہ بند ہوا تھا۔۔۔

ہیر تولیہ سے چہرہ تھتھپاتی باہر نکلی تو سامنے ماہر کو کھڑا پایا تھا اسے دیکھ کر تو ہیر کو بے حد غصہ آیا تھا

"تم۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی لگتا ہے بھول گئے ہو اپنی عزت افزائی"

ہیر نے تیز آواز میں کہا تھا تو ماہر کا ایک جاندار قمقہ گونجا تھا اور پھر اسکے چہرے پہ ایک الگ ہی رنگ چڑھا تھا اور اس نے اپنے قدم ہیر کی جانب بڑھائے تھے

ہیر کو کچھ غلط لگ رہا تھا اس نے کمرے سے نکلنا چاہا تو ماہر نے اسکو بازو سے پکڑ کر بیڈ پہ دھکا دیا تھا ہیر اوندھے منہ گری تھی جب تک وہ خود کو سنبھالتی ماہر نے ایک پیر بیڈ پہ رکھ کر دونوں ہاتھوں کو ہیر کے دائیں اور بائیں جانب رکھ کر گھیرا کیا تھا

"اپنے الفاظوں کا خامیازہ تو تم اب بھگتو گی بیسییر"

ماہر نے ہیر کے نام پہ زور دیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"او جسٹ شٹ اپ۔۔!! اپنی گندی زبان سے میرا نام لینے کی کوشش بھی مت کرنا

ہیر نے غراتے کہا تھا اندر سے اسے بے انتہاء ڈر لگ رہا تھا لیکن اپنے چہرے پہ اس نے ڈر کے آثار نہیں آنے دیئے تھے

ماہر نے اپنا ہاتھ ہیر کی لٹوں کو اپنی انگلی میں قید کرنا چاہا تھا لیکن ہیر نے دونوں ہاتھوں سے دھکا دے کر اسے خود سے دور کیا تھا اور دروازے کی جانب بھاگی تھی لیکن جب تک وہ لاک کھولتی ماہر نے پھرتی سے اسے اپنے بازو میں قید کیا تھا اسکی نظروں سے

حوس ٹپک رہی تھی اور وہ ہر غلط سلاط کا مطلب بھلائے بھوکا بھیڑیا بنا ہوا تھا ہیرا سکی بازوں میں مچلنے لگی تھی اس نے اپنے ناخن بھی گڑائے تھے لیکن کوئی اثر نہیں ہوا تھا آخر تھی تو وہ ایک لڑکی ہی نہ کیسے مقابلہ کرتی..

"میں نے کہا گھٹیا بزدل انسان چھوڑو مجھے"

ہیرا کہتی اپنا پورا زور لگا رہی تھی لیکن مقابل نے بھی اپنی پوری طاقت لگائی ہوئی تھی اور اسے گھسیٹتا واپس بیڈ کی جانب بڑھ رہا تھا اور اس نے اسے بیڈ پہ گرایا تھا اور وہ اس پر جھکتا کہ پیچھے سے کسی نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب گھمایا تھا اور جو ہاتھ وہ ہیرا کی جانب بڑھا رہا تھا اسکو ہی پکڑ کر اس نے پوری شدت سے موڑا تھا کہ ماہر کی بے ساختہ چیخ نکلی تھی جیسے اسکے ہاتھ کی ہڈی سرک گئی تھی اور ایک زوردار گھونسا اس نے اسکے منہ پہ جڑا تھا کہ اسکی انگلی میں پہنی رنگ لگنے سے اسکے ہونٹ سے خون نکلا تھا اور وہ دور جا گرا تھا یہ سب ماہر کے لئے بلکل اچانک تھا وہ اس حملہ کے لئے تیار نہیں تھا۔۔۔

اور یہ مکہ کسی اور کا نہیں بلکہ "ولدان" کا تھا ولدان کی آنکھ اس وقت انکارہ بنی ہوئیں تھی وہ کسی بھوکے شیر کی طرح اپنے شکار یعنی ماہر کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ سالم ہی نکل جائے گا وہ ہیرا کی پریشانی میں یہاں آیا تھا اسے دیکھنے کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں اتنی دیر

ہو گئی تھی اوپر سے ہیر اپنا موبائل بھی یہی چھوڑ گئی تھی جب وہ یہاں آیا تو اس نے کمرہ لاک پایا تھا اسے اندر سے کچھ آوازیں آرہی تھیں اس کا موڈ سیکنڈ کے زاویہ می تبدیل ہوا تھا اور اس نے دو تین دھکے مارے تھے کہ دروازہ کھل گیا تھا ویسے بھی وہ دروازہ اتنا مضبوط نہیں تھا اور رینو ویشن کا کام بھی چل رہا تھا۔۔۔

ہیر نے شکر کا سانس ادا کیا تھا ولدان کو دیکھ کر اسکی آنکھیں اشک بار ہوئیں تھیں اور اس کی رہی سہی جان میں جان آئی تھی۔۔۔ اگر کچھ ہو جاتا تو یا جو ہونے جا رہا تھا۔۔۔ وہ کیسے سامنہ کرتی اسکا۔۔۔ سوچ کے ہی اس نے جھر جھڑی لی تھی۔۔۔

ماہر اپنے ہاتھ سے ہونٹ سے رستا خون صاف کیا تھا اور اٹھنے لگا تھا کہ ولدان اس پہ بھرے شیر کی طرح جھپٹا تھا اور پے در پے مکے مارنے لگا تھا ماہر نے بھی اپنا دفاع کرنا چاہا تھا لیکن ولدان پہ تو گویا جنون سوار تھا اسکے آنکھیں سرخ از نگارہ بنی ہوئی تھی اسکے ماتھے پہ بے شمار شکنیں تھے نسین خطرناک حد تک ابھری ہوئی تھی وہ گھونسوں مکوں لاتوں سے اسے مار رہا تھا اسے بس ماہر نظر آ رہا تھا اور وہ منظر جب وہ ہیر کے قریب تھا یہ منظر بار بار اسے طیش دل رہا تھا اور اسے مزید آگ بگولہ کر رہا تھا اور ہر بار اسے وہ پہلی بار سے زیادہ شدت سے مار رہا تھا۔۔۔

ماہر نے اسکے وار کوروک کر اپنا وار کرنا چاہا لیکن ولدان نے اسکے وار کوروک کر کر ایک
 زبردست بیچ اسکی آنکھوں میں مارا تھا ماہر کوئی دہلا پتلا نہیں تھا لیکن والدان کی چاقو
 چوبند جسامت کے آگے اسکی جسامت دب گئی تھی ولدان اسے جان سے مار ڈالنا چاہ
 تھا

"ہاؤڈیر ہوٹوڈودز"۔۔۔۔۔ تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا میں تمہارا نقشہ بگاڑ دوں گا
 ۔۔ تم نے یہ ہمت بھی کیسے کر لی۔۔ میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ سات پشتیں یاد
 رکھیں گی"

۔۔۔۔۔ وہ گرجتا اس پر برس رہا تھا پانچ منٹ میں اس نے اسکا نقشہ بگاڑ دیا تھا۔

ہیر جو آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھ رہی تھی اسنے اپنی چیخ کا گلہ گھونٹا تھا وہ ہوش میں آئی
 تھی اور اس نے والدان کوروکنا چاہا تھا۔۔۔

"ولدان۔۔۔ پلرزوہ مر جائے گا"۔۔۔۔۔ ہیر نے روتے روتے کہا تھا اور اسکا بازو

پکڑنا چاہا تھا

"اٹے آوے فرام می ہیر۔۔۔۔۔ مجھے روکنے کی غلطی بھی نہ کرنا" والدان نے اتنے

دہشت ناک انداز میں کہا تھا کہ ہیر دہل کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی اسے روکنا ہیر کے
بس میں نہ تھا

ولدان نے اسے آدھ مر اتو کر دیا تھا ماہر تو شاید اب تک بے ہوش ہو چکا تھا لیکن ولدان
کی اندر کی آگ نہیں ختم ہو رہی تھی اس نے اپنے جیب سے لائینر نکالا تھا جو وہ کبھی کبھی
سیگریٹ پینے کے لئے استعمال کرتا تھا اور اسکو جلایا تھا اور قہر برساتی نظروں سے ماہر کو
دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اتنے شور ہنگامے سے سارے اسٹوڈنٹس وہاں ہی جمع ہو گئے تھے
اور یہ منظر پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کسی میں ہمت نا تھی کہ وہ ولدان کے چلتے
ہاتھ روک پاتے۔۔۔

"افف یہ ماہر کہاں گم ہے"

۔۔۔ وہاں کو سخت تپ چڑھی تھی اسے اسٹوڈنٹس کی لسٹ لیننی تھی تاکہ سی سائیڈ پہ
جانے سے پہلی وہ ایک دفعہ ری چیکنگ کر لے لیکن ماہر کا کچھ اتنا پتہ نہیں تھا اس نے پاہر
سب جگہ دیکھ لیا تھا لیکن وہ اسے کہیں نظر نہیں آیا تھا۔۔

"ایک تو میں نے اسے لسٹ دی ہی کیوں"۔۔۔۔۔ وہ غصے میں تلملاتا اندر بڑھا تھا لیکن وہ اسے کہیں نظر نہی آیا تھا۔۔۔

"یہاں بھی نہیں ہے آخر گیا تو کہاں۔۔ کیا کروں ہاں فون"۔۔۔۔۔

اس نے خود سے کہتے اسے کال ملائی تھی اور ادھر ادھر دیکھ بھی رہا رہا کہ اسے سامنے والے روم سے رنگ ٹون کی آواز آئی تھی

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے یہ تو گر لڑکا۔۔۔۔۔" اس سے اگے اس سے سوچا نہیں گیا اور

وہ دروازہ کھلا دیکھ کر وہ فوراً اندر گیا تھا۔ اور اندر کا منظر دیکھ کر وہ شاکڈ ہوا تھا و لدان ماہر کا ہاتھ پکڑے اسکی انگلیاں لائٹ کی مدد سے جلانے کے لیے تیار بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ وہاں جیہ

منظر دیکھ کر مزید حیران ہوا تھا اور تیزی سے ولدان کے پاس پہنچا تھا اور اسے کندھے

سے پکڑ کا دھکے دیا تھا۔۔۔ کہ ولدان صرف زرا سا پیچھے کھسکا تھا۔۔۔ اسنے خونخو

نظروں سے خلل کرنے والے کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔ اور ایک دم کھڑا ہو گیا

تھا۔

"ہاتھ کیسے لگا مجھے۔۔۔۔۔"

کیسے لگایا ہاتھ۔۔۔۔۔"

اب وہ وہاں کے کالر پکڑے اسکو پورا ہلا گیا تھا۔۔۔ وہاں آنکھیں پھاڑے ولدان کی سرخ آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ ہوش تو اسے تب آیا جب ولدان کے ہاتھ اپنے کالر پہ محسوس کیے۔۔۔

"تم نے یہ سب کیوں کیا ہے۔۔۔ پورے ماحول کا بیڑہ غرق کر دیا۔۔۔۔۔ سر سے کمپلین کرونگا تمہاری۔۔۔ تم جیسے مار دھاڑ کرنے والے لڑکے یونی میں پڑھنے کے لائق نہیں ہیں"

وہاں غصے سے اسکے ہاتھ اپنے کالر سے ہٹاتا ہوا بولا تھا لیکن ولدان کے مضبوط ہاتھ وہ ہٹا نہیں سکا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ وہاں بنا کچھ جانے اتنا کچھ بول گیا تھا شاید اپنے لیے مشکل کھڑی کر چکا تھا۔۔۔

"بلا اپنے باپ کو۔۔۔۔۔"

ابھی بلا۔۔۔۔۔

نکال یونی سے۔۔۔۔۔

چل میں یہیں بیٹھا ہوں۔۔۔ تو بلا کس کو بلائے گا۔۔۔ بول کیا کر سکتا ہے۔۔۔ یہیں
کھڑا ہوں سامنے۔۔۔ کر کیا کر سکتا ہے "

وہ لفظ چبا چبا کے تیز آواز میں بولا تھا اور دوسرے لمحے ہی اسکا لہر چھوڑ کے اسے دھکا
دیا تھا۔۔۔۔۔ کہ وہ بھی نیم بے ہوش ماہر کے پاس جا کے گرا تھا۔۔۔۔۔ ولدان پہ تو
ناجانے کون سا جنون سوار تھا کہ وہ تمیز تک بھول گیا تھا۔۔۔
"ولدان پلیز۔۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔۔"

چلو یہاں سے۔۔۔۔۔ پلیز ولدان چلو۔۔۔۔۔ !!
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
روتی ہوئی ہیر ڈرتے ڈرتے اسکے پاس آئی تھی۔۔۔ اور اٹک اٹک کے اپنے لفظ ادا کیے
تھے وہ ناجانے کیوں آج اس سے بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی ولدان کا یہ روپ تو وہ
پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہاں نے اٹھتے ہوئے ایک نظر بکھری ہوئی ہیر پہ ڈالی تھی جس کے بال سارے
بکھرے ہوئے تھے جب کہ اسکی شرٹ پوری شکن آلود تھی۔۔۔ اس پہ نظر ڈال کر وہ
لمحے میں ہی سارا ماجرا سمجھ گیا تھا اور اصل معنوں میں سر پکڑ کے رہ گیا تھا۔۔۔

اب وہ بے سود ماہر کے وجود جو ٹھوکر مارتا وہاں کوانگلی سے وارن کرتا ہیر کی کلائی تھامتا کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔ وہ اتنا تیز چل رہا تھا کہ ہیر کو بھاگنا پڑ رہا تھا اور کچھ کہ کر وہ شیر کے منہ میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتی تھی اس لیے وہ اسکے ساتھ تیزی سے بھاگ رہی تھی۔۔۔

"ماہر یہ کیا ہے تم نے"

۔۔۔ وہاں افسوس سے سر جھٹکتا اسکی جانب بڑھا تھا اب وہ ایسے تو اسے چھوڑ نہیں سکتا تھا دل تو کر رہا تھا کہ اسے ایسا ہی چھوڑ دے بلکہ دو چار اور لگائے لیکن انسانیت بھی کوئی چیز تھی اور والد ام نے کوئی کسر چھوڑی بھی نہیں تھی اس نے ماہر کا چہرہ تھتھپا کر اسے ہوش میں لانا چاہا تھا اور فون پہ نمبر بھی ڈائل کیا تھا۔۔۔۔۔

رات آہستہ آہستہ گہری سیاہ ہو رہی تھی۔۔۔ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے وہ یکایک کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی جب کہ اسکے برابر میں بالاج نیم دراز تھا دوسری طرف پریشے اپنے کاٹ میں گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔ چند دن سے مرینہ کی آنکھوں سے نیند روٹھی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اتنی آسائشوں کے بعد بھی سکون سے نارہ رہی

تھی۔۔۔ کھڑکی سے نظر آتی تیز موسلا دھار بارش وہ خود پہ جبر کیے صرف آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے کمرے سے نکلنے سے منع کیا تھا۔۔۔ شام میں بھی جب ہلکی بوند باندی ہو رہی تھی تب بھی ثانیہ بیگم نے اسے نہانے سے یا بھگنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ کسی ناکسی طرح وہ رد ہی ہو رہی تھی۔۔۔ اور اب وہ کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر گلے میں پڑا ڈوپٹہ شال کی طرح اچھے سے لپیٹتے ہوئے دبے پاؤں بالاج پہ ایک نظر ڈال کے کمرے سے باہر نکلی تھی اور اسی طرح دبے پاؤں وہ لان تک پہنچی تھی۔۔۔

آسمان پہ چھائے بادلوں سے برستی تیز بارش نے لمحے بھر میں ہی اسکے وجود کو اپنی زد میں لے لیا تھا وہ چہرے پہ دونوں ہاتھ رکھ کے پوری طرح بھیک گئی تھی۔۔۔ اسکی نظر بیچ پہ گئی تھی جہاں وہ اور وہاں بیٹھ کف ڈھیڑ ساری باتیں کرتے تھے لیکن آج وہ نہیں تھا۔ اسے شدت سے اسکی کمی محسوس ہوئی تھی وہ اس موسم کو انجوائے کرنا چاہتی تھی لیکن اسکے ساتھ کوئی نا تھا جس کو وہ کہہ سکتی۔۔۔۔۔ وہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی دل مار گئی تھی ان چاہے انداز میں اسے اس لان سے بھی بے پناہ محبت ہو گئی تھی۔۔۔

ابھی وہ بارش میں بھیکتی یہ ہی سوچ رہی تھی جب اسے اپنے کندھے پہ کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا تھا اس اندھیری رات میں اسکی تیزی سے نکلتی چیخ بالاج نے اپنا بھاری

میر و نلبے دراز بال بھیک کر اسکے ماتھے اور کمر پہ پھیلے ہوئے تھے۔۔۔ جھیل جیسی بلیو آنکھیں جھکی ہوئیں تھیں۔۔۔ سردی سے کپکپاتے لب وہ آپس میں پیوست کیے سر جھکائے اسے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ اصل معنوں میں تو وہ اسے یہاں پا کر ہراساں ہو گئی تھی اور اب اسے اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی کہ اگر بالاج نے اپنی گرفت کچھ زیادہ سخت کی تو وہ یقیناً بے ہوش ہو جائے گی جس طرح وہ اپنے دل کی تیزی سے چلتی ڈھرنوں کو قابو کی ہوئی تھی یہ وہ ہی جانتی تھی۔۔۔!!

"بولو میں تمہارا منتظر ہوں!!" وہ اسکو خاموش دیکھ کر اب زرا تیز آواز میں بولا تھا مرینہ جو پہلے ہی ڈر اور سہم کر اپنی آنکھیں بند کیے کھڑی تھی بادل کے گرنے کی آواز سے ایک دم اچھل کر رہ گئی تھی اور ڈر کے مارے اپنا بھگا وجود اسکے سینے میں چھپا گئی تھی اور اپنے دونوں ہاتھ اسکے گرد باندھ کر اسے کس کے ایسے پکڑ لیا تھا جیسے وہ اسے چھوڑ کر ابھی چلا جائے گا۔۔۔ بالاج کے لب اسکی اس ادا پہ پھیلے تھے اس نے اسے دوسری بار ہگ کیا تھا اور اب یہ والا ہگ پہلے والے ہگ سے بھی زیادہ ٹائٹ تھا۔۔۔ وہ بے اختیار اپنے ہاتھ اسکی کمر پہ رکھ کر اسکو وجود کو محسوس کرنے لگا تھا اور اپنا چہرہ اسکے کندھے پہ رکھ کر اسے گیلے بالوں کی خوشبو میں کھو گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ناجانے کتنی دیر تک یوں نہیں کھڑے رہتے اگر مین گیٹ پہ ہارن کی آواز نا
 آتی۔۔۔۔۔ مرینہ تو اسکے سینے سے لگے بس اس کے ہی رحم و کرم پہ تھی لیکن بالاج
 ہارن کی آواز سن کر بہت ہی آہستگی سے مرینہ کو کندھوں سے پکڑ کر اسے علیحدہ کیا
 تھا۔۔۔

"تم کمرے میں جاو۔۔۔۔۔"

میں آ رہا ہوں۔۔۔۔۔

گیٹ پہ کوئی ہے" NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 وہ اسکا بھیگا چہرہ اور اسکے شرم سے متمتاتے سرخ گال تھتھپا کے بہت ہی نرمی سے
 ہدایت دیتا بولا تھا اور اسے لان سے اوپر کمرے میں بھیج دیا تھا اور خود گیٹ کی طرف
 چل دیا تھا۔۔۔۔۔

رات کے اس پہر دو بجے کے وقت چوکیدار بھی سوچکے تھے۔۔۔ بالاج پریشان ہو گیا تھا
 اس وقت کون آسکتا ہے۔۔۔ وہ مین گیٹ کی طرف گیا تھا اور گیٹ کو کھولا تھا۔۔۔ وہاں

"او۔۔۔ اللہ صحت دے انہیں۔۔۔"

چلو۔۔۔ تم آرام کرو۔۔۔ میں چائے لے کر آتا ہوں، بارش میں ویسے بھی تم تھک گئے ہو گے"

وہ اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا جب کہ وہاں اسکے جانے کے بعد پر سکون ہوا تھا۔۔۔

وہاں ماہر کوہا سپٹل میں چھوڑ کر گھر آ گیا تھا جبکہ ان کا سارا پروگرام۔ اس حادثے کے بعد آفیشلی کینسل ہو گیا تھا۔۔۔



بیڈروم میں آکر وہ دروازہ بند کرے گھرے گھرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔ نا جانے بالاج کو دیکھ کر اسکو کیا ہو جاتا تھا۔۔۔ اسکا دل کرتا تھا وہ اسی طرح اسکے قریب ہی رہے بلکل اسے اپنے پاس رکھے۔۔۔۔۔ جیسے اسکی قربت میں اسے سکون ملتا ہو۔۔۔۔۔ جب جب وہ اسے اپنے آس پاس دیکھتی اسکا دل کرنے لگا تھا کہ وہ اس سے ڈھیڑ ساری باتیں کرے۔۔۔۔۔ اسے پیار کرے۔۔۔۔۔ اسے بتائے کہ وہ اسے کتنا اچھا لگنے لگا

ہے۔۔۔ اسکی سختی اسکا حکم دینا اسکا ڈانٹنا اسے کتنا پیارا لگنے لگا ہے۔۔۔۔

یہ سب سوچ کر اسکے سرخ لبوں پہ خوبصورت سی مسکان پھیلی
تھی۔۔۔۔۔!! لیکن ٹھنڈ لگنے کی وجہ سے وہ ہاتھ روم کپڑے تبدیل کرنے کی
غرض سے چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

تقریباً بیس منٹ بعد وہ گرم پانی سے شاور لے کر نکلی تھی۔۔۔ اور سفید سادہ سوٹ
زیب تن کیے شیشے کے سامنے بیٹھی اپنے گیلے بال سکھا رہی تھی۔۔۔ کام کرتے
ہوئے بھی اسکے چہرے پہ خوبصورت رنگ اور حسین مسکراہٹ تھی۔۔۔ وہ اپنے
کام اور سوچ میں اتنی مگن تھی کہ اسے صوفے پہ بیٹھا وجود نظر ہی نہیں آیا تھا۔۔۔ اور
جب اسکی نظر شیشے سے صوفے پہ پڑی تھی اسکے ہاتھ سے برش نیچے گرا تھا۔۔۔ وہ
ایکدم سٹیٹا گئی تھی۔۔۔ وہ گہری اور لودیتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"چائے"

وہ چائے کا مگ اسے دکھاتا ہوا صرف اتنا ہی بولا تھا۔۔۔ بالاج چائے بنا کے وہاں کو دے
کر آیا تھا اور اب اپنی اور اسکی چائے ٹرے میں سجا کر لایا تھا۔۔۔ مرینہ ٹرے میں دو
کپ دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔۔۔

"م۔۔ میں نہیں پتی"

ناجانے کیوں اسکی زبان ہکلا گئی تھی۔۔

"اوکے نہیں پتیں تو کم از کم میرے پاس آکر ہی بیٹھ جاو۔۔۔۔"

وہ جو نظریں جھکا گئی تھی۔۔ اب اسکے جملے پہ اچھی طرح چونکی تھی۔۔ وہ اسکی آنکھوں

میں سما یا ہوا پیغام دیکھ کر رس نہیں کر سکی تھی۔۔ دھیمے قدم اٹھا کر اسکے پاس پڑے

ایک صوفے پہ بیٹھ گئی تھی۔۔

"ٹیسٹ کرو۔۔۔۔ مجھے لگ رہا ہے اس میں شوگر کم ہو گئی ہے۔۔ شاید میں نے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صحیح نہیں بنائی"

وہ خود ایک سپ لے کر اب اپنا کپ اسکے لبوں سے زبردستی لگاتا لچھن سے بولا

تھا۔۔۔۔ مرینہ نے سہمی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔

"م۔۔ مجھے کیا۔۔۔ پتہ"

وہ بوکھلائی تھی اور کپ اپنے ہاتھ سے پرے کیا تھا۔۔۔۔ جبکہ بالاج نے اب اپنی

آنکھوں سے اکتفا کیا تھا۔۔۔۔ مرینہ نے بنا کچھ بولے کپ زبردستی آنکھیں بند کر کے

لبوں سے لگایا تھا۔۔۔ اور ٹیسٹ کیا تھا۔

"ٹ۔۔ ٹھیک ہے"

وہ اپنے ہونٹ صاف کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"ٹیسٹ کیسا ہے اسکا میں نے یہ پوچھا ہے"

وہ دوبارہ چائے پینے میں مصروف ہو گیا تھا۔۔

"اچھا ہے"

وہ پر اعتمادی سے جھوٹ بول گئی تھی ورنہ اصل معنوں میں چائے اسے بری لگی تھی۔۔

"تو برائے کرم اپنا کپ جلدی سے ختم کریں۔۔ اب اتنا آپکو بارش میں بھگینے کا شوق

ہے تو اس کے لیے آپکو بھگینے کے بعد یہ تو ضرور پینی پڑے گی"

وہ اپنا کپ ختم کر کے اسکو ایک اور نیا حکم دیتا بولا تھا اور اب الماری سے چینیج کرنے کے

لیے کپڑے نکالنے لگا تھا۔۔

"خبردار جو اس چائے کو ویسٹ کیا۔۔ میں چینیج کر کے آتا ہوں تب تک یہ ختم کرو،

ویسے ہی تم نے میری نیند خراب کر دی ہے، اس کا تو حساب تمہیں دینا ہوگا"

تھے۔۔ اور پھر لیپ لائٹ آف کر کے وہ اس کا مزید ایک سرے کرنے کی چاہت رکھتا تھا وہ ہمیشہ اسکے سوتے ہوئے جذبات جگا کے اسے موقع دیے بغیر ہی چلی جاتی تھی۔۔

صبح اسکی آنکھ کسی بچے کے رونے کی آوازوں سے کھلی تھی۔۔۔۔۔ وہ اپنی بند آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے مسلنا چاہتی تھی لیکن اسکے ہاتھ اسکے چاہنے کے باوجود بھی نہیں اٹھ رہے تھے۔۔۔۔۔ اسے پھر اپنی آنکھوں کو ہی کھولنا پڑا تھا۔۔۔۔۔ موندی موندی آنکھیں اس نے آہستگی سے کھولیں تھیں۔۔۔۔۔ لیکن جب اسکا زہن بیدار ہوا تو وہ کرنٹ کھا کر بجائے اٹھنے کے مزید میٹر میں گھس گئی تھی۔۔۔۔۔ بالاج اسکے نازک کندھے پہ اپنا سر رکھے ایک ہاتھ اسکی گردن کے نیچے جب کہ دوسرا ہاتھ اسکے پیٹ پہ رکھے گہری نیند سو رہا تھا جبکہ مرینہ کے دونوں ہاتھ بالاج کے بھاری ہاتھوں کے نیچے دبے ہوئے تھے حالت ایسی تھی کہ اسکا آدھا جسم بیڈ پہ جبکہ آدھا جسم مرینہ کے اوپر تھا۔۔۔۔۔ مرینہ کی تو سانس اٹک کے رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ اتنا بھاری وجود وزن خود پہ محسوس کر کے اب تو اسے لگ رہا تھا کہ وہ سانس بھی نالے سکی تھی۔۔۔۔۔ بالمشکل اسنے اسکے نیچے سے خود کو نکالنا چاہا تھا لیکن ناکام رہی تھی۔۔۔۔۔ پھر اسنے بالاج کا ہاتھ جو اسکے

پیٹ پہ رکھا تھا وہ مشکل سے ہٹا کے اٹھنا چاہتا تھا لیکن اسکا دوسرا ہاتھ جو مرینہ کے کندھے اور گردن کے نیچے تھا اسنے اسکی کوشش ناکام بنا دی تھی۔۔ پہلے تو وہ اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر شرم سے سرخ ہو گئی تھی لیکن اب وہ اپنے جسم میں درد بھی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"پلیز۔۔۔ اٹھیں نا۔۔۔"

بالاج۔۔۔ پلیز"

وہ اسکے سر کے بھورے سلکی بالوں میں ہاتھ چلاتی پریشانی اور درد کے عالم میں بولی تھی۔۔۔۔

"بالاج۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔۔" وہ اسکا بھاری کندھا

جھنجھوڑی ہوئی اب تپ کے بولی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس پہ کوئی بھاری پتھر رکھ دیا ہو اور وہ دب کے اپنی آخری سانسیں لے رہی ہے۔۔

"شش۔۔۔۔۔ لیٹی رہو"

وہ آنکھیں بند کیے مزید اب اسکے کندھے سے چہرہ ہٹا کر اسکی گردن تک لے جاتا ہوا

بولا تھا۔۔ اس افتاد پہ تو مرینہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔۔۔ گلے میں اسکے چبتے
 سلکی بال مرینہ کو اصلی دنیا میں لے آئے تھے۔۔۔ اسنے بے ساختہ ہاتھ اپنے گلے پہ
 رکھا تھا جہاں اسے کوئی ڈوپٹہ محسوس ناہوا تھا۔۔

"بالاج۔۔۔۔۔۔۔"

اب باقاعدہ وہ اپنی بے بسی پہ رونے لگی تھی اور آنسو بہاتی بولی تھی۔۔ شرم سے یا غصہ
 سے اسکا چہرہ جلتی آگ کی مانند سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ بالاج اسکے رونے کی آواز سے اسکے
 گلے پہ سے اپنا سر ہٹاتا زراسا اوپر ہو کر اب اسے روتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔
 "شروع اب تمہارا رونا"

وہ اسکے جلدی سے بھینگتے چہرے کو دیکھ کر تپ گیا تھا۔۔۔ کوئی ایسے لمحات پہ روتا ہے
 کیا۔۔۔!!

وہ کچھ نہیں بولی تھی اور اب خود پریشے کی جگہ رونے لگی تھی۔۔ پریشے تو روتے روتے
 چپ ہی ہو گئی تھی کیونکہ اسے کوئی چپ کروانے ہی نہیں آیا تھا۔۔ بالاج نے اپنی ایک
 ٹانگ اسکے اوپر سے ہٹائی تھی اور دوسرا ہاتھ جو اسکے کندھے کے نیچے تھا ہٹا کر اب

بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"خاموش ہو جاؤ مس مرینہ۔۔۔ اٹھ گیا ہوں اب۔۔۔ لے لو سانس"

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا غصے سے بولا تھا۔۔۔ رات کو وہ کچھ کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن

اسکا موڈ ہمیشہ کی طرح بدل گیا تھا۔۔۔

"بہت برے ہیں آپ"

وہ اپنے آنسو صاف کرتی بامشکل اٹھنے کی کوشش میں لڑکھڑائی تھی بالاج نے اسے
کندھوں سے پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا تھا کہ مرینہ کی پشت بالاج کے سینے سے ٹچ ہو رہی
تھی۔۔۔ ابھی بھی اسکا جسم بے جان ہو رہا تھا . . .

"تم نے ہی مجھے مجبور کیا ہے" وہ اپنے دونوں ہاتھ اسکے پیٹ پہ رکھتا اسے اپنی گرفت

میں کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔ مرینہ اسکی قربت پہ پگھلی جا رہی تھی اور اب اسکا پھر اسے جکڑ

لینا۔۔۔ مرینہ کی جان لیے جا رہا تھا۔۔۔

"بچ۔۔۔ چھوڑیں م۔۔۔ مجھے"

وہ بوکھلا کے رہ گئی تھی۔۔۔

"پہلے بتاؤ مجھے مجبور تم نے کیا ہے نا"

وہ اسکے کندھے سے سرکتی اسکی شرٹ ٹھیک کرتا ہوا بولا تھا

"میں نے کیسے کیا"

وہ اسکے ہاتھوں کو ہٹانے کی کوشش میں بولی تھی۔۔

"رات کو تم نے میری بات کو نظر انداز کیا، نظر انداز کرنے کا یہ چھوٹا سا ٹریلر ہے اگر

اب انکار کیا تو پوری مووی دکھاؤنگا اور مزے بھی کراؤنگا" اب وہ اسکو گرفت سے

آزاد کرتا ہوا خود بیڈ سے اتر گیا تھا۔۔۔ مرینہ نے اسکی بات پہ خفت سے اپنا چہرہ جھکا لیا

تھا۔۔۔ بالاج اسکے چہرے پہ آئے شرم و حیا کے رنگ دیکھ کر ایک بار پھر خود کو روک

ناپایا تھا اور اب بیڈ پہ اسکے سامنے بیٹھ کر اسکے چہرے کو ہاتھوں سے تھام کر اسکے سرخ

گلنار گال کو لبوں سے چھوا تھا۔۔۔ مرینہ اس افتاد کے لیے تیار نا تھی اسکی کھلی آنکھیں

خود بخود بند ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔ وہ جب دور ہٹا تو بنا اسکی طرف دیکھے فریش ہونے

چلا گیا تھا کیونکہ پھر سے اسے دیکھ لیتا تو دوبارہ اسے چھو رنا مشکل ہو جاتا۔۔۔ مرینہ دم

سادھے اپنی تیز ڈھڑکنوں کو معمول پہ لانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

ولدان جیسے ہی سوسائٹی کی حدود میں داخل ہوا تھا بنا کچھ کہے اسنے گاڑی ہیر کے گھر کے سامنے روکی تھی۔۔۔ ہیر نے ایک نظر اس پہ ڈالی تھی کہ وہ اس سے کچھ کہے گا لیکن اسکا چہرہ ستا ہوا تھا۔۔۔ وہ آہستگی سے دروازہ کھول کر اتر گئی تھی اور گھر کے اندر چلی گئی تھی پورے راستے اسنے ہیر سے کوئی بات ناکی تھی جبکہ اسکی طبیعت بھی خراب ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ کمرے میں گئی تھی اسے کیا معلوم تھا وہ سب ہو جائے گا۔۔۔

ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھی وہ رات کا سین یاد کر رہی تھی جب ولدان نے نا جانے کیوں اس سے اتنی بے رخی اختیار کی تھی۔۔۔۔ کریم صاحب ناشتہ کر کے آفس جا چکے تھے آج انہیں جلدی آفس پہنچنا تھا ورنہ وہ اسکا افسردہ چہرہ دیکھ کر ضرور اس سے پوچھتے۔۔۔

کٹے ہوئے فروٹس سے بھرے باول میں وہ کاٹھا دھر سے ادھر کیے جا رہی تھی۔۔۔ رات بھی وہ بنا کھائے وہ سو گئی تھی اور اب بھی اسکی طبیعت عجیب سے ہو رہی تھی ایک دفعہ وہ پہلے ہی دو میٹ کر چکی تھی اور اب پھر اسکا دل اتنی بری طرح گھبرا یا تھا کہ اسکی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں۔۔۔۔ وہ منہ پہ ہاتھ رکھتے نیچے ہی کا من با تھروم میں چلی گئی تھی۔

"بی بی جی کیا ہوا"

کچن میں کام کرتی میڈ جو اسکے ستمے ہوئے چہرے کو بار بار دیکھ کر دوسری میڈ سے
ناجانے کیا بول رہی تھی۔۔۔ ہیر کے ایک دم بھاگنے سے وہ اسکے پیچھے آئی تھی۔۔۔

"ک۔۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔۔ میرا دل گھبرا رہا ہے"

وہ تو لیے سے منہ پونچھتی آنکھیں بامشکل کھولے باہر آئی تھی۔۔۔ اسکی آنکھیں نیند
کی شدت اور کمزوری کی وجہ سے بند ہوئی جارہی تھیں۔۔۔ ابھی وہ گرنے ہی والی تھی
جب میڈ نے اسے بامشکل اپنے ہاتھوں سے اسے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بی بی۔۔۔ صبر کریں۔۔۔"

میں صاحب کو بلاتی ہوں۔۔۔"

وہ اسکی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھتی صوفے پہ بٹھاتی فون کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

میڈ نے جلدی سے کریم صاحب کو کال ملائی تھی لیکن شاید میٹنگ میں ہونے کی وجہ
سے انہوں نے دھیان نہیں دیا تھا۔۔۔ زہن میں ولدان کا نام آتے ہی اس نے ولدان
کو کال کی تھی جو چند بیل جانے کے بعد ریسو ہو گیا تھا۔۔۔

"ولدان صاحب جلدی گھر آئیں۔۔۔ بی بی صاحبہ کی طبیعت خراب ہے"

وہ فون کان سے لگاتی تیزی سے بولی تھی۔۔

"کو نسی بی بی صاحبہ *

نیندوں سے ڈوبی آواز کے ساتھ وہ نا سمجھی کے عالم میں بولا تھا۔۔

"ہیر بی بی۔۔۔ ولدان صاحب"

"کنگ۔۔۔"

وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھا تھا اور شرٹ صوفے سے اٹھا کر تیزی سے پہنتا ہوا ایک منٹ میں فریش ہو کر سائڈ ٹیبل سے گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر کی طرف بھاگا تھا۔

اگلے پانچ منٹ میں وہ ہیر کے گھر پہنچا تھا۔

"کیا ہوا ہے اس"

وہ اسکے کملائے ہوئے چہرے کو دیکھتا غصے سے بولا تھا۔ اسکی ماتھے کی رگیں اسکا

مر جھایا ہوا زرد چہرہ دیکھ کر تن گئیں تھیں۔۔۔

"پتہ نہیں صاحب۔۔۔ صبح سے الٹیاں کر رہی ہیں۔۔ کھانا بھی نہیں کھایا اب

بھی تچھے سے کھیل رہی تھیں۔۔"

وہ اسکے ڈھاڑنے پہ تیزی سے بولی تھی۔۔۔

"اچھا جاو تم"

وہ اسکو اشارہ دیتا ہوا ہیر پہ جھکا تھا۔۔

"بالاج اب کیا خیال ہے تمہارا، مرینہ اور تم شہر سے باہر گھوم کر آ جاو۔۔۔ بالاج کچھ

خیال کرو پچی کا۔۔ اسکا بھی دل کرتا ہوگا باہر گھومنے کا۔۔ تم تو وقت ہی نہیں دیتے

اسے *

ناشتے کی ٹیبل پہ ثانیہ بیگم بالاج کو جھرتے ہوئے بولیں تھیں۔۔ وہ اتنا ہی لاپرواہ ہو گیا

تھا ورنہ اسکا جنونی روپ بھی وہ دیکھ چکی تھیں۔۔

"ماما خیال ہی کر رہا ہوں آپکی بہو کا۔۔ تب ہی نہیں لے کر جا رہا۔۔ ابھی موسم بہت

خراب ہے اور میں نہیں چاہتا کہ آپکی پچی کا کسی بھی طرح نقصان ہو"

وہ چیخ سے پریشے کو ٹیبل پہ بٹھائے اسے چیخ سے انڈا کھلاتے ہوئے بولا تھا جب کہ اسکی ایک نظر سامنے بیٹھی پلیٹ پہ جھکی مرینہ پہ بھی گئی تھی۔۔

"تو کیا ہوا تم اسے ڈنریا لہجہ پہ بھی لے جاسکتے ہو۔۔ شہر سے باہر پھر لے جانا"

وہ اسے دوسرا آئیڈیا دیتیں ہوئیں بولی تھیں۔۔

"ماماشی ازویری ہائینک۔۔۔ میں نے دو دن پہلے ہی زکر کیا تھا کہ باہر چلتے ہیں بٹ آپکی بچی نے منع کر دیا کہ وہ باہر کے کھانے نہیں کھا سکتیں"

وہ پریشے کو پراسکون ہو کر ناشتہ کرتا بات بناتے بولا تھا۔۔

"کیا سچ میں مرینہ تم ریستورینٹس کے کھانے آلاؤ نہیں کرتیں کیا"

وہاج جو خاموشی سے بالاج اور ماما کی باتیں سن رہا تھا اب تعجب سے مرینہ کو دیکھ کر بولا تھا۔

"نہیں" وہ مختصر بول کر چپ ہو گئی تھی ورنہ اسنے بالاج کو یہ کب کہا اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔۔

"خیر ہوگی تمہیں چاکلیٹس پسند ہیں نا، بھائی کو تو وقت ملتا نہیں ہے ہم پریشے کے ساتھ

"چھوٹی ہونے سے کیا ہوتا ہے۔۔۔ رشتے میں تو تم سے بڑی ہے نا۔۔۔ اور رشتوں کی

عزت کرنا سیکھو بجائے مجھے وضاحت دینے کے"

بالاج کا موڈ یکدم بگڑ گیا تھا۔۔۔

"بالاج آپ ناشتہ کریں۔۔۔ آپ کو لیٹ ہو رہا ہے آفس کے لیے۔۔۔۔"

مرینہ انکا ٹکڑا بڑھتے دیکھ کر بالاج سے بولی تھی اور اسے آنکھوں آنکھوں میں چپ رہنے کی تاکید کر رہی تھی جسے بالاج اگنور کر کے کرسی سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ پریشہ کو اسکی چھوٹی سی چہرہ بٹھا کر وہ اپنا کوٹ اور آفس بیگ لے کر نکل گیا تھا۔۔۔ ثانیہ بیگم زرا سی بات پہ ماحول بگڑتا دیکھ کر پریشان ہو گئیں تھیں۔۔۔۔ مرینہ بنا کچھ دیکھے بالاج کے پیچھے گئی تھی۔۔۔

"بالاج۔۔۔۔"

وہ گاڑی میں بیٹھنے ہی لگا تھا پیچھے سے آتی آواز پہ اس کے قدم گاڑی کے دروازے پہ ہی جم گئے تھے۔۔۔

"میں آپ سے ناراض ہوں"

وہ تیزی سے چلتی ہوئی اسکے سامنے آئی تھی اور اسکی آنکھوں میں دیکھ کر منہ بنا کے بولی تھی۔۔

"کیوں۔۔۔۔*"

وہ بے ساختہ بولا تھا اسے صبح اور رات کے حسین پل یاد آگئے تھے۔۔

"آپ کی وجہ سے میری پوری باڈی میں درد ہو رہا ہے۔۔۔ شوڈرز میں، لیگنز میں،

فوٹ میں، رسٹ میں، ہینڈز میں ہر جگہ"

وہ ناراضگی بھرے بولی تھی۔۔۔ بالاج اسکی بات پہ مسکرایا تھا۔۔۔ اور اسکی تھوڑی پہ ہاتھ رکھ کے اسکا چہرہ اونچا کیا تھا۔۔

"پین کلر لے لینا" اسنے مشورہ دیا تھا۔۔

"نہیں آپ آفس سے آکر خود اپنے ہاتھوں سے دبانگے" وہ بڑی ہمت سے بولے

تھی۔۔۔ کیونکہ اسکے بدلتے موڈ کا اسے اب تک اندازہ نا ہوا تھا۔۔

"سوچ لو پھر مزید درد نا ہو جائے" وہ اسکی بات پہ ہنسا تھا۔۔۔ مرینہ اسکے ہنستے چہرے کو

دیکھے گئی تھی وہ کتنا کم مسکراتا اور ہنستا تھا۔۔

"نہیں!! اب آپ جائیں۔۔ میرے اور پریشے کے لیے چاکلیٹس اور فرائز لے کر آئیے گا"۔ وہ اسکے سینے کے قریب اپنا چہرہ لے جا کر اسکے دل کے مقام پر ہونٹ رکھ گی تھی۔۔

"ہیو آگڈ ڈے" ٹیک کٹر

وہ اسے کس کر کے دور ہٹی تھی۔۔ بالاج اسکے ہر نئے انداز پہ حیرت زدہ ہو جاتا تھا وہ کیسے اس سے بچوں والی فرمائش کر رہی تھی اور پھر اسکو کس کرنا وہ بالکل خاموشی سے مسکرا دیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لے آؤنگا۔۔ اور کچھ"

وہ گاڑی میں بیٹھ کر بولا تھا۔۔

"نہیں اور بس خود آجائیے گا۔۔"

وہ آنکھوں میں مسکراہٹ لیے بولی تھی۔۔

"بائے۔۔"

بالاج کہہ کر گاڑی کو ٹرن کر گیا تھا۔۔ جبکہ مرینہ اسے جانا دیکھ رہی تھی اسکو دور جاتا

دیکھ کر اسکی ایک بیٹ مس ہوئی تھی۔۔۔ وہ صرف اسکو سی آف کرنے اس لیے آئی
تھی وہاں کو ڈانٹنا اور پھر ایک دم سے اٹھ جانا۔۔۔ اس وجہ سے وہ اپنا پورا دن موڈ
خراب رکھتا تھا وہ بس کسی طرح اسکا موڈ خوشگوار کرنا چاہتی تھی۔۔۔

ہیر کے سرہانے بیٹھا وہ اب بھی خاموش تھا۔۔۔ ہیر چپ بیڈ پہ لیٹی چھت پہ چلتے پنکھے
کو گھور رہی تھی۔ اسنے فیملی ڈاکٹر کو ہی گھر بلا لیا تھا۔۔۔ فوڈ پواز سنگ کی وجہ سے اسکی
طبیعت خراب ہوئی تھی۔۔۔ کھانا کھانے کی اور نقاہٹ کی وجہ سے وہ بے ہوش
ہو گئی تھی۔۔۔

"رات تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا تھا"

وہ دیوار پہ نظریں جمائے سخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا"

وہ بے بسی سے کروٹ بدل گئی تھی۔۔۔

"ہیر میرے ضبط اور صبر کو نایا کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم نے اب تک میری سوفٹ

سائید دیکھی ہے لیکن جب بھی تم نے دوسری سائید دیکھی نا تو تم مجھ دے دوستی ختم کر لو گی۔۔۔ مجھے مجبور نا کیا کرو غصہ کرنے پہ "

وہ اسکو کندھے سے پکڑ کر اسکا منہ اپنی طرف واپس کرتا اسے وارن کرتا بولا تھا۔۔۔

"مجھ پہ غصہ کر لو، دکھا دو دوسری جانوروں جیسی سائید۔ دیکھ لو نگی میں۔۔۔ سب کچھ دیکھ لو نگی۔۔۔ بتاؤ اب اور کیا دکھانا ہے بولو"

وہ ایک۔ دم سے اٹھ کر بیٹھی تھی اور اسکی شرٹ کے کالر کو پکڑتی چیخنے والے انداز میں

بولی تھی۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"شٹ اپ ہیر۔۔۔"

خاموش رہا کرو"

وہ اس سے زیادہ تیز آواز میں ڈھاڑا تھا۔۔۔

"ہاں میں خاموش تم سب کچھ بول لو۔۔۔ سب کچھ کر لو تم۔۔۔"

وہ ہزبانی انداز میں چیخی تھی۔۔۔

"کس چیز کا غصہ مجھ پہ نکال رہی ہو۔۔۔ کیا کر دیا ہے میں نے اب"

وہ اسکو بکھرتا دیکھ کر اب نرمی سے بولا تھا۔۔

"رات میں تم نے میری طبیعت کیوں نہیں پوچھی۔۔۔"

اور اب بھی تم مجھ پہ اکڑ رہے ہو۔۔۔

میں نے کیا کرا ہے تمہارا۔۔

میں تمہیں معاف۔ نہیں کرونگی ولدان "

وہ تیزی سے روتی ہوئی ہانپتے ہوئے بولی تھی۔۔ ولدان غور سے اسکے چہرے کے اتار
چڑھا دیکھ رہا تھا۔
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نے تمہاری طبیعت نہیں پوچھی صرف اس وجہ سے ناراض ہو"

وہ یقین دہانی کرانے کے چکر میں بولا تھا۔۔

"ہاں"

وہ خفگی سے چہرہ پھلا کے بولی تھی۔۔۔

"اس لیے نہیں پوچھی تھی کیونکہ میری اپنی طبیعت خراب ہو رہی تھی۔۔۔ اس لیے

بس تمہیں گھر چھوڑ کر میں اپنے تھر اپیسٹ کے پاس گیا تھا پھر گھر آ کر سو گیا تھا"

وہ اسکو چپ کرانا بولا تھا۔۔

"جبکہ تم اتنے منحوس ہو کہ تمہیں معلوم ہو کہ تم میرے تھر اپیسٹ ہو پھر بھی تم مجھے

چھوڑ کے دفعہ ہو گئے اپنے آرام کی غرض سے"

وہ اب پھر چلائی تھی۔۔۔

"اف۔۔۔۔۔ ہیر۔۔۔۔۔ کل میں کیسے تمہارا تھر اپیسٹ بنتا کل تو میری خود حالت خراب

ہوئی وی تھی۔۔۔۔۔!!"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ادا سی سے بولا تھا۔۔

"آئے ایم سوری مجھے اس وقت تمہارے ساتھ روم میں آنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ میرے

نا آنے کی وجہ سے وہ کمینہ تمہارے روم میں آیا اور پھر اسی وجہ سے اس کتے کے ساتھ

تمہارے کچھ لمحے بدترین بن گئے تھے۔۔ میرے زہن سے وہ لمحے نہیں

جار ہے۔۔ ساری میری غلطی ہے یار۔۔۔ معاف کر دو مجھے۔۔ میں تمہارا خیال نہیں

کر سکا"

وہ سر جھکائے شرمندگی سے بولا تھا۔۔

"ایسے مت بولو ولدان۔۔۔۔۔۔ تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی میری وجہ سے یہ

سب ہوا۔۔ اگر میں تمہیں وہاں نالے جاتی تو ایسا ہر گز نا ہوتا"

وہ خود بھی شرمندہ تھی اسنے ہی دلداں کو فورس کیا تھا .

"نہیں میری جان۔۔ تمہاری غلطی کیسے ہو سکتی ہے۔۔ بس رات کو کھانا تم نے نہیں

کھایا یہ تمہاری غلطی ہے۔۔۔ اب تم کھانا کھا لو تاکہ میں یہ غلطی تمہاری معاف

کردوں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ میڈ کو کھانا لے کر اتے دیکھ کر بولا تھا جبکہ ہیر پر سکون سی ہو کر مسکرا دی تھی۔۔

کمرے میں بیٹھا وہ پریشے سے کھیل رہا تھا۔۔

"سے ما۔۔ ما۔۔

ما۔۔ ما۔۔

وہاں اسکو اپنے سامنے لٹا کر ہنستا ہوا بول رہا تھا۔۔ آج وہ یونی بھی نہیں گیا تھا۔۔ گزری

ہوئی سٹویشن کو کم کرنے کے لیے اسے ایک دو دن ریسٹ کی اور سوچنے کی ضرورت تھی۔۔

"سے۔۔ ماما۔۔"

پری سے۔۔ ما۔۔ ما۔۔

وہ اسکو شاید ماما بولنا سکھا رہا تھا ویسے بھی وہ اب بولنا سیکھ رہی تھی۔۔ وہاں چاہ رہا تھا سب سے پہلے وہ ماما ہی بولے۔۔

"ہائے وہاں۔۔۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چلتی ہوئی دروازہ کھول کر سیدھا اسکے کمرے میں آئی تھی۔۔

"او۔۔ تم۔۔ آو۔۔ کیسی ہو۔۔"

اسکا دھیان پریشے سے ہٹا تھا اور سامنے کھڑی شاتاج پہ گیا تھا۔۔ وہ چلتی ہوئی اسکے پاس آئی تھی۔۔

"میں ٹھیک ہوں اور تم۔۔۔"

وہ بولتی ہوئی بیڈ پہ بیٹھی تھی۔۔

"میں تو ٹھیک ہو جاتا اگر مجھے دوبارہ بیسن کا حلوہ مل جاتا لیکن اس دن کے بعد تو تم نے

جیسے سارے رشتے ختم کر دیے تھے ایسا غائب ہوئیں"

وہ پریشے کو سائڈ پہ کرتا ہوا خوشگوار موڈ کے ساتھ بولا تھا۔

"اس دن اچانک مجھے بابا کے ساتھ دبئی جانا پڑا۔۔۔ اور کل رات ہی ہم آئے

ہیں۔۔۔ لیکن کل رات سے میرا دماغ الجھا ہوا ہے۔۔۔۔"

"او۔۔۔ گڈ۔۔۔ بٹ دماغ کیوں الجھا ہوا ہے تمہارا۔۔۔ سب ٹھیک تو ہے نا"

وہ اسکے چہرے پہ آئی پریشانی کی جھلک دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہوں۔۔۔ اس لڑکے کو دیکھو۔۔۔ یہ لڑکا کون ہے۔۔۔ مجھے اس سے دوستی کرنی

ہے۔۔۔ کیا مارتا ہے یا سر سلی۔۔۔"

وہ موبائل اسکے سامنے کرتی ہوئی مسکرا کے بولی۔ تھی۔۔۔ جبکہ وہاں کے پیروں سے

زمین ہی کھسک گی تھی۔۔۔ وہ ایک دم اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"ک۔۔۔ کہا۔۔۔ کہاں سے آئی یہ تمہارے پاس۔۔۔ یہ ویڈیو کیسے بنی"

شاتاج کہاں سے آئی یہ۔۔۔؟

وہ اسکا بازو تھام کر بیڈ پہ بٹھاتی ٹیبل کی طرف بڑھی تھی اور ایک گلاس پانی اسے دیا تھا۔۔ وہاں نے گھونٹ گھونٹ پانی پیا تھا۔۔

"پہلے کول ہو جاو۔۔۔ بالاج بھائی کچھ نہیں کریں گے۔۔۔ اور اگر مار پڑے انکے ہاتھوں تو پٹ لینا۔۔ بے عزتی تو ویسے بھی روزانہ کے حساب سے ہوتی ہے تمہاری"

وہ اسکے کندھے پہ تھکی دیتی آرام دہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"شاتاںج پلیرز کم ٹوڈی پوائنٹ!!"

اب مجھے بتاویہ کیسے ملی تمہیں "
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اب زرا سنبھل کر بولا تھا۔۔۔۔۔ ویڈیو میں ماہر ولدان اور خود کو دیکھ کر اسکی حالت واقعی خراب ہو گئی تھی۔۔

"مجھے یہ تمہاری یونی کے پیج سے ملی ہے۔۔۔۔!! اور واٹس ایپ گروپ میں بھی ہے۔۔۔۔!! اچیک نہیں کیا تم نے؟"

وہ اسکو تفصیل بتا رہی تھی جب کہ وہاں کا ہاتھ اپنے موبائل پہ گیا تھا۔۔ رات کے بعد اب وہ اپنا واٹس ایپ چیک کر رہا تھا جیسے ہی اسنے نیٹ آن کیا تھا ویسے ہی اسکے پاس

نوٹیفیکیشنز کی بھار مار لگ گئی تھی۔۔ یونی کے گروپ میں جا کر پہلے تو اس نے گروپ میں
پر اویسی لگائی تھی کیونکہ ویڈیو کے ساتھ طرح طرح کے کیپشنز Captions پڑھ
کر اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔۔۔

"واٹ ڈا ہیل شاتاج۔۔۔۔ اسکو شدید غصے نے آگھیرا تھا۔۔

"یہ سب کس نے کیا ہے۔۔۔۔" وہ الجھ گیا تھا رات ہی رات میں کیسے یہ سب ہو سکتا
ہے اور اگر ویڈیو بنی تو بنائی کس نے۔۔۔؟ وہ سوچ کر رہ گیا تھا۔۔

"بات یہ نہیں ہے کہ کس نے کیا۔۔۔ بات یہ ہے کہ بنائی کس نے۔۔ اور بنائی ہے تو
اپلوڈ کس مقصد کے لیے کی۔۔ اور اگر تم اس پہ غور کرو تو یہ بالکل اسٹارٹ سے بنی
ہوئی ہے کہ کیسے ماہر اسکے پیچھے گیا اور کیسے اسے ساتھ بد تمیزی کرنے کی کوشش
کی۔۔ اگر یہ کوئی اسٹوڈنٹ بنانا تو پورا سین کیسے ملتا یا تو ماہر پٹتا ہو ملتا یا کچھ ڈائلاگز

ملتے۔۔۔۔ مجھے یہ ماہر ہی کا کام لگتا ہے۔۔ تم اب زرا خیر اپنی مناؤ کہ تم نے ایک تو اس
گھٹیا انسان سے دوستی رکھی ہوئی سیکینڈ بالاج بھائی کورات میں تم نے یقیناً کوئی بہانہ
بنایا ہو گا مطلب کہ تم نے ان سے جھوٹ بولا تھا اور اب تم تو کسی صورت ان سے نہیں
بچنے والا اور تیسرا یہ کہ اگر یہ ویڈیو پھر اس ہیرو کے ہاتھ لگی تو سوچ لو ماہر تو گیا ساتھ

اب تم بھی۔۔۔*

وہ اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتی اسے اچھی طرح ہر پہلو سمجھا رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہانج کا
زہن تو بالاج سے جھوٹ بولنے پہ ہی اٹک گیا تھا۔۔۔

"تم مجھے خوفزدہ کر رہی ہو شاتاج" وہ ناراض ہوا تھا۔۔۔

"میں تم کو خوفزدہ نہیں کر رہی، بس حقیقت بتا رہی ہوں۔۔۔"

اب تم زرا اس ٹاپک پہ غور کرو۔۔۔ یا مجھے پریشی کی نیوماما سے ملو اسکے لے آؤ۔۔۔"

وہ جینس کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر پریشی کو گود میں لے کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

"تم خود مل لوروم میں ہی ہونگی زرا میں ماہر کو دیکھ کر آؤں"

وہ موبائل اور گاڑی کی کیزاٹھاتا تیزی سے روم سے باہر نکلا تھا۔۔۔ شاتاج اسکی پشت

دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی آنکھیں موند کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ رات اور صبح کے

لمحات وہ سوچ سوچ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔ اس نے کس مشکل اور دہشت کے تحت

بالاج سے اپنی چھوٹی سی خواہش کی تھی کہیں وہ اسے انکارنا کر دے یا اسکی بے عزتی نا کر دے لیکن جب اسنے اسکامان رکھا وہ اس قدر خوش ہوئی تھی کہ جب سے اسے ہی سوچے جا رہی تھی۔۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں مگن تھی جب دستک نے اسے چونکایا تھا۔۔ وہ ڈوپٹہ ٹھیک کرتی اٹھی تھی اور دروازے تک گئی تھی۔۔

"کون ہو تم اور پری کو کیسے لیا ہوا ہے"

وہ اپنے سامنے شاتاج کو دیکھ کر ایک دم پریشان ہو گئی تھی کسی انجان لڑکی کے ہاتھ میں پریشے کو دیکھ کر اسے خوف ہوا تھا اس ہی لمحے اسنے پری کو اس کے ہاتھ سے لے کر اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔

"ریلیکس۔۔۔۔۔ آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہیں"

وہ اپنا سر پکڑ کے رہ گئی تھی۔۔ پہلے وہاں کو کام ڈاون کیا اب اسے۔۔۔

"تو پھر میں آپ کو کس طرح ٹھیک سمجھوں"

مرینہ نا سمجھی سے بولی تھی۔۔۔

"میں آپکی پڑوس میں رہتی ہوں۔۔۔ اور وہاں میرا بہت اچھا دوست ہے۔۔۔ ثانیہ

آئی میری دور کی رشتہ دار ہیں۔۔۔ کچھ دن پہلے میں ملک سے باہر گئی ہوئی تھی جس کی وجہ سے بالاج بھائی کی شادی میں شرکت نہیں کر پائی اس لیے آپ سے آج پرسنلی ملنے آئی ہوں۔۔۔ امید ہے کہ آپ اب غلط نہیں سمجھیں گے مجھے۔۔۔ اور پریشانی کو میں آپ کے پاس ہی دینے آئی تھی۔۔۔"

وہ دروازے پہ کھڑی اسے تفصیلاً بتا رہی تھی۔۔۔ مرینہ اسکی ساری بات سن کر شرمندہ ہو گئی تھی۔۔۔

"اوپ اندر تو آئیں"

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Fiction | Articles | Books | Poetry | Interviews

وہ اسے دروازے پہ کھڑا دیکھ کر مزید شرمندہ ہو گئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ اب میں چلوں گی۔۔۔ پھر آؤں گی۔۔۔ بس آپکو دیکھنا تھا مجھے۔۔۔ بہت پیاری ہیں آپ۔۔۔ پھر ملینگے"

وہ اس سے ہاتھ ملاتی واپس مڑ گئی تھی جبکہ مرینہ نے اسے روکنا مناسب نہیں سمجھا تھا وہ پریشانی کو لے کر کمرے میں آ گئی تھی۔۔۔

"مجھے کیا پتہ تھا کہ وہ آپکے چاچو کی دوست ہیں۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسکو بیڈ پہ ڈالتی پری سے

بولی تھی۔۔

"آپ کو پتہ ہے آج آپکی ماما بہت خوش ہیں۔۔ ماما خود کو بولنے پہ مرینہ رک سی گئی تھی
تھی ..

"جی آج آپکی ماما بہت خوش ہیں"

وہ اس پہ جھک کر اسکا گال زور سے چومتی اسے اپنی خوشی بتا رہی تھی۔۔

"میری پیاری سی بیٹی ہو تم اور تمہارے بابا پیارے سے کھڑوس شوہر۔۔۔" وہ اسکا
دوسرا گال چومتی اس سے ہی بولی تھی۔۔ پریشے اسکے پیار پہ کھکھلائی تھی۔۔

"ہم پہلے کھانا کھانگے پھر کپڑے چلینج کر کے سو جانگے اور شام میں آپکے بابا آئینگے تو تیار
ہو جانگے"

وہ۔ سارا پلان ترتیب دیتی اس سے بولی تھی۔۔۔

وہ گھر سے نکل کر ڈائریکٹ ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔۔۔ تیزی سے چلتا ہوا وہ روم میں گیا
تھا۔۔۔۔ بنا کسی کو دیکھے وہ بیڈ پہ لیٹے ماہر پہ جھکا تھا۔۔

"تو اب اتنا گر گیا ہے کہ نا اپنی عزت کا خیال ہے اور نا کسی لڑکی کی۔۔۔"

"کیا چاہیے تجھے بول"

وہ اسکو کالر سے پکڑتے اسکو اٹھاتے بولا تھا ماہر اس افتاد کے لیے بالکل تیار نا تھا۔۔۔ وہ

ایک دم ہڑ بڑایا تھا۔

"چھوڑ مجھے"

وہ نقاہٹ سے اسکے ہاتھ اپنے کالر سے ہٹاتے بولا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیوں کیا تم نے ایسا ماہر"

"کیا کیا ہے میں نے اب۔۔۔؟ میری حالت اس قابلِ بچی ہے کیا"

کہ کچھ کر سکوں"

وہ بیزار سے انداز میں بولا تھا کہ وہاں کو کوئی شک نا ہو .

"پھر میرے باپ نے ایسا کیا ہے؟ تیرے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔ اب کر لیا ہے تو

فوراً اس ویڈیو کو ڈیلیٹ کروا۔۔۔ ختم کر اسے"

وہ پریشان ہو کر اسکے سامنے ہاتھ جوڑتا بولا تھا۔۔۔ ماہر کے چہرے پہ ایک مکروہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔

"نہیں کرونگا، جو ہونا تھا ہو گیا"۔]

ماہر بیڈ پہ چٹ لیٹا ضدی لہجے میں بولا تھا کل کے بعد تو اسے ویسے بھی ہیر اور ولدان سے نفرت ہو رہی تھی اور اب اسکے ذہن میں کیا چل رہا تھا وہ اسکا خود بھی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔

"پلیز۔۔۔ ماہر۔۔۔ ہم پھنس سکتے ہیں بہت بری طرح۔۔۔ اور اگر بھائی کو شک بھی پڑ گیا تو وہ میرے ساتھ ساتھ تجھے بھی دوبارہ اس لائق نہیں چھوڑینگے کہ ہم کچھ سکیں۔۔۔ پلیز میرے بھائی کر دو یہ۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھ پکڑتا بہت التجائی لہجے میں بولا تھا سب سے زیادہ اسے بالاج کا ہی ڈر تھا۔۔

"ٹھیک ہے مگر ایک شرط پہ۔۔۔ مجھے ہیر چاہیے۔۔۔ بس اور تو مجھے لا کر دے گا وہ"

وہ مسکراہٹ کے ساتھ زرا سا اٹھنے کی کوشش کرتا بولا تھا۔۔

وہاں کا اسکی شرط پہ دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔ لیکن خاموش رہ گیا تھا بھی تو اسے کسی طرح

بس اپنا کام نکلوانا تھا۔۔

"سیٹ ہے۔۔ لیکن ابھی تم اپنا خیال رکھو۔۔ اور اس ویڈیو کا خاتمہ کرو"

وہ اسکے کندھے پہ تھپکی دے کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

رات کے کھانے کے بعد وہ کمرے میں آئی تھی۔۔ کام کرتے اور ثانیہ بیگم سے باتیں کرتے ہوئے اسے ساڑھے گیارہ ہو گئے تھے۔۔ آج شام۔۔ سے وہ کام میں مصروف تھی۔۔ اسنے پہلی دفعہ خود اپنے ہاتھوں سے لیزر ذر تیار کیا تھا۔۔۔ تھکن کی وجہ سے اسے شدید نیند آرہی تھی۔۔ نائٹ سوٹ پہننے کی غرض سے وہ ہاتھروم چلی گی تھی لیکن آتے آتے اسے بیس منٹ لگ گئے تھے۔۔ تھکن دور کرنے کے لیے اسنے شاور لے لیا تھا۔۔ اور اب کمرے میں آکر اپنے گیلے بال سکھانے میں مصروف تھی جب اسے بالاج کی آواز نے روکا تھا۔۔

"رات میں شاور نہیں لیا کرو" وہ ہمیشہ کی طرح لیپ ٹاپ پہ کام کرتے ہوئے بولا

تھا۔۔ رات کھانے کے بعد وہ اسی کام میں مصروف ہوتا تھا۔

"نہیں لوں گی اب سے"

وہ تو چاہتی تھی بالاج اسکی ایک ایک حرکت کو نوٹس میں لے اسکے دل میں ایک خوشی محسوس ہوئی تھی۔۔

"بالاج آپ کون کون سی چاکلیٹس اٹھالائے ہیں"

وہ بال سبجھا کر ڈوپٹہ گلے میں ڈال کر چیزوں کا ساپر لے کر صوفے پہ اسکے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

"مجھے کہاں پتہ تھا کہ میری بیوی کونسی چاکلیٹ کھانا پسند کرتی ہے اس لیے میں نے ساری لے لیں تاکہ اپنی پسند کی تم باآسانی کھا سکو"

وہ ہر طرح کی چاکلیٹس کے پیکٹس لے آیا تھا اسے اسکی پسند ویسے بھی معلوم نہیں تھی۔۔ مرینہ دیکھ کر بے انتہا خوش ہوئی تھی ویسے بھی چاکلیٹس اسکی کمزوری تھیں۔۔۔

"لیکن مجھے یہ ساری پسند ہیں"

وہ ایک چاکلیٹ کا پیکٹ کھول کر کھاتے ہوئے بولی تھی۔۔

"اچھی بات ہے کہ میرے پیسے ضائع نہیں ہوئے"

وہ سرلیس سے انداز میں لیپ ٹاپ پہ جھکا ہوا بولا تھا۔۔۔ مرینہ کونا جانے اسکی یہ ادا کیوں پسندنا آئی تھی وہ چاہتی تھی کہ رات کے وقت وہ صرف اسے وقت دے۔۔۔

"بالاج۔۔۔۔۔"

وہ لمحے میں ہی دکھی ہو گئی تھی۔۔

"جی۔۔۔! اب بھی اسکا انداز ویسا ہی تھا۔۔۔ نظر اٹھا کر بھی اسنے مرینہ کے نکھرے ہوئے وجود کونا دیکھا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں کچھ کہنا چاہتی ہوں *

کیا آپ میری بات پہ توجہ دیں گے"

وہ چاکلیٹ ادھوری چھوڑ کر ٹیبل پہ رکھتی بولی تھی۔۔

"سن رہا ہوں میں مرینہ۔۔۔۔۔ تم کہو"

وہ لیپ ٹاپ پہ سے ایک نظر ہٹا کر اسکے اداس چہرے پہ ڈال گیا تھا اسکی نظر وہیں جمی رہ گئی تھی۔۔۔ اسکے نم گیلے بال۔۔، صاف دھلا چہرہ، ایک ایک چمکتا اسکا خوبصورت نقش،

اسکے بدن سے آتی خوشبو، کمرے میں خاموشی وہ مہبوت سا رہ گیا تھا۔۔۔ مرینہ اسکی گہری نظر سے ایک دم گھبرا گئی تھی اور یونہی اپنے ہاتھ مسلنے لگی تھی جیسے بات بھول گئی ہو۔۔۔ بالاج نے لیپ ٹاپ ٹیبل پہ رکھ اسکے نرم ٹھنڈ سے پڑتے سرد ہاتھوں کو گرما ہٹ بخشتے ہوئے انہیں اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور ہلکا سا دبایا تھا۔۔

"بولو کیا بول رہی تھیں" اسکی نظریں اسکے چاند سے چمکتے چہرے پہ اٹک گئیں تھیں۔۔۔ چہرے سے ہوتے ہوئے صراحی دار گردن اور پھر.... وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"می۔۔۔ میں بھول گئی" وہ بامشکل ہلکا کے بولی تھی۔ ایک تو وہ خود اسکی قربت چاہتی تھی اور پھر اسکی قربت سے بھی گھبرا جاتی تھی۔۔۔

"بولو، اب میں سن رہا ہوں۔۔۔ بتاؤ کیا شکایت کرنی ہے تم نے" وہ اپنا ہاتھ اسکی تھوڑی تک لے کر گیا تھا اور اسکا چہرہ زرا اونچا کیا تھا۔۔۔

"م۔۔۔ میں یہ۔۔۔ کہہ رہی تھی کہ۔۔۔ رات کو آپ لیپ ٹاپ یوز نہیں کیا کریں"

وہ اٹک اٹک کے بڑی مشکل سے اپنی بات مکمل کر پائی تھی۔۔۔

"اسکے بغیر میں پھر کیا کروں، بتاؤ؟ وہ اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔

"مجھے وقت دیا کریں"

وہ اب اعتماد سے بولی تھی۔۔۔۔۔ اسے ایک ڈر تھا کہ شاید اسکا موڈ نا بگڑ جائے لیکن وہ

بول گی تھی۔۔

"اچھا۔۔۔۔۔"

اسکے لب زرا سا مسکرائے تھے۔۔۔۔۔ وہ بند آنکھیں کر کے اسکے گلابی گال پہ

مسکراتے لب رکھ گیا تھا۔۔

"اب سے تمہیں ہی وقت دوں گا" اب وہ اسکے دوسرے گال کو نرمی سے چھوتا ہوا بولا

تھا۔۔۔ مرینہ اسکی جسارت سے پورے دل سے کانپ گئی تھی اسکا وجود سر دپڑنے لگا

تھا۔۔۔۔۔ وہ زرا سا کھسک کے پیچھا ہونا چاہتی تھی لیکن بالاج نے اسکے کمر میں ہاتھ

ڈال کے اسے بالکل اپنے مقابل کیا تھا۔۔

"رات میں وقت تو تمہیں ہی دوں گا لیکن کیا تم میری شدتوں کو برداشت

کر پاوگی۔۔۔ کیا میری باتوں کے جواب دے پاوگی۔۔۔ کیا مجھے فیس کر پاوگی "

وہ اسکے سرخ ہونٹوں پہ اپنا انگوٹھا مسلتا زو معنی لہجے میں بولا تھا اسکی نظریں اسکے چہرے پہ ہی جمی تھیں۔۔۔ جبکہ مرینہ کی زبان جیسے گنگ رہ گئی تھی۔۔۔

"بولو" وہ اسکی بند زبان اور بند آنکھوں کو دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

"یس اور نو؟"

بالاج نے جیسے اسے امتحان میں ڈال دیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"ب۔۔۔ بالاج۔۔۔ آپ۔۔۔"

وہ گھبرا سی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا دل سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا جب اسکا

بدن ٹھنڈ سے اور اسکی قربت سے کپکپا رہا تھا۔

"ہوں۔۔۔ یس اور نو۔۔۔؟"

یس اور نو"

اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھا مے وہ بہت طلب سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

"آپ۔۔۔ مشکل۔۔۔۔۔ باقی۔۔۔۔۔ ابھی وہ مزید کچھ ٹوٹے بکھرے لفظ بول رہی تھی جب دروازے کی دستک سے اسنے بولنے سے روکا تھا۔۔۔ وہ ایک دم پھر سے خاموش ہو گئی تھی۔۔۔"

بالاج نے اسکا ہاتھوں میں تھاما ہوا چہرہ چھوڑا تھا۔۔۔ اور دروازے کو دیکھا تھا۔۔

"کول ڈاون * وہ اسکے گھبراہٹ زدہ چہرے کو دیکھ کر دلکش انداز میں مسکرایا تھا۔۔۔۔۔ وہ کہاں اسکی شدت بھری قربتیں برداشت یا سہ پائے گی۔۔"

"یس۔۔۔۔۔" وہ اسکو لمحہ بھر کول کرنے کے بعد اجازت دیتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔ مرینہ اس سے کھسک کے دور بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"Wish you very Happy birthday Mareena"

وہاں ہاتھ میں دارک چاکلیٹ کیک لیے اجازت کے بعد کمرے میں داخل ہوا تھا اور صوفے پہ بیٹھی بالاج کے ساتھ مرینہ کو دیکھ کر بالاج کو پوری طرح نظر انداز کر کے اسکے سامنے رکا تھا کیک اسکے سامنے کر کے وہ مسکرا کے بولا تھا۔۔

"Many happy returns of the day"

تھا۔۔۔۔ اسکو کھلانے کے بعد مرینہ کشمکش کا شکار ہوئی تھی۔۔ وہاں کو وہ کیسے بالاج کے سامنے کھلا سکتی تھی۔۔ اسکا بڑھتا غصہ وہ کیسے برداشت کرے گی یہ سوچ کر ہی مرینہ نے کیک کا ٹکڑا واپس رکھ دیا تھا اور خود صوفے سے اٹھ کر واشروم میں بند ہو گئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا نہیں۔۔۔ مجھے تو کھلایا ہی نہیں"

وہاں تھوڑا سا ناراض ہوا تھا۔۔ جس پہ بالاج نے کیک کا ٹکڑا اسکے منہ میں ڈالا۔ تھا۔۔ "شاید کیک سوٹ نہیں کیا۔۔ ویسے شکریہ" وہ اپنا موڈ زرا ساجال کر کے بولا تھا اور نہ حقیقت یہ تھی کہ اسے وہاں کا اس وقت آنا بہت ناگوار گزرا تھا اس سے ناگوار اسے مرینہ کو وش کرنا اور اسکے لیے کیک لانا لگا تھا۔۔ نا جانے کیوں اسے وہاں سے جلن محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"او کے بھائی پھر گڈ نائٹ" وہ اس سے ہاتھ ملا کے اٹھ گیا تھا اور جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا تھا۔۔

بالاج دروازہ بند کر کے وہیں کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

تو مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ میری بیوی کو مجھ سے پہلے کوئی اور وش کرے "

وہ اسکا بازو چھوڑتا ہوا بیڈ پہ جا بیٹھا تھا۔

"بالاج۔۔۔ قسم لے لیں۔۔۔"

مجھے بھی اچھا نہیں لگا۔۔۔ مجھے نہیں۔۔۔

وہ ابھی بولنے کی کوشش کر رہی تھی جب بالاج نے ہاتھ سے اسے بولنے سے روکا تھا۔۔

"مجھے کچھ نہیں سننا مرینہ"

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر کمبل خود پہ ڈالتا لیٹ گیا تھا اور بات ختم کر دی تھی جیسے وہ کچھ سننا نہیں چاہتا ہو۔

"آپ مجھے وضاحت کا تو موقع دیں بالاج۔۔۔ میری کیا غلطی ہے۔۔۔"

وہ اسکے سامنے بیڈ پہ بیٹھ کر اسکا شیوز دہ چہرہ تھامت ہوئی ملامت بھرے انداز میں بولی تھی۔۔

"تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔"

پلیز مجھے بخش دو۔۔۔۔

سو جاو۔۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتا بری طرح جھٹکتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"بالاج پلیز۔۔۔

ایک دم سے آپکو کیا ہو جاتا ہے۔۔۔

ایسا نا کریں"

اسکی آنکھوں سے اب آنسو روانی سے بہنے لگے تھے۔۔۔ اسکی ایک دم سے بے رخی برداشت کرنا اسکے لیے محال ہو گیا تھا ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ کوئی اور ہی بالاج تھا اور اب

یہ بالاج کوئی اور۔۔۔۔

"مرینہ سو جاو، جاو۔۔۔"

وہ اسکے بہتے آنسوؤں کو بھی نظر انداز کر کے کروٹ لینے ہی لگا تھا جب مرینہ اسکے سینے پہ سر رکھ کر اسکی یہ کوشش ترک کر چکی تھی۔۔۔

"میری کوئی غلطی نہیں ہے پھر بھی میں معافی مانگ رہی ہوں۔۔۔ آپ ایسے نا کیا

کریں میری روح فنا ہونے لگتی ہے۔۔۔۔۔۔ مجھ سے بے رخی اختیار مت کیا

کریں۔۔۔ مجھے آپکی محبت کی ضرورت ہے بالاج "

وہ اسکے سینے پہ سر رکھ کے تیزی سے رونے لگی تھی۔۔۔

"شٹ اپ مرینہ۔۔۔۔۔ ابھی میں کچھ کہو نگا تو تمہیں لگے گا کہ میں بہک گیا ہوں

لیکن ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ تمہیں میری قربت کی ضرورت ہے مجھے نہیں ہے۔۔۔ تم

میرے قریب خود آتی ہو۔۔۔ مجھے مجبور مت کرو کہ میں کچھ تمہارے ساتھ برا

کر دوں۔۔۔ میرا ضبط مت آزماو۔۔۔ اس وقت مجھے کچھ سمجھ نہیں آئے گا۔۔۔ کانسٹنٹی

تم چلی جاو۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکو اپنے سینے سے ہٹاتا ہوا اٹھ کے بیٹھا تھا اسکی باتیں اور لہجہ اس قدر وحشت زدہ تھا

کہ مرینہ بے ہوش ہونے کو تھی۔۔۔۔۔ اسکے سر پہ جیسے دھماکے ہو رہے تھے وہ تو ہر

ممکن کوشش کرنے میں مگن ہو گئی تھی کہ کسی طرح وہ اسکو سیٹ کر سکے لیکن ہر موڑ

پہ وہ کیوں اسے اکیلے رسوا کرنے پہ تلا ہے۔۔۔۔۔ مرینہ کا دل بری طرح ٹوٹا تھا۔۔۔ وہ

خاموشی سے اٹھ کر صوفے پہ چلی گئی تھی۔۔۔۔۔ ایک زرا سی بات پہ وہ اس قدر

پاسیسو تھا کوئی اپنے بھائی سے ہی کس طرح رقابت محسوس کر سکتا ہے۔۔۔

وہ دونوں آج چند دنوں بعد یونی میں آئے تھے۔۔۔۔۔

"تمہیں کچھ عجیب عجیب تو نہیں لگ رہا یونی آکر۔۔۔۔۔"

ولدان کے ساتھ چلتی ہیر نے رک کر اس سے سرس لہجے میں پوچھا تھا۔۔

"مجھے کیوں عجیب لگے گا، پاگل لڑکی"

وہ اسکے چہرے پہ آئے چند بال ہٹاتا بولا تھا۔۔

"آئے مین اس دن تم نے اس قدر بری طرح ماہر کو مارا، اب کوئی کیس نا ہو جائے تم پر،

مجھے نا جانے کیوں ڈر لگ رہا ہے"

وہ سنجیدگی سمیت بولی تھی۔۔۔ مسکراہٹ اسکے چہرے پہ دور دور تک نا تھی۔۔

"او۔۔۔۔۔ کسی کا باپ بھی مجھ پہ کیس نہیں کر سکتا اور اگر کیس کرے تو اسے اس کیس

میں ایسا لپیٹ کے ٹھیک قسم کی خوراک دوں گا کہ آئندہ کیس کی دھمکیاں نہیں

دینگے۔۔۔۔۔ ویسے کسی کی اتنی اوقات نہیں ہے کہ مجھ پہ کیس کرے۔۔ اور مجھ پہ

کوئی کیس کیوں کریگا۔۔ وہ کتے کا بچہ جو تمہارے ساتھ کرنے لگا تھا اگر وہ اپنے

منصوبے میں کامیاب ہو جاتا تو ولدان شاہ اسکی ساری نسلیں ختم کر دیتا۔۔۔ لیکن اللہ کا شکر ہے میری ہیر ٹھیک ہے"

وہ راستے کے پیچ و پیچ رک کر ہیر کی آنکھوں میں دیکھتا کڑک لہجے میں بولا تھا لیکن آخر میں وہ شکر ادا کر کے مسکرایا تھا ہیر اسکے اس قدر جزبات بھری بات سے زرا گھبرا سی گئی تھی۔۔۔

"ولدان اچھا۔۔۔"

وہ صرف اتنا ہی کہہ سکی تھی یا آیا آنکھوں میں چمکتے رنگ دیکھ کر خاموش ہو گئی تھی ورنہ وہ تو اس سے بہت باتیں اور سوال کرنے کی عادی تھی۔۔۔

"تم جا کر بیٹھو، مجھے ایڈمن بلاک جانا ہے ایک کام ہے۔۔۔"

وہ اسکو کلاس تک چھورتا ہوا وہ بولا تھا۔۔۔

"کیوں جا رہے ہو وہاں۔۔۔"

"کیا کام ہے تمہیں ادھر"

وہ اسکا بازو پکڑتی تشویش زدہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"جو کام ہے اس کا تمہارے ساتھ کوئی لنک نہیں ہے۔۔۔ سوریلیکس"

وہ مسکرا کے بات ختم کر دیا تھا۔۔

"لیکن تم اس دن فارم ہاوس والی بات اور وہ واقعہ ایڈمنز بلاک میں جا کر نہیں بتانے

والے"

"سمجھ رہے ہونا تم میری بات"

وہ اسکو خاموش دیکھ کر بولی تھی اسے یقین تھا کہ وہ ادھر اسی وجہ سے جا رہا ہے۔۔

"ہیر پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ تمہارا میٹر نہیں ہے، اور سب سے اہم۔ بات یہ جو اس

دن فارم ہاوس والا سین ہے نا وہ پوری یونی کو معلوم ہو گیا ہوگا۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے

آج کل کا دور وہ ہے کہ کوئی چیز چھپ جائے۔۔ اس لیے میں زرا کچھ باتیں سلجھانے

جا رہا ہوں۔۔ تم ٹینشن نہیں لو"

وہ اسکا گال تھپتھپا کر نرمی سے بولا تھا۔۔۔

"ولدان۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔ پتہ نہیں کیوں۔۔ مجھے تم گھر لے

چلو۔۔۔"

وہ اسکا بازو تھام کر سہمے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔ حقیقت تو یہ تھی کہ وہ ڈرسی گی تھی۔۔۔ اسے ڈر تھا کہ اب کوئی انسان ماہر کے روپ میں اس کے سامنے نا آجائے۔۔

"ریلیکس ہیر۔۔۔۔۔ کی ہو گیا ہے۔۔۔۔۔"

تم پانچ منٹ بس کلاس میں رہو، میں آتا ہوں۔۔ دھوپ ہے باہر بہت تمہاری اسکن ڈیمج ہوگی ناپیٹا۔۔ خیال بھی تو مجھے ہی کرنا ہے نا تمہارا"

وہ آنکھ دبا کر شرارت سے بولا تھا۔۔ جبکہ ہیر کو اسکا مزاق بھی نہیں بھایا تھا۔۔۔۔۔ وہ خاموش ہو گی تھی۔۔۔۔۔

"کمنگ ہیر۔۔۔۔۔"

وہ بائے کرتا آگے بڑھ گیا تھا جبکہ ہیر کلاس میں جانے کے بجائے کوریڈور میں کھڑی ہو گی تھی نا جانے کیوں کلاس کا سامنا کرنے سے اسے ڈر سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

رات اسنے نا جانے کیسے گزار ی تھی اس نہیں معلوم تھا کی کب وہ روتے روتے سو گی

تھی۔۔۔۔۔ اور اب صوفے پہ سونے کی وجہ سے اسکا جسم اکڑ رہا تھا۔۔۔۔۔ اپنے
 اوپر کمبل دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کہ بالاج نے ہی ڈالا ہوگا لیکن اسکا مایوس دل خوش نا
 ہو سکا تھا۔۔۔۔۔ لیٹے لیٹے اسکی نظر ڈر سینگ ٹیبل کے سامنے کھڑے بالاج پہ گئی
 تھی۔۔۔۔۔ جو بالوں کو جیل سی سیٹ کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔ بلیو شرٹ پہ بلیک
 ڈریس پینٹ پہنے وہ جازب نظر آ رہا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے اٹھ کر باتھ روم چلی گئی تھی۔۔۔۔۔ صرف دو منٹ بعد وہ واپس آئی تھی اور
 بالاج کے پیچھے جا کھڑی ہوئی تھی۔
 "مجھے کچھ بتانا ہے"

وہ شیشے میں اسکا عکس دیکھتی ہوئی سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔۔۔ بالاج نے کنگھا ٹیبل پہ
 رکھا تھا اور اب اسپرے کرنے لگا تھا۔۔۔

"سن رہا ہوں" مصروف سے انداز میں جواب دیا گیا تھارات کا اسکا غصہ اب تک ٹھنڈا
 نہیں ہوا تھا۔۔۔

"میں آج اپنی ماما کے گھر جا رہی ہوں"

وہ کہہ کر رکی نہیں تھی بلکہ کبرڈ کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔ سوٹ کیس نکال کر اس میں اپنے کپڑے ڈالنے لگی تھی۔۔

"جیسی تمہاری مرضی"

خیال رکھنا"

وہ کوٹ کو پہنتا عام سے لہجے میں بولا تھا۔۔

مرینہ کو لگا تھا شاید وہ منع کرے گا یا اسے روکے گا لیکن اسنے تو کچھ بھی ظاہر نہ کیا تھا۔۔ اتنی لا تعلقی پہ اسکا دل بچھ سا گیا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ڈیمین شٹ"

اسکے کمرے سے جاتے ہی اسکے ضبط کیے گئے آنسو ایک بار پھر بہہ نکلے

تھے۔۔۔ کپڑے اسنے زمیں پہ دے مارے تھے۔۔۔۔۔ غصے سے اسکا دماغ خراب

ہو گیا تھا۔۔

"ہیر"

وہ کوریڈور میں کھڑی ولدان کا انتظار ہی کر رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے جانی پہچانی

آواز سنائی دی تھی۔۔ وہ پیچھے مڑی تھی اور پھر مڑ کر اسے دیکھنے لگی تھی۔۔

"مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔ کیا تمہارے پاس دو منٹ ہیں میرے لیے"

وہ اس سے چند فاصلوں پہ کھڑا ہوا تہزیب کے دائرے میں رہ کر بولا تھا۔۔

"میرے پاس تم جیسے لوگوں کے لیے ایک سیکنڈ بھی نہیں ہے،"

وہ وہاں کو اپنے سامنے دیکھ کر غصے سے پھڑک کر بولی تھی۔۔

"آئے نو۔۔ بٹ پلیز تھوڑی سی گنجائش نکال لو"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Humor|Gossamer|Etc.

وہ ایک قدم اسکے قریب ہوا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔ یو کین گو"

وہ ہاتھ اٹھا کر اسے مزید بولنے سے روک گی تھی۔۔ اسے شدید غصے نے آگھیرا

تھا۔۔

"آئے نو ہیر۔۔۔ تم مجھ سے بھی وہی سب ایکسپیکٹ کر رہی ہو جو ماہر نے تمہارے

ساتھ کیا بٹ آئے سوئر میں اسکی طرح بالکل نہیں ہوں۔۔۔ جبکہ میں تم سے معافی

مانگنا چاہتا ہوں۔۔ اپنی اس غلطی کی جو میں نے اس گیسٹ روم میں کی میں اپنے ان

الفاظوں کی وجہ سے بہت شرمندہ ہوں اگر تمہیں بہتر لگے تو تم مجھے معاف
کر دینا۔۔۔"

وہ سر جھکائے شرمندگی سے بولا تھا۔۔۔ ہیر کو تو سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کن الفاظوں کی
معافی مانگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی تو کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔ غلطی تو یہ تھی کہ وہ
ماہر کا دوست ہے ۔

"اور تمہارے دوست نے جو کیا اسکا کیا*"

وہ سب بھول کر سینے پہ ہاتھ باندھتی اس سے بولی تھی۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"وہ ایک گناہ ہے اور اسکی میں معافی نہیں مانگ سکتا لیکن اپنا راستہ ضرور بدل سکتا
ہوں۔۔۔"

وہ اب سنجیدگی سے اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"واو۔۔۔"

وہ طنزیہ ہنسی تھی۔۔۔

"بدل لیا راستہ۔۔۔"

وہ اسکو طنز سے کہتی جیسے اسکے اندر آگ لگا گئی تھی۔۔

"ہمم۔۔۔ بدل لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

امید ہے کہ تم میرے لفظوں پہ غور کرو گی"

اسکا طنز یہ ہنسنا وہاں کو برا لگا تھا۔۔ اسے اپنی عزت بھی پیاری تھی وہ اس سے اپنے الفاظوں کی معافی مانگنے آیا تھا تا کہ اسکے دل پہ کوئی بوجھ نہ ہو۔۔ وہ کہہ کر جانے کے لیے جیسے ہی مڑا تھا اپنے پیچھے ولدان کو دیکھ کر اسکا دماغ گھوم گیا تھا۔۔

"منع کیا تھا نا تمہیں۔۔ ہیر کے آس پاس گھومنے کو۔۔۔ پھر بھی تم یہاں بھٹک رہے ہو"

وہ اسکی شرٹ کا کالر پکڑتے ہوئے لب بھینج کے غصے سے بولا تھا۔۔۔

"جسٹ شٹ اپ ولدان، آئندہ اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھنا ورنہ تمہارے سامنے بھی وہاں سکندر ہے ہر بار یہ نہیں ہو گا کہ تن مجھے چھو وگے اور میں تمہیں ایسے ہی جانے دوں گا۔۔ امید ہے کہ تمہیں سمجھ آگئی ہو گی"

وہ اسکے ہاتھ اپنے کالر پہ سے ہٹاتا ہوا جھٹک کر بولا تھا۔۔ اسکی آواز دبی ضرور تھی لیکن

جوان دونوں کو دیکھ رہی تھی ایک دم سے اسکی آواز پہ ہوش میں آئی تھی۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔ چلو کلاس شروع ہونے والی ہے"

وہ اسکی بات نظر انداز کر کے کلاس کی طرف بڑھ گئی تھی حقیقت تو یہ تھی کہ اسے

ولدان کا الجھنا پسند نہیں آیا تھا۔۔

"مرینہ تم اٹھ گئی۔۔ میں ابھی تمہیں جگانے ہی آرہی تھی"

بشرہ بیگم جو اس کا دروازہ بجانے لگیں تھیں لیکن اس سے پہلے ہی مرینہ نے دروازہ

کھول دیا تھا اسکا چہرہ دھلا ہوا تھا جبکہ آنکھیں سو جی ہوئیں تھی جو رونے کے چغلی کھا

رہی تھی کپڑوں میں بھی شکن پڑ گئے تھے بالوں کارف جوڑا باندھا ہوا تھا کہیں سے بھی

وہ ہشاش بشاش مرینہ نہیں لگ رہی تھی۔۔

"جی بس وہ میں ابھی اٹھی ہوں۔۔۔ میں آپکے پاس ہی آرہی تھی"

مرینہ نے دھیمے لہجے میں جواب دیا

بشرہ بیگم کو کچھ گڑ بڑ لگ رہی تھی آج سے پہلے وہ کبھی آئی نہیں تھی اور یوں اچانک وہ

بھی اس طرح آنا نہیں کھٹک رہا تھا انکا دل دہلنے لگا تھا وہ دوپہر کے قریب آئی تھی کھانا بھی اس نے نہیں کھایا تھا اور انکے سوالات کو بھی ٹال کر وہ اپنے روم میں بند تھی جب سے خیر اپنی سوچوں کو جھٹک کر انہوں نے کہا تھا .

"چلو باہر آ جاؤ میں نے تمہارے پسندیدہ آلو کے پراٹھے بنائیں ہیں"۔۔۔۔۔ وہ کہتی مڑ گئیں تھی

مرینہ بھی بے دلی سے انکی تقلید میں چلنے لگی تھی حالانکہ دل اسکا کچھ نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے اس وقت کمرہ اور تنہائی بہتر لگ رہی تھی۔۔

"مرینہ کیا ہو گیا ہے کھانا کیوں نہیں کھا رہیں تم جبکہ یہ تو تم لڑ کر مجھ سے بنواتی ہو"

انہوں نے مرینہ کو یوں پلٹ میں انگلی گھماتے دیکھا تو کہا

"جی امی کھا تو رہی ہوں"۔۔۔۔۔ اس نے جواب دینے کے ساتھ ایک نوالہ منہ

میں ڈالا۔۔

"یہ اس طرح کا ہلیہ کیوں بنایا ہوا ہے ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہے تمہاری اور اس طرح

الول جلو ہلیہ میں ہو تھوڑا سبج سنور کے رہا کرو شوہر کو ایسی بیویاں اچھی لگتی ہیں "

انہوں نے اپنا تجربہ بتایا تھا وہ اسکا سادھا سا روپ دیکھ کر بولی تھیں۔۔

"جی۔۔۔۔۔ وہ کہتی پھر سے پلیٹ میں انگلی پھیرنے لگی تھی

"مرینہ کیا بات ہے صحیح بتاؤ تم یوں اس طرح آگئی ہو اور بالاج وہ کیوں نہیں آیا

تمہارے ساتھ۔۔ کیا تم لڑ کر تو نہیں آئی ہو "

انہوں نے تشویش ناک لہجہ اپنا یا وہ اپنی بیٹی کی جزباتی طبیعت سے واقف تھیں۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے میں کیوں لڑ کر آؤں گی با۔۔۔ بالاج انکی بہت ہی اہم میٹینگ

تھی انہوں نے کہا تھا کہ وہ چھوڑ آئیں گیں شام میں لیکن مجھے آپکی بہت بے تحاشہ یاد

آ رہی تھی تو مجھ سے صبر نہ ہو آپ ہی کہتی ہیں کہ میں آئی نہیں ہوں شادی کے بعد

اور جب آگئی ہوں تو آپکو مسلہ ہے ہمیشہ میں غلط لگتی ہوں آپکو "

مرینہ نے انہیں تفصیلاً جواب دیا ساتھ میں بالاج کا وہی عام سی بہانہ بنایا اسے پتہ تھا کہ

اب وہ انکے سوالات سے نہیں بچ سکتی بالاج کا نام لیتے لیتے اسے وہ بے مروت شخص یاد

آ گیا تھا اور اسنے اپنے حلق میں آنسوؤں کا گولہ نگلا تھا جو بے تاب تھا چھلکنے کو

اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنے ماں کے گلے لگ کر روئے انہی بتائے کہ وہ تھک گئی ہے اسکی انرجی اب لو ہو گئی ہے زندگی کے ہر موڑ ہر امتحان میں مضبوط قدم رکھنے والی مرینہ کے پیر لڑکھڑائے گئے ہیں وہ کمزور ہو گئی ہے لیکن وہ چاہ کر بھی کچھ نہ کہ پائی کیونکہ اسے اسکے مطلب کا جواب نہیں ملتا تھا اسکی ماں مجبوریوں میں گھری اکیلی عورت تھی اس نے بہت کچھ دیکھا تھا وہ اسے بھی ثابت قدم رہنے کہ تھی اور واپس گھر بھیج دیتیں اسے انکی سوچ انکی طرف سے ٹھیک تھی ایک بار پھر سے اسکے دماغ میں وہ مغرور اور بے حس شخص حاوی ہو گیا تھا۔۔

"کہاں کھو گئی ہو۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Fiction|E-books

بیگم نے مرینہ کو کندھے سے ہلایا

"آہ۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔جی۔۔۔"

اسکی سوچوں کا تسلسل یکدم ٹوٹا تھا

"ابھی کہہ رہی تھی تم کہ میری بے تحاشہ یاد آرہی تھی اور لگ تو نہیں رہا ہے جب سے

آئی ہو کمرے میں بند ہو ایسا لگ رہا ہے نیند پوری کرنے آئی ہو تم"

بیگم نے شکوہ کیا تھا

"نہیں امی ایسی کوئی بات نہیں ہے"

مرینہ نے کہتے انکے گلے میں بانہیں ڈالی تھیں۔۔

"مجھے واقع آپکی یاد آرہی تھی آپکو بہت سارا مس کر رہی تھی اور سب سے بڑھ کر آپکی

ڈانٹ یاد آرہی تھی"

آخر میں اس نے مسکراتے کہا اپنی ماں کو وہ کسی شک میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی

"چل پگلی۔۔۔ ڈانٹ یاد آرہی تھی۔۔۔ آج میں اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھ سے کھلاؤں

۔۔۔ انہوں نے لاڈپن سے کہا

"نہیں امی میرا دل بالکل نہیں چاہ رہا ہے جی متلارہا ہے"

اس نے منہ بسورتے کہا

"کیا بات ہے مرینہ سب ٹھیک ہے کب سے ایسا ہو رہا ہے تم نے دوپہر میں کچھ نہیں

کھایا تھا اور اب بھی"

انہوں نے اسکا بغور جائزہ لیتے کہا

مرینہ کو جب انکی سوچ سمجھ میں آئی تو وہ اگلے پل اس نے اپنا دفاع کیا وہ سرخ ہوئی
تھی

"ایسا کچھ نہیں ہے وہ شاید رات میں نے جنک فوڈ کھا لیا تھا اور صبح بھی اتنا آٹلی بریک
فاسٹ جبھی ایسا ہو رہا ہے۔۔۔ ویسے میرا دل کہ رہا ہے اور دماغ بھی یہی سگنل دے رہا
ہے کہ وہ جو سامنے خوبصورت سی بندی بیٹھی ہے وہ اگر اپنے پیارے ہاتھوں سے کھلا
دے تو۔۔۔۔۔"

مرینہ کہتی ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی اسکا بات کا رخ تبدیل کیا تھا اور نہ کچھ کھانے کا من
نہیں تھا اسکا۔ لیکن اپنی کِنِ نِی سوچ پر تو اسکا دل ڈھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"نخرے باز۔۔۔۔۔" اسکے سر پہ چپت رسید کر کے انہوں نے اسے کھانا کھلایا تھا اور
ساتھ ساتھ اسے نصیحتیں بھی کرنے لگیں تھیں مرینہ نے بھلے ہی کچھ نہیں بتایا تھا اپنی
طرف سے بھرپور کوشش کری تھی کہ شک نہ ہو لیکن وہ ماں تھیں اسے پالا تھا وہ سمجھ
گئیں تھی کہ کچھ بات ہے اگر اس نے نہیں بتایا تو یہ بھی انکی تربیت تھی کہ چھوٹے
مسلوں کو یا اپنے پرسنل معاملات کو خود حل کرنا چاہیے انہوں نے اپنی طرف سے اسکی
اصلاح کر دی تھی اور اب وہ مطمئن تھیں۔۔۔

"میرا تو بالکل دل نہیں لگ رہا ہے مرینہ کی بغیر۔۔۔ اس بچی کے آتے ہی اس گھر میں رونق ہو گئی تھی اور اب ایک دم سے وہ چلی گئی۔۔۔"

رات کے کھانے پہ ثانیہ بیگم۔ افسوس سے بولیں تھیں۔۔ انہیں ڈنر ٹیبل کے ساتھ ساتھ گھر بھی خالی لگ رہا تھا جسے وہ بہت محسوس کر گئیں تھیں۔۔

"ماما ایک دم سے نہیں گئی ہے۔۔۔ مجھ سے پوچھا تھا اسنے، اور اب اسکی مام کا بھی تو اس پر

حق ہے نا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کتنی دیر سے مرینہ کی باتیں انکے منہ سے سن رہا تھا۔۔۔ اب تنگ آکر اسنے چیخ پلٹ میں رکھا تھا۔۔۔

"ہوں ٹھیک کہہ رہے ہو تم۔۔۔ میں ہی خامخواہ محسوس کر رہی ہوں"

وہ کھانا چھوڑ کر اب باقاعدہ اسکے چہرے کو دیکھنے لگی تھیں۔۔ اسکا بالکل عام انداز تھا۔۔

"جی آپ زیادہ محسوس کر رہی ہیں ویسے بھی کچھ دن کی بات ہے۔۔۔۔۔"

وہ کہہ تو گیا تھا لیکن اسے خود معلوم نہیں تھا کہ کتنے دن کی بات ہے۔۔

"لیکن وہاں کہاں ہے، کھانے پہ نہیں آیا آج۔۔۔"

وہ اس وقت دو نفوس کھانے کی ٹیبل پہ موجود تھے وہاں کی غر موجودگی دیکھ کر وہ بولا
تھا۔۔

"اسکی زرا طبیعت خراب ہے، سوپ پی کر آرام کر رہا ہے بچہ۔۔۔۔"

"او۔۔۔ کیا ہوا اسے، کیا ہوا طبیعت کو۔۔۔ کل رات تو ٹھیک تھا"

اسے کل رات کا قصہ یاد آیا تھا جب وہ اسے بلکل ٹھیک لگا تھا۔ اور اب اسکی طبیعت کا
سن کر وہ زرا پریشان ہوا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شاید تھکن کی وجہ سے بخار ہو گیا ہے۔۔۔ تم پریشان نا ہو وہ ٹھیک ہے۔۔۔ چلو گڈ
نائٹ"

اب تم بھی آرام کرو"

وہ کرسی سے اٹھتیں اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے وہاں سے چلیں گئیں تھیں۔۔۔

وہ دودھ کا گلاس بھرنے کچن میں گیا تھا۔۔۔ گلاس میں دودھ بھر کر چاکلیٹ فلیور

مکس کر کے ٹرے میں رکھ کر وہاج کے کمرے میں چل دیا تھا۔۔۔ دروازے پہ دستک
دے کر وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے تمہاری طبیعت کو"

وہ دروازہ پاؤں کی مدد سے بند کرتا ہوا بیڈ پہ لیٹے ہوئے وہاج کے سامنے آکر بیٹھ گیا تھا
اور چاکلیٹ دودھ کا گلاس اسے تھمایا تھا۔

"چاکلیٹ پاؤڈر اس لیے اس میں مکس کیا ہے کیونکہ تمہیں یہ چاکلیٹ پسند ہے اب

اسے پی لو پھر ہم بات کرتے ہیں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ گلاس اسے دے کر ساتھ میں حکم جاری کر کے اب جینز کی جیب سے موبائل نکال
کر اپنا موبائل چیک کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ وہاج اسے اپنے پاس دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ جتنا اوپر سے لاپرواہ بنتا ہے

اتنا وہ تھا نہیں۔۔۔۔۔!! وہاج نے سوچتے ہوئے ٹھنڈے دودھ کا گلاس لبوں

سے لگایا تھا۔۔

"او کے ڈن بھائی"

وہ گلاس واپس سائیڈ ٹیبل پہ رکھی ٹرے میں رکھتا ہوا اسے مخاطب کر گیا تھا جو اپنے
موبائل میں گم تھا۔۔

"ہاں تو میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا ہوا تمہاری طبیعت کو؟"

کل تک تو ٹھیک تھے تم "

وہ موبائل کی سکرین بند کر کے اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔

"بھابھی کے مسیج پڑھ رہے تھے آپ کیا؟ جو مسکرا رہے تھے"

وہ اسکو موبائل پہ جھکے مسکراتا دیکھ کر تشویش زدہ لہجے میں بولا تھا۔۔ نا جانے کیا معلوم
کرنا چاہ رہا تھا۔۔

"نہیں، ایک میم تھا اسے پڑھ کر مسکراہٹ آگئی خیر تم بتاؤ"

وہ اسکے منہ سے بھابھی کا لفظ سن کر دوبارہ مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

"میری طبیعت ٹھیک ہے، یونی کی وجہ سے تھک گیا ہوں بس"

وہ اسے بتاتا بولا تھا۔۔ سچ تو یہ تھا کہ ماہر اور یونی میں ولدان کی وجہ سے وہ خاصہ پریشان

ہو گیا تھا۔۔ اسکا سر بھی شدید درد کر رہا تھا۔۔

"خیال کیوں نہیں کرتے مجھے تم کمزور بھی محسوس ہو رہے ہو۔۔ ڈائٹ ٹھیک کرو اپنی۔۔ اور اپنے دوستوں کو وقت کم دیا کرو۔۔ گھر میں زیادہ وقت گزارا کرو اور گریوٹی کا زیادہ برڈن ہے تو مجھ سے شرم کیا کرو میں تمہاری ہیلپ کر دوں گا"

وہ اسکے چہرے اور جسم کو دیکھتا بولا تھا جہاں اسکا چہرہ پیلا زرد ہو رہا تھا۔۔

"نہیں بھائی آپ پہ تو ویسے بھی آفس کا اتنا بڑن ہوتا ہے آپکو کیسے کہہ سکتا ہوں"

وہ اسکے آفر پہ مسکرایا تھا اسے بہت اچھا لگا تھا کتنے دن بعد وہ اس سے بات کر رہا تھا۔۔

"تو پھر تم اپنی دوس شاتاج سے کہہ دیا کرو ویسے بھی وہ دن بھر کی فارغ ہوتی ہے ہیلپ کر دے گی"

وہ اسے ایک نیا مشورہ دیتا بولا تھا۔۔

"ہا ہا ہا بھائی۔۔۔"

اسکے پاس کہاں ہمارے لیے وقت ہے۔۔ ہر دوسرے دن وہ اپنے اباجی کے ساتھ

اس جگہ دوسری جگہ جا رہی ہوتی ہے۔۔ وہ کیا میری ہیلپ کرے گی"

وہ شاتاج کے نام پہ زور سے ہنسا تھا۔۔۔

کروٹ لے کر وہ اسکی خالی سائیڈ کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔ بے ساختہ اسنے اسکا تکیہ اٹھا کر اپنے قریب رکھ کے اپنا بازو اس پہ رکھا تھا۔۔۔

اسکا دل تو کر رہا تھا کہ اسکو فون کرے لیکن اسکی انا پیج میں آگئی تھی۔۔۔ کل رات نا جانے اسے اس پر غصہ کیوں آیا تھا۔۔۔۔۔ غصے پہ وہ کیا کچھ کر جاتا تھا اسے خود بھی معلوم نا ہوتا تھا۔

وہ بشرہ بیگم کے ساتھ کچھ اور وقت گزار کر چھت پہ آگئی تھی نیند کی تو اسکی پوری ہو گئی تھی تو اسکی آنکھوں میں نیند کا شائبہ تک نہیں تھا بس اسکی آنکھیں اداس تھیں وہ رینگ پہ ہاتھ رکھے سر اوپر کر کے چاند کو دیکھ رہی تھی جو پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا تنو تنہا

وہ اپنی ماں سے تو کچھ کہ نہیں پائی تھی لیکن اس چاند سے تو وہ سب کہہ سکتی تھی ہر راز افشاں کر سکتی تھی اپنا حال دل بیان کر سکتی تھی

ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اسکے چہرے پہ آتے لٹوں سے اٹکلیاں کر رہے تھے اور وہ اداس

رات کا حصہ بن چاند کو تک رہی تھی۔۔۔

"بالاج۔۔۔۔۔ بالاج آپ کو کیسے سمجھاؤں یا سمجھو میرے دل بھی کتنا پاگل ہے
دیکھیں اسکی خواہش کہ یہ چاہ رہا ہے کہ آپکے سینے پہ سر رکھ کر یہ آپ سے شکوے
کرے آپ سے ہی گلے لگ کر یہ بے رخی برتے"

چاند کو تکتے تکتے وہ ایک طرف رکھی کر سیوں کی جانب آگئی تھی اور وہی بیٹھ گئی تھی
اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب نہیں جھکے گی اب بالاج کو اپنے قدم بڑھانے ہو نگیں
اس نے اپنا ہنڈریٹ پرسنٹ دے دیا ہے لیکن اسکی سوچ نے اسکا رخ تبدیل کیا تھا
بالاج ایسے دھوپ چاہوں جیسے کیوں ہیں آخر انکا ماضی کیا تھا کیا وہ اتنا تلخ تھا کہ اسکی
کرواہٹ اب انکی شخصیت کا خاصہ بن گئی ہے ایسا کیوں ہیں وہ مجھے انہیں سمجھنا چاہیے
شاید میں ٹھیک سے نہیں سمجھی۔۔۔۔۔ کیا مجھے انہیں ماضی کے اندھیرے سے حال کی
روشنی میں لانے کی کوشش کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ کیا مجھے انکا ہاتھ تھامے رکھنا
چاہیے۔۔۔۔۔ کیا انکے اندر اصلی بالاج چھپا بیٹھا ہے اور یہ انکا ماضی ان پر اپنا خول
چڑھائے بیٹھایے۔۔۔۔۔

بالاج کو سوچتے سوچتے وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگا چکی تھی اور نیند کی آغوش میں

جانے لگی تھی۔۔۔۔ اسکا دل بالاج کی طرف سے اب بھی برا نہیں ہوا تھا لیکن اب
اسے عزت نفس اور انا کو ساتھ لے کر چلنا تھا۔۔۔

وہ کہنیوں کے بل الٹی لیٹی لیپ ٹاپ پہ متوجہ تھی اسکے ہاتھ تیزی سے کیبورڈ پہ چل
رہے تھے کمرے میں مدھم لائٹ جل رہی تھی اسکرین کی روشنی اسکے چہرے پہ پڑ
رہی تھی اسنے بالوں کے پونی باندھ کر انہیں گول گھما کر کیچر لگایا ہوا تھا چند آوارہ لٹیں
اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھی کھڑکی کھلی ہونے کی وجہ سے ٹھنڈی ہوا کے جھونکے
اسکی لٹوں کے ساتھ مستیاں کر رہے تھے نائٹ ڈریس پہنے وہ معصوم گڑیا لگ رہا تھی

"اف یہ مس۔۔۔ حلوہ سوالات کروادیتی ہیں اور یہ اینا کونڈا جیسے سوالات ہمیں پکڑا
دیتی ہیں"

وہ سخت جھنجھلاہٹ کا شکار تھی اکثر تو والد ان ہی اسکے اسائینٹمنٹ بنایا کرتا تھا لیکن یہ
اسے خود ہی بنانا تھا

گوگل پہ سرچ کر کے بھی اسے کچھ خاص آفاقہ نہیں ہوا تھا

" اس سے اچھا والد ان کا ہی چھاپ لونگی والد ان کا ذکر کرتے اسکے سوچ کے تانے بانے کہیں اور جانے لگے تھے اسے آج کا واقع یاد آنے لگا تھا۔۔۔

" وہاج۔۔۔۔۔ ہاں وہاج ہی نام تھا وہ سچ میں شرمندہ تھا جبکہ اسکی اتنی غلطی بھی نہیں تھی وہ مجھ سے ایکسیوز کر رہا تھا پشیمان تھا وہ اور ویسے بھی آپ جس صحبت میں ہوں لوگ آپ کو اسی طرح سمجھتے ہیں وہ برا نہیں ہے بس اسے اسکے ساتھ نہیں رہنا چاہیئے کتنا نرم لہجہ تھا اسکا اور والد ان نا جانے کیوں اتنا بھڑک گیا تھا میں اسکے ساتھ جڑ کر تو نہیں رہ سکتی نہ صرف اسکا یہ جنونی انداز وہ چاہتا ہے کہ میں بس اس کے گرد ہی گھوموں ہر وقت اینگری برڈ بنا رہتا ہے وہاج بھی تو ہے اس نے تو کتنے آرام سے بات کری تحمل سے ہر بات کا حل لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا لیکن والد ان کو ہر وقت ہیر و پنتی دیکھانی ہوتی ہے کتنا سوئیٹ بول رہا تھا وہ اور والد ان تم تو ہر وقت مرچی چبائے رہتے ہو"

اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا والد ان کا وہاج کے ساتھ الجھنا ماہر کی بات الگ تھی لیکن وہاج کے ساتھ کیوں وہ ہمیشہ ایسے ٹریمپل ہو جاتا ہے"

وہ لاشعوری انداز میں دونوں کو کمپنیر کرنے لگی تھی لیپ ٹاپ کی اسکرین بھی بند ہو

چکی تھی اور ہیر تکیہ سیٹ کر اس پہ اپنا سر رکھ چکی تھی اور آج کے دن کو سوچنے لگی
تھی۔۔۔۔۔

صبح کا اجالا ہر سو پھیل چکا تھا اور سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔۔۔
وہ بالوں کو جھڑکتی ہاتھروم سے نکلی تھی اسکے بالوں سے پانی کی ننڈی بوندیں ٹپک رہی
تھیں جو اسکے چہرے سے ہوتے گردن میں جذب ہو رہی تھی وہ اپنے بالوں کو ڈرائیئر
کرتی آئینہ کے سامنے کھڑی ہوئی تھی
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
آج دو دن ہو چکے تھے نہ ہی بالاج نے اسے کال کی تھی اور نہ ہی اسے لینا آیا تھا ہاں البتہ
بشرہ بیگم نے اسے کال کی تھی تو بس انہوں نے خیریت دریافت کی تھی تو مرینہ نے
بھی نارمل لہجہ ہی رکھا تھا ویسے بھی مرینہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ آئے یا نہیں اس
نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن ان سب میں اپنی ذات کو وہ بے مول
نہیں کرنا چاہتی تھی اپنی انا کو تو وہ توڑ سکتی تھی لیکن اپنی عزت نفس کو نہیں۔۔۔
اپنے چہرے کا پانی خشک کر کے اس نے بی بی کریم اپلائے کر کے لائٹ سی لپسٹک

لگائی تھی اور بالوں کی ڈھیلی چٹیا بنا کر انہیں پشت پہ ڈالا تھا اور سر پہ دوپٹہ ڈال کر
 کندھوں پہ پھیلا یا تھا اور ایک نظر خود کو دیکھا تھا اور مسکرائی تھی بلاشبہ وہ اس سمپل
 سے لک میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

پیروں میں چپل اڑتی اپنی ضروری فائلز اٹھاتی ہینڈ بیگ ایک ہاتھ میں لٹکا کر اس نے
 اپنا رخ باہر کی جانب کیا تھا جہاں اسکی امی کچن میں مصروف تھیں
 "او کے امی خدا حافظ۔۔۔ میں چلتی ہوں"

اس نے جو سگلاس میں انڈیلتے کہا تھا۔۔۔
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 "کہاں جا رہی ہو مرینہ۔۔۔۔۔ انہوں نے کچن سے نکلتے سوال کیا تھا

"امی کل بتایا تو تھا کہ مجھے یونی جانایے امتحان قریب ہے شادی کے بعد سے تو گئی نہیں
 ہوں نہ کچھ پڑھا ہے اب مزید لاپرواہی نہیں برت سکتی امتحانی فارم بھی آگیا ہے اب تو
 بس یہی سب کرنے جا رہی ہوں اسائنمنٹ بھی ہیں کچھ انہیں بھی دینا ہے"
 مرینہ نے ایک بار بتایا۔۔۔

اسے اب بالاج کی اجازت سے فرق نہیں پڑتا تھا ویسے بھی اسکا ایک ہی سال رہتا تھا جسے

وہ ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی بالاج کی اجازت کا کوئی فائدہ تو ہوا نہیں تھا تو اب دوبارہ جھکناس کی شان کے خلاف تھا۔۔۔ اسکی طرف سے آور ہو چکا تھا۔۔

"اوہاں۔۔۔ میرے ذہن سے نکل گیا لگتا ہے اب واقع بوڑھی ہو گئی ہوں
"۔۔۔۔۔ انہوں نے کرسی پہ بیٹھتے کہا تھا۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ امی آپ بوڑھی ہو نہیں رہی بلکہ ہو چکی ہیں "

مرینہ نے گلاس لبوں سے لگا کے ہنسنے لگی تھی۔۔

"بوڑھی تو میں جب ہو گئی میں جب نانی بنوں گی "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہوں نے سبزی کو ہاتھ لگایا تھا جو وہ دوپہر کو بنانے کے لیے کاٹنے لگیں تھیں۔۔۔

۔۔۔ "میں چلتی ہوں "

مرینہ کی دل کی ڈھڑکن نانی کے نام پہ تیز ہوئی تھک۔۔۔ اس نے جانا بہتر سمجھا
تھا۔۔

"مرینہ ناشتہ تو کرتی جاو۔۔ بس یہ جو س پیسا ہے "

انہوں نے ٹوکا تھا۔۔

"دیر ہو رہی ہے میں وہاں سے کچھ کھالوں گی"

اس نے ٹیبل پہ سے فائلز دوبارہ اٹھائی تھیں۔۔

"کیسے جاو گی تم"۔۔۔۔ وہ اٹھ کر مرینہ کے قریب آئی تھی اور قتل پڑھ کر دم کیا تھا

"جیسے ہمیشہ جاتی تھی ویسے ہی جاو گی"

اس نے نرم لہجے میں کہا۔۔

"بالاج کو بلا لیتی بیٹا"۔۔۔۔۔ انہوں نے ایک اور سوال داغا

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Story | Urdu | English
بالاج کے نام پر اس کی زبان کڑوی ہوئی تھی۔۔

"میں کوئی بچی نہیں ہوں جو خود سے نہیں جاسکتی"

اس نے آرام سے کہا تھا لیکن بالاج کے نام۔ پہ اسکا دماغ ضرور گھوما تھا۔۔

"میں کیوں کہوں میں اپنے کام خود کر سکتی ہوں اور ویسے بھی جب میری فکر نہیں ہے

تو مجھے بھی نہیں ہے"

یہ اس نے دل میں کہا تھا۔۔

"اچھا تم اپنے گھر کب جاو گی دو دن ہو گئے ہیں"

انہیں ایک نئی فکر لاحق ہوئی تھی اور وہ کب سے یہ پوچھنا چاہ رہی تھی

"امیسیبی۔۔۔" اس نے بے یقینی سے کہا تھا۔۔۔

"مرینہ میری بات کا یہ مطلب نہیں ہے تم آئی ہو تو رونق آگئی ہے اس گھر میں ورنہ تو خاموشی ہی رائج تھی اور یہ بات نہیں ہے بیٹیاں اپنے گھر اچھی لگتی ہیں جب انکی شادی ہو جائے تو اور شوہر کی سوز میداریاں ہوتی ہیں اور چھوٹی بچی بھی کیسے سب بیچ کرے گا

وہ" NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہوں نے اپنا مطلب سمجھایا۔۔۔

"امی ایسا کچھ نہیں ہے میں واقع آپکے پاس وقت گزارنے آئی ہوں اور کچھ دن تو رہنے

دیں مجھے اور بالاج سے بات کی تھی میں نے انہیں کوئی پر اہلم نہیں ہے اور میری شادی

کو مہینہ ہوا ہے کوئی سال نہیں پہلے وہ سب خود کرتے تھے بیچ اور پریشے کو سنبھلنا نہیں

آتا ہے وہ ہی تو شروع سے اسکی ٹیک کئیر کر رہے ہیں۔۔۔ آپ پریشان نہ ہو اور ہاں آج

دوپہر کا کھانا نہیں بنایے گا میں واپسی پہ باہر سے لیتی آوں گی ہم دونوں پارٹی کریں گیں"

مرینہ نے انکا سر چومتے کہا وہ کافی حد تک انہیں مطمئن کر گئی تھی تھوڑا سیچ جھوٹ ملا کر

اپنی ماں کو تسلی کراتی وہ مضبوط قدم اٹھاتی باہر نکلی تھی اس محسوس ہوا جیسے اس نے بہت دنوں بعد کھلی فضاء میں سانس لی ہو اسکی زندگی اسے واپس ملی ہو اور وہ اپنی لائف اسٹائیل میں واپس آگئی ہو اسکے ارادے مضبوط تھے ایک عزم تھا اسکے ہر چال میں اگر وہ بالاج سکندر تھا تو وہ بھی مرینہ خان تھی جسے توڑنا انتہائی مشکل تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Blogs|Poetry|Interviews

ملازمہ کی آواز سے وہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی

"کیا ہوا"۔۔۔ اس نے جمائی روکتے کہا تھا

"بی بی جی صبح ہو گئی یے آپکو یونی نہیں جانا کیا"

اس نے اسے یاد دلایا۔۔۔

"ہاں یونی۔۔۔۔ اس نے نظر دوڑا کر ٹائم دیکھا تو بارہ بجنے والے تھے وہ اب تک سوتی

رہی تھی خیر اس کی آج ساری کلاس آفٹرنون میں تھی اس نے منہ پہ ہاتھ پھیر کر

دوسری طرف دیکھا تو اسکا لپ ٹوپ ویسا ہی رکھا ہوا تھا وہ رات وہاں کو سوچتے سو گئی تھی۔۔

"ولدان نہیں آیا کیا"۔۔۔۔۔ ہیر نے لپ ٹوپ بند کرتے ہوئے کہا

"نہیں والدان صاحب تو نہیں آئے"

ملازمہ نے جواب دیتے ہوئے کھڑکی سے کڑنہٹائے تھے جس سے روشنی آنے لگی تھی

اسے حیرت ہوئی تھی کیونکہ وہ اب تک آندھی طوفان بن کر اس کے سر پہ نازل ہو چکا ہوتا۔۔۔

"اچھا آپ ایک کام کریں میرے لئے کچھ لائٹ سے بنادیں میں فریش ہو کر آتی ہوں"

ہیر نے کہتے ہوئے اپنا موبائل اٹھایا جہاں ولدان کی بیس سے زائد مسڈ کالز تھیں اور

بے شمار میسجز۔۔۔ موبائل سائیلینٹ پہ ہونے کی وجہ سے اسے کچھ پتہ نہیں چلا تھا

--

"ہیر کوئی اچھا سے بہانہ تلاش کر لو"

وہ خود سے کہتی ایک ایک میسج کھول کر پڑھنے لگی تھی۔۔۔

"ہیر میں آج یونی نہیں آسکتا"

"میری بہت اہم میٹینگ ہے"

"اگر تم جاو تو اپنا خیال رکھنا بے شمار"

"ادھر ادھر نہیں جانا"

"کوئی جنک فورڈ نہیں کھانا"

"سمپل ڈریس پہن کر جانا"

"گلوں شلوز بلکل نہ لگانا"

"میرے نہ ہونے کا بلکل فائدہ نہ اٹھانا اور کچھ الول جلول پہن کر نہیں جانا ورنہ یونونہ

میں کتنا برا پیش آسکتا ہوں"

"اب اٹھ بھی جاو یا رررر"

"آئی ایم گیٹنگ بوائلڈ"

ہیر-----

مسینگ یو بیڈلی---

آئی ایم گیٹنگ سو بور

سینڈ می یور پکز آف ٹوڈے

"آئی ایم ویٹنگ"

یو آر میکنگ می کریز

NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|کتناسو وگی مسیسییر رر رر رر

ایکسٹر اٹیک کیئر یور سیلف"

"نہ جاو تم یونی"

"اچھا میں میٹنگ کے بعد فوراً تم سے ملنے آؤنگا"

ایسے بے شمار اور بہت سے میجسز تھے ہیر پڑھ کر مسکرائی جا رہی تھی۔۔ وہ اسی طرح

اسکا ہر چھوٹی چیز کا خیال کرتا تھا۔۔

"میں نہیں جاؤں اب تو آج کے لیکچرز فرشتے آکر بتائیں گے "

ہیر نے باقی سب اگنور کر کے لاسٹ میسج کا ریپلائی دے کر تیزی سے فریش ہونے لگی تھی وہ کافی لیٹ ہو چکی تھی اب مزید نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

"آہ۔۔۔۔" ایک چیخ اسکی بلند ہوئی تھی اور اس نے اپنی آنکھوں کو زور سے بند کیا تھا

"اومس خانہ بدوش یو آر فریگیٹلی آل رائٹ ان دی گریٹ وہاج سکندر آرمز"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاج نے اپنے دلکش انداز میں کہا تھا

اس نے خود کو سیو محسوس کر کے اپنی آنکھیں کھولیں تو خود کو وہاج کی مضبوط بازووں میں پایا

وہاج بلیک جینز پہ بلیک ٹی شرٹ پہنے جس میں اس کے مسلنز جھلک رہے تھے گلاس لگائے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے دائیں کندھے پہ بیگ ڈالے اپنے کلرک میں آتنگ لگ رہا تھا

وہاج ہونی کے لئے جارہا تھا جب سامنے سے آتی ہوئی شاتاج ایک دم لڑکھرائی تھی
وہاج نے سیکنڈ کے زاویے میں اسے کمر سے پکڑ کر سیو کیا تھا جس کے نتیجے میں اسکا بیگ
بھی زمین پہ گرا تھا

"تم نے کیا کہا مجھے خانہ بدوش"

اس نے جب خود کو بہتر محسوس کیا تو اپنے ازلی انداز میں کہا
"یہ نہ کہوں تو کہا کہوں ہر وقت تم ادھر ادھر تو پھرتی رہتی ہو کبھی ٹک کے رہتی کہاں
ہو ایک جگہ" NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
وہاج نے اسکے ناک ہولے سے دباتے کہا

"میں اپنی مرضی سے نہیں جاتی بابا ہی مجھے اکیلا نہیں چھوڑتے انہیں ہر آئے دن بزنس
کے سلسلے میں جانا ہوتا ہے کیونکہ انکی ایک ملٹی نیشنل کمپنی ہے اور مجھے بھی وہ ساتھ لے
جاتے ہیں میرے منع کرنے کے باوجود بھی"

شاہ تاج کو وہاج کی بات پسند نہیں آئی تھی

"اچھا بابا آئی نوا نکل بہت فکر مند رہتے ہیں میں بس ایسی کہ رہا تھا ڈونٹ بی سیر میس"

وہاج نے کہتے اسے اسکے پیروں پہ کھڑا کرنا چاہا تو وہ ایک دم کراہی تھی اور اس نے وہاج کے کندھوں کو تھاما تھا

"آریو او کے شاہ تاج"۔۔۔۔۔ وہاج فکر مند ہوا تھا اس نے جو اپنی گرفت ہٹائی تھی اسکے کراہنے پر واپس اپنی گرفت مضبوط کری تھی

"پتہ نہیں میں اپنا رائٹ پیرموو نہیں کر پار ہی ہوں وہاج"

اس نے تکلیف سے کہا تھا۔۔۔

"ظاہر ہے اب ہر وقت ہیلز پہنوں گی تو ایسا ہی ہو گا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ عام دنوں میں کون پہنتا ہے۔۔۔

وہاج نے اسکی ہیلز دیکھ کر اسکو ڈپٹہ تھا۔۔۔ جو وہ ڈیلی یوز کرتی تھی۔۔۔ اور تو اور وہ اسکی

پینسل ہیلز دیکھ کر دنگ رہ جاتا تھا۔۔۔

"خبردار جو میری ہیلز کو کچھ کہا ایک تو پیر میں درد ہو رہا ہے ویسے ہی اور تم مجھے ڈانٹ

رہے ہو میں اس ہیلز کی وجہ سے نہیں گری بلکہ آپ کے اس عالیشان لان میں لگیں

ان اسٹونز سے لڑکھڑائی ہو"

اس نے حد درجہ معصومیت سے کہا اسے بہت تکلیف ہو رہی تھی اور وہاں کو پروا نہ تھی

"اچھا ریلکس۔۔۔ کچھ نہیں ہوا ہے وہاں بیٹنج پہ چلو میں دیکھتا ہوں"

اس نے شاہ تاج کو کندھے سے تھاما تھا اور اسے آگے بڑھنے کے لئے کہا تھا

"وہاں بہت درد ہو رہا ہے"۔۔۔ اس نے دقت سے کہا تھا وہ اپنا پیر ہلا نہیں پارہی

تھی۔۔

"ہمت کرہ شاہ تاج بس کچھ قدم چلنا ہے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں نے اسکے آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اسکا ایک ہاتھ بھی تھاما

تھا

شاہ تاج نے ایک نظر وہاں کو دیکھا اور نظریں پلٹنا جیسے بھول گئیں تھی وہ وہاں کے

حصار میں تھی اسے وہاں بے حد شاندار لگا تھا اس نے خود کو ڈپٹے وہاں کی مدد سے اپنے

قدم آگے بڑھائیں

وہاں اسکو بیٹنج پہ بیٹھا کر خود نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اسکے پیر کا جائزہ لینے کے لئے

جیسے اس نے اسکا پیر پکڑنا چاہا شاہ تاج ایکدم پیچھے ہوئے تھی

"کیا ہوا"۔۔۔۔ وہاں نے اپنا سراٹھایا

"کچ۔۔۔۔ کچھ۔۔۔۔ نہ۔۔۔۔ نہیں"

وہاں کے اسکے پیر چھونے سے شاہ تاج کو ایکدم کرنٹ لگا تھا اسکی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی وہ اکثر وہاں سے گھبرا جاتی تھی اور آج بھی یہی ہوا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اس نے خود پہ قابو پایا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
"دیکھا مجھے کیا ہوا ہے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں نے کہتے اسکا پیر کا جائزہ لیا موچ تو نہیں آئی تھی شاید نس پہ نس چڑھ گئی تھی اس نے شاہ تاج کے پیر کو زور سے جھٹکا دیا

"آہ۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔ شاہ تاج جو وہاں کو دیکھ رہی تھی اسکے پیر کھینچنے پہ وہ سکتے سے باہر آئی تھی

"اب ٹھیک ہو گیا ہے چلو کھڑی ہو کر دیکھو"

وہاں نے کھڑے ہوتے اسے اپنا ہاتھ دیا تو وہ اسکا ہاتھ تھامتھی کھڑی ہوئی تھی اور اپنے

پیر کو دائیں بائیں موو کیا تھا تو اسے درد محسوس نہیں ہوا تھا

وہ خوشی سے چہکی تھی

اسکے چہکنے پہ وہاں نے اسکے سر پہ ایک چپت رسید کری تھی

"دھیان سے رہا کرو۔۔ اور ہاں ویسے تم اتنی صبح کیوں آئی تھی"

وہاں نے یاد آنے پہ سوال کیا تھا۔۔

"میں آج فری تھی تو سوچا بھابھی اور پریشے سے مل لوں اور صبح نہس بلکل آدھا دن

چڑھ آیا ہے مسٹر"

شاہ تاج نے اسے جتلا یا۔۔

وہاں نے مسکراتے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے اسکے بات کو ہوا میں اڑایا

شاہ تاج مسمرائز ہوئی تھی

"ویسے اس یور بیڈ لک کیونکہ گھر پہ کوئی نہیں ہے۔۔ ماما پریشے کو لیکر بوتیک گئی ہیں اور

بھائی تو ارلی مارنگ آفس جا چکے ہیں اور بھابھی اپنے میکے اور میں بھی یونی جا رہا ہوں"

وہاج نے اسے تفصیلاً بتایا بالاج کے ٹوکنے کے بعد وہ اب مرینہ کو بھابھی ہی کہتا تھا

"اوو۔۔ میں پھر کبھی آ جاؤنگی"۔۔۔ شاہ تاج نے کہا

"میں چلتی ہوں پھر بائے"

اس نے کہہ کر اپنا رخ موڑا تھا۔۔

"میرے ساتھ یونی چلو پھر؟ وہاں۔۔ سے لے کر پھر ساحل پہ چلیں گے"

وہاج نے اسے آفر کی تھی۔۔۔ بیچاری وہ مرینہ سے ملنے آئی تھی۔۔

"نہیں۔۔ تمہاری یونی میں کیا کرونگی میں۔۔ خا مخواہ پریشان ہو گے گن"

اسنے انکار کیا تھا ویسے بھی وہ اپنے پاؤں میں ہلکا پھلکا درد محسوس کر رہی تھی۔۔

"جیسی مرضی محترمہ"

وہ مسکرایا تھا۔۔

"میں چھوڑ دوں کیا"۔۔۔ وہاج نے دوبارہ اسے آفر کی۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں اب ویسے بھی برابر میں ہی گھر ہے چلی جاؤنگی خود تم پریشان نا

#ہو

شاہ تاج نے ادھر ادھر دیکھتے کہا اور اپنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا۔ وہاں سے وہ
فلحال دور جانا چاہتی تھی .

"او کے کوئی بام احتیاط لگا لینا، تاکہ درد نارہے"۔۔۔۔ وہاں نے کہتے آگے بڑھ کر اپنا
بیگ اٹھایا۔۔

شاہ تاج نے اپنا سر خم کر کے اسکی بات کا جواب دیا اور اپنی دھڑکنوں کو سنبھالتی آگے
بڑھی تھی اور وہاں بھی اسکو جاتا دیکھ کر کار میں بیٹھا تھا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیر اپنے ڈیپارٹ کے کاریڈور سے گزر رہی تھی جب وہاں اسے سامنے سے آتا دیکھائی
دیا وہاں نے بھی اسے دیکھ لیا تھا لیکن اس نے ہیر کو ایک نظر دیکھ کر اپنے نظریں جھکا
لیں تھی اسے گلٹ محسوس ہونے لگا تھا جو اسکا تھا بھی نہیں۔۔۔

"و۔۔۔ وہا۔۔۔ وہاں۔۔۔" ہیر نے اسے دور جاتا دیکھا تو اسے آواز لگائی تھی

وہاج اپنا نام سن کر رکا تھا اور پلٹ کر دیکھا تھا تو ہیرا سے ہی دیکھ رہی تھی ہیرا کو منتظر دیکھ

کر وہ اس نے اپنے قدم موڑے تھے اور ہیرا کے سامنے آیا تھا

"لیس"۔۔۔۔ اس نے سینے پہ ہاتھ باندھ کر کہا تھا

"و۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔"

ہیرا اپنی انگلیاں مڑوڑنے لگی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کہے وہ بے حد نروس فیل
کر رہی تھی

وہاج نے اسے یوں کنفیوزڈ دیکھا تو اسے حوصلہ دیا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اگر آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں آئی مین کچھ سنانا باقی رہ گیا ہو اس دن تو یو کین سے"

ہیرا نے وہاج کے کہنے پہ اپنا چہرہ اٹھایا تھا وہاج کا لہجہ انتہائی نرم تھا نہ ہی اسکے لہجے سے نہ

اسکے فیس ایکسپریشن سے اسے لگا کہ اس نے ہیرا کو طنز یا ٹورن کیا ہو

"ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ میں نے اس دن آپکی الفاظوں پہ غور کیا تھا آپکی معزرت

قبول کر لی ہے میں نے آپکی غلطی نہیں تھی بس وہ حالات ہی ایسے تھے کہ"

ہیر چند سیکنڈ کے لئے رکی تھی اور پھر اس نے سانس لے کر کہا تھا

"ویسے میں بھی بلا وجہ روڈ ہو گئی تھی اس دن میں خود بھی نادم ہوں"

ہیر نے اپنی بات مکمل کر کے اپنا سر اٹھایا تھا

"پلز ڈونٹ بھی گلٹی یہ آپکاری ایکشن تھا جو نارمل تھا آئی تھینک۔۔۔ شکر یہ کہ آپ

نے سوری قبول کر لیا ورنہ میرے دل پہ بوجھ سے تھا"

وہاں نے اپنے گلاس اتارتے کہا اسکا لہجہ بالکل عام سے سوئیٹ سے تھا

ہیر نے دل میں سوچا اتنا اچھا ہے یہ شخص غلطی نہ ہونے کے باوجود نادم ہے خیر لیکن

پھر بھی اس کا وہ ایڈیٹ دوست ہے ہیر نے اپنی سوچ کو جھٹک کر وہاں کی بات پہ بس

مسکرانے پہ اکتفا کیا اور آگے کچھ قدم ہی بڑھی تھی کہ اسکا دوپٹہ اسے کھینچتا محسوس ہوا

وہ ایک دم رکی تھی اور پلٹی تھی

"وہاں جو کہ خود بھی آگے بڑھ رہا تھا کسی چیز کا کھینچا محسوس ہوتے وہ بھی مڑا تھا

جب ان دونوں نے دیکھا تو ہیر کا دوپٹہ وہاں کے بیگ میں اٹک گیا تھا جو اس نے شولڈر

پہ ڈالا ہوا تھا

وہ دونوں ایک ساتھ ہی مدھم ہنسی ہنستے تھے کیونکہ ہیر کچھ اور سمجھ رہی تھی اور وہاج بھی نہ جانے کیا

ہیر تو وہاج کی طبیعت صاف ہی کرنے والی تھی لیکن ایسا کچھ نہیں تھا

ہیر وہاج کے قریب گئی تھی اور وہاج بھی ہیر کی جانب بڑھا تھا ہیر نے اپنا دوپٹہ جو زپ میں اٹک گیا تھا جیسے ہی ہاتھ بڑھایا عین اسی وقت وہاج نے بھی اسے نکالنا چاہا تھا نتیجہ ہیر کا ہاتھ وہاج کے چوڑی ہتھیلی کے نیچے چھپ گیا تھا

وہاج کے لمس سے ہیر کے اندر سنسنی ہوئی تھی اور اس نے اپنا ہاتھ فوراً اکھینچا تھا وہاج کو بھی سمجھ نہیں آیا تھا یہ اچانک کیا ہوا تھا اس نے ہیر کا دوپٹہ احتیاط سے نکالا تھا اور چھوڑا تھا

"وہ سوری مجھے پتہ نہیں چلا"۔۔۔۔۔ وہاج ایک بار نام ہو گیا تھا

ہیر وہاج بے اندازہ کھکھلا بیٹھی تھی وہاج کے دل نے تصدیق کیا کہ یہ ایک بہت اچھے دل کی مالک ہے

"اب اتنا بھی سوری نہیں کہنا چاہیے بات بات پہ اٹس اوکے"

ہیر نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا تھا کیا کوئی اتنا بھی معصوم کو ہو سکتا ہے اس کے
دل نے سوال کیا تھا

"وہ بس ہو نہی"---- وہاج بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا مسکرا نے لگا تھا صحیح تو کہ
رہی تھی یہ تو ایک سڈن انسیدٹینٹ تھا

"ایک بات کہوں"---- ہیر نے ناجانے کیا سوچ کر کہا تھا
"جی"---- وہاج نے اجازت دی تھی--

"آپ اس ماہر کے ساتھ نہ رہا کرے آئی میں یونو ہم بیٹر فرام می آپکی شخصیت کا امیج اچھا
نہیں بنے گا یونو واٹ آئی ایم وانٹ کو سے پلز تھینک آباؤٹ اٹ"

ہیر نے ایک مخلصانہ مشورہ دیا تھا

"آپ نے میری بات پہ غور کیا میں بھی ضرور کروں گا ویسے آپ سے مل کر اچھا لگا"

"Nice To meet You "

وہاج نے اپنے ازلی انداز میں کہا ایک نرم مسکراہٹ اسکے چہرے کا احاطہ تھی

"نائس ٹو میٹ یو آلسو"---- ہیر نے ہلکی مسکراہٹ سمیت کلا اس کے دل نے

ایک بیٹ مس کی تھی وہ اسکی نرم طبیعت اور عاجزانہ انداز سے انسپائر ہوئی تھی وہاں واپس گلاس پہنتا آگے بڑھ گیا تھا اور ہیرا اسکی پشت کو دیکھنے لگی تھی جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا تو وہ بھی اپنی کلاس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اپنی بات کے کہے مطابق وہ کریم صاحب کیا اجازت کے بعد اسے اپنے ساتھ پی سی کھانے کے لیے لے آیا تھا۔۔۔۔۔ اے سی کی ٹھنڈک اور ہر سکون ماحول میں انہوں نے مکمل مزے لیتے ہوئے کھانا کھایا تھا۔۔۔ سو سائٹی میں گاڑی آتے ہی ولدان نے ہیرا کے کہنے پہ گاڑی سو سائٹی کے پارک میں روکی تھی جہاں وہ صبح جو گنگ کے لیے آتی تھی۔۔۔۔

"کیا اس وقت تمہارا جو گنگ کرنے کا پروگرام ہے" وہ اگنیشن میں سے چابی نکال کر گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تھا۔۔۔ اس کے ساتھ ہیرا بھی باہر آئی تھی۔۔

"نہیں مگر کھانا ضرور ہضم کرنا تھا جو تم نے اتنا کھلایا ہے"

وہ گاڑی سے اتر کر اسکے سامنے آ کر بولی تھی۔۔۔ ولدان نے آج اسے نیو نیوڈ شمز ٹرائے

کروائیں تمہیں اپنی عادت اور روٹین سے ہٹ کر آج اسنے کافی زیادہ کھانا لیا تھا اور اب ہیر کافی گھبراہٹ بھی محسوس کر رہی تھی۔۔

"تو ظاہر سی بات ہے تمہیں اچھی ڈائٹ کی ضرورت ہے پیٹا، تمہیں روز اتنا کھانا کھانا چاہیے"

وہ اندھیرے میں بھی اسکے خوبصورت سراپے پہ نظر ڈال کر بولا تھا۔۔ وہ تھی تو خوبصورت لیکن اپنی ڈائٹ کا اتنا زیادہ دھیان رکھتے رکھتے اب کافی سمارٹ لگنے لگی تھی۔۔ ولدان کبھی کبھی اسے ٹوکتا تھا کہ وہ فضول ڈائٹ پلان فالو مت کیا کریں کیونکہ اسے اسکی ضرورت بھی نا تھی لیکن وہ اسکی سنتی ہی نہیں تھی۔۔

"تو تم کیا چاہتے ہو میں موٹی ہو جاؤں اور مجھ سے تاکہ کوئی شادی بھی نا کرے"

تمہیں معلوم ہے نا آج کل کے لڑکوں کو اسمارٹ لڑکیاں پسند ہیں۔۔ وہ اسکی بات کو نظر انداز کر کے پارک میں داخل ہو گئی تھی۔۔ ولدان شادی اور دوسرے لڑکوں کی پسند کا سن کر اچھا خاصہ ضبط کر کے رہ گیا تھا۔۔

"ضروری نہیں ہے جیسا تم سوچتی ہو ویسا ہی ہو کیونکہ جن سے دل لگی کی جاتی ہے پھر

انکی ظاہری شخصیت نہیں دیکھی جاتی "

وہ اسکی بات کو کافی سرپس لے گیا تھا۔

"اور ضروری یہ بھی نہیں ہے کہ دل۔ لگی والا ہی مجھے ملے، ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ

کوئی الٹا سیدھا زیادہ کمرنگ بندہ میرے نصیب میں ناہو"

وہ ایک بیٹنجہ۔ بیٹھتی سنجیدگی سے بولی تھی۔

"کتنا منفی سوچ رہی ہو تم، سرسلی۔۔ ایسی باتیں کہاں سے آتیں ہیں زہن میں

تمہاری"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکی سوچ پہ ماتم کر کے رہ گیا تھا۔

"سچ میں دلداں میری ایک سکول فیلو ہے اسکی سال پہلے شادی ہوئی ہے اور تمہیں پتہ

ہے۔۔۔

وہ کہتے کہتے رکی تھی۔

"کیا

ولدان اسے کافی غور سے سن رہا تھا۔

"اسکے اتنے بہترین پروپوز لز آئے تھے اور اسکے کچھ دوست اسے پسند بھی کرتے تھے لیکن اسنے جس کا انتخاب کیا نا اتنے سارے آپشنز ہونے کے باوجود بھی وہ بندہ اتنا برا ہے۔۔ اسے اتنا ہرٹ کرتا ہے۔۔ اسکی ذرا بھی کٹر نہیں رکھتا اور تو اور سارا دن گزار کے رات کو صرف سونے کے لیے گھر آتا ہے۔۔"

وہ بہت ہی سرسیرس لہجہ اپنائے بولی تھی۔۔

"ویری سیڈ فیلنگز آر ہی ہیں مجھے اس کے لیے" ولدان سن کے کچھ لمحے چپ ہو گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsan | Articles | Books | Poetry | Interviews

"میں بھی اسکے لیے دعا کرتی ہوں" ہیر بولی تھی۔۔

"ہم۔۔۔ تب ہی چوائس اچھی ہونی چاہیے۔۔۔ میرا مطلب ہے جو آپکو پسند کرتا ہو اس سے شادی کرنی چاہیے۔۔۔"

وہ تاسف سے بولا تھا اور گہرہ سانس بھر کے رہ گیا تھا۔

"اور ایک بات بتاؤ تم ولدان"

وہ کچھ سوچ کر بولی تھی۔۔

"میں تو ساری زندگی تمہیں سب کچھ بتانے کے لیے تیار ہوں"

وہ بیچ کی پشت سے ٹیک لگا کر بولا تھا۔

"یہ تم اتنے جنونی اور مارنے والے کب سے ہو گئے ہو"

وہ اپنا رخ اسکی طرف کرتی ہوئی بولی تھی۔

"میں ایسا ہی ہوں" وہ عام سے لہجے میں مختصر بولا تھا۔

"جی نہیں تم ایسے تو نہیں تھے، تم اب بدل گئے ہو"

وہ گردن نفی میں ہلاتی بولی تھی آخر بچی تو نہیں تھی سمجھدار پیپلز کی سٹوڈنٹ

تھی۔۔۔۔

"او۔۔۔ تو تمہیں میرے اندر بدلاؤ نظر آ رہا ہے پھر۔۔۔"

کیا لگتا ہے تمہیں ایسا کیوں ہو رہا ہے۔۔۔

کیا کا یہ بدلاؤ ٹھیک ہے پھر مس ہیر"

وہ جو بیچ سے ٹیک لگائے آرام سے بیٹھا تھا اب خود بھی اسکی طرف مڑ کے پوری توجہ

سے بولا تھا۔۔

"ولدان۔۔۔۔۔"

تم میرے بہت اچھے دوست ہو۔۔۔۔۔ ایون یہ کہ تم ہی ہو جو ہو۔۔۔۔۔ تمہارے سوا میں نے کسی کو دوست نہیں بنایا لڑکے کیا کبھی کسی لڑکی سے بھی فضول بات ناکی لیکن دیکھو مجھے اچھا نہیں لگ رہا تمہارا یہ بدلاؤ، مجھے ٹھنڈی طبیعت کے لوگ پسند ہیں اور تمہارا یوں ہر کسی سے میرے لیے لڑنا مجھے نہیں ٹھیک لگ رہا"

وہ آرام سے آرام سے ٹہرے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔۔ ولدان اسکے چہرے کے بدلتے رنگ اس اندھیرے میں بھی باآسانی دیکھ سکتا تھا اور ہیر کا لہجہ اسے چپ سا رہا تھا۔۔

"جب تم نے کسی اور کو دوست نہیں بنایا تو تمہارا ہر طرح سے خیال بھی رکھنا میرے ذمہ داری ہے۔۔۔۔۔ اور اگر تمہیں لگتا ہے کہ میرے علاوہ اگر تمہیں کسی مزید دوست کی ضرورت ہے تو میری طرف سے فری بیٹڈ ہے تم بنا سکتی ہو۔۔۔۔۔"

ولدان کا لہجہ بھی ایک دم اسکی بات سے بدل گیا تھا اسنے غصے سے کھڑے ہو کر اس سے

کہا تھا۔۔

"دیکھو۔۔۔ سیم یہ ہی بات۔۔۔ تم کتنی جلدی غصہ ہو رہے ہو۔۔۔۔۔ ہاٹ ہو رہے

ہو۔۔۔۔۔ وہاں کتنا کول کام Cool, Calm ہے، جب کہ تم ہر بات پہ

بھڑک رہے ہو بجائے بات کو سمجھنے کے وہ کس طرح ہر بات سمجھ جاتا ہے"

ولدان جو جینس کی جیب میں ہاتھ پھنسا کے کھڑا ہو گیا تھا۔۔ وہاں کے نام اور اس کا خود

کے ساتھ کمپیوٹر دیکھ کر تو وہ بدک گیا تھا۔۔

"ا۔۔ ایک منٹ ہیر۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں۔۔۔

تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔

کس کے ساتھ تم نے میرا کمپیوٹر کیا ہے۔۔ اس بندے کے ساتھ جس کو تم نے

صرف دیکھا ہے، یہ ہی ہونا رہ گیا تھا*

وہ اس کے سر پہ کھڑے پوری طاقت سے چلایا تھا یہ تو اچھا تھا کہ پارک خالی تھی ورنہ

ایک تماشہ یہاں ضرور لگتا۔۔

"ولدان۔۔۔۔۔ تم اس کو پاؤ بیٹو لو۔۔۔۔۔ دیکھو"

وہ ایک دم کھڑی ہوئی تھی اور اسکا بازو پکڑ کے تحمل بھرے انداز میں گویا ہوئی
تھی۔۔"

"واٹ دا ہیل ہیر۔۔۔۔۔ کیا پاؤ بیٹو لوں۔۔۔۔۔ بس میکس ہو گیا
اب۔۔۔۔۔ سر سیلی اس آور۔۔۔۔۔"

وہ ناجانے ایک دم سے کیوں جزباتی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اپنا بازو بہت بے دردی سے
اسنے ہیر کے ہاتھ سے چھڑوایا تھا۔۔۔

"ولدان۔۔۔۔۔ یہ ایسے رسپانس کرنے والے تو نہیں تھے تم" وہ ڈھیٹ بنی اسکے دل پہ
بار بار وار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"شٹ اپ ہیر۔۔۔۔۔ کیا کبھی وہ رویا ہے تمہارے
لیے۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ کبھی اسنے تمہیں یہ فیل کروایا ہے کہ جو ہو تم ہو اور کوئی
نہیں، کیا کبھی اسنے تمہیں سوچتے راتیں گزاری ہیں۔۔۔۔۔"

وہ اس سے دو قدم پیچھے ہو کر نم لہجے میں بولا تھا آج اسکی بس ہو گی تھی۔۔۔ ہیر اسکے

جملوں پہ ششدر رہ گئی تھی۔۔۔ اسے اچھے سے معلوم تھا جب جب وہ ولدان سے ناراض ہوتی تھی تب تب وہ اس کے لیے روتا تھا اس سے بات کرنے کے لیے ترستا تھا۔۔۔ اور فیل کروانا۔۔۔ اسے تو وہ ہمیشہ فیل کرواتا تھا کہ وہ ہی سب کچھ ہے۔۔۔

"ولدان۔۔۔۔۔"

لسٹن یار"

وہ اس کے قریب گئی تھی۔۔۔

"دور رہو مجھ سے پلیز۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج میرا میکس ہو گیا ہے۔۔۔۔ گڈ نائٹ"

وہ غصے سے چیختا کہہ کر تیزی سے نکلا تھا جب کہ ہیرا اسکی پشت دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔

کیسے مجھے اکیلے رات میں چھوڑ کر گیا ہے"

وہ اب بھی منفی سوچ رہی تھی۔۔۔

"میں نے تو ایسے ہی ایک بات کہی تھی"

اسکا موڈ بے حد خراب تھا آج آفس میں سب اسکے عتاب کا نشانہ بنے تھے کرسی کے پشت سے ٹیک لگائے اس نے اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑا ہوا تھا اسکا سر درد کر رہا تھا اسکی آنکھیں سرخ انگارہ تھیں رات بھر بھی وہ سو نہیں پایا تھا آج بھی اس نے خود کو مصروف رکھا تھا اب شام کے سات بج رہے تھے آفس تقریباً خالی ہو چکا تھا اس نے بھی کرسی پہ ہینگ ہوا کوٹ اپنے بازو پہ ڈالا کیچین اور موبائیل وغیرہ اٹھا کر وہ آفس سے نکلا تھا اور ایک ثانیہ بیگم کو ٹیکسٹ کر کے موبائل جیب میں ڈال لیا تھا

"مجھے لیٹ ہو جائے گا، آپ پریشے کو سلا دیجیے گا"

کارپارکنگ ایریا سے نکال کر اس نے اسپید بڑھائی تھی اس وقت وہ ہر گز گھر نہیں جانا تھا اس نے گاڑی کا موٹر سیسیائیڈ کی جانب موڑا تھا شاید اس شور میں ٹھنڈی ہواوں سے اسکے انداکا ابلتالا وا کچھ ٹھنڈا پڑ جائے۔۔۔

وہ کس مشکل سے گھر پہنچا تھا یہ صرف اسکی ذات یا والد کی ذات جانتی تھی۔۔۔ شاہور

کے نیچے کھڑا وہ اپنے جذبات کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ ابھی وہ مزید شاہور کے نیچے کھڑا رہتا جب اسے کمرے سے بیل کی آواز آئی تھی بار بار بجتا فون اسے ہوش میں لایا تھا۔۔۔ شاہور بند کر کے اس نے اسٹینڈ پہ لٹکا ہاتھ گاؤں پہنا تھا۔۔۔ بالوں پہ اس نے دونوں ہاتھ پھیر کے سر کو جھٹکا تھا۔۔۔ ہاتھ روم کا دروازہ کھول کر وہ روم سلپیر پہن کر گاؤں کی ڈوڑیاں کستا بیڈ کی جانب گیا تھا جہاں اس کا موبائل الٹا پڑا تھا غصے میں اس نے موبائل والٹ گوگل سب پھینک دیا تھا جب شرٹ اسکی زمیں پہ پڑی تھی۔۔۔ جھک کر اس نے موبائل کو سیدھا کیا تھا اور اپنے سامنے کیا تھا۔۔۔ مام کا نام پڑھ کر اس نے اوکے کیا تھا اور موبائل اپنے سامنے کیا تھا۔ سلام کرنے کے بعد اس نے لیپ ٹاپ آن کیا تھا اور خود بیڈ پہ بیٹھ کر لیپ ٹاپ موبائل سے کنیکٹ کر کے سامنے کیا تھا۔۔۔

"ہاؤ آر یو می اینڈ ڈیڈی"

وہ اس کا ٹاپ آن کیے انکے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔ اس کا درد ماں باپ کو سامنے دیکھ کر کم ہوا تھا۔۔۔

"ہم ٹھیک ہیں یہ بتائیں میرے بیٹے کس وقت ہمارے پاس تشفہف لارہے ہیں"

عثمان شاہ کی آواز سن کر وہ مسکرایا تھا۔۔

"ڈیڈی۔۔۔"

وہ مسکرا کے رہ گیا تھا۔۔

"ابھی تو نہیں۔۔۔ آپ لوگ آجائیں یہاں"

وہ ہمیشہ سے کہی ہوئی بات بولا تھا۔۔

"تمہیں کتنی بار کہا ہے ولدان کہ چھوڑ دو پاکستان کا پیچھا، یہاں آ کر پڑھ لو وہاں کی پڑھائی میں کیا رکھا ہے۔۔۔ ویسے بھی تمہارے پانچ سمیسٹر ہو گئے ہیں باقی تین یہاں پڑھو اور اپنا ٹرانسفر یہاں کی یونی میں کرو"

آسیہ شاہ غصے سے بولی تھیں۔۔ انکا اکلوتا بیٹا تھا وہ۔ اسے اپنے قریب دیکھنا چاہتی

تھیں۔۔۔ تین سال سے وہ پاکستان میں رہائش پزیر تھا۔۔۔

"ممی۔۔۔"

آپ جانتی ہیں یہ میں نہیں کر سکتا۔۔۔ مکمل کرنے کے بعد ملنے آؤنگا"

وہ انکا پلان سن کے چپ ہو گیا تھا۔۔

"بیٹے آ جاو۔۔۔ اب تو تمہارے ڈیڈی کا بھی دل نہیں لگتا اپنے ولدان کے بغیر۔۔۔ اور
اب تو تمہاری ممی تمہارے لیے یہاں لڑکی بھی دیکھ چکی ہیں۔۔۔ یہاں آو گے تو بات
آگے بڑھے گی"

عثمان شاہ بولے تھے۔۔۔

"واٹ لڑکی۔۔۔"

ولدان چونکا تھا اسکی آواز خاصی تیز ہوئی تھی۔۔۔

"ہوں۔۔۔۔۔ کسی طرح تمہارا پاکستان کا پیچھا بھی ختم کروانا ہے" آسیہ شاہ کافی
روڈلی بات کر رہی تھیں۔۔۔

"ممی۔۔۔ پلیز یہ کام آپ مجھ پہ چھوڑ دیں، میں وہاں کی لڑکی ہر گز نہیں۔۔۔ مجھے اپنے

لیے شوپس نہیں بیوی چاہیے جو میرے ساتھ گھر پہ میری بن کے رہے بس"

وہ صاف لہجے میں بولا۔ تھا ہیر کی بات سے وہ ویسے ہی۔ ڈسٹرب تھا اور اب یہ۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔۔۔ مجھے پتہ ہے اچھے سے تم وہاں کیوں اسٹے کیے ہوئے

ہو۔۔۔۔۔ ولدان میں تمہیں اس اگزام کے بعد اپنے گھر میں لندن میں دیکھنا چاہتی

آسیہ شاہ چیخی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

"کول ڈاون آسیہ۔۔۔" عثمان شاہ نے انہیں کہا تھا۔۔

"عثمان تم جانتے ہو مجھے ہر گز وہ لڑکی نہیں پسند ہے تو پھر یہ کیسے ہمارے سامنے اسکا زکرا اس طرح کر سکتا ہے"

ولدان خاموش لیپ ٹاپ کی سکریں پہ صرف انہیں دیکھ رہا تھا۔۔

"ہم نے بھی تو لو میرج کی تھی نا تو ہم اپنے بیٹے کے راستے میں کیسے آسکتے ہیں۔۔"

وہ انہیں سمجھانے لگے تھے جبکہ خاموش ولدان ایک بار پھر اپنی ماں کو بولتے دیکھ رہا تھا۔۔

"نیکسٹ ٹائم تمہاری کوئی اسٹوری اسکے ساتھ نہیں نظر آئی چاہیے ولدان، تمہیں اس سے دور رہنا ہے۔۔ ورنہ وہاں آکر میں خود اس قصے کو ختم کرونگی /"

وہ انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دے کر وہاں سے چلی گئیں تھیں۔۔

"تم اپنی ممی کی باتوں کو سرپس مت لینا، انہیں میں سمجھا لوں گا تم ٹینس مت ہو۔۔۔" وہ ولدان کو خاموش دیکھ کر بولے تھے۔۔

"ڈیڈی ایچونکی۔ یہاں میں نے سی سائیڈ پہ ایک ریسٹورینٹ اسٹارٹ کیا ہے جس کا تعمیراتی کام سب مکمل ہو کر اب باقاعدہ آپننگ باقی ہے۔۔۔۔۔ اور اسی وجہ سے میں لندن نہیں آسکتا تھا، گاڈ سوٹڑ ہیر وجہ نہیں ہے، آپ لوگ سے زیادہ تو وہ نہیں ہو سکتی نا، آبو پسلی آپ لوگوں کی وجہ سے تو میں اس دنیا میں ہوں آپکا حکم اور خواہش سب سے پہلے ہے۔۔۔۔۔ اگر مزہ ہوتے ہی میں آ جاؤنگا"

وہ۔ دھیرے دھیرے اپنی بات مکمل۔ کر۔ چکا تھا۔۔

"کب کیا تم نے یہ سب" عثمان شاہ حیرانگی سے پوچھ رہے تھے۔۔

"دیرٹھ سال سے جاری تھا نا اب کمپلیٹ ہوا"

"میں اپنا بزنس بھی کرنا چاہتا تھا ڈیڈی یہاں کب تک آپکے پیسوں پہ جیونگا، اب تو بڑا

ہو گیا ہوں پورے تیس سال کا ہو گیا ہوں"

وہ آخری بات پہ۔ مسکرایا تھا۔۔

"مجھے پتہ ہے میرا۔ بیٹا بہت قابل اور فرما برابر ہے، میں بہت خوش ہوں۔۔ تم نے

مجھے کل ہی۔ ساری پکچرز بھیجی ہیں ریسٹورینٹ کی سب ویو بھیجنا ہے۔۔۔۔۔ یہ

بات کیسے چھپائی تم نے مجھ سے "

وہ خوش ہوتے ہوئے بولے تھے۔۔

"ابھی واٹس ایپ کر دو نگا سب ہے میرے پاس۔۔۔ اور یہ سرپرائز تھا نا آپ کے

لیے"

وہ آنکھ دبا کے بولا تھا۔۔ نا جانے کتنی دیر وہ اپنی باتوں میں مصروف رہے تھے۔۔

وہ ساحل پہ ننگے پیر چل رہا تھا پینٹ کو اس نے ٹخنوں تک فولڈ اور کف کو کہنیوں تک

فولڈ کیا ہوا تھا، سفید شرٹ اسکے سینے سے چپک کر رہ گئی تھی۔۔ اسکی آنکھی سرخ

ہو رہی تھیں ماتھے پہ بے ترتیبی سے بال بکھرے ہوئے تھے چہرے پہ چٹانوں جیسی

سختی تھی بلاشبہ وہ اتنا ہینڈ سم اور جاذب نظر لگ رہا تھا کہ کسی کی بھی توجہ کا مرکز بن سکتا

تھا۔۔۔

اس وقت ایک دکانوگ ہی نظر آ رہے تھے شام ڈھلنے لگی تھی اور چاند اپنی چاندنی چاروں

اور بکھیرنے لگا تھا اس خاموش ماحول میں سمندروں کی لہروں کا شور ایک انتشار برپا کر

رہا تھا اور اسکی سوچوں کا مرکز اس دشمن جان کی طرف تھا جو کچھ مدت پہلے اسکی زندگی میں آئی تھی۔۔۔

"میں یہ سب نہیں چاہتا تھا مام نے بہت فورس کیا انکو ڈینائے بھی کب تک کر سکتا تھا پھر مرینہ خان تم میری زندگی میں شامل ہو گئیں میں کوئی لگاؤ نہیں رکھنا چاہتا تھا لیکن تمہاری معصومیت اور سادگی مجھے تمہارا اسیر کر رہی ہے اور اب تم میری بری عادت بنتی جا رہی ہوں اور عادت محبت سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے میں ایسا ہی ہوں شدت پسند جو میرا ہے وہ مجھے بس میرا ہی چاہیے میں جب میں پوری توجہ دیتا ہوں تو میں بھی پوری توجہ چاہتا ہوں ہر رشتے میں تمہیں اپنے ہاں میں سمیٹ لینا چاہتا ہوں سب سے چھپا لینا چاہتا ہوں اس دنیا سے یہاں کے لوگوں سے کہ بس تم ہو اور میرا احساس ہو میرا وجود ہو میرا ہی خیال ہو بس تمہارے سوچوں پر حواسوں پر بس بالاج سکندر ہو جس طرح تم مجھ پر حاوی ہوتی جا رہی ہو"

وہ چلتے چلتے اپنے آپ سے مخاطب تھا دل کچھ اور کہہ رہا تھا دماغ کچھ اور۔۔۔۔ اس کا دماغ اسے اسکا ماضی یاد دلا رہا تھا۔۔

"تم تو اس سے محبت کے دعوے کرتے تھے تو پھر یہ کیا ہے"

زمین مارا تھا پتھر کی نوک بھی اسکا پیرزخمی کر گئی تھی لیکن یہ درد دل کے درد کے آگے
کا کچھ نہیں تھا جتنا وہ ماضی کو بھلانا چاہتا وہ اتنا ہی اپنی یاد دلا رہی تھی ایک اذیت بن کر
اس کے رگوں میں دوڑ رہی تھی۔۔۔

"مرینہ۔۔۔۔۔ آئی نیڈیو"

"مجھے سمیٹ لو آ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"آ جا و پھر سے قریب"

مجھے سچ میں تمہاری قربت، تمہارے وجود کی ضرورت ہے۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے مدھم لہجے میں کہا تھا اور اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔ ایک آنسو کا قطرہ
اسکی آنکھ سے نکل کر بہ گیا تھا۔۔۔

"تم سے محبت کرنے اور تمہارے قریب جانے سے ڈر لگتا ہے مجھے مرینہ، تم بھی مجھے

ناچھوڑ دینا ایک دن"

وہ ریت پہ گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہوا خود سے بولا تھا۔۔۔

وہ کوچنگ سینٹر سے نکل کر غصے سے لمبے لمبے ڈگ بھر کر تیزی سے چلنے لگی
تھی۔۔ اسکا دماغ گھوما ہوا تھا۔۔

"عجیب زبردستی ہے بھئی۔۔۔۔۔۔ نہیں کنٹینو کرنا چاہتی اب میں کوچنگ تو
کیوں مانوں بھئی آپکی بات، شادی ہو گئی ہے میری اب میں اپنے شوہر یا بچی کو سنبھالوں
یا جالس کروں"

وہ بیگ کو ایک ہاتھ میں پکڑے سیاہ چادر اوڑھے چلتی ہوئی خود سے بول رہی تھی۔۔
آج کوچنگ سینٹر وہ ٹی سی لینے گئی تھی۔۔۔ مزید اب وہ جا ب کرنا بھی نہیں چاہتی
تھی۔۔ اب وہ بالاج سکندر مشہور بزنس ٹانکون کی بیوی تھی ایک عام۔۔ سے کوچنگ
سینٹر میں وہ کیسب اب جا ب جاری رکھ سکتی تھی اور سچ تو یہ تھا کہ پہلے وہ مجبوری میں
کرتی تھی اب تو اسکی کوئی مجبوری نا تھی۔۔۔۔ لیکن وہاں کے آنر نے اسے نیوٹج
Batch کو بھی پڑھانے پہ انسٹ کیا تھا لیکن وہ صاف انکار کر کے آگئی تھی خاصی
دیر یہ ہی بحث چلتی رہی تھی اور اب رات کے نو بج رہے تھے گھر پہ بھی بشرہ بیگم
پریشان ہو رہی ہو گئی۔۔ ابھی وہ اپنی ہی سوچوں میں تھی جب اسے اپنے پیچھے کوئی چلتا
ہوا نظر آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ روڈ خاصا سنسان تھا پہلے بھی وہ ایک بار بری طرح

پھنس گئی تھی۔۔۔

"آج میں بھاگوں گی نہیں، اتنا زور سے مارو گی کہ آئندہ کسی لڑکی کے پیچھے نہیں جاے

گا"

وہ اعتماد بحال کر کے دل ہی دل میں بولی تھی لیکن جیسے ہی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا اسکی جان لرز گئی تھی۔۔ ایک۔ ساتھ چار لڑکے دیکھ کر اسکی سانس اٹک گئی تھی۔۔۔

"ہیلو حسینہ"

وہ چلتے ہوئے آگے آیا تھا۔۔ مرینہ نے اپنے آس پاس دیکھا تھا اسے کوئی نظر نہیں آیا تھا شاید وہ غصے اور اپنی باتوں میں آگے نکل آئی تھی۔۔۔

مرینہ تو اب ڈر گئی تھی ڈر کے مارے اس نے ان۔ چاروں کی گندی شکلیں دیکھی تھیں۔ اور اٹے قدم کر کے بیگ پہ سخت گرفت کر کے وہ تیزی آگے ادھر ادھر دیکھے بھاگنے لگی تھی۔۔۔

"یا اللہ مدد کر، کسی کو بھیج دیں پلیز اللہ"

اسکے چہرے پہ پسینہ آگیا تھا جبکہ دڑ سے اسکی جان نکل رہی تھی۔۔ لیکن خدا کو کچھ اور

ہی منظور تھا۔۔ وہ چاروں اسکے پیچھے کتے کی طرح تیزی سے بھاگ رہے تھے مرینہ تب ہی مزید ڈر گئی تھی وہ اسکے قریب ہی اسکے ساتھ بھاگ رہے تھے۔۔۔

"مر جاونا"

وہ مزید تیز رفتار کے ساتھ بھاگنا شروع ہوئی تھی۔۔۔

"تم پہ مرینگے /"

ایک آواز اسے اپنی سمت سے آئی تھی۔۔۔۔۔ مرینہ کا۔ دل ڈھک کر کے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ آج تو میں گی۔۔۔۔۔ !!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے اس روڈ پہ پہلی بات وہاں ملا تھا۔ اب بھی وہ مل جائے شاید یہاں سے انکے گھر کر راستہ ہو۔۔ اسے تو اپنے سسرال کا۔ راستہ بھی نامعلوم تھا۔۔۔ اب اندھیرے سے زرا روشنی چھائی تھی۔۔ وہ مین روڈ پہ جیسے ہی آئی تھی ایک گاڑی سے جا کے ٹکرائی تھی۔۔ اسکی ایک چیخ بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنے گٹھنے پہ ہاتھ رکھ کر وہ زمیں پہ لڑکھ کر رہ گئی تھی۔۔ تیزی سے بھاگتی اور وہاں کے بارے میں سوچتے سوچتے اسے پتہ ہی نہیں چلا کب وہ مین روڈ پہ۔ آئی ہے اور کب کسی گاڑی کے سامنے آئی ہے۔۔۔ درد

سے اسکی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں۔۔ اسکے پیٹ پہ اس قدر بری طرح گاڑی بونٹ لگا تھا کہ اسے اپنی ساری پسلیاں اور اعضاء باہر آتے ہوئے محسوس ہوئے تھے جب کہ اسکی ٹانگ تو۔۔ وہ درد سے کراہ اٹھی تھی اور زمیں پہ گر کے بے ہوش ہونے کو تھی جب گاڑی کی فرنٹ سیٹ سے اتر کر وہ تیزی سے اسکے قریب آیا تھا۔۔ گاڑی آہستہ سپیڈ میں تھی جس کی وجہ سے وہ تیزی سے بریک لگا گیا تھا ورنہ تو وہ زمیں کے بجائے ہوا میں ہوتی۔

۔۔۔ درد سے اسکی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں۔۔ اسکے پیٹ پہ اس قدر بری طرح گاڑی بونٹ لگا تھا کہ اسے اپنی ساری پسلیاں اور اعضاء باہر آتے ہوئے محسوس ہوئے تھے جب کہ اسکی ٹانگ تو۔۔ وہ درد سے کراہ اٹھی تھی اور زمیں پہ گر کے بے ہوش ہونے کو تھی جب گاڑی کی فرنٹ سیٹ سے اتر کر وہ تیزی سے اسکے قریب آیا تھا۔۔ گاڑی آہستہ سپیڈ میں تھی جس کی وجہ سے وہ تیزی سے بریک لگا گیا تھا ورنہ تو وہ زمیں کے بجائے ہوا میں ہوتی۔۔۔

"مرینہ۔۔۔۔"

وہ گھٹنوں کے بل روڈ پہ نیچے اسکے پاس تیزی سے بیٹھا تھا اور اسکو کندھوں سے تھاما

تھا۔۔ وہ تیزی سے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

"۔۔۔ م۔۔۔ مجھے ب۔۔۔ بچالیں با۔۔۔ بالاج"

وہ اپنے پیٹ پہ دونوں ہاتھ رکھ کر اٹک اٹک کے نم لہجے میں بولی تھی اسکا چہرہ بری طرح لال اور آنسو سے بھرا ہوا تھا۔۔

"اف۔۔ مرینہ۔۔۔۔۔"

وہ اسکو سینے سے لگا کے خود میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔۔۔ مرینہ ہچکیوں سے اسکے سینے سے لگے تیز آواز میں رونے لگی تھی۔۔ وہ۔۔ دونوں ایک دوسرے میں کھونے لگے تھے جب بالاج نے آس پاس بھیڑ لگتے دیکھ کر اسے جلدی سے بازووں میں بھرا تھا اور گاڑی کی سیٹ پہ ڈالا تھا اور خود جلدی سے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ اگنیشن میں چابی ڈال کے اسنے ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ پہ رکھ کر گاڑی اسٹارٹ کی جب کی دوسرے ہاتھ سے اسنے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی مرینہ کو بازو سے تھام کر اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا تھا۔۔

"ریلیکس مرینہ"

وہ وقفے وقفے پہ اس پہ نظر ڈال کر اسے تسلی دے رہا تھا۔۔

"آ۔۔۔ پ دوسری شادی تو نہیں۔۔۔ نہیں کریں گے نا"

وہ روتی ہوئی ابھی ابھی پیٹ کو پکڑے بیٹھی تھی اسکے سینے سے لے کر پیٹ اور اب پورے جسم میں درد پھیل گیا تھا۔۔

"میں نے دوسری شادی تم سے کی ہے مرینہ اور اب تیسری۔۔۔"

"آپ میرے بعد کوئی اور شادی ن۔۔۔ نہیں کریں گے۔۔۔"

ا۔۔ اور اگر آپ نے میرے سوا کسی اور کا۔ سوچا تو میں کبھی آپ کو معاف نہیں کروں گی۔۔۔

آ۔۔۔ پ صرف مرینہ خا۔۔۔ خان کے ہیں۔۔۔

وہ اسکی بات سنیچ میں روک کر درد بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

بالاج ڈرائیو کرتا ہوا۔ اس مشکل میں بھی اسکی جزباتی طبیعت اور جملہ سن کر مسکرا دیا تھا لیکن اسکی مسکراہٹ تھمی تب تھی جب مرینہ سیٹ سے ٹیک لگا کر تیزی سے سانس لینی لگی تھی۔۔۔

"پلیز مرینہ چند منٹ اور۔۔۔۔۔ یار۔۔۔"

وہ اسکا چہرہ تھپتھپا کر پریشانی سے بولا تھا اسکے اپنے ہاتھ پاؤں بھی پھول گئے تھے۔۔ وہ سیٹ سے ٹیک لگائے درد کی وجہ سے نیم بے ہوش ہو گئی تھی۔۔

بالاج رش در اؤنگ کر کے ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔۔۔۔ اسے پھر سے اپنے بازوؤں میں بھرے وہ ایمر جنسی وارڈ میں لے کر گیا تھا۔۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک وہ اسے لیے ہاسپٹل کے روم میں کھڑا رہا تھا اسکا ہاتھ تھامے اسکی انجری پہ کام کروا رہا تھا وہ کبھی درد کی شدت سے اسکے سینے میں منہ چھپا جاتی یا کبھی اسکا ہاتھ زور سے پکڑ لیتی۔۔۔۔۔ پورے وقت اسکی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔۔ بالاج اسے تسلی دینے کے ساتھ ساتھ اسکے آنسو بھی صاف کرتا رہا تھا۔۔

گٹھنے میں چوٹ لگنے کی وجہ سے اسکے ٹی شووز ڈیج ہو گئے تھے جس کی وجہ سے اسکے پاؤں سے گٹھنے تک پلاستر کیا تھا۔۔ جبکہ اسکا ہاتھ پہ پیٹی کی ہوئی تھی جب وہ زمین پہ بیٹھی تھی تو ایک نوک دار پتھر اسکی ہتھیلی کو سرخ کر گیا تھا۔۔۔۔۔

بالاج نے سب سے پہلے بشرہ بیگم کو کال کر کے بتایا تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا ہے انہیں تسلی دینے کے بعد اسکے زہن میں سوچیں چل رہی تھیں کہ وہ ایک معمولی سے کوچنگ سینٹر سے اتنی لیٹ کیوں ہوئی۔۔ بشرہ بیگم نے اسے کال پہ بتایا تھا کہ وہ کوچنگ سینٹر گئی تھی۔۔۔۔ بالاج کو غصہ تو بہت آیا تھا کہ اسکے گھر کی عزت اس وقت رات اندھیرے میں سنسان سڑک پر اکیلے گھوم رہی ہے اگر اسے کچھ ہو جاتا وہ روڈ کتنا خطرناک ہے اس کے خود کے ساتھ بھی ایک آدھ دفعہ اس روڈ پہ ہی چوری جیسے واقعات ہو چکے تھے۔۔۔ وہ اپنا غصہ اس وقت مرینہ کی حالت دیکھ کر ضبط کر گیا تھا لیکن بعد میں سزا ضرور دوں گا یہ سوچ کر وہ اسکی پشت کو تھپک کے رہ گیا تھا۔۔

وہ گھر آ کر مستقل کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے رہ رہ کے خود پہ غصہ آرہا تھا۔۔۔۔۔ نائٹ شرٹ اور ٹراؤزر میں وہ بالوں کو بن بنائے موبائل ہاتھ میں تھامے ٹینشن سے ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی۔۔

"اف۔۔۔۔۔ یار میں نے کیسے کمپیزن کر دیا ولدان۔۔۔۔۔"

میری ہی دوستی میں کمی رہ گئی ہے۔۔۔۔۔

کیوں کیا میں نے ایسا*

اسکا سوچ سوچ کے دماغ پھٹ رہا تھا۔۔۔ وہ کتنی مشکل سے وہ گھر تک آئی تھی۔۔۔ کریم صاحب کو بھی اسنے نظر انداز کر کے سونے کا بہانہ بنا کے اوپر آگئی تھی اور اب سونے کے بجائے اسکی نینداڑ چکی تھی۔۔۔

"یار کال تو اٹھاو، میں مانتی ہوں میں نے غلطی کی ہے۔۔۔"

میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔

تم جو سزا دو گے مجھے دل سے قبول ہے۔۔۔ لیکن پلیز ایک بار میری کال اٹینڈ کرو۔۔۔۔۔"

وہ وائس نوٹ ریکارڈ کر کے ولدان کو بھیج چکی تھی اس سارے وقت میں اسنے ولدان کو ڈھیٹ ساری مسڈ کالز اور مسیجز طرح طرح کے وائس بھیجے تھے۔۔۔ لیکن ولدان اسکی ہر کال Disconnect کر رہا تھا جس کی وجہ سے ہیر مزید پریشان ہو گئی تھی اسنے ایسا کبھی اسے انکور نہیں کیا تھا اور آج رات تو اسنے حد کر دی تھی۔۔۔

"پلیز ولدان ریسیڈو مائے کال"

وہ اب نم آواز میں وائس بھیج رہی تھی۔۔۔

ولدان نے اسکایہ ریکارڈ بھی سین کر لیا تھا لیکن کوئی جواب نہ دیا تھا۔

اسنے غصے میں آکر اپنا موبائل اب بیڈ پہ پھینک دیا تھا اور خود گھٹنوں میں سر دیے رونے

لگ گئی تھی زمیں پہ بیٹھی ہوئی وہ رونے میں اضافہ کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔ لیکن اب

اسکی سننے والا کوئی نہیں تھا جبکہ اسکے گریسی بھی سوچکی تھی۔

"مجھے میرے گھر چھوڑیں"

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

کچھ دیر بعد جب اسکی حالت سنبھلی تو بالاج تمام میڈیسن اور ضروری اشیاء چیزیں لیتا

اسکے پاس آیا تھا کیونکہ اب وہ اسے گھر لے جانا چاہتا تھا لیکن مرینہ نے بیڈ پہ بیٹھے ہوئے

صاف انکار کیا تھا اسکی نظریں بالاج کے بجائے سامنے والے گلاس پہ تھیں۔۔

"اوکے، پھر مجھے مت شکایت کرنا کہ دوسری شادی نہ کرو۔۔۔۔۔"

وہ بیڈ پہ اسکے سامنے بیٹھا ہوا اسکے ناراض ناراض چہرے کو دیکھتا ہوا بولا تھا۔

"کر لیں آپ کو ضرورت ہے ویسے بھی"

وہ اب بھی بے رخی سے سامنے دیکھتے بولی تھی۔۔۔

"ہاں جب بیوی ایک شوہر کی ضروریات ناپوری کر سکے اسے حق نادے سکے تو

ظاہر سی بات ہے مرد تو پھر دسری تیسری شادی کرے گا"

وہ نارمل لہجے میں بولا تھا۔۔

"بس کر دیں آپ !!

آپکی باتیں مجھ سے برداشت نہیں ہوتی ہیں"

مرینہ کا لہجہ کمزور پڑا تھا۔۔ اب تک بالاج کو صرف اسکی غلطیاں ہی نظر آتی تھیں شاید

وہ اپنے فرض سب بھول گیا تھا جو اب اسے اپنے سارے حق یاد آئے تھے۔۔

"تو کس نے کہا ہے برداشت کرنے کو۔۔۔۔

لڑو مجھ سے"

وہ اسکے دل کا غبار ہلکا کرنا چاہتا تھا۔۔

"مجھے نہیں لڑنا آپ سے۔۔۔ بس آپ مجھے میری امی کے گھر چھوڑ دیں وقت زیادہ

ہو گیا ہے وہ پریشان ہو رہی ہونگی"

وہ گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے مزید سخت لہجے میں بولی تھی۔۔۔ اس کے چہرے کے نقوش تنے ہوئے تھے۔۔۔

"میں نے تمہاری امی سے بات کر لی ہے اور باقاعدہ بتا بھی دیا ہے کہ مرینہ کو میں

کو چنگ سینٹر سے گھر لے کر جا رہا ہوں اس بھری اندھیری رات میں"

وہ ضبط کر کے اب خود بھی سختی سے بولا تھا مرینہ نے وال گلاس پہ سے نظریں ہٹا کر زخمی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"لیکن میں آپ آپ ساتھ نہیں جاؤنگی بلاج *

وہ دبی دبی آواز میں چیخی تھی اسکا دل تو کر رہا تھا بلاج کے ساتھ جانے کو لیکن اناسا منے آگی تھی۔۔۔

"مرینہ خان مجھے تم سے بہت سے سوالوں کے جوابات لینے ہیں لیکن اس سے پہلے یہ

سوال ہے کہ اس رات میں اکیلی میری بیوی کیوں بھاگ رہی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر اس پہ اپنی گرفت سخت کر کے غصے سے بولا تھا۔۔۔۔۔

"ب۔۔ بالاج درد دہورہا ہے۔۔۔۔۔"

وہ اپنے زخمی ہاتھ جس پہ پٹی کی گئی تھی اسکو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ بالاج نے مزید گرفت سخت کی تھی مرینہ کراہ کے رہ گئی تھی اسکی آنکھیں بھر آئیں تھیں۔۔

"تم نے مجھے درد دیا ہے اسکے آگے یہ کچھ بھی نہیں ہے"

وہ ناجانے کون سے درد کی بات کر رہا تھا مرینہ اپنا درد بھول کر اسے دیکھنے لگی تھی وائٹ شرٹ میں اسکی دمکتی رنگت سرخ ہو رہی تھی۔۔۔ اسکے چہرے کے زاویے سخت تھے۔۔ ایک ایک نقوش تناہوا تھا۔۔ جیسے آنکھوں سے لہو نکل رہا ہو۔۔ مرینہ ایک دم سہم گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"م۔۔ میں کیو۔۔ کیوں۔۔ جاؤں آپ کے ساتھ"

وہ ہمت کر کے بولی تھی۔۔۔۔۔

"فحالی گھر چلو، میں نہیں چاہتا کہ ہاسپٹل میں میرا تنفس بگڑے اور میں تمہیں کچھ کر بیٹھوں"

وہ گاڑی پورچ میں پارک کر کے ڈرائونگ سیٹ سے اتر اٹھا اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کے خاموش بیٹھی مرینہ کو جھک کر اپنے بازوؤں میں بھرا تھا۔

"میں خود چل سکتی ہوں، آپ تکلف نہ کریں"

وہ اسکے بار بار اس طرح بازوؤں میں آکر گھبرا رہی تھی اور اب تو گھر میں اس طرح اسے شرم سی آر ہی تھی۔۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم میں اگو Ego بہت ہے لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اس پلاسٹر کے ہونے کے باوجود تم چاہ کر بھی خود سے نہیں چل سکتیں"

وہ گاڑی کا فرنٹ دوڑ کھول کر زور سے بند کرتا ہوا لفظ چبا چبا کے بولا تھا۔ اس کا غصہ کسی طرح کم نہیں ہو رہا تھا جبکہ مرینہ کی بڑھتی ضد اور ہر بات میں انکار اسے طیش دل رہے تھے۔۔۔۔

وہ اسکی بات پہ خاموش ہو گئی تھی کہہ تو ٹھیک رہا تھا۔۔۔۔ گھر میں بالکل اندھیرا اور خاموشی تھی شاید اب تک سب سوچکے تھے رات بھی کافی ہو چکی تھی۔۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا سیڑھیاں چڑھتا اپنے بیڈ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل

ہوا تھا۔۔۔ اور اپنے پاؤں کی مدد سے اسے واپس بند کیا تھا۔۔۔

اسکو نرمی سے پہلے وہ باتھ روم کی طرف لے گیا تھا۔۔۔

"مجھے لگتا ہے پہلے تمہیں فرہش ہونا چاہیے"

وہ اسکو باتھ روم کے سلیپ پہ بٹھا کر اسکے ساتھ لگے بیسن کو کھولتا ہوا بولا تھا۔۔۔

مرینہ خاموشی سے منہ دھونے لگی تھی جبکہ بالاج باتھ روم سے باہر چلا گیا

تھا۔۔۔ مرینہ کی آواز پہ وہ واپس اندر آیا تھا اور اسے دوبارہ سے نرمی سے اٹھا کر کمرے

میں لے آیا تھا آہستگی سے بیڈ پہ ڈال کر وہ سیدھا ہوا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم ریٹ کرو، میں شاور لے کر آ رہا ہوں"

وہ اپنے کپڑے نکال کر اسکو بولتا اب خود باتھ روم میں گھس گیا تھا۔۔۔ اسکے جانے

کے بعد مرینہ نے اس کمرے میں نظر ڈالی تھی۔۔۔ کتنے دن بعد وہ یہاں آئی تھی اور یہ

دن اسنے کتنی مشکل سے گزارے تھے۔۔۔ اور اب اسے یہاں آکر سکون سا محسوس

ہوا تھا۔۔۔ کمرے میں بستی خوشبو، اور اس کمرے کو اسنے بہت مس کیا تھا۔۔۔

وہ اپنی نائی سوچوں میں مگن تھی جب بالاج اسکے سامنے کھانے کی ٹرے رکھتا ہوا اسکے

پاس ہی بیٹھ گیا تھا وہ دونوں بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھے ایک دوسرے کے نہایت قریب تھے کہ مرینہ اسکے جسم سے آتی خوشبو اور اسکے کسرتی بازو کو اپنے بازو سے ٹچ ہوتا محسوس کر رہی تھی۔۔

"میں بہت تھک گیا ہوں مرینہ"

وہ اسکے کندھے پہ آئے بال ہٹاتا ہوا اسکے کندھے پہ۔ سر رکھ کر بولا تھا۔۔

"میں بھی۔۔۔"

وہ ناجانے کیوں آج اسکے قریب ہونے سے گھبرار ہی تھی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو مجھے خود میں سمیٹ لو یا مجھے میں تمہیں سمیٹ لیتا ہوں۔۔۔"

وہ اب اسکے گرد ایک بازو ڈال کر اسے اپنے مزید قریب کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔ اسکے

لہجے انداز میں۔ دکھ تھا جیسے وہ بہت تھک گیا ہو۔۔۔

"کھاناٹ۔۔ ٹھنڈا ہو رہا ہے بالاج*"

جب اسنے بالاج کا ہاتھ اپنی کمر کے گرد گھومتا محسوس کیا تو وہ سہم کر بولی تھی بالاج کی

باتیں اور اب اسکی قربت اسے ڈرار ہی تھی۔۔۔

"تم کھاو اور کھلاو*"

وہ ہوش میں آتا ہوا ایک نیا حکم۔ اسے دیتا ہوا بولا تھا۔۔۔ مرینہ نے اسی میں عافیت جانی تھی کہ وہ فلحال اس سے دور ہو گیا ہے ورنہ اسکی نرم گرم سانسیں اور لہجے کی تپش جھلسار ہی تھیں۔۔۔

وہ تیزی سے نوالا توڑتی سالن۔ سے لگا کر اسے کھلا کر خود بھی کھا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بس۔۔۔؟"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بالاج نے جب دو روٹیاں کھالیں تو مرینہ نے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں اور۔۔۔۔۔"

وہ بچوں کی طرح منہ بسور کر بولا تھا۔۔۔

"اور کتنا کھائیگے بالاج" وہ نوالہ اسکے منہ میں دیتی بولی تھی ساتھ اسکی ایک چیخ بھی بلند

ہوئی تھی بالاج نے اسکے ہاتھ کی نازک انگلی اپنے منہ میں لے کر کاٹی تھی تو وہ چلائی

تھی۔۔۔

"اگر تم کھانا نہیں کھلانا چاہتیں تو بس کرو، باقی مجھے تمہیں بھی تو کھانا ہے نا*"

وہ کھانا روک کر پانی سے بھرا گلاس منہ سے لگاتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔۔

مرینہ کو اسکی باتیں واقعی میں دہلا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک دم ہو اس پہ قابو نہ رکھ سکی تھی اور اس سے کھسک کے دور ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے تمہاری ضرورت ہے مرینہ"

وہ اسکی کلائی تھام کر بولا تھا۔۔۔ مرینہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"نہیں بالاج سکندر، آپ کو صرف اپنی ضرورت ہے، میں تو صرف دل بہلا سکتی ہوں"

آپکا بس۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکے چہرے کو بغور تکتی نم آلود لہجے میں بولی تھی۔۔

"مجھے صرف تمہاری ضرورت ہے،"

تمہارے پیار کی۔۔۔

تمہاری محبت کی۔۔۔

بھاری ہاتھ کو اسنے اپنے ہاتھ کی مدد سے ہٹایا تھا۔۔۔۔۔ وہ اسکے بہت ہی قریب بے خبر سو یا ہوا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ اسنے مرینہ کی نیند اتنی جلدی خراب کر دی تھی۔۔۔۔۔ رات بھر وہ خود بھی جاگا تھا اور اسے بھی جگائے رکھا تھا۔۔۔۔۔ نا جانے وہ اس سے کون کون سی باتیں پوچھ رہا تھا اور خود اسے نا جانے کیا کیا بتا رہا تھا ساتھ ساتھ وہ اسکو سلولی سلولی اپنے کہے کے مطابق نرمی سے محبت بھی کرتا رہا تھا۔۔۔۔۔ جیسے وہ کوئی نازک سی گڑیا ہوا سکے آگے وہ بھی کوئی نیلی آنکھوں والی میروں والی بال والی سرخ و سفید رنگت والی گڑیا لگتی تھی

۔۔۔۔۔

"میری جب جب تمہاری آنکھوں پہ نظر پڑتی ہے میں ان میں ڈوبنے لگتا ہوں مجھے پہلی رات لگا تھا کہ شاید تم نے لینس لگائے ہیں لیکن یہ تو رنل ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

جب وہ اسکی آنکھوں کو بار بار چوم رہا تھا تب بالاج نے اس سے اظہار کیا تھا۔۔۔۔۔

"اور جب جب میری نظر تمہارے ان خوبصورت گلابی کٹا و دار لبوں پہ نظر پڑتی ہے تو میرا دل کرتا ہے کہ میں انہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رک گیا تھا اور مرینہ کے خوبصورت لبوں پہ جھک گیا تھا۔۔۔۔۔ مرینہ نے سوچتے ہوئے بے ساختہ ہاتھ اپنے لبوں پہ رکھا جہاں ابھی بھی اسے اسکا لمس محسوس

ہو رہا تھا۔۔۔۔ ایک شرمیلی مسکراہٹ اسکے ان ہی لبوں پہ ریٹنگی تھی۔۔۔۔ اسنے
 ایک نظر سوتے ہوئے بالاج پہ ڈالی تھی جس کا چہرہ بالکل اسکے سامنے تھا۔ اسکی براون
 زہین آنکھیں بند تھیں، عنابی لب سوتے ہوئے بھی مسکرا رہے تھے جب کہ اسکے سلکی
 بھورے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔ اسنے ہاتھ بڑھا کر اسکے بال سیٹ کیے
 تھے۔۔۔۔ اب اسکی پیشانی مرینہ کے سامنے تھی۔۔۔۔ سفید کسرتی بازو بغیر کسی
 شرٹ کے نمایاں ہو رہے تھے جو مرینہ کی توجہ اپنے جانب کھینچ رہے تھے۔۔۔۔ بے
 شک وہ ایک وجیہ۔ اور ہینڈ سم مرد تھا۔۔۔۔ تیس سال کا ہونے کے باوجود وہ اپنی عمر
 سے کم لگتا تھا۔۔۔۔ مرینہ نے کل رات ہی نوٹ کیا تھا کہ اسکے چہرے پہ کھلتی
 مسکراہٹ کتنی انوکھی اور نئی تھی۔۔۔۔ کل رات وہ ہر لمحے اس سے محبت کے اظہار پہ
 اسے خود بھی مسکرانے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔ مرینہ کا ہر درد اسنے ہینڈل کر لیا
 تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ کتنی محبت بھرے پل مرینہ کے آنکھوں کے سامنے گھومے
 تھے۔۔۔۔

"میں تم سے معافی چاہتا ہوں میں نے خامخواہ تم پہ ہاتھ اٹھایا اور تمہیں پہلی رات ہی
 اس قدر برا بھلا کہا تمہیں محبت دینے کے بجائے تمہیں ازیت دی لیکن میں کوشش

کرونگا کہ تمہیں کبھی کوئی تکلیف نادوں کبھی تمہیں رونے نادوں "

وہ اسکی باتیں سوچ کر دل ہی دل میں بے آواز مسکرا رہی تھی۔۔

"اتنی جلدی اٹھ گئیں تم *

بالاج جو اپنے اوپر اسکی نظروں کی تپش محسوس کر رہا تھا اب ایک دم اٹھ گیا تھا اور اسکے

مسکراتے لب دیکھ کر وہ بولا تھا۔۔۔ وہ بن بات مسکرائے جا رہی تھی۔۔ گھڑی صبح

کے سات بج رہی تھی۔۔

مرینہ جو اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی اسکی آواز پہ باہر آئی تھی اور گھبرا کر اسکی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طرف دیکھا تھا جو مسکراتا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"نہیں تو۔۔۔۔۔ *

وہ گہرا سانس لیتی ہوئی جلدی سے بولی تھی۔۔۔۔۔ بالاج اسکے گھبرانے شرمانے

پہ ہلکا سا ہنس دیا تھا۔۔

"تو پھر مجھے تو سوتی ہوئیں نظر نہیں آرہیں "

وہ اسکے چہرے پہ آئے اسکے میروں بال ہٹاتا ہوا بولا تھا۔۔

کے کھلنے کے انتظار میں تھا۔۔

"مج۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے بالاج"

وہ آنکھوں میں امدتے آنسو روکتی ہوئی خوفزدہ لہجے میں بولی تھی۔۔

"کس سے۔۔۔"

ویسے اب کیوں لگ رہا ہے اوہاں لگنا چاہیے کیونکہ ابھی تو کچھ کیا نہیں تمہاری انجری اور
طبیعت خراب کی وجہ سے *

وہ آرام دہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔ وہ رات کو اسے پوری طرح مسسز مرینہ بالاج سکندر

بنانا چاہتا تھا لیکن پھر اسکی طبیعت خراب ہونے کے باعث وہ رک گیا تھا۔ جب اتنا

انتظار کیا تھا تو کچھ اور دن سہی، اسے لگتا تھا کہ محبت کی پہلی سیڑھی کڑے اور جب تک

وہ اسکے جذبات، اسکی زرا زرا سی چیز، درد کی کڑ نہیں کرے گا تو کس طرح اس سے

محبت کرے گا۔۔۔ اس لیے رات کو وہ اسے محبت کرنا سکھا رہا تھا اسے یقین دلایا تھا

کہ بالاج سکندر وہ نہیں ہے جو دکھتا ہے۔۔۔۔۔!

مرینہ اسکے اتنے بے باک لہجے پہ شاکڈ سی رہ گئی تھی۔۔۔

"مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔"

وہ اسکی بات کی تصحیح کر رہی تھی۔۔

"تمہیں ڈر لگنا بھی چاہیے"

"مجھ سے تو تمہیں واقعی ڈر لگنا چاہیے"

وہ مزید اسکی پریشانی میں اضافہ کر رہا تھا۔۔

"آئے ایم سریس بالاج۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Art | Poetry | Ghalz | Urdu | English

اسنے ایک خفگی بھری نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔۔۔

"اچھا بتاؤ کیا ہوا؟ وہ اسکے زخمی ہاتھ کو تھامتا ہوا اب آرام سے بولا تھا۔۔ پہلے بھی وہ

مزاق نہیں کر رہا تھا لیکن سریس بھی نہیں تھا۔۔

"میں کر لوں گی چیخ، آپ اپنے آفس کے لیے تیار ہونے جائیں"

وہ اسکے اگلے پروگرام کو ترک کر کے سنبھل کر بولی تھی۔۔ جبکہ بالاج جو اسکے ہاتھ کا

معائنہ کر رہا تھا رک کر اسے دیکھا تھا۔ اسکی آنکھوں میں کچھ ایسا ضرور تھا کہ مرینہ

نے نظریں پھیر لی تھیں۔۔۔

"ٹھیک ہے وانف۔۔۔۔"

جیسا تمہیں ایزی لگے "

وہ اسکے ہاتھ کی پشت کو سہلاتا ہوا بولا تھا اور اٹھ گیا تھا اسے خود بھی آفس کے لیے تیار ہونا تھا لیکن بس وہ مرینہ کو زرا ساتنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ مرینہ کو کیوں ڈر لگ رہا تھا وہ کہتے کہتے رک گئی تھی۔۔۔۔ وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اس کے اس روپ سے ڈر رہی ہے وہ کس طرح کچھ ہی دن میں اس قدر تبدیل ہو سکتا ہے یا میں بیمار ہوں تب ہی مجھ سے ہمدردی کر رہا ہے۔۔۔۔ وہ اس ہی سوچ میں گم تھی۔۔۔۔۔!!

آج وہ اپنی روٹین سے ہٹ کر صبح سات بجے اٹھی تھی اور اٹھتے ساتھ ہی منہ دھو کر کمرے کا دروازہ کھول کر سیڑھیاں اتر کا کچن کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔۔ کچن میں جا کر سب سے پہلے اسے میدہ گھی، انڈے، چینی، کوکا پاؤڈر، چاکلیٹس کریم اور دیگر ضروری چیزیں جمع کر کے سامنے سلپ پہ رکھی تھیں، ایک باول نکال کر وہ تیزی سے کیک کا آمیزہ بنانے لگی تھی۔۔۔ آمیزہ بنانے کے بعد اسے آون ٹرے میں آمیزہ ڈال

کر کیک بیک کرنے کے لیے آون میں رکھا تھا۔۔۔ ٹائمر سیٹ کر کے اب وہ وہپنگ کریم کو مزید ایک باول میں ڈال کر بلینڈ کرنے لگی تھی۔۔ اس نے رات ہی رات یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ ولدان کے لیے اسکا فیورٹ کیک بنائے گی۔۔۔ چیزیں تیار کرنے کے بعد اسے کچھ دیر بعد کیک کو آون سے نکالا تھا اور ایک پلیٹ میں رکھا تھا۔۔۔ اس کیک کے تین سلائس کرنے کے بعد اسے باری باری ہر تہہ میں کریم لگائی تھی اور انہیں احتیاط سے سیٹ کیا تھا۔۔۔ گھنٹے بھر میں اس نے یہ کام نبٹایا تھا اور کیک پہ خوبصورت سا سوری لکھ کر کیک کو پیک کر کے فریج میں رکھ دیا تھا۔۔۔

اب کچن سے نکل کر وہ پھر سے کمرے میں بھاگی تھی اور ریڈنگ ٹیبل تیلے ڈرا کھول کر اس پہ سے ہر رنگ سے بھر پور طرح طرح کی کارڈز شیٹ نکال کر مار کر اپنے سامنے کیے تھے۔۔۔ ہر کارڈ پہ اس نے اپنی خوبصورت رائٹنگ سے الگ الگ نئے انداز سے سوری لکھے تھے۔۔۔۔۔۔ یہ سب کام کرنے کے بعد اس نے بلیک کلر کا اک دڑیس نکالا تھا و لدان کا پسندیدہ کلر سیاہ تھا اس لیے میچنگ سیاہ جھمکے اور سادی سی فلیٹ چپل نکال کر وہ باتھ لینے چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔ دس منٹ بعد اس نے شیشے کے سامنے خود کو دیکھا تھا بلیک پیروں تک آتی فراک جس پہ بلیک ہی کام ہوا تھا اور بلیک چوری دار

کے ساتھ رکھ دیا تھا۔۔۔ اور خود سیٹ پہ بیٹھ کر اب ولدان کے گھر کی طرف چل۔ دی تھی۔۔۔

وہ چاہتی تو لیٹ چلی جاتی لیکن اسے معلوم تھا ولدان گھر سے چلا جائے گا اس لیے فکر مندی سے وہ اپنے کام کر کے نوبے سے پہلے اسکے گھر پہنچنا چاہتی تھی یہ بھی سچ تھا کہ اسنے ولدان کو پہلی بار اس طرح ناراض کیا تھا جاتے ہوئے وہ ڈر بھی رہی تھی لیکن اسے یقین بھی تھا کہ ولدان مان جائے گا اور مانے گا بھی کیوں نہیں اتنی محبت سے اسنے اسکے لیے اتنا کچھ کیا ہے۔۔۔؟

وہ باتھ روم سے تولیہ گردن میں ڈالے نکلا تھا۔۔۔ شاور لے کر اسنے جلدی سے ڈریسنگ روم میں جا کر کپڑے چینج کیے تھے، رات کا واقع وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ یہ بھی سچ تھا کہ وہ۔ رات بھر سو بھی نہیں سکا تھا پہلی دفعہ اسنے ہیر کے اس قدر میسج کالز اگنور کری تھیں۔۔۔ اسے برا تو بہت لگا تھا کہ وہ اسکے ساتھ کیوں ایسا کر رہا ہے کیونکہ ہیر کی اپنی زندگی تھی وہ اس پہ خود کو نازل تو نہیں کر سکتا نا، وہ جس کو چاہے پسند کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!! وہ خاموش اس لیے ہو گیا تھا کہ مزید نہیں چاہتا تھا کہ

اس سے لڑے یا اپنی وجہ سے موڈ خراب کرے۔۔۔۔۔ رات بھر سوچنے کے بعد وہ اس ہل پہ نکلا تھا کہ وہ اپنے جذبات کی وجہ سے اسے ناراض نہیں کر سکتا تھا اسے تکلیف نہیں دے سکتا۔۔۔

وہ ٹائی باندھتا ہوا شیشے کے سامنے کھڑا بھی سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ ہنر برش اٹھا کر اسے نیم ڈرائے بال سیٹ کیے تھے۔۔۔۔۔ اور پرفیوم اسپرے کیا تھا۔۔۔۔۔ آج اسے یونی جانے کے بجائے ریسٹورینٹ جانے کا سوچا تھا تب ہی وہ فارمل حولیے میں تیار ہوا تھا۔۔۔۔۔ بیڈ پہ بیٹھ کر اسے شوز پہنے تھے اور اسٹینڈ پہ لٹکا بلیک کوٹ اسے پہنا تھا۔۔۔۔۔ بلیک تھری پیس سوٹ میں وہ بہت سچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سوٹ وہ کم ہی پہنتا تھا اور جب بھی پہنتا تھا نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگتا تھا۔۔۔۔۔

موبائل کو کوٹ کی جیب میں ڈال کر گاڑی کی کینز اور گولگ اٹھا کر وہ کمر بند کر کے باہر آ گیا تھا۔۔۔۔۔ ابھی وہ سیڑھیاں عبور کر کے لاؤنج میں آیا تھا جب اسکی نظر ڈائمنگ ایریا میں ڈائمنگ ٹیبل پہ کھڑے وجود پہ اسکی نظریں اٹک گئیں تھیں وہ وہیں کھڑا ایک تک وہیں دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ سامنے کھڑا وجود ڈائمنگ ٹیبل پہ شاید ناشتہ لگانے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔ وہ تھوڑا قریب گیا تھا اور اب ڈائمنگ ٹیبل کے قریب بلکل

"آئے ایم سوری ولدان"

وہ اپنے ہاتھ جھمکوں سے سب کانوں تک لے جاتی نظریں نیچے کیے شرمندگی سے بولی
تھی۔۔۔

"تم مجھے معاف کر دو!!"

تمہیں پتہ ہے نا میں پاگل ہوں، بیوقوف ہوں، فول ہوں، مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں
کب کیا بول رہی ہوتی ہوں!! بلکل مجھ میں سمجھ نہیں ہے، پتہ نہیں کیسے میں نے
تمہیں ناراض کر دیا* مجھے مار لو، سنالو، گالیاں دے دو، کچھ بھی بول لو، میں اف بھی
نہیں کرونگی لیکن مجھ سے ناراض مت ہو، ہیر تمہاری ناراضگی کے ساتھ نہیں رہ
سکتی"

وہ اب بھی کانوں کو پکڑے ندامت سے بول رہی تھی۔۔۔ ولدان کو وہ ابھی کوئی چھوٹی
سی بچی لگی تھی۔۔۔ اوپر سے اسکا انداز۔۔۔ اسکی معصوم باتیں۔۔۔ ولدان کا
دل ڈمگ رہا تھا۔۔۔

"میں کچھ بھی کبھی غلط کر جاؤں، تم نے مجھے بتانا ہے۔۔۔ تمہیں پتہ ہے نا کہ میں

کتنی پاگل سی ہوں "

"میں نے اپنے ان ہاتھوں سے تمہارے لیے کیک بنایا ہے۔۔۔"

ایک دم وہ ٹیبل کی طرف مڑی تھی۔۔ اور کیک اٹھا کر اسکے سامنے کیا

تھا۔۔۔!! ولدان تو آج سچ میں شاکڈ پہ شاکڈ ہو رہا تھا اسکی باتوں پہ اسکی حرکتوں

پہ۔۔۔ اور اس حسین صبح میں۔ اسکا خوبصورت وجود۔۔۔!!

"اور یہ پھول بھی تمہارے لیے ہیں"

کیک کے ساتھ اسنے پھول بھی اٹھا کر اسکے سامنے کیے تھے۔۔۔ جبکہ ولدان کا دل تو

پہلے جھمکوں اور پھر اسکے بالوں میں لگے گلاب کے پھول پہ پگل گیا تھا۔۔۔

"تم کچھ بول ہی نہیں رہے ولدان!!"

وہ اب بھگی آنکھیں اسکے سامنے اٹھا کے بولی تھی کیونکہ وہ مستقل چپ بس اسے دیکھ

رہا تھا۔۔۔

"تم بہت ناراض ہو مجھے پتہ ہے لیکن میں تمہیں منالونگی۔۔۔ میں نے کارڈز بھی

بنائے ہیں۔۔۔"

"Agr tm nh maano gy tw phir mein kya krungi
 , or agr phr mein kisi sy dosti bh nh kr skti
 tmhari narazgi ki wja sy islye ab maan jao"

SORRY DIL!!

Mein tmhy gana bh sunaungi , bs tm
 maan.jao??

NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 TUM BHT PERFECT HO OR MJHY B PERFECT TM NY

bnaya hai dekho agr is trha nrz tm Rahogy tw
 heer ka kya hga"

SORRY Dil!!

"Mein jesi bh hun tmhy mery sath he rehna
 hai, rehna hai mtlb rehna hai"

SORRY DiL!!

اس طرح کی تحریروں سے لکھے ناجانے کتنے کارڈز تھے وہ بس پڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ پڑھنے کے بعد اسن rout ٹیبل پہ رکھے تھے۔۔۔

"سوری کا ولدان"

ولدان نے جب کوئی رسپانس نہیں کیا تو ہیر پھر سے بولی تھی اب اسکے رونے میں تیزی آگئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ دل DIL کیا ہوتا ہے"

ولدان کڑک آواز میں غصے سے بولا تھا اور ایک کرسی کھینچ کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اسکی آواز کافی تیز تھی۔۔ ہیر ایک قدم پیچھے ہوئی تھی اور کیک واپس اسنے ٹیبل پہ رکھ کر جانے کو مڑ گئی تھی۔۔

"دل"

وہ منہ میں بڑبڑائی تھی اور اسکی آواز پہ واپس اسکی طرف مڑی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ دل، کیا ہے یہ دل؟"

"واٹ ولدان۔۔۔۔"

کل رات جو تم نے کیا اسکے آگے یہ کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔

اور ویسے بھی اس کیک میں چینی کی کمی ہونے کی وجہ سے میں نے یہ تمہارے بیٹھے

حسین چہرے پہ لگایا ہے تاکہ کہ شوگر کی کمی پوری ہو سکے "

وہ اسکے گال پہ لگا کیک اپنے ہاتھ سے اٹھاتا ہوا اپنے منہ میں لے گیا تھا جب کہ ہیر

ہونک بنی بس اسے سنتی رہ گئی تھی کبھی کبھی تو اسے وہ واقعی حیران کر دیتا

تھا۔۔۔۔۔ ولدان نے ٹشو سے اسکا چہرہ صاف کیا تھا اور پلیٹ میں بچا باقی کیک چمچ

سے کھانے لگا تھا۔۔

"مجھے لگتا ہے آج تم نے کوئی فاؤنڈیشن لپلائے نہیں کیا فیس پہ اگر لپلائی کیا ہوتا تو

کیک میں اسکا زائقہ ضرور محسوس ہوتا"

وہ مزے سے کرسی پہ واپس بیٹھ کر کیک سے انصاف کر رہا تھا۔۔۔

"ولدان تم بہت برے ہو"

وہ اپنا چہرہ صاف کرتی ہوئی منمنائی تھی۔۔

"شرافت سے یہاں بیٹھو، ناشتہ کرو میرے ساتھ پھر بات کرتے ہیں باقی"

وہ اسکی کلائی پکڑ کے اسے کرسی پہ بٹھاتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔ اور ساتھ میں اسے جوس کا گلاس بھی تھمایا تھا۔

"تم نے کیک ضائع کر دیا۔۔"

وہ اب بھی کیک کا روٹا رو رہی تھی۔۔

"میں کھاتو رہا ہوں کیک اور کس طرح ضائع کیا بیٹا"

وہ اب آنکھیں دکھاتا ہوا بولا تھا جس پہ ہیر جوس گھونٹ گھونٹ پینے لگی تھی۔۔۔

"یونی چلو، اب۔۔۔ بہت دیر ہو گئی ہے"

ہیر نے جوس کا گلاس ختم کرتے ساتھ ہی کہا تھا۔

"اس حویلیے میں تم یونی جاو گی۔۔۔۔۔ بلکل نہیں۔۔۔۔"

چینج کرو کپڑے"

وہ اسکے تیار سراپے پہ نظر ڈال کر روڈ نیس کے ساتھ بولا تھا۔۔۔۔

"تم تو چپ رہو، خود بھی تو ریسپشن کے ہیر و بنے ہوئے ہو۔۔۔ اور مجھے کہتے
ہو۔۔۔۔۔"

وہ اسکے وجود کو بھی گھورتی ہوئی بولی تھی۔۔۔ ولدان اسکی بات پہ مسکرا کے رہ گیا
تھا۔۔

"ڈر ہنی، آج میری میٹنگ ہے اور میں وہاں جا رہا ہوں۔۔۔ فرسٹ یونی آپ کو اکیلے
جانا پڑے گا سکینڈ اس حویلیے میں آپ بلکل نہیں جائنگی تھر ڈ آپ میری اٹینڈنٹس
لگائینگی"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

وہ مسکراہٹ سجا کے رک رک کر بولا تھا۔۔

"تمہیں کچھ کھانا ہے تو کھاؤ پھر میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑونگا، چینیج کر کے آجانا پھر
یونی ڈراپ کر کے میں آفس نکل جاونگا"

ہیر کو اسکا پلان برا تو لگا تھا لیکن پھر سے وہ اسے ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے
خاموشی سے ہامی بھر لی تھی۔۔۔

"اپنا خیال کیا کرو، تمہاری وجہ سے میرے گھر میں رونق ہے روشنی ہے خوبصورتی ہے"

وہ بیڈ پہ لیٹے ہوئے ثانیہ بیگم کی باتوں پہ مسکرائی جا رہی تھی جو کچھ دیر پہلے اسکے پاس کافی دیر بیٹھ کر گئیں تھیں۔۔۔۔۔

"م۔۔۔۔۔ما۔۔۔۔۔ما۔۔۔۔۔"

وہ اپنی ہی باتوں میں مگن تھی جب پریشے جو اسکے بالکل برابر میں لیٹی ہاتھ پاؤں چلا رہی تھی اب اچانک کروٹ لے کر اسکی طرف مڑی تھی۔ اور اسکے پیٹ پہ اپنا ننھا ہاتھ رکھ کر کھکھلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"ک۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔۔"

"کیا کہاں آپ نے۔۔۔۔۔"

مرینہ ایک دم چونک گئی تھی۔۔۔۔۔!! دوبارہ سے کہو مجھے ماما"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر اپنے اوپر لٹاتی ہوئی محبت بھرے انداز میں بولی

تھی۔۔۔۔۔!! لیکن پریشے اب کچھ بولنے کے بجائے اپنے ننھے ہاتھ سے اسکے

ہونٹوں کو چھونے لگی تھی۔۔۔

"ماما کی جان، ماما کہیں مجھے"

اب وہ اسکے پیچھے لگی اسے کہنے پہ اکسار ہی تھی لیکن پریشے اسکے چہرے کے ایک نقوش کو چھوتے ہوئے اسے محسوس کر رہی تھی۔۔۔ جب کہ مرینہ کی حالت تو ایسی تھی کہ وہ خوش ہوتی یا روتی۔۔۔ رات کو بالاج کارویہ اسے خوشی ہونے نہیں دے رہا تھا اسکے دل میں ایک چھن سی تھی اور اب پریشے کا خود اسکے قریب آنا۔۔۔! وہ پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ما۔۔۔ ما"

وہ اس کے چہرے پہ اپنا چہرہ رکھ کے اسکے کہنے پہ بولی تھی جیسے شاید اسکی بات سمجھ گئی ہو ویسے بھی بچے جلدی پک اپ۔ کر لیتے ہیں ایسا کچھ دن پہلے مرینہ جب بشرہ بیگم کے ہاں گئی تھی تو انہوں نے بتایا تھا۔!!

"ماما کی جان۔۔۔"

ماما کا دل۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ تھامتا بولا تھا جسے وہاں نے فوراً جھڑکا تھا۔۔۔

"آریو سر لیس ماہر۔۔۔"

کیا وہ زرا سی بات تھی!! زرا سی بات نہیں تھی۔۔۔

تم سے تو بات کرنا ہی بے کار ہے"

وہاں کو تو اسکی بات پہ غصہ ہی آگیا تھا!!

"تو اس میں کوئی بڑی بات نہیں تھی جو تم اتنا بھڑک رہے ہو!!"

پہلے میں نے تمہیں ہی بتایا تھا کہ میری دوستی کراو!! لیکن تم نے انکار کر دیا اب پھر یہ

کام مجھے خود ہی کرنا تھا!!"

"بہت ہی گھٹیا ہو تم ویسے میں نے تم سے کہا تھا کہ کچھ کرو جس کے لیے تم نے مجھ

سے لیک ویڈیو بھی ڈیلیٹ کروائی اور اب تم اپنی بات سے تو مکڑ ہی گئے ہو ساتھ ساتھ

مجھ سے پیچھا بھی چھڑوانا چاہتے ہو۔۔۔ ایکسیلینٹ وہاں"

ماہر طنزیہ لہجے میں میں گویا ہوا تھا۔۔۔!!

"گھٹیا میں یا گھٹیا تم ہو؟"

میں تم سے بحث نہیں کرونگا نامیری عادت ہے ہر جگہ شروع ہو جانے کی، لیکن مجھے
اپنی عزت نفس کا بہت خیال ہے!! جسے میں تمہارے ساتھ رہ کر ضائع نہیں
کر سکتا!!

وہاں ج کافی ضبط کر کے اس سے بولا تھا اپنی عادت کے مطابق وہ اب بھی تحمل قائم کر گیا
تھا



"ہاں بیٹا تم سے تو کچھ نہیں ہوگا!!"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں تو اپنی عزت کا اتنا خیال آ گیا ہے!!

خیر جو تم نہیں کر سکے وہ میں خود کر لوں گا!!

نہیں ہے ضرورت مجھے تمہاری"

ماہر اسکے سینے پہ ہاتھ رکھ کے اسے پیچھے دھکا دیتے ہوئے تیز لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"اگر اب تم نے کچھ غلط کرنے کی کوشش کی تو میں تمہارا وہ حشر کرونگا جو تم نے کبھی

مجھ سے توقع ناکی ہوگی"

وہاں نے اسکی شرٹ کے کالر کو پکڑ کے اپنی سرخ آنکھوں سمیت گھور کر بولا تھا اسکے
لہجے میں آج ماہر نے پہلی دفعہ سختی محسوس کی تھی۔۔۔!!

"ابے ہٹ پیچھے!!

دیکھ لو نگا تمہیں بھی اور اسے بھی"

وہ اپنا کالر چھڑواتا واک آؤٹ کر گیا تھا جبکہ وہاں اسکی پشت کو گھور کر رہ گیا تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تھا سامنے کا منظر دیکھ کر اسکے قدم جم گئے تھے!!! بیڈ
پہ نگاہ پڑتے ہی اسکے چہرے پہ عنابی لب مسکراے تھے آنکھوں میں حیرت سماگی
تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا بیڈ کے قریب آیا تھا اور پانچوں میں اپنا آفس بیگ اور کوٹ رکھا
تھا اور خود بیڈ کر اون کی طرف بڑھ گیا تھا جہاں مرینہ تکیے پہ سر رکھے سو رہی تھی اسکے
چہرے پہ ایک عجیب سا سکون اور اسکے گلاب کی پنکھڑیوں کے مانند ہونٹوں پہ سوتے
ہوئے بھی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جبکہ پریشے ہاں اسکی اپنی بیٹی مرینہ کے اوپر

لیٹی ہوئی وہ بھی اسی کی طرح پر سکون سو رہی تھی مرینہ کے دونوں ہاتھ پریشے کے اوپر
 لپٹے ہوئے تھے مرینہ نے اس قدر مضبوطی سے اسے تھاما ہوا تھا جیسے کوئی اسے اس
 سے چھین کر لے جائے گا۔

وہ بے خود سا کھڑا ان دونوں کو دیکھتا گیا تھا اسے نہیں پتہ تھا کہ گھر میں اس کے پیچھے کیا
 ہوتا ہے وہ ایک دم حیرت زدہ ہوا تھا!! بے ساختہ وہ مرینہ کے سر ہانے بیٹھا تھا!! اسے نا
 جانے کیوں اسکا پر سکون چہرہ اچھا نہیں لگ رہا تھا!! وہ کیسے اسکے دل کے تار چھیڑ کر خود
 سکون میں تھی!!

NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 "مرینہ۔۔۔۔۔"

وہ اپنے ہاتھ سے اسکے ماتھے پہ بکھرے بال سمیٹتا ہوا دھیرے سے بولا تھا۔۔۔۔۔ لیکن
 اسے کوئی اثر نہ ہوا تھا!!

"مرینہ۔۔۔"

اسنے دوبارہ اسکو آواز دی تھی لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔ نا جانے وہ
 کتنی گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ آہستگی سے زرا نیچے جھکا تھا اور اسکے پریشے کے

"م۔۔۔ مجھے۔۔۔ دے دیں میں چپ کروادیتی ہوں"

وہ ڈر کے اٹک اٹک کے بولی تھی کیونکہ پریشے کو مزید روتا دیکھ کر اس سے برداشت نا
ہوا تھا جو بالاج کی گود میں مستقل رو رہی تھی۔۔۔

"تم کیا چپ کرو گی تم نے تو اسے سوتے سے بھی جگا دیا اور اب میری بیٹی کتنی بری
طرح رو رہی ہے"

وہ بیڈ سے اٹھ کر پریشے کو کندھے سے لگا کر غصے سے بھرے لہجے میں مرینہ۔۔۔ سے بولا
تھا اسکا موڈ ایک دم بدلہ تھا کہاں وہ آرام دہ تھا اور کہاں اب وہ۔۔۔۔۔!! مرینہ ایک بار
پھر اسکو پیل میں بدلتا دیکھ کر پریشانی سے چپ ہو گئی تھی اور نظریں جھکا گئی
تھی۔۔۔۔۔ شاید وہ اپنی بیٹی کے لیے وہ کچھ زیادہ ہی پاسیسو جزباتی تھا جو
پل بھر میں مرینہ کو چونکا گیا تھا۔۔۔

"بالاج۔۔۔۔۔۔۔"

مانند یورورڈز پلیز !!

تاکہ پھر کبھی ایسا نا ہو کے آپ کو اپنے لفظوں پہ پشتنا نا پڑے"

وہ ایک دم تلخی سے بولی تھی اور یہ تلخی اس کے لہجے میں خود بخود آئی تھی۔۔ اس کا بس نہیں
چل رہا تھا یا تو خود کو بالاج کی نظروں سے گم کر لیتی یا بالاج خود چلا جاتا لیکن وہ مجبور
ٹھہرائی گی تھی۔۔۔!!!

"میرا مطلب وہ نہیں ہے جو تم سمجھ رہی ہو!!

سوری، تم لے لو"

وہ لمحے میں ہی ٹھیک ہو کر اسکے پاس آیا تھا اور تھامی ہوئی پریشے کو اسکی گود میں خود ڈال
دیا تھا مرینہ اسکی اب اس حرکت پہ ہکا بکارہ گئی تھی۔۔۔۔۔!!!
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"کیا کہا آپ نے"

وہ اسکے سوری پہ حیران ہوئی تھی اور پھر اپنی گود میں لیٹی پریشے کو دیکھ کر چونکی تھی!!
"میں نے تمہیں کہا سوری!!"

وہ دوبارہ اسکے پاس بلکل اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا اور اسکی آنکھوں میں دیکھ کر اٹل لہجے
میں بولا تھا جیسے کہہ رہا ہو کہ تم نے میرا سوری ایکسپٹ کرنا ہی ہے!!!

"سوری اور بالاج سکندر!!"

مرینہ اسکی بات سن کر طنزیہ ہنسی تھی!!! اسکے ہنسنے پہ بالاج نے کندھے اچکا کر اسے گھور کے دیکھا تھا۔۔۔

"کیا، کیا میں نے پہلی دفعہ تمہیں سوری کہا ہے"

وہ آبرو اچکا کر پوچھ رہا تھا اسکی براون آنکھیں مرینہ کے چہرے پہ ہی جمی تھیں مرینہ نے بروقت اسے دیکھا تھا!!

"آپ نے تو پریشے کو بھی پہلی دفعہ مجھے دیا ہے"

اب میں کیا کہوں!!

وہ پریشے کو دیکھتی ہوئی بولی تھی جو اسکی گود میں خاموش لیٹی مرینہ کے بکھرے بالوں کو تھامنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔!!

"ہاں بٹ دیا تو ہے نا لیکن عجیب بات یہ ہے کہ تم نے لینے کی کوشش بھی ناکی"

"ہاں تو آپ جیسے کھڑوس انسان سے ہر وقت بے عزتی بھی تو کروانا اچھا نہیں لگتا اس لیے"

وہ خفگی سے بولی تھی جس کی وجہ سے اسکا گلابی چہرہ سرخ۔ ہوا تھا بالاج اسکے چہرے

کے بدلتے رنگ کو دیکھ کر بے ساختہ مسکرایا تھا۔۔

"تم بھی تو کم نہیں ہو مسز بالاج"

"مجھ سے زیادہ تو تم مجھ پہ اکڑتی ہو"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر نرمی سے دباتے ہوئے بولا تھا۔۔

"میں کب اکڑتی، ابھی کس نے غصہ کیا مجھ پہ۔۔۔ عجیب

وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑاتی ہوئی بال ٹھیک کرتے ہوئے ناراض ناراض لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"یار مجھے پریشان کرنے کا حق ہے لیکن میری بیٹی کو پریشان نہیں کرنا تم نے"

وہ اسکے بالوں کو چھو کر انہیں دوبارہ سے آگے کرتا ہوا بولا تھا جو پریشیے دوبارہ تھام چکی

تھی مرینہ نے بے ساختہ یہ عمل کیا تھا ورنہ اسے پریشیے کا بلکل نہیں معلوم تھا کہ وہ

اسکے بالوں سے کھیل رہی ہے۔۔۔!!

"شرم کریں میں کیوں پریشان کرنے لگی کسی کو بھی آپ ہو یا پریشیے ہو"

وہ پھر منہ بنا کے بولی تھی۔۔۔

"خیر اب آپ شاور لے لیں اچھے نہیں لگ رہے ہیں آفس والے حویلیے میں"

وہ اسکے آفس کے کپڑوں میں دیکھ کر بولی تھی۔۔۔۔۔

"اچھا، تم چائے کو بولوانٹر کام سے پھر بات کرتے ہیں"

وہ بیڈ سے اٹھتا ہوا بولا تھا مرینہ نے شکر کا سانس لیا تھا نا جانے کتنی دیر سے وہ یہاں بیٹھا ہوا تھا۔۔

وہ کتنی دیر سے کلاس ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی لیکن میم انعم کلاس ختم کرنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں اوپر سے اٹینڈینس کا مسئلہ ساتھ انہوں نے پریزیہ ٹینشن بھی دے دی تھی جو دو دن میں ان سب کو پریپیر کرنی تھی۔۔۔ ہیر ڈیسک پہ کہنی جمائے تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے وائٹ بورڈ پہ نظریں ٹکائے یہ ہی سوچ رہی تھی!! جب ایک دم لیکچر ختم ہوا تھا اور میڈم کلاس روم سے باہر گئیں تھیں۔۔۔ وہ ڈھیلے پن سے اپنی ڈیسک سے اٹھی تھی اور اپنے دونوں ہاتھ ڈیسک کی فرنٹ پہ رکھ کر زرا جھک کر کھڑی اب سامنے دیکھنے لگی تھی جہاں کلاس کی سی آر سے سب باری باری اٹینڈنس لگا کے کلاس سے جاتے رہے تھے۔۔ جبکہ ہیر انتظار میں کھڑی تھی کہ کب سارے

اسٹوڈنٹس جائیں اور وہ اکیلے میں جا کر سی آر سے اپنی اور غیر حاضر ولدان کی اٹینڈینس

لگوا سکے۔۔۔ اگلے پانچ منٹ تک وہ ایسے ہی انتظار کرتی رہی تھی جب کچھ طالب علم رہ گئے تھے تب وہ قمیض کی آہستہ نیچے کر کے سامنے اسٹیج کی طرف بڑھی تھی!!! اسکے اسٹیج تک پہنچنے تک تمام۔ اسٹوڈنس جاچکے تھے اور اب وہ خاموشی سے سی آر کو پٹانے میں مگن تھی۔۔۔

"پلیزیار لگا دو آئیڈینس، تم کو پتہ ہے ناولدان جاب کرتا ہے اور آج اسکا جانا ضروری تھا جس کی وجہ سے وہ نہیں کلاس لے سکا، پلیزیار لگا دو،"

وہ منتیں کرتی ہوئی بولی تھی جبکہ سی آر مستقل انکار کر رہی تھی!!!
"دیکھو ہیرا گرا بھی ولدان کی لگاؤنگی تو نا جانے کون کون میرے پاس آکر کس کس کی ائیڈینس لگوائے گا"

"اس لیے میں نہیں لگا سکتی"

سی آر دو ٹوک لہجے میں بولی تھی!!!

"کسی کو بھی نہیں پتہ لگے گا بس تم لگا دو!! کوئی بھی کہیں نہیں ہے اس کلاس میں بھی صرف ہم دونوں ہیں"

ہیر بصد تھی جب سی آر نے کلاس میں نظریں ڈورائی تھیں تو اسے واقعی کلاس میں کوئی نظر نہیں آیا تھا۔۔۔ تب اس نے رجسٹر میں جھک کر ولدان کی اٹینڈینس لگائی تھی۔۔۔

"چلو اب میں جا رہی ہوں نیکسٹ کلاس میں ملتے ہیں" سی آر رجسٹر بند کر کے اسکا کندھا تھپک کر آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔ ہیر نے اسے مشکور نظروں سے دیکھا تھا ایک بڑا کام سے اسکی جان چھٹی تھی۔۔۔۔۔۔!! ہیر واپس ڈیسکس کی طرف بڑھی تھی تاکہ اپنا بیگ اور کتابیں لے کے کلاس سے جاسکے۔۔۔۔۔ ابھی وہ ڈیسک پہ جھکی کتابیں بیگ میں ڈال ہی رہی تھی جب اسے دروازہ بند ہونے کی آواز ڈھر سے سنائی دی تھی۔۔۔۔۔ اسی وقت ہیر نے بنا کوئی لمحہ ضائع کیے پیچھے مڑ کے دروازے کی طرف دیکھا تھا اور دیکھتے ساتھ ہی اسکا سانس فنا ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔ روح جیسے نکلنے لگی تھی۔۔۔۔۔ بیگ اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر زمیں پہ گرا تھا!!

"ہائے جانِ من!! مجھے پتہ ہے تم نے مجھے ان کچھ دنوں میں بہت یاد کیا ہوگا، لیکن فکر ناٹ اب میں واپس آ گیا ہوں اور دیکھو اب ہمارے بیچ کوئی نہیں آئے گا، وہ سو کالڈ ولدان بھی نہیں"

ماہیر جو وہاں سے لڑتے اور بحث کرتے ہوئے سیکنڈ ائر کی کلاس میں آیا تھا جہاں اب

کلاس ختم ہو چکی تھی اور اسکی توقع کے مطابق ہیرا سے یہاں اکیلے موجود ملی تھی!!!
 وہ مسکراتے ہوئے کہتا دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہا تھا، پہلے کی طرح اب بھی اسکے
 چہرے سے شیطانی فطرت اور شاطر مسکراہٹ جھلک رہی تھی!! ہیرا دم سادھے
 کھڑی تیز ڈھرنوں کے ساتھ اسکے بڑھتے قدم اپنی طرف آتے دیکھ رہی تھی!! اسکا
 دل اچھل کے حلق میں آگیا تھا!!

مجھے کون بچائے گا!! یہ سوچتے ہی ہیرا کو حیرت کی زیادتی سے کئی جھٹکے لگے تھے اسکا
 دماغ سن ہونے لگا تھا!! ولدان کا سوچتے ہی وہ اپنے ہوش گوانا چاہ رہی تھی کیونکہ جس
 بری طرح پچھلی بار بند کمرے میں ماہر نے اسکے ساتھ جو کرنے کی کوشش کی تھی اسکے
 بعد اسکا سارا کانفیڈننس ختم ہو گیا تھا اور ایک جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا!!
 "کیا ہوا جان من"

وہ اب اسکے قریب آکر اسکا ڈر سے خوفزدہ چہرہ دیکھ کر دوبارہ مسکراہٹ سے بولا
 تھا!!!

"بہت پیاری لگ رہی ہو آج بھی ہمیشہ کی طرح بالکل نوخیز کلی، لیکن تمہیں پتہ ہے کا

نوخیز کلی اور کھلتے ہوئے گلاب کا موازنہ کیا جائے تو کھلتا ہوا گلاب سارے نمبر لے جاتا ہے اور آج میں تمہیں نوخیز کلی سے کھلتا ہوا گلاب بنانا چاہتا ہوں!! چلو میرے ساتھ جان"

وہ اسکے بدن پہ کھلتا ہوا گلابی رنگ میں اور اسکے خوبصورت بال کسی آبشار کی طرح کمر پہ پھیلے بال دیکھ کر معنی خیز لہجے میں بولا تھا لیکن اسکا چہرہ ہلدی کے مانند پیلا پڑا ہوا تھا اپنے کپڑوں سے بالکل مترادف!! ہیر نے ڈبڈبائی نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا جس کی نظریں اسکے وجود سے آر پار ہو رہی تھیں!!

"مر جاو تم!!"

وہ بہت ہمت سے غصے کے تاثرات لیے بولی تھی لیکن اسکے چہرے پہ پھیلتا زرد رنگ اس کی کمزوری آسانی سے پتہ دے رہا تھا!! ماہیر اسکے دو لفظوں پہ ایک زور دار ہنسی ہنسا تھا!!

"تمہیں گلاب بنا کے مرونگا"

وہ اسکے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا تھا!! ہیر کے تن بدن میں آگ

لگ گئی تھی!! کتنا بے باک گندہ لہجہ تھا اسکا، کتنی گھٹیا باتیں وہ ہیر سے کر رہا تھا!! ایسی باتیں تو اسنے شاید پہلی دفعہ سنی تھیں!!

ہیر بنا کچھ کہے اسکی باتوں پہ منہ پہ ہاتھ رکھ کے زور زور سے رونے لگی تھی!! شاید اسے کوئی جملہ کہنا فضول تھا!! ماہیر اسکے رونے سے ایک دم اسکے مزید قریب آیا تھا اور اسکے بھگتے گال پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"کیوں ان خوب صورت آنکھوں پہ ظلم کر رہی ہو، انہیں تو اب تک میں نے غور سے دیکھا تک نہیں ہے"

وہ اسکا گلابی گال چھوتا ہوا حیرت زدہ لہجے میں بولا تھا ہیر کے پھولے خوبصورت گول گلابی گال میں اسکا ہاتھ دب سا گیا تھا!! اسکی ملائمت سے وہ چونکا تھا جیسے کوئی بے بی کا گال ہو!!

"دفعہ ہو جاو یہاں سے، کیوں میرے پیچھے پڑے ہو"

وہ اسکا ہاتھ گال پہ سے ہٹاتی اسکے کندھوں پہ اپنے دونوں ہاے رکھ کر اسے پیچھے کی طرف دھک دیتی ہوئی روتے ہوئے بولی تھی اور دروازے کی طرف بھاگی

تھی۔۔۔ اورے تیزی سے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے دروازے کے ہینڈل کو گھمانے کی کوشش کرنے لگی تھی!! ابھی وہ گھما کے دروازہ کھولنے ہی لگی تھی جب ماہیر نے اسے کمر سے پکڑ کر ایک دم اپنے سینے میں بھینچ کر اسے دروازے سے دور کیا تھا کہ ہیر کی پشت اسکے سینے سے لگی ہوئی تھی ہیر ایک دم کراہ گئی تھی، اسکو ماہر سے اتنے قریب گھن سی آئی تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے منحوس انسان !

ولدان تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا اب" NEW ERA MAGAZINE
 وہ ہاتھ پاؤں چلاتی روتے ہوئے چیختے ہوئے لہجے میں بولی تھی لیکن اب ماہر نے اسے منہ پہ اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر اسکی چیخ کا گلا گھونٹ دیا تھا !!

"تم اپنی آواز بند رکھو، ایک بات دماغ میں رکھو، تم صرف میری ہو جب تک میں تمہارے ساتھ وقت گزار رہی نہیں کر سکتا تب تک کوئی بھی تمہارے آس پاس کوئی بھی نہیں بھٹک سکتا! چاہے اب مجھے اس کے لیے سو کالڈ ولدان کی جان کیوں نالینی پڑے" . . .

وہ اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ کے اسکے بالوں میں منہ چھپا کر اسکو بھینچے سختی سے بولا تھا کہ ہیر
 کا اب سانس رکنے لگا تھا اسکی بات تو وہ کم سن پائی تھی لیکن ماہر کی قربت اور اسکا سانس
 اب ختم ہونے لگا تھا!!

"بچاؤ۔۔۔ب۔۔۔چاؤ۔۔۔"

وہ ہاتھ پاؤں زور زور سے ہلانے لگی تھی لیکن بے سود!!!

ابھی ماہر اسکو پکڑ کے ڈیسک پہ جھکانے ہی لگا تھا جب ایک دم کلاس روم۔ کادر وازہ کھلا
 تھا!! ماہر نے نظریں اپنی سامنے کی تھی تب ہی ہیر نے جیسے ہی سامنے دیکھا تھا اسکا
 سانس مزید الجھنے لگا تھا!! اور شرم سے اسنے آنکھیں میچ لیں تھیں۔۔۔!!

"Maahir ماہر"

"I'll Kill you" آئل کل یو

وہاں کلاس کادر وازہ بند کر کے لب آپس میں بھینچ کر غصے سے آگے بڑھا تھا اور ہیر کے
 بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا کہ ہیر کسی کچی ڈالی کی طرح اسکے سینے سے آگے تھی
 ۔۔ وہاں نے ہیر کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے اپنے پیچھے کیا تھا اور ماہر کی طرف بڑھا

تھا۔۔۔

"تمہاری شرم واقعی مرچکی ہے"

اور جس کی شرم مر جائے اسکی سانسیں بھی مر جانی چاہیے"

وہ اسکا لہر پکڑ کر اپنے سامنے کرتا چیخ چیخ کے بولا تھا!! اور ایک مکہ اسکے منہ پہ جڑا
تھا۔۔۔۔ ہیر بامشکل اپنا سانس بحال کرنے لگی تھی اور زمیں پہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر
زور زور سے بے آواز رونے لگی تھی۔۔۔۔

"وہا ج تو ہم دونوں کے بیچ آرہا ہے، میں نے تجھ سے کہا بھی ہے کہ تو ہمارے بیچ نا آ"

ماہر اپنے گال پہ ہاتھ رکھ کر وہا ج کو وارننگ دینے کے انداز میں گویا ہوا تھا۔۔۔۔

"خاموش رہو تم۔۔۔"

تمہارے گھٹیا پن کی تو آج حد ہو گئی ہے"

وہا ج کا غصہ کسی حد سے کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"اور تمہارے گھٹیا پن کا کیا، تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم میری اس سے اکیلے میں

ملاقات کرو گے اور تم نے ایسا نا کیا جب کہ تم نے وہ فارم ہاوس کے روم والی ویڈیو تو

اسی وجہ سے ڈیلیٹ کروائی تھی ناکہ میں اور ہیر ملاقات کر سکیں اور اگر آج میرے پاس وہ ویڈیو ہوتی تو یہ میری ہوتی کیونکہ اتنی بے عزتی کے بعد اسے کوئی نہیں اپناتا " ماہر اپنی بات ختم کر کے جیسے ہی چپ ہوا تھا وہاں نے ایک تھپڑا سکے گال پہ رسید کیا تھا۔۔

"میں نے تمہیں ملاقات کے لیے اس لیے ہامی بھری تھی تاکہ ایک لڑکی کی عزت محفوظ ہو سکے"

دوسرا تھپڑا کہتے ساتھ ہی وہاں نے اسکے دوسرے گال پہ رکھا تھا۔۔

"اور اسکو اپنانے کے لیے تمہاری ضرورت بالکل نہیں ہے ہیر کو اپنانے والے بہت ہیں"

آخر میں وہاں نے اسکو اتنی بری طرح دھکے دیا تھا کہ وہ ڈیسک پہ جا کر پیچھے کی بل گرا تھا۔۔۔۔۔ ہیر جو خاموشی سے رو رہی تھی ان دونوں کی بات پہ منہ پہ ہاتھ رکھے زور زور سے رونے لگی تھی اسے اپنی آواز قابو کرنا مشکل لگ رہی تھی !!

وہاں نے اسی وقت پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جہاں وہ زمیں پہ بیٹھے۔ تیزی سے رو رہی

آفس کا کام کر رہا تھا!! مرینہ بھی بیڈ کر اون سے ٹیک لگائے کھڑکی میں دیکھ رہی تھی جہاں تقریباً آدھے گھنٹے سے تیزی سے بارش برس رہی تھی!! سردی کی بارش اسے شروع سے ہی بہت پسند تھی!! اور اب وہ منہ بنائے صرف دیکھنے میں محو تھی جب اسنے کچھ سوچ کر بالاج کو آواز دی تھی۔۔۔

"ہم۔۔۔۔۔"

بالاج نے لیپ ٹاپ پہ ہی مرکوز کیے اسے جواب دیا تھا جو پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھی۔۔۔ بلیک ٹراؤزر پہ گرے ٹی شرٹ پہنے وہ جازب نظر آ رہا تھا جب کہ اسکے سفید بھرے بھرے بازو ٹی شرٹ کی آدھی آہستینوں کی وجہ سے جھلک رہے تھے۔۔۔ مرینہ ایک لمحہ تو اسکی خوبصورت خوب روپر سنیلیٹی کو دیکھے گئی تھی!!

"کیا ہوا۔۔۔۔۔"

بالاج نے جب اسکی طرف سے کوئی جواب ناپایا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکی طرف متوجہ ہوا تھا جو بڑی غور سے اسکا پورا جائزہ لے رہی تھی وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کر کے حسب عادت سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

"ک۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔"

مرینہ نے فوراً نظریں اس پہ سے ہٹا کر سامنے دیوار پہ لگی ایل ای ڈی پہ کی تھی۔۔۔۔۔!!

"اتنی جلدی نظریں پھیر لیں تم نے تو"

بالاج نے اب اسکی اتنی جلدی نظریں پھیرنے پہ طنز کیا تھا جو وہ خود اسکا مکمل جائزہ لے رہی تھی اسکی بات پہ شرمندہ ہوئی تھی اور ہونٹ آپس میں بھینچ لیے تھے!! بالاج نے اس کی اس ادا پہ مزید اسے گھورا تھا۔۔۔۔۔

"کیا ہے کیا کر رہی ہو"

"اب بتاؤ کیا کہہ رہی تھیں"

وہ اسکی گود میں رکھا ہاتھ تھام کر تھوڑی اور سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے باہر جا۔۔جانا ہے"

وہ دوبارہ اپنی نظریں نہیں اٹھا سکی تھی، بڑی مشکل سے اس نے جواب دیا تھا بالاج کے

اس قدر توجہ دینے پہ تو وہ اپنی بات بھی بھول گئی تھی۔۔۔!!

"باہر کیوں جانا ہے اب تمہیں"

"میرے ساتھ یہاں اچھا نہیں لگ رہا کیا"

وہ لیپ ٹاپ کو بیڈ پہ رکھ کر اب زرا کھسک کے اسکے پاس ہوا تھا اور اپنا ایک بازو اسکے کندھے پہ ڈال کر اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔

"لیکن۔۔۔۔ لیکن باہر بارش بھی تو ہو رہی ہے نا۔۔۔۔"

۔۔۔۔ اور۔۔۔۔

مجھے بارش میں بھ۔۔۔۔ بھگینا ہے"

وہ آہستہ آہستہ کہہ کے اپنی بات مکمل کر پائی تھی۔۔۔ اور ایک نظر اب اٹھا کر بالاج کو دیکھا تھا جو سنجیدگی سے اسکی بات پہ غور کر رہا تھا۔۔۔۔

"واو۔۔۔۔ تو آپکو اس طبیعت میں بھی بارش میں بھگینا ہے۔۔۔۔!!"

مطلب تم مجھے ڈسٹرب کی کرتی رہو گی بار بار، کہ مجھے کھانا لا کر دیں بالاج، کبھی مجھے ہاتھ روم لے کر جائیں، اب تمہیں بارش میں بھگینے لے کر جاؤں، پھر آپکے کپڑے بھی چینج کر اوں پھر آپکو ٹھنڈی کافی بھی لا کر دوں رائٹ"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔!! لائٹ پنک ٹی شرٹ اور بلیک رنگین پھولوں سے سجے اسکرٹ پہنے اپنے میرون بال کندھوں پہ بکھرائے وہ ڈول لگ رہی تھی۔۔ اور ہمیشہ سے بڑھ کر ان کپڑوں میں کیوٹ لگ رہی تھی۔۔

"مجھے بارش میں جانا ہے بالاج۔۔"

آپ ٹائم کیوں ویسٹ کر رہے ہیں"

وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑاتی ضدی لہجے میں خفگی سے بولی تھی۔۔

"مطلب اب ضد بھی کرو گی۔۔۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکے لہجے پہ شاکڈ ہوا تھا اور مسکرایا بھی تھا۔۔۔

"تو پھر کس سے ضد کروں۔۔۔۔۔ آپکو برا لگ رہا ہے تو آپ مت لے کر جائیں،

میں نہیں کرتی ضد"

وہ کندھے پہ سے بال ہٹاتی اب نارمل مگر بھگیے لہجے میں بولی تھی۔۔

"اگر میں تمہیں باہر لے کر جاؤنگا تو کام کیسے کرونگا"

وہ نا جانے کیوں بات بڑھا رہا تھا۔۔۔!! شاید اسے اس سے بحث کرنا اچھا لگ رہا

کپکپاتے ہونٹ دیکھ کر زرا دیر مبہوت ہوا تھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اسکے گالوں پہ تیزی سے پھلتے آنسو اپنے انگوٹھے کے پوروں سے صاف کیے تھے۔۔۔۔۔ نا جاے وہ کونسے درد کی وجہ سے ایک دم سے رونے لگی تھی یا بالاج کے منع کرنے پہ حد سے زیادہ حساس ہو گئی تھی۔۔۔

"بارش ہمارا انتظار کر رہی ہے اگر ایسے ہی روتی رہو گی تو تمہیں میں نہیں لے کر جاؤنگا کمرے سے باہر، رونے سے تمہارا یہ خوبصورت چہرہ مزید حسین ہو جاتا ہے اور پھر میں نہیں چاہتا کہ تمہارے اس حسین چہرے میں اور ان بلیو آئیز میں اپنا عکس تلاش کروں"

سو پلینز اپنے پہ نہیں لیکن مجھ پہ ضرور رحم کرو یار"

"بہت عرصہ ہو گیا ہے اکیلے رہتے ہوئے اب پھر مجھ سے کنٹرول نہیں ہوگا"

وہ اسکے خوبصورت چہرے کو بغور دیکھتا ہوا شدت سے بولا تھا۔۔۔۔۔!! مرینہ

نے اب اپنے ہاتھوں سے چہرے پہ پھیلے آنسو صاف کیے تھے اور زرا سا بالاج کے

قریب ہو کر اسکی کمر کے گرد بازو لے جا کر اسکے کندھے پہ اپنا سر رکھ کر اسکے گرد اپنے

دونوں ہاتھ سختی سے باندھ لیے تھے۔۔۔!!

"مجھے رلانے والے بھی آپ ہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکے کندھے پہ سر رکھے خفگی سے بولی تھی اسکی لہجے سے نمایاں ہوتی ناراضگی بالاج
 اچھے سے جان گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پہلے تو وہ اسکے ہگ اور اسکے رومینٹک انداز پہ کھل
 کر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی قربت بالاج کو بہت بھلی لگی تھی۔۔۔ اسکی کپڑوں سے آتی
 مہک اور بالوں سے آتی بھینی بھینی شیمپو اور کنڈیشنر کی ملی جلی خوشبو سے وہ بے ایمان
 ہو رہا تھا۔۔۔۔۔!!

"مجھے تمہارے یہ بال بہت پسند ہیں۔۔۔۔۔ اور ان پہ یہ رنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
 وہ اسکے میرون سلکی بالوں کو چھوتا ہوا خمار آلود لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے تمہاری بلیو آرتی پسند ہیں کہ میں جب ان میں دیکھتا ہوں تو لگتا ہے کہ میرا آپ
 ان میں ڈوب جائے گا"

اب وہ اسکا ہگ توڑ کر اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتا ہوا اسکی بلیو آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا
 تھا۔۔۔ مرینہ نے شرما کر اپنی نظریں جھکالی تھیں جبکہ اسکے چہرے پہ دھیمی سی مسکان
 تھی۔۔۔۔۔

وہ اسکو گود میں اٹھا کر لان میں لے آیا تھا۔۔۔ ابھی وہ اسکو سیڑھیوں کے جانب رکھی
 بیچ پہ بٹھانے ہی جا رہا تھا جب اسے گیٹ سے گاڑی اندر آتی ہوئی دکھائی
 تھی۔۔۔ بالاج نے اپنی تمام توجہ اندر آتی گاڑی پہ مرکوز کر دی تھی۔۔۔ کلائی پہ
 بندھی گھڑی میں ٹائم دیکھا تو وہاں آٹھ بج رہے تھے۔۔۔

"بالاج مجھے بٹھا دیں اب۔۔۔"

پتہ نہیں کون آیا ہے ایسے دیکھ کر کیا سوچے گا کوئی"

مرینہ جو اسکی گود میں تھی گاڑی میں سے اترتے بندے کو دیکھ کر ہڑبڑا کر بالاج کی
 طرف دیکھتی بولی تھی۔۔۔

"ٹائم کتنا زیادہ ہو گیا ہے اور یہ اب آرہے ہیں۔۔۔"

بالاج نے گاڑی سے اترتے وہاں کو دیکھ کر مرینہ سے کہا تھا جبکہ مرینہ کی بات جیسے اس
 نے سنی ہی نا ہو۔۔۔

"بالاج۔۔۔ بٹھائیں مجھے۔۔۔۔۔ ابھی۔۔۔!!"

مرینہ نے اپنے ایک ہاتھ کا مکہ اسکے گال پہ رسید کیا تھا تاکہ وہ اسکو جگا سکے اور اپنی بات

منوا سکے کیونکہ وہ کب اسکی سن رہا تھا۔۔۔۔۔۔ بالاج نے اپنے گال پہ نازک سا مکہ
محسوس کر کے مرینے کی طرف گھور کے دیکھا تھا۔۔

"یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔"

وہ بل عادت سنجدگی سے بولا تھا۔۔۔۔۔!!

"مجھے بٹھا کیوں نہیں رہے آپ۔۔۔۔۔!! وہ اسکی سنجدگی کی پرواہ کیے بغیر چیخ کے
بولی تھی۔۔۔!!

"نہیں بٹھاؤنگا۔۔!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اگر بٹھاؤنگا تو تمہیں ساتھ لے کر نہیں جاؤنگا۔۔۔

اب فیصلہ تمہارا ہے بیٹھنا ہے یا ایسے ہی رہنا ہے"

وہ بلا کی سنجدگی چہرے پہ سموئے عام سے لہجے میں بولا تھا جبکہ وہ اپنی مسکراہٹ ضبط
کرنے میں اچھے سے ماہر تھا!!

"آپ بگڑ رہے ہیں۔۔۔۔۔بہت۔۔۔۔۔"

وہ منمنائی تھی اور نظریں پاس آنے والے وہاں پہ ڈال کے جھکالی

تھیں۔۔۔۔۔!!

"تو بگاڑ کون رہا ہے مجھے کبھی اس چیز پہ بھی غور کیا ہے"

وہ اسکے شرمائے لجھائے روپ کو دیکھ کر مزید بولا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ مرینہ کا چہرہ اور

جھک گیا تھا جبکہ اب وہ گھبرا رہی تھی۔۔۔!!!

"کیا ہوا بھائی یہاں ایسے کیوں کھڑے ہیں۔۔۔ اور مرینہ تم ایسے

کیسے۔۔۔ او۔۔۔ سوری شاید آپ دونوں بارش انجوائے کرنے آئے

ہیں۔۔۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اب بالکل ان کے قریب آ کر ہنستا ہوا بولا تھا۔۔۔ پہلے تو وہ مرینہ۔ کو بالاج کی گود

میں دیکھ کر چونکا تھا پھر مرینہ سے بعد میں پوچھنے کا سوچ جرحا موثی سے بولنے لگا

تھا۔۔۔ مرینہ کے چہرے پہ آئے خوبصورت رنگ وہ باآسانی دیکھ سکتا

تھا۔۔۔ اسکے لب ہلکے سے مسکرائے تھے۔۔۔!!!

"تم اتنا لیٹ کیوں آرہے ہو"

ٹائم دیکھا ہے کیا ہو رہا ہے؟

بالاج جھک کر مرینہ کو ساتھ بیٹھنے پہ بٹھا کر واپس اسکی طرف مڑا تھا۔۔۔

"بھائی بارش اتنی تیز ہو رہی ہے شام سے اس لیے یونی میں ہی رک گیا تھا، بارش میں سڑکوں پہ گاڑی چلانا مشکل لگتا ہے اور اوپر سے سمندری ہوائیں توبہ۔۔۔۔۔ بانی دا وے میں نے مام کو بتا دیا تھا کہ لیٹ ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

"آئندہ مجھے بھی ٹیکسٹ کرنا اگر جو مسئلہ ہو اب جاو اور فریش ہو کر کھانے کی ٹیبل پہ آو"

وہ اسکو حکم دے کر آسمان سے برستی تیز بارش کو دیکھنے لگا تھا جبکہ وہاں مرینہ پہ ایک نظر ڈال کر اسے کچھ اشارہ دے کر اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ مرینہ اسکے اشارے پہ مسکرا کے رہ گئی تھی۔۔۔۔!!

"یہ کیوں اتنا مسکرایا جا رہا ہے"

وہ بادلوں کو دیکھ کر اب مرینہ کے ساتھ بیٹھنے پہ ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔!!

"آپ کو مطلب۔۔۔۔۔؟"

وہ نظریں پھیر کر اس انداز میں بولی تھی جیسے اس سے خفا ہو۔

"کیا مطلب کیا۔۔۔ تمہاری ہر چیز سے مجھے مطلب ہے۔۔۔ یہ کیا بات
 ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکے جملے پہ سہمی سے حیران ہوا تھا۔

"ہاں تو میری بات کیوں نہیں مانتے آپ۔۔۔"

وہ اسکی طرف مڑ کر فل غصے سے بولی تھی کہ غصے کی زیادتی سے اس اندھیری رات میں
 بھی اسکا چہرہ سفید سے لال ہو گیا تھا۔۔۔

"اگ۔۔۔ کونسی بات نہیں مانی تمہاری میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بالاج اسکے تیز انداز سے دوسری بار حیران ہوا تھا۔۔۔!!

"وہاج کے آنے سے پہلے مجھے بیچ پہ کیوں نہیں بٹھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اگر بٹھایا

بھی تو اسکے آنے کے بعد۔۔۔۔۔!!

"نہیں آپ میری بات کو اہمیت کیوں نہیں دیتے"

وہ غصے سے تڑخ کے بولی تھی۔۔۔!!

"ششششش۔۔۔۔۔!! کول۔۔۔۔۔"

اول تو وہ وہاج نہیں وہاج بھائی ہے تمہارا۔۔۔۔۔

کیا بولو گی اسے آئندہ۔۔۔۔۔

وہ اسکی مرمری کلانی تھام کر ان پہ پڑی چوڑیوں کو آگے پیچھے کر کے بولا تھا۔۔ جبکہ

مرینہ ہکا بکارہ گئی تھی وہ کیا کہہ رہی تھی اور اسنے کیا جواب دیا تھا۔۔۔

"کوئی بھائی نہیں ہے وہ میرا۔۔۔۔۔!"

میری بات کا جواب دیں آپ۔۔۔۔۔ بات کو مت گھمائیں"

مرینہ کی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھیں۔۔ وہاج کے سامنے اسے کتنی سسکی کا احساس ہوا

تھا یا وہ زیادہ محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"تم اب بات کو لمبا کر رہی ہو مرینہ۔۔۔۔۔!!!"

میں نے کچھ ایسا نہیں کیا ہے کہ تمہیں اپنی آواز تیز کرنی پڑے"

بالاج کی گرفت اسکی کلانی پہ سخت ہوئی تھی لیکن اسنے اپنا لہجہ خلاف عادت دھیمار کھا

تھا وہ بھی صرف اس لیے کہ وہ مرینہ کی سرخ آنکھیں دیکھ چکا تھا۔۔ اب وہ ناچاہتے

ہوئے بھی اسکی آنکھوں میں لکھی تحریریں سمجھنے لگا تھا اور ابھی وہ بالکل نہیں چاہتا تھا کہ

اچھا خاصہ ماحول خراب ہو۔۔۔۔۔ اس لیے دھیمے اور نرم آواز مگر سخت لہجے میں بولا
تھا۔۔۔۔۔

"آپ تو کچھ کرتے ہی نہیں ہیں"

وہ صرف اسے گھور کے رہ گئی تھی۔۔۔ اور پھر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

شاہور کے نیچے وہ آدھے گھنٹے سے کھڑی مسلسل اپنے وجود کو صاف کرنے میں مصروف
تھی کبھی اپنے گالوں کو زور سے رگڑتی کبھی اپنے بازوؤں کو۔۔۔ اسے اس بار اپنے
وجود سے اپنے جسم سے ہی گھن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ ماہر کا چھونا سے زہر لگا
تھا۔۔۔ اور اب اسے اپنا جسم بھی ناپاک سالگ رہا تھا۔۔۔ وہ لفظوں میں نہیں بتا سکتی تھی
کہ اسے اس شخص سے کتنی نفرت تھی۔۔۔۔۔!!! شاہور سے ٹپکٹی بوندوں کے
ساتھ ساتھ اسکے آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔۔۔!!!

کچھ دیر بعد وہ اپنے نیم گیلے جسم پہ ہاتھ گاؤں پہن کر شاہور بند کر کے ہاتھ روم سے نکلی
تھی۔۔۔ اور خود کو فل سائز مرمر کے سامنے کھڑی دیکھنے لگی تھی۔۔۔ اسکی آنکھیں

پیچھے پڑا ہے،"

وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب تک یہ پڑا اسکا موبائل زور و شور سے بجنے لگا

تھا۔۔۔!!

اسکا زہن اپنی سوچوں سے نکلا تھا اور نگاہ بجتے موبائل کی طرف گیا

تھا۔۔۔۔۔ جہاں Dil video Calling لکھا آ رہا تھا۔۔۔۔۔ اسنے ہاتھ

بڑھا کر تکیے پر پڑا موبائل ہاتھ میں لیا تھا اور ولدان کی ویڈیو کال دیکھ کر اسکا ایک بار پھر

ضبط اور صبر ٹوٹنے لگا تھا۔۔۔۔۔ گال پھر سے آنسووں سے بھگنے لگے تھے۔۔

"آج تم نے مجھے اکیلا چھوڑا ولدان۔۔۔"

تم آج میرے ساتھ نہیں تھے۔۔۔"

وہ موبائل کو پرے پھینک کر ایک بار پھر رونے لگی تھی۔۔۔ جبکہ موبائل ایک کال دو

کل تین کال ہر آنے والی کال بجاتی رہی تھی۔۔۔ ہیر نے چاہتے ہوئے بھی کوئی

رہنمائی نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔!!!

کھانے کی ٹیبل پہ بیٹھی وہ پلیٹ میں چیچ ہلا رہی تھی جب بالاج نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

"ٹھیک سے کیوں نہیں کھا رہیں۔۔۔۔۔ کب کھیلنا بند کرو گی"

وہ اسکا بار بار چیچ ہلانے پر گھور کر اس سے بولا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ ٹیبل پہ اسکے ساتھ

ساتھ کون کون بیٹھا تھا اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

"بالاج۔۔۔ بیٹا آرام سے"

ثانیہ بیگم نے اسکا ہاتھ پکڑنا اور پھر مرینہ کو گھورنا نوٹ کیا تھا۔۔۔

"ماما ڈاکٹر نے پراپر ڈائنٹ کا کہا ہے اور آپکی بہو چیچ ہی چلاتی رہتی ہے یا پلیٹ یا کھانے کو

آنکھوں کے ذریعے کھاتی ہے۔۔۔۔"

وہ اب ثانیہ بیگم کو دیکھ کر شکوے بھرے لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔

"مرینہ کیوں بھائی کو پریشان کر رہی ہو، آرام سے خود بھی کھانا کھاؤ اور بھائی کو بھی

کھانے دو"

وہاج مسکراتا ہوا بولا تھا جبکہ نظر بچا کے اسنے مرینہ کو ایک آنکھ ماری تھی مرینہ اسکی اس

حرکت پہ ہڑبڑا کے رہ گئی تھی اسنے فوراً بالاج کو دیکھا تھا شکر یہ تھا کہ وہ اپنی پلیٹ پہ جھکا

ہوا تھا اگر وہ وہاں کی یہ حرکت دیکھ لیتا تو ناجانے کیا ہو جاتا۔۔۔

"مرینہ کھا و بیٹا"

ثانیہ بیگم اسے فورس کرتی ہوئی بولیں تھیں۔۔

"ماما۔۔۔۔۔ بالاج نے سات بجے ہی مجھے جو س اور سینڈ وچ لا کر دیے تھے اور اب

واقعی میں مجھے بھوک نہیں لگ رہی۔۔۔۔۔ اس لیے میں کیسے کھا سکتی ہوں"

مرینہ منہ بنا کے ٹھہر ٹھہر کے بولی تھی۔۔۔ ثانیہ بیگم اسکی بات پہ مسکرا کے رہ گئی

تھیں۔۔ انہیں اچھا لگا تھا بالاج میں کچھ چنچ تو آیا تھا جو وہ کافی دنوں سے نوٹ کر رہی

تھیں۔۔۔۔۔ اب وہ مرینہ کا خیال اور اسکی چھوٹی موٹی ہر ضرورت کا خیال کرتا

تھا۔۔۔۔۔!! اور اب اس ایکسیڈینٹ کی وجہ سے تو وہ کچھ زیادہ ہی ٹچی ہو گیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے مت کھا۔۔۔۔۔"

رات میں مجھے اگر جگایا تو میں بلکل نہیں اٹھنے والا"

بالاج نظر بجا کے اسکی کان میں سرگوشی کرتا ہوا دھیمے لہجے میں بولا تھا۔۔۔ مرینہ اسکی

بات پہ خاموش ہو گئی تھی۔۔۔ یہ ٹھیک تھا کہ وہ اس سے ہر طرح کی مدد کم اور اسے

تنگ زیادہ کر رہی تھی۔۔ شاید اس سے آہستہ آہستہ بدل لے رہی تھی۔۔۔

"بالاج مرینہ کا پلاسٹر کب ٹھیک ہو گا۔۔ تم نے آپائمنٹ لیا کیا"

ابھی کچھ مرینہ بالاج کو جواب دیتی اس سے پہلے ہی بالاج ثانیہ بیگم کی آواز پہ انکی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔۔

"جی ماما دو دن بعد ٹھیک ہو جائے گا"

وہ کھانا ختم کر کے اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔!!! اور مرینہ کو لیے بغیر کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ مرینہ اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔!! جب جب وہ اس سے ناراض ہونے کا سوچتی وہ خود اس سے روٹھ کے چلا جاتا۔۔۔۔۔ ابھی بھی شاید یہ ہی ہوا تھا۔۔

صبح سے مصروف وہ اب گھر آیا تھا۔۔۔۔۔ شاور لینے کے بعد اس نے سب سے پہلے عثمان شاہ کو ویڈیو کال ملائی تھی۔۔۔۔۔ دوپہر میں آسیہ شاہ کی تین چار کالز وہ میٹنگ کی وجہ سے مسڈ کر چکا تھا۔۔۔۔۔ بیچ میں اس نے ہیر کو بھی کال کی تھی جب اس نے کوئی کال ریسیونہ کی تو اس نے لینڈ لائن پہ کال کی تھی جہاں کریم صاحب نے کال اٹھائی تھی ہیر کو

سوتا دیکھ کر وہ ولدان کو جواب دے چکے تھے کہ وہ سو رہی ہے۔۔۔۔۔ ولدان
خاموشی سے لیٹ گیا تھا اور اب عثمان شاہ کو بے دلی سے کال ملائی تھی۔۔ آج پورا وہ اتنا
مصروف رہا تھا کہ ہیر سے بات نہیں کر سکا تھا اور اب اسنے سوچا تھا کہ رات کو
آرام۔۔ سے بات کرے گا لیکن ہیر کا سونا۔ سن کر وہ اداس سا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

رات کا ڈنر کر کے وہ کچن میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ کھانے کی ٹیبل پہ ہی اسے شاہ تاج کو
مسیج آیا تھا اور اب وہ کھانا چھوڑ کر کچن میں کھانا پیک کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔ کھانا
پیک کر کے وہ ایک شاپر میں ڈال کر کچن سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔

"کہاں جا رہے ہو وہاں۔۔۔"

وہ جیسے ہی کچن سے نکلا تھا ثانیہ بیگم نے اس سے پوچھا تھا۔۔

"ماما شاہ تاج کے پاس جا رہا ہوں اسنے بلایا ہے اور شاید اسنے کھانا بھی نہیں کھایا ہے تب

ہی پیک کر کے لے جا رہا ہوں"

وہ جواب دے رہا تھا جبکہ شاہ تاج کے نام پہ وہاں کا چہرہ مرینہ کے غور سے دیکھا تھا۔۔

"تو اسے تم یہاں ہی بلا لیتے۔۔ ساتھ کھا لیتی وہ ہمارے"

"ماما میں جا رہا ہوں نا ہم۔ ساتھ کھا لینگے"

"اب جاؤں میں۔۔۔۔؟"

"ہاں جاؤ"

ثانیہ بیگم۔ اجازت دے کر پھر کھانے میں مصروف ہو گئی تھیں۔۔

"آنٹی یہ شاہ تاج کون ہے۔۔۔۔"

مرینہ نے تھوڑی کے نیچے دونوں ہاتھ جما کر تشویش زدہ لہجے میں کہا تھا۔۔

"شاہ تاج۔۔۔"

شاہ تاج کے ڈیڈ میرے کلاس فیلو تھے۔۔۔۔ ہم لوگوں نے ماسٹرز ساتھ کیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور وہ رہتے بھی ہماری سوسائٹی میں ہی

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ جبکہ شاہ تاج کی وہاج سے اچھی دوستی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ کچھ ہلکا پھلکا بتا گی تھیں۔۔۔۔!!

"ٹھیک ہے بلا لیں۔۔۔۔۔۔"

وہ مختصر بولی تھی۔۔۔

"تم روم میں کیسے جاو گی۔۔ بالاج تو شاید سونے چلا گیا ہے۔۔۔"

ثانیہ بیگم فکر مندی سے بولی تھیں۔۔۔

"میں یہیں بیٹھی رہو گی جب تک انہیں اپنی غلطی کا احساس نہیں ہو جاتا۔۔۔ ویسے بھی

آپکے بیٹے کچھ زیادہ نخرے کرتے ہیں"

وہ پہلے غصے سے اور پھر آخر میں خفگی سے بولی تھی۔۔۔

"لیکن کب تک یہاں بیٹھی رہو گی۔۔۔۔۔۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم نے نخرے

کرنے ہیں۔۔۔ وہ اپنی پہلی بیوی کے نخرے رات دن ہر وقت اٹھاتا تھا۔۔۔ اسے

تمہارے بھی اٹھانے ہونگے اسے تو وہ بیڈ سے بھی ہلنے نہیں دیتا تھا۔۔۔۔۔۔ کھانا

بھی خود کھلاتا تھا۔۔۔۔۔۔ اور تو اور کبھی اسے۔۔۔۔۔۔

ثانیہ بیگم ایک ہی رٹ میں کہتی کہتی رکی تھیں وہ کیا بول گئی تھیں۔۔۔۔۔۔ انہیں

اب احساس ہوا تھا۔۔۔ مرینہ خاموشی سے بس سن رہی تھی۔۔۔

"میں بالاج کو بلاتی ہوں۔۔۔"

وہ کرسی سے اٹھتی ہوئی ایک دم بولی تھیں۔۔۔۔

"نہیں ماما۔۔۔ اب آپ سو جائیں۔۔۔۔"

وہ انہیں روکتی ہوئی سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔۔۔ ثانیہ بیگم سر ہلاتی وہاں۔۔۔ سے چلی

گئیں تھیں جبکہ مرینہ کا زہن پہلی بیوی پہ ہی اٹک گیا تھا۔۔۔۔!!

"ہم۔۔۔۔۔ ویسے بھی میں دوسری چوائس ہوں"

وہ سوچ کے رہ گئی تھی۔۔۔

"کیا یار کیا اٹھا کے لے آئے ہو۔۔۔۔ یہ سب میں کہاں کھاتی ہوں"

سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی پہ چو کری مار کے وہ بیٹھی منہ پھلا کے بولی

تھی۔۔۔ پورا مینشن کھالی اور اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔ شاید اسکے ڈیڈ ایک بار پھر

ملک سے باہر تھے تب ہی گھر اور خالی فیل ہو رہا تھا جبکہ تمام سروینٹس اپنے کوارٹرز میں

تھے۔۔۔ وہ صبح سے بیٹھی بور ہو رہی تھی۔۔۔ اور دوپہر کا کھانا بھی وہ اسکپ کر گئی تھی

جبکہ رات میں اب وہ کچن میں کھانے کے لیے کچھ لینے آئی تو فریج سمیت کچن میں کچھ

ناتھا کیونکہ شام۔ کوہی وہ سر وینٹس کو کھانا بنانے سے انکار کر چکی تھی اب اسے اپنی حماقت پہ غصہ آیا تھا پھر اسے وہاں ہی یاد آیا تھا اسنے لمحہ بھی ضائع کیے بغیر وہاں کو کال کی تھی اور اس سے کھانا منگوایا تھا۔۔۔۔ اور اب اپنے سامنے وہ چکن پلاؤدیکھ کر اسے غصہ آیا تھا لیکن جب اسنے دوسرا ڈبہ کھولا اس میں تلی ہوئی مچھلی دیکھ کے مزید غصہ آیا تھا اسکے بعد اسنے جب تیسرا ڈبہ کھولا تو اس میں چکن کا ہی بنہ ہوادھوئے دار تکہ دیکھ کر اسے پھر غصہ آیا تھا اب وہ تینوں ڈبے واپس سیڑھی پہ رکھ کر رونے والے انداز میں گویا ہوئی تھی۔۔۔!! وہاں جو اسکی ایک کال پر بھاگا چلا آیا تھا اسکے اس انداز پہ مسکرا دیا تھا۔۔۔ اور پھر اسکے پاس ہی دوسری سیڑھی پہ زرا اس سے نیچے بیٹھ گیا تھا۔۔۔!!

"تو پھر تم نے کیا کھانا ہے بولو میں ابھی وہ پیش کرتا ہوں"

وہ ڈبے میں سے ایک چکن کا پیس پلیٹ میں رکھتا ہوا راستہ ڈالتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"تم کو پتہ ہے میں یہ سب نہیں کھاتی ہوں اگر تم فریج سے کچھ سبزیاں نکال کے انکو اپنے ہاتھوں سے کاٹ کر سلاد میں مایو ملا کے لے آتے تو میں وہ بھی کھا لیتی یہ گوشت کی چیزیں میرے سامنے نالا یا کرو"

وہ اسکواب فورک سے چکن پیس کھاتے ہوئے دیکھ کر ایک بار پھر غصے سے بولی

تھی۔۔

"اور تم کیوں ابھی سے کھانے لگ گئے ہو"

جب کہ کھانا تم نے میرے لیے لانا تھا نا۔۔

صبح سے میں نے کچھ نہیں کھایا۔۔

صبح سے بور ہوتی رہی ہوں۔۔

تم کو بھی میرا خیال نہیں ہے"

وہ اسکے ہاتھ سے پلیٹ کھینچتی ہوئی روہان سے انداز میں بولی تھی۔۔!!

"اگر تم یہ گھاس سبزی ہی کھاتی رہیں تو ہمارا کیسے گزارا ہوگا شاتاج"

وہ اسکی نم آنکھوں میں جھانکتا ہوا معنی خیز میں بولا تھا۔۔ آج یونی میں وہ کتنا پریشان

ہو کر گھر آیا تھا لیکن اب شاتاج کو ناراض ناراض چہرہ دیکھ کر ہی اسکی ساری تھکن اور

پرہشانی دور ہو گئی تھی۔۔۔!!!

"بات نہیں کر رہی میں۔۔۔"

وہ منہ موڑ کر بیٹھ گئی تھی اور چھیننی ہوئی پلیٹ اسے واپس کر دی تھی۔۔۔۔ وہاج
 مسکراہٹ ضبط کر گیا تھا اور ایک بار اسکے وجود کو غور سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔ بلیوٹائٹ
 جینز پہ کمر تک آتی کالی ٹی شرٹ میں اسکا سراپہ خاصا نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔۔ آدھی
 آہستہ آہستہ میں اسکے سفید سرخی مائل جھلکتے عریاں بازو۔۔۔۔ بلیک کلر اس پہ قیامت
 کی طرح ڈھارہا تھا۔۔۔۔ جبکہ اسکے گولڈن لٹر کٹنگ کیے بال آدھے اسکی شوڈر پہ تھے
 آدھے کمر پہ۔۔۔۔!! اسکی کالی چمکتی ہوئی آنکھیں سرخ گداز لب اور بھرے بھرے
 گالوں کے ساتھ ستواں چھوٹی سی ناک۔۔۔۔!! وہاج کو کسی چیز میں کوئی مسئلہ نہ تھا نا
 وہ اسکی کبھی ڈریسنگ پہ غور کرتا تھا نا اسکی دوستیوں پہ کیونکہ وہ آدھی زندگی باہر ہی رہی
 تھی اسکی پرسنلیٹی میں ناچاہتے ہوئے بھی کچھ ویسٹرن جھلک آگئی تھی اسکی بات
 کرنے کا انداز چلنے کا انداز۔۔۔۔ ہاں وہ ہنستی کم تھی صرف مسکراتی تھی۔۔۔۔ ہنسنا
 اسکو شاید پسند نہ تھا۔۔۔۔!! لیکن اسکے آئے دن دائٹ اور پسند کے کھانے جن میں
 صرف سبزیاں ہی شامل تھیں ان سے چڑھتا تھا۔ ابھی وہ اس پہ مزید غور کرتا کہ دوڑ
 بیل بجی تھی۔۔۔۔ وہ جیب میں سے والٹ اور موبائل نکال کر شاتاج کو چھوڑ کر
 سیڑھیوں سے اتر گیا تھا اور داخلی دروازہ عبور کر کے لان سے ہوتا ہوا مین گیٹ کی
 طرف گیا تھا۔۔۔۔ شاتاج صرف اسے دیکھتی رہ گئی تھی اور پھر اپنے بچتے ہوئے فون کو

دیکھا تھا۔۔۔۔۔ سیڑھی سے کھڑے ہو کر اسنے پاکٹ میں سے لیٹیسیٹ فون نکالا تھا اور میسج اوپن کیا تھا اس سب میں وہ وہاج کے جانے کو انور کر کے میسیجز میں لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہاج تیزی سے چلتا ہوا اسکے پاس آیا تھا اور واپس سیڑھی پہ اپنی جگہ بیٹھ گیا تھا اور اسنے کچھ شاپرز شاتاج کے سامنے کیے تھے جبکہ اب وہ شاتاج کو موبائل اپنی قید میں کر کے اسکا دھیان شاپرز پہ کرایا تھا۔۔۔۔۔ شاتاج نے نا سمجھی میں ان شاپرز کی طرف دیکھا تھا اور پھر انہیں تھام لیا تھا۔۔۔۔۔

جب اسنے ایک شاپر کھولا تو اس میں بڑا سا پیکٹ تھا جو یقیناً پزاکا تھا۔۔۔۔۔ پیکٹ نکال کے اسنے پیکٹ کھولا تھا جہاں وہ حیرت سے ویجیٹیل پزاکو دیکھ کر کھل کے مسکرای تھی۔۔۔۔۔ اسے طرح اسنے دوسرا پیکٹ کھولا تو اس میں سنگاپور نین رائس تھے۔۔۔۔۔ جو کہ شاتاج کے بے انتہا فیورٹ تھے۔۔۔۔۔

وہ اپنے دونوں ہاتھ منہ پہ رکھتی مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

"تھینک یو وہاج۔۔۔۔۔"

"یہ بھی تمہارا فیورٹ ہے بی بی"

اسنے لاسٹ پیکیٹ اسکی طرف بڑھایا تھا۔۔۔

"تھینک یواگین وہاج"

وہ آخری پیکیٹ میں چاکلیٹ پیسٹری دیکھ کر شکر گزار لہجے میں بولی تھی۔۔۔ اور اب

اطمینان و خاموشی سے کھانے لگی تھی۔۔!!

وہ کمرے میں آکر لیپ ٹاپ لے کر ہمیشہ کی طرح بیڈ کی رائٹ جانب بیٹھ کے کام کرنے لگا تھا۔۔ کام کرتے ہوئے اچانک اسکے ہاتھ ر کے تھے۔۔ اس نے بیڈ کی لیفٹ جانب نظر کی تھی کہ شاید مرینہ سو رہی ہو۔۔ لیکن وہ کس طرح خود آسکتی تھی۔۔!!!

وہ ایک دم لیپ ٹاپ بیڈ پہ پھینک کر اٹھا تھا اور سر کے بالوں میں ہاتھ پھیر کے رہ گیا تھا۔۔ اسے کیوں اس قدر غصہ آیا تھا کہ وہ اسکو اپنے ساتھ لانا ہی بھول گیا تھا۔۔۔ وہ بھاگنے کے انداز میں کمرے سے بھاگا تھا اور سیڑھیاں عبور کرے کچن کی

"سوئٹ ہارٹ۔۔۔"

وہ اسکے جانب زرا سا جھکا تھا اور اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولا تھا۔۔۔ لہجہ پہلے کی طرح ہی مدہم تھا۔۔۔ لیکن مرینہ کی سرخ آنکھیں دیکھ کر ایک دم اس نے جھرجھری لی تھی۔۔۔!! یہ نیند کا خمار تھا یا غصہ کا یا کسی دکھ کا۔۔۔ جس کے باعث اسکی نیلی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔۔۔!!

مرینہ اسکے لفظ یا لقب پہ طنزیہ ہنسی تھی اور اپنے ہاتھ اسکے دونوں ہاتھوں سے چھڑائے تھے۔۔۔

"میں اتنی بے بس نہیں تھی بالاج سکندر، یہ معزوری جو ہے وہ بھی آپکی ہی بخشی ہوئی ہے۔۔۔ آپ کیا سمجھتے ہیں جیسا آپ سوچینگے ویسا ہی کرتے رہینگے۔۔۔ نہیں!!! مرینہ خان خود کو خود ٹھیک کر سکتی ہے آپ جائیں اور جا کر اپنے بیڈروم میں بند ہو جائیں"

وہ نظر اٹھا کر تیز اور بھرائے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ وہ سخت بننا چاہتی تھی لیکن بالاج کو دیکھ کر اسکی ساری سختی بہ جاتی تھی وہ تو اسکی زرا سی توجہ اور محبت کی محتاج تھی کیا وہ اس طرح بیچ راستے میں چھوڑ کر جائے گا کیا اس طرح اسے رسوا کرے گا"

"سوٹ ہارٹ۔۔۔ بیڈروم میں چل کر بات کرتے ہیں"

وہ اسکی تمام باتوں کو نظر انداز کر کے اسکی جانب جھکا تھا اور جیسے ہی اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اٹھانا چاہا تھا ویسے ہی مرینہ چیخنی تھی۔۔۔ اسکی آواز اتنی ضرور تھی کہ اگر کوئی سروینٹ گھر میں ہوتا تو ادھر ان کے پاس آجاتا لیکن سروینٹ سب اپنے کوارٹرز میں تھے جبکہ ثانیہ بیگم اپنے کمرے میں۔۔۔۔۔ بالاج نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"دور رہو مجھ سے بالاج سکندر"

وہ چلائی تھی۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"مرینہ کالم ڈاون۔۔۔۔۔"

وہ اسکی ایک بھی سنے بغیر بانہوں میں بھرچکا تھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اسکے کمرے کی جانب لے کر بڑھ گیا تھا جب کہ مرینہ خان ایک بار پھر اسکی قربت اسکے بانہوں میں اسکی خوشبو میں کھوسی گی تھی۔۔۔

رات کے ناجانے کس پہر اسکی آنکھ پیاس کی شدت سے کھلی تھی۔۔۔۔۔ بند

آنکھیں مشکل سے کھولتی وہ اٹھی تھی اور بیڈ کراون سے ٹیک لگایا تھا۔۔۔۔۔ جیسے ہی وہ ٹیک لگانے لگی تھی اسکا سر ڈھلک کے واپس کرنے کو تھا جب کریم صاحب نے اسے سنبھالا تھا۔۔۔۔۔!! رات جب وہ اسکے کمرے میں آئے تھے تو وہ بیڈ پہ آرہی ترچھی لیٹی ہوئی انہیں ملی تھی۔۔۔۔۔ لیکن جب انہوں نے اسے ہاتھ لگایا تھا تب وہ ایک دم پیچھے کو ہو گئے تھے کیونکہ وہ تیش بخار میں جل رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ پریشانی سے اسکے پاس ہی بیٹھ گئے تھے اس پہ کمر ڈال کر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں اسکے ماتھے پہ رکھتے رہے تھے۔۔۔۔۔ اسکی نبض بھی روٹین کے خلاف دھیمی چل رہی تھی۔۔۔۔۔ سوتے ہوئے میں ہی انہوں نے اسے دودھ کا بھرا گلاس پلادیا تھا۔۔۔۔۔ اسی پر ہشانی میں انکی ساری رات کٹی تھی۔۔۔۔۔

وہ ابھی سونے ہی لگے تھے جب ہیرا اٹھی تھی۔۔۔۔۔ اسکو اٹھتے دیکھ کر وہ سیدھے ہوئے تھے اور اسکو واپس لٹایا تھا۔۔۔

"پ۔۔۔۔۔ پان۔۔۔۔۔ پانی"

وہ آنکھیں وا کر کے کریم صاحب کو اپنے سامنے دیکھ کر پیاس کی شدت سے بولی تھی۔۔۔۔۔!! کریم صاحب نے کوئی بھی لمحہ ضائع کیے بغیر اسے سائڈ ٹیبل پہ رکھے

گئے پانی کو اٹھا کر گلاس اسکے منہ سے لگایا تھا!!۔۔۔۔ اسکی اچانک طبیعت خراب دیکھ کر وہ یہ تو سمجھ گئے تھے کہ ضرور کچھ ہوا ہے۔۔۔ لیکن خاموش سے ہو کر بس اسکی طبیعت ٹھیک ہونے کی دعا کرنے لگے تھے۔۔

"کیا ہوا بچے۔۔"

ہیر۔۔۔"

وہ اسکو پانی پلا کے واپس مڑے ہی تھے کہ وہ ایک بار پھر غنودگی میں چلی گئی تھی وہ اسکو واپس نیند میں دیکھ کر اصل میں پریشان ہوا اٹھے تھے۔۔۔ کیونکہ ایک بار پھر وہ تیز بخار میں۔ جل رہی تھی جب کہ اسکی نبض دوبارہ مدھم اور آہستہ تھی۔۔۔!!

گھڑی صبح کے چار بج رہی تھی۔۔۔ اور اس وقت وہ کسی ڈاکٹر کو کال بھی نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ پر ہشانی اور فکر مندی سے وہ اسکے سرہانے بیٹھے اس پہ دعاؤں کا ورد کرنے لگے تھے۔۔

وہ بیڈ پہ آرہا ترچھا لیٹا کمبل منہ تک تانے سو رہا تھا جب دروازہ زور زور سے بجنے لگا

تھا۔۔۔ لیٹے لیٹے ہی اس نے سائڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کے زرا سی آنکھیں کھول کے
ٹائم دیکھا تھا جہاں صرف صبح کے چھ ہی بجے تھے وہ جھنجلا کے واپس سونے لگا تھا جب
دروازہ ایک بار پھر زور و شور سے بجنے لگا تھا۔۔

"کیا مصیبت ہے"

"کون ہے"

وہ کمبل بیڈ سے نیچے پھینکتا چپل پاؤں میں اڑس کے شرٹ کو پہنتا مندی ہوئی آنکھوں
سے کھٹکتے دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔

"کون ہے"

وہ دروازہ کھول کے بند آنکھوں سے ہی بولا تھا جب ایک دم اسکے چہرے پہ ڈھیڑ
سارا پانی آیا تھا۔۔

وہ ہڑ بڑا کے پیچھے ہوا تھا اور اب بند آنکھیں پوری طرح کھولی تھیں۔۔۔

"تم۔۔۔"

یہ۔۔۔ یہ کیا کیا"

دس منٹ ہیں تمہارے پاس، لان میں ملو مجھ سے۔۔۔۔

دس منٹ مطلب دس منٹ "

وہ اسے وارن کرتی ہوئی بنا اسکی طرف دیکھے مڑگی تھی جبکہ وہاں سر پکڑ کے رہ گیا تھا

جیسے اسنے اسے یہاں لا کر بڑی غلطی کر دی ہو۔۔۔!!

"ہیرا ب کیسی طبیعت ہے بیٹا۔۔۔ کیا ہو گیا تھارات میں۔۔۔"

کریم صاحب اسے جو س پلاتے ہوئے فکر مندی سے بولے تھے وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی

اٹھی تھی۔۔ ملازمہ کی مدد سے وہ فریش ہوئی تھی کریم صاحب نے اس کے اٹھتے ہی

اپنے فیملی ڈاکٹر کو کال کی تھی تاکہ وہ اسکا مکمل چیک اپ کر سکیں اور اب اسکو ناشتہ

کرانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

"سردی لگ رہی ہے بابا بس" / آپ یونہی میرے پاس بیٹھے رہیں "

وہ انکے کندھے پہ سر ڈال کر ایک ہاتھ انکے گرد باندھ کر ڈرتے ہوئے بولی

تھی۔۔!!

"بیٹا میں یہیں ہوں!! ولدان بھی آتا ہوگا بس!! میں نے اسے کال کی ہے وہ صبح نو بجے

بھی آیا تھا تم سے ملنے لیکن تمہیں سوتا دیکھ کر واپس چلا گیا تھا ایک میٹنگ اٹینڈ کرنی تھی
اسے اب واپس آجائے گا۔۔۔"

وہ ولدان کے زکر پہ مزید خاموش ہو گی تھی۔۔۔!!

"جی بابا"

وہ مختصر بول کر پھر سے غنودگی میں جانے لگی تھی۔۔۔!

وہ آلارم کی آواز پہ ہڑبڑا کے اٹھا تھا اور اٹھ کے آلارم بند کیا تھا۔ اور ساتھ لیٹی مرینہ
کو دیکھا تھا۔۔۔ جو بے خبر اس سے کڑوٹ لے کر گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔

"سوٹ ہارٹ اٹھ جاو"

وہ اسکے کندھے سے بال ہٹاتا اسکے کندھے پہ لب رکھتا خمار آلود لہجے میں بولا

تھا۔۔۔!!

"معاف کر دینا مجھے رات کے لیے"

اسکا سرخ گال چھوتا ہوا وہ شرمندگی سے بولا تھا لمحے لمحے میں اسے نا جانے کیا ہو جاتا تھا

اسے خود پتہ ناچلتا تھا۔۔۔!! اور رات بھی اسکا موڈ بدل گیا تھا۔۔۔!

"خیال رکھنا"

وہ اسکے ماتھے کو آہستگی سے چھو کر بیڈ سے اتر اٹھا اور کپڑے لے کر باتھ روم چل دیا

تھا۔۔۔!!!

صبح نوبجے وہ تیار ہو کر ہیر سے ملنے گیا تھا لیکن ہیر کو سوتا دیکھ کر وہ کچھ دیر اسکے سر ہانے بیٹھ کر اٹھ گیا تھا۔۔۔ کیونکہ اس سے اسکی خراب طبیعت برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ اور اسے ایک میٹنگ بھی اٹینڈ کرنی تھی ورنہ وہ آج کا سارا دن ہیر کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔۔۔

ڈائمنگ ٹیبل پہ بیٹھا وہ ثانیہ بیگم اور باقی نفوس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ جب پانچ منٹ گزر گئے تو وہ ناشتہ کرنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

"میں آرہی تھی بس بیٹا"

ثانیہ بیگم جلدی سے تیار ہو کر آئیں تھیں اور کرسی پہ براجمان ہوئیں تھیں۔۔۔!!

"کوئی بات نہیں مام۔۔۔ باقی وہاں کیا یونی گیا"

وہ خوش دلی سے کہتا پڑا تھا پلیٹ میں رکھتا ہوا بولا تھا۔

"ہاں اور مرینہ نہیں آئی نا پریشے کو لائے"

وہ بھی ناشتہ شروع کرتے ہوئے بولی تھیں۔۔

"مرینہ اور پریشے دونوں سو رہی ہیں"

"میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں بالاج اصل معنوں میں تم سے بہت ناراض ہوں تم

بلکل نا اچھے بیٹے ہونا اچھے شوہر"

وہ ناراض ناراض لہجے سے بولی تھیں۔۔

"اب کیا ہو گیا ماما ساری باتیں تو آپ کی مانتا ہوں اب کونسا نیا امتحان لینا ہے آپ نے

میرا"

وہ ناشتہ روک کر بولا تھا۔۔۔ ثانیہ بیگم کو لگا تھا کہ شاید وہ سخت لہجے میں گویا ہوا ہے

لیکن پھر اگلے ہی لمحے وہ پھر سے بولنے لگی تھیں۔۔

"تمہیں یاد ہے کہ تم ارجم کو کیسے ٹریٹ کرتے تھے۔۔۔۔"

وہ جملہ کہہ کر خاموش ہو گئی تھیں اور اسکے چہرے کے زاویات دیکھنے لگی تھیں جو ایک دم چڑھ سے گئے تھے .

"اسکا کیا زکرمما۔۔ صبح صبح"

اس بار اسکی آواز تیز نا سہی لیکن سخت ضرور ہو گئی تھی جبکہ چہرے کا رنگ سرخ سا ہو گیا تھا۔

"مجھے تم اسکا زکرم کرنے پہ مجبور کر رہے ہو یاد ہے جب تمہاری ارجم سے شادی ہوئی تھی تم ولیمے کے بعد ہی اسے لے کر باہر ملک مہینے کے لیے چلے گے تھے اور اسکے بعد معلوم ہے کہ ہر ویکیڈنڈ تم اسے کہیں نا کہیں آؤٹنگ شاپنگ ڈنر لچنا جانے کون کون سی پارٹیز میں لے جاتے تھے، آتے جاتے اس سے محبت کے انداز اور اظہار کیے بنانا تھکتے تھے جبکہ اس نے تمہیں بدلے میں کیا دیا، کیا کبھی اس نے تمہاری کوئی بات مانی تھی کیا کبھی اس نے تمہاری ناراضگی کا نوٹس لیا تھا کیا کبھی اس نے تمہیں منایا تھا کیا کبھی اس نے تمہاری کوئی خواہش پوری کری تھی پریشے کے وقت اس نے کیا کیا کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔!! کیا کبھی چودا مہینے کے عرصے میں تمہیں معلوم ہوا تھا کہ وہ تم سے محبت

کرتی ہے!! کیا اسکا رویہ میرے اور وہاں کے ساتھ ٹھیک تھا یہاں تک کے وہ تو اپنی
سگی بیٹی کو بھی-----

"اسٹاپ ڈس نانسینس ماما۔۔۔ اسٹاپ پلینز-----"

وہ ٹیبل پہ ہاتھ رکھ کر تیز آواز میں بولا تھا اسکی آواز اس قدر تیز تھی کہ ثانیہ بیگم
خاموش ہو گئی تھیں۔۔۔!

"کیا ہو گیا اس سے زیادہ نہیں سنا گیا تم سے۔۔۔"

وہ اسکا غصے سے لال چہرہ دیکھ کر اسکے ہاتھ تھام کر بولیں تھیں۔۔۔

"بس کریں مام۔۔۔ مجھے ایک بار پھر مت ڈھکیلیں ماضی میں۔۔۔ میرا بچا ہوا

سکون بر باد مت کریں"

وہ غمگین لہجے میں بولا تھا۔۔

"میرا بیٹا یہ میں جان بوجھ کے تھوڑی کر رہی ہوں۔۔۔ آپ نے ہی مجھے مجبور کیا ہے

کیا کروں مجھ سے برداشت نہیں ہوتا کہ کسی لڑکی کے ساتھ زرا سی بھی زیادتی ہوا گروہ

لڑکی مرینہ ہو تو بالکل بھی نہیں"

وہ اسکا نم لہجہ آسانی سے محسوس کر سکتی تھیں خود بھی افسردگی سے بولی تھیں۔۔

وہ ایک دم خاموش ہو گیا تھا۔۔۔! مرینہ کے نام پہ ہی اسے اپنی ڈھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔

"کیا تمہیں اسکی نظروں میں محسوس نہیں ہوتا کہ وہ تمہیں کتنا چاہنے لگی ہے۔۔ چلو اسکی محبت چھوڑو تمہاری اتنی زیادتیوں اور حق تلفیوں کے بعد بھی کیا اس نے آج تک تم سے کوئی شکایت کی۔۔ تم نے کیا سے اب تک اسکے جائز حق دیے"

"تم نے اسے کبھی بیوی کا درجہ نہیں دیا۔۔ اسے کہیں لے کے نہیں گئے اسے اپنی بیوی کے طور پر انٹرو دیوس کروایا۔۔ اسے کبھی محبت نہیں تمہیں پتہ ہے رات تم سے چھوڑ گئے تھے اسکا کتنا سامنہ بن گیا تھا۔۔ بیٹا اسکی قدر کرو۔۔ وہ کتنی چھوٹی ہے پھر بھی خود کو اتنا بڑا ثابت کرتی ہے اتنا سب کچھ کتنے آسانی سے سہ لیتی ہے دیکھو بیٹا وہ کتنی خوبصورت کم عمر اور زہین ہے اسے کوئی بھی اچھا لڑکا مل سکتا تھا لیکن اسنے تمہیں چنا تم سے شادی کی ایک بچی کے باپ سے تم اپنے دل سے پوچھو کیا اسکے لیے تم سے بہتر نہیں مل سکتا تھا اس میں کس چیز کی کمی ہے۔۔ لیکن پھر بھی تمہیں چنا اس کو۔ یہ مت احساس دلاؤ کہ تم سے شادی کر کے اسنے بڑی غلطی کی ہے۔۔۔" اس پہ یہ رشتہ

اور یہ زندگی حرام مت کرو۔۔۔۔۔ خود کو بھی سمجھا اور اسے بھی محبت دو وہ محبت دو جو وہ ڈیزرو کرتی ہے "

"اب تم آرام سے سوچنا اور پھر جو ہو مجھے بتانا اب میں آفس جا رہی ہوں"

وہ اسکا ماتھا چوم کر بولیں تھیں اور وہاں سے چلی گئیں تھیں جبکہ بالاج کا زہن اور سوچ

انکی کچھ باتوں پہ ہہ اٹک کے رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ مرینہ نے واقعی اس سے کوئی فرمائش

نہیں کی تھی اس سے کبھی کچھ نہیں مانگا تھا اور مام صحیح تو کہہ رہی تھیں اسے تو کوئی بھی

پسند کر سکتا ہے اسنے مجھے کیوں چنا۔۔۔۔۔*

وہ ناشتہ چھوڑ کر اٹھا تھا اور اپنے سیڑھیاں چڑھتا ہوا بھاگنے کے انداز میں روم کی طرف

بڑھا تھا اور بیڈ روم۔ کادر وازہ کھول کر بیڈ کی جانب گیا تھا جہاں وہ اب تک بے خبر

سو رہی تھی۔۔

بیڈ پہ اسکے سامنے اور نزدیک بیٹھ کر اسنے اسے کندھوں سے تھام کر اٹھایا تھا اور اسے

اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔۔!!؛

مرینہ جو سو رہی تھی اسکے لمس پہ کسمسائی تھی اور اٹھ گی تھی۔۔ اٹھتی کیوں نا اس قدر

بری طرح بالاج نے اسے گھیرے میں لیا ہوا تھا کہ اسکی آنکھ ہی کھل گی تھی۔۔۔!!
جبکہ وہ اسکے کندھے پہ سر رکھ کر اسکے گرد بازو باندھا ہوا تھا۔

"چھوڑیں مجھے"

وہ اسکی پرفیوم کی خوشبو سے پریشان ہوتی ہوئی اور کچھ اسکی قربت سے گھبراتی ہوئی بولی
تھی۔۔۔!!

"آئے ایم۔ سوری سوئٹ ہارٹ"

اے ایم سوری فار آل مائے فالٹس۔۔۔۔"

وہ اسکو آزادی دیتا اب اسکا سرخ چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لے کر جذب سے بولا تھا
۔۔۔ مرینہ گھبرا گئی تھی۔۔۔ ایک تو اسکی قربت پھر اسکے لفظ اور اس اچانک افتاد پر وہ
شرم سے گھر گئی تھی۔۔

"م۔۔۔ مجھے ڈر۔۔۔ لگ رہا ہے بالاج۔۔۔"

وہ اسکے رویے سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔ اسکے بدلتے موڈ اور اپنی کیفیت پہ وہ بھونچکا
رہ گیا تھی۔۔۔

"پہلے بتاؤ میرا سوری ایکسپٹ کیا"

کیا وہ بچوں والا سوال کر رہا تھا۔۔

مرینہ نے ڈرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"ٹھینک یو۔۔۔۔۔ مرینہ۔۔۔۔۔"

وہ اسکے گال پہ ہونٹ رکھ کر بولا تھا اور مرینہ کو حیران کر گیا تھا۔۔

"چھوڑ دیں بالاج۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Urdu

دور ہٹ جائیں *

اسکی آنکھ سے ایک قطرہ ٹوٹ کے گرا تھا وہ روہانسی انداز میں بولی تھی۔۔

"آفس جائیں آپ"

وہ بامشکل اس سے جان چھراتی ہوئی بولی تھی اور بیڈ کراون سے ٹیک لگا گئی تھی۔

"او کے ٹیک یور ٹائم۔۔۔۔۔ ٹیک کٹر"

شام میں آکر تمہیں ٹائم نہیں دوں گا۔۔۔۔۔"

تمہیں اپنا بنالو نگا"

وہ اسکا ماتھا چوم کر پیچھے ہٹ گیا تھا اور اپنی جلد بازی پہ شرمندہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔
 مرینہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کے منتشر ہوتی ڈھڑکنیں محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔ اور
 اسکے لفظوں پہ دم سادھے رہ گئی تھی پھر اسنے کچھ دیر بعد جب وہ چلا گیا تو دوبارہ لیٹ
 گئی تھی اور اسکی تمام باتوں کو ایک بار پھر سوچنے لگی تھی۔۔۔

وہ اپنی میٹنگ سے فارغ ہو کر سیدھا ہیر کے گھر آ گیا تھا اور اب ہیر کے سامنے بیٹھا سے
 ہی دیکھ کر رہا تھا جب کہ ہیر خاموش سی تھی۔۔۔

"صرف ایک دن میں تم نے یہ حالت کر لی ہے۔۔۔

سوچو ابھی میں کہیں اور چلا جاؤں تو تمہیں نا جانے کیا ہو جائے گا"

اسکے سامنے بیٹھا وہ اسکا ہاتھ تھامے محبت سے چور لہجے میں بولا تھا۔۔۔ اسکا زرد پیلا

چہرہ دیکھ کر وہ اندر ہی اندر ندامت میں گھرا جا رہا تھا کیوں وہ کل اتنا مصروف رہا

کہ۔۔۔ اسے اسکی خبر بھی نا ہوئی۔۔۔!!

"مجھے کچھ نہیں۔۔۔۔۔ ہوا دل"

میں ٹھیک ہوں"

وہ۔ اس سے اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی بے دلی سے وہ ہی اپنا ہاتھ اپنے کمبل کے اندر کر کے کمبل کو منہ تک لیتی رخ موڑ گئی تھی۔۔۔۔۔ لہجے میں خفگی اور دھیمہ پن تھا۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہو تو میری طرف دیکھو نا ہیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا تمہیں اس طرح دیکھ کر! بتاؤ کیا ہوا میری ہیر کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیوں اتنی ڈل لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ تمہیں پتہ ہے نا تمہارے چہرے پہ جب تک مسکراہٹ نا دیکھ لوں تو میرے دل کو بھی سکون نہیں ملتا۔۔۔۔۔ چین نہیں آتا،"

"کیوں تم مجھے ٹینشن دے رہی ہو"

وہ اسکا چہرے تک کمبل لینا پھر اپنے دونوں ہاتھ کمبل کے اندر چھپانا اسکا۔ پتہ اسرخ اور زرد چہرہ۔ سوجی آنکھیں نیلے ہونٹ اور اس پر اسکی بے رخی۔۔۔۔۔!! وہ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

"آئے ایم۔ فائن۔۔۔۔۔ دل۔۔۔۔۔"

میری دنیا تم ہو۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر شدت سے بولا تھا۔۔

"میرا انتظار بھی تم ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"

سب کچھ تم ہو۔۔۔

اسے نا جانے کیا ہوا تھا اسکے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لے جا کر اس نے اپنے ٹھنڈے

لب اسکے گرم ماتھے پہ رکھے تھے ہیر کی آنکھیں خود بخود اسکے نزدیک آنے سے بند

ہو گی تھیں۔۔۔!!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسی طرح وہ سر جوڑے اسکے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور اسکی بند آنکھوں کو دیکھ کر مسکرایا

تھا لیکن دروازہ ناک ہونے پر وہ ایک بار پھر اپنے ہونٹ اسکے ماتھے پہ رکھ کر دور ہو گیا

تھا اور کرسی پہ جا بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔ جبکہ ہیر کا چہرہ کچھ بخار کی شدت سے اور کچھ اسکی

قربت سے سرخ انگارہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسنے دو دفعہ اسے چھوا تھا اور اسنے کوئی

رد عمل واضح نہیں کیا تھا بلکہ اسکی قربتیں تو اسے سکون دے گئیں تھیں وہ اپنی نظریں

جھکا گی تھی جبکہ ولدان کی بدلی بدلی نظریں اسکے سرخ چہرے اور پھر اسکے کپکپاتے

سر اپے پہ اٹک کے رہ گئی تھیں ابھی وہ دونوں ان خوبصورت لمحوں میں ہی قید رہتے
جب ڈاکٹر انکے روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔

یہ انکا فیملی ڈاکٹر تھا جسے ولدان بھی کافی اچھے سے جانتا تھا تب ہی کریم۔ صاحب نے
اسے روم میں بھیج دیا تھا۔۔۔۔

"اسلام و علیکم۔"

ولدان نے آگے بڑھ کر اسکو سلام کر کے ہاتھ اس سے ملا یا تھا۔

"کیا ہوا ہیر۔۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر زین اسے جواب دے کر ہیر کی جانب بڑھ گئے تھے اور اسکے سامنے بیڈ پہ بیٹھنے ہی
لگے تھے جب ولدان نے بیڈ کے سامنے چمڑ رکھ کر اسے وہاں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اور
پھر خود چل کر ہیر کے ساتھ بیڈ پہ بیٹھ گیا تھا کہ پہلے ولدان تھا اور پھر اسکے بالکل برابر
میں ہیر تھی ولدان نے اپنا ایک ہاتھ ہیر کے گرد رکھ کر اسے گھیرے میں لے لیا
تھا۔۔۔ ہیر نے اسکا ہاتھ دیکھ کر اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اسکی پشت
سے لگا بیٹھا ہی رہا تھا۔۔۔!!

"بخار تو ٹھیک ہو جائے گا مگر کمزوری بھی ہے اور زہنی دباؤ کم کر ورنہ طبیعت زیادہ بگڑ سکتی ہے"

"میں ڈرپ لگا دیتا ہوں شام تک صحیح ہو جاوگی"

وہ مسکرا کر بیگ میں سے ڈرپ نکال کے بولے تھے اور اب ہیر کا ہاتھ تھامنے کی کوشش میں تھے تاکہ نڈل لگا سکیں۔۔۔

"آپ ڈرپ کی پازیشن چیک کریں یہ نڈل میں پاس کرونگا"

ولدان نے جب دیکھا کہ ڈاکٹر ہیر کے ہاتھ کو لینا چاہ رہے تھے وہ ایک دم ہیر کا ہاتھ تھام کر بولا تھا جب کہ ڈاکٹر کندھے اچکا کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ ولدان نے بہت ہی نرمی اور آہستگی سے اسکی نس میں پاس آوٹ کی تھی۔۔۔۔۔ ان!

"درد تو نہیں ہوا"

نڈل لگانے کے بعد اس نے وہی ہاتھ تھام کر بولا تھا جب کہ ہیر اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا گئی تھی۔۔۔۔۔

"ٹھینک یو ڈاکٹر زین"

جب ڈرپ لگ گی اور تمام کام ہو گئے تو وہ ڈاکٹر کو سی آف کرنے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ
 ہیرا اسکی پشت گھورتی رہ گی تھی۔۔۔ اسکی نظریں تو آج کچھ اور ہی کہہ رہی تھیں جب
 کہ اسکا برتاو بھی الگ تھا۔۔۔ اور پھر اسکی کس۔۔۔۔۔ ہیرا گھبرا گی تھی اور بیڈ کراون
 سے ٹیک لگا کے بیٹھ گی تھی۔۔۔

"کس چیز کا زہنی دباؤ ہیرا۔۔۔۔۔"

کیا ٹینشن لے رہی ہو تم"

وہ کچھ منٹ بعد جو س کا گلاس لے کر اسکے بیڈ روم میں داخل ہوا تھا اور دوڑا کڈ کر گیا
 تھا ہیرا نے اسکی بات تو کم ہی سنی ہو گی لیکن اسکا دوڑا کڈ کرنا سے پتہ نہیں کیوں عجیب
 سا لگا تھا جبکہ ایسا کئی بار ہو گیا تھا کہ وہ دونوں اکیلے اسی طرح بیٹھ کے گھنٹے باتیں کیا
 کرتے تھے۔۔۔

"ک۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔"

اسنے جب ہیرا کا بازو ہلایا تو وہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔!!

"ایسی کونسی ٹینشن تم لے رہی ہو کہ تمہاری طبیعت خراب ہو گی وہ بھی اس قدر۔"

وہ جو س کا گلاس اسے تھماتے ہوئے تشویش زدہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔!

"ک۔۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔۔"

وہ جو س کا گلاس ہونٹوں سے لگاتی ہوئی نظریں جھکا کے بولی تھی ولدان کو اسکا نظریں
چرانا اور پھر اٹک اٹک کے بولنا برا لگا تھا وہ کیسے اس سے جھوٹ بول سکتی ہے۔۔۔

"کچھ تو۔۔۔ مجھے تو تمہاری طبیعت کسی اور وجہ سے خراب لگ رہی ہے"

وہ اب زرا نارمل انداز کر کے چہرے پہ مسکراہٹ سجائے اپنا ہاتھ اسکے گرم گاک پہ
رکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔ ہیر نے گلاس ہونٹوں سے ہٹایا تھا اور اسے دیکھا تھا جو اسے ہی
دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔۔۔ اسکی نظروں میں نا جانے کیا تھا کہ ہیر نظریں پھیر گی تھی

۔۔۔

"کس وجہ سے"

وہ گھبرا کے بولی تھی اور اسکا ہاتھ اپنے چہرے پہ سے ہٹانے کی کوشش کی تھی لیکن
ولدان نے اپنا ہاتھ اب اسکی بالوں میں پھنسا یا تھا اور اسکا چہرہ اپنے چہرے کے نزدیک
کیا تھا۔۔۔

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ میری ہیر مجھ سے کچھ چھپا رہی ہے۔۔۔ مجھ سے جھوٹ بول رہی ہے"

وہ بولنے کے ساتھ ساتھ اسکے چہرے کے ایک ایک زاویے پہ غور و فکر کر رہا تھا جبکہ ہیر کو ناجانے آج اپنی شدت سے کیا سمجھانا چاہتا تھا کہ ایک بار پھر اسے قریب کر لیا تھا۔۔۔! وہ جھٹکے سے جب اسکے قریب آئی تھی تو اسکے سارے بال کمر پہ جا چکے تھے جبکہ ولدان کی نظریں اسکے چہرے سے ہوتی ہوئیں اسکی صراحی دار شفاف گردن پہ گئیں تھیں جو ابھر کے اسکے سامنے آئی تھی۔۔۔ شرٹ کا گلا گہرہ ہونے کے باوجود اسکی نظریں بھٹکتی ہوئی سفید کالر بوز اور کندھے پہ اٹک گئیں تھیں جہاں بلیو کلر کا نیل دیکھ کر وہ چونکا تھا اور بے ساختہ ہی اسنے اپنا دوسرا ہاتھ اسکے کندھے پہ پڑے نیل پہ پھیرا تھا کہ ہیر کراہ گئی تھی۔۔۔ اسکے ہاتھ کا لمس کندھے پہ پا کر وہ گھبرانے کے ساتھ ساتھ کپکپانے لگی تھی۔۔۔۔۔

ولدان نے ایک نظر اب ہیر کے چہرے کو دیکھا تھا جہاں ایک درد تھا وہ لب بھینچ کے رہ گیا تھا اور اپنے دوسرے ہاتھ سے اسکی شرٹ کندھے سے زرا نیچے کرنے کی مزید کوشش کی تھی کہ ہیر نے ہوش میں آکر اپنا سر زور زور سے نفی میں ہلایا تھا اور اسکا

ہاتھ کندھے سے ہٹایا تھا اور پھر اپنی شرٹ دونوں کندھوں سے برابر کی
تھی۔۔۔۔۔ ان!

"ک۔۔ کیا ک۔۔ کر رہے ہو۔۔۔۔۔"

وہ گھبرانے کے ساتھ ساتھ خوف سے بولی تھی۔۔۔۔۔ اسکی آواز میں
کپکپاہٹ تھی ڈرتھا۔۔۔!!

ولدان نے بھی پھر کوشش ناکی تھی کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا اسکی پریشانی۔۔۔۔۔ پتہ
نہیں کیوں وہ اسکے اس قدر قریب اور پھر اسکے شولڈر تک چلا گیا تھا ایک لمحے کو تو وہ
خود بھی شرمندہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔!!

"جھوٹ بولنے کی سزا تمہیں ملے گی ہیر۔۔۔۔۔!! کچھ نہیں ہوا ہے ٹھیک ہے اگر
یہ جھوٹ ہوا تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔"

وہ غصے سے بیڈ سے اٹھا تھا اور شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے جیسے وارن کیا
تھا۔۔۔۔۔!! ہیر اسکا جنونی انداز دیکھ کر مزید خوفزدہ ہو گئی تھی
۔۔۔۔۔ اور کچھ بولنے ہی لگی تھی جب ولدان نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے

انکار کر دیا تھا۔۔۔

"ملتا ہوں رات میں"

وہ جملہ کہہ کر تیزی سے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا تھا اور وہ اسکی پشت دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔

وہ تقریباً پارک کا ایک چکر مکمل کر چکی تھی اور اسکا سانس پھولنے لگا تھا اس نے جھک کر اپنے دونوں ہاتھ اپنے گٹھنے پہ رکھے تھے اور لمبی سانس لی تھی جلدی جلدی میں وہ پانی کی بوتل بھی ساتھ لانا بھول گئی تھی۔۔۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں بھی جاگنگ ڈریس میں فل کٹ شٹ میں فریش سہ اسکی جانب دوڑتا چلا آ رہا تھا

اسے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا۔۔۔ یہ پارک ان کی سوسائٹی میں واکنگ ڈسٹینس پہ ہی تھا جہاں سوسائٹی کے کافی لوگ ورزش کے لئے آتے تھے۔۔۔

وہاں کو خود کی جانب بڑھتا دیکھ کر ایک نرم مسکراہٹ نے اسکے چہرے کا احاطہ کیا تھا۔۔۔

"گڈ مارنگ"۔۔۔۔

اسکے قریب آتے ہی شاہتاج نے مسکراہٹ سے کہا تھا۔۔

"تمہاری ہی گڈ ڈڈ ڈڈ۔۔ مارنگ ہوگی۔۔۔ میری مارنگ تو ایک چڑیل دیکھ کر بہت

ڈراونی ہوگئی ہے"

اس نے بلکل سڑے ہوئے لہجے میں کہا تھا اور لفظ گڈ پہ زور دیا تھا۔۔

"اووو۔۔ تو پھر نہیں آتے نہ۔۔ تم یہاں کیوں آئے۔۔۔ ہاں چڑیل سے ڈر لگ رہا

ہوگا تو یہاں آگئے کہیں کوئی ڈریکولہ اسکا شکار نہ بن جاتا نہ"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے بھی اسے کے انداز میں کہا۔۔۔

"ہو گیا"۔۔۔۔ وہاں نے دانت پیسے تھے۔۔۔

اس نے اپنا سر ہاں میں ہلایا تھا جس سے اسکی پونی آگے پیچھے جھولنے لگی تھی وہ خود کو

ہنسنے سے روک رہی تھی۔۔

"تو پھر جاگنگ اسٹارٹ کریں"۔۔۔۔ اس نے چڑتے کہا تھا صبح صبح ہی اسکا موڈ سخت

خراب ہو گیا تھا اسے میٹھی نیند سے جگا دیا گیا تھا وہ بھی کتنے شاندار انداز میں۔۔

"یس۔۔۔"

"The one turn Has Completed & now i hv to
more Turns "5Complete

شاہ تاج نے کہتے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

اس نے چونک کر پہلے پورے پارک میں نظر دوڑائیں اس پارک کے گول ڈیزائن کی
طرح اسکا سر بھی گول گھومنے لگا تھا۔۔

turns ?"5"Have you losted..???

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے شاہ تاج کا دماغ سن لگا تھا تب ہی چیخا تھا۔۔

"جی پانچ چکر۔۔۔ ویسے میں نے بہت دنوں سے جاکنگ نہیں کیں میری فٹنس
خراب ہو رہی ہے اور میں نے کہہ دیا ہے تم بھی میرے ساتھ پانچ راؤنڈ پورے کرو
گے"

اس نے حتمی انداز میں کہا تھا۔۔۔

"اور تمہیں یہ کس نے کہا کہ میں پانچ چکر پورے کرونگا اینڈ لسن میڈم آئی ایم آلریڈی

فٹ اینڈ ہینڈ سم۔۔ آئی ڈونٹ نیڈ آف دز"

وہاج کے سر پہ لگی پیروں پہ بجھی تھی۔۔

"ہاں وہ تو نظر آرہا ہے تم کتنے فٹ ہو۔۔ تمہارا فٹنس سے زیادہ ویسے بھی اسٹائل پہ

فوکس ہے"

اس نے وہاج کے فل کٹ شٹ میں آنے پہ چوٹ کی تھی اسکے دیر سے آنے کی وجہ اسکا

تیار ہونا تھا اسے ویسے بھی فٹنس کی ضرورت نہیں تھی وہ کم ہی ایکسرسائز کرتا تھا کجا کہ

پانچ چکر اس اتنے بڑے پارک کے لگانا وہ تپ ہی گیا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ تو مجھے بھی نظر آرہا ہے فٹنس کی کتنی نیڈ ہے مس ایکسرسائزوں کو۔۔ ایک چکر

میں یہ حال ہے پانچ کے بعد نظر ہی نہیں آنا ہے تمہیں"

اس نے کہتے ایک نظر اسے دیکھا ہاف سیلیوز کی ٹی شرٹ میں ڈھیلا ٹراؤزر، جو گرز پہنے

بالوں کی ٹیل پونی بنائے وہ ٹین اتنچ پیچی لگ رہی تھی اسکے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں

تھیں

اس نے دور سے اسے گٹھنے پہ ہاتھ رکھے دیکھ لیا تھا جیسی کہا تھا۔۔

"او تو یو آر چیلنجنگ می"۔۔۔۔ اس نے ٹشو پیپر سے اپنا ماتھے کا پسینہ خشک کیا تھا

--

"اب جو تم سمجھو"۔۔۔۔ اس نے کہتے اپنے شانے اچکائے تھے

"آل رائٹ۔۔ دین اسٹارٹ ہووول کمپلیٹ دی فائف ٹرنز۔۔۔"

اس نے ایک عزم سے کہا تھا

ان دونوں نے ساتھ ہی ہائی فائے کے ساتھ بھاگنا شروع کیا تھا

وہ دونوں ساتھ ساتھ بھاگ رہے تھے دونوں ہی بہت ٹائم بعد جاکنگ کر رہے تھے تو

انکی رفتار کچھ مدہم تھی

"ویسے میں سوچ رہی ہوں یو گا کلاسس جو ائن کر لوں اٹس نائس فار ہیلتھ۔۔ واٹ ڈو یو

سے وہاں۔۔۔؟؟"

اس نے اپنے اور اسکے درمیان خاموشی کو توڑا تھا

"اوو۔۔۔ اسٹے اوے می فرام آل دیز ٹائپ آف سپر سٹیشنز"

(stay away me From all these Type of

Superstitions)

اس نے اپنا سر جھٹکا تھا۔۔

اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ وہ بڑبڑایا تھا۔۔

"اوکے۔۔۔" as your wish

اب وہ دونوں ادھر ادھر کی باتیں بھی کرنے لگے تھے

"آجکل تم گھر پہ نظر آرہے ہو آئی مین کہ ہر ویکنڈ پہ وہ کون ہے تمہارا دوست ہاں ماہر اسکے ساتھ آؤٹنگ ہوتی ہے نہ"

اسے اچانک یاد آیا تو اس نے پوچھا تھا کل جب اس نے وہاں کو کال کری تو وہ گھر پہ تھا
لاسٹ ویکنڈ پہ بھی ورنہ وہ ہوتا نہیں تھا

اسکا انداز سرسری سہ تھا۔۔

لیکن وہ ماہر کے نام پہ چونک گیا تھا وہ ماہر کا نام چیپٹر کلوز کر چکا تھا

"وی آر ناٹ فرینڈز ناو"۔۔۔ (we are not Friends now)

اس نے سنجیدہ لہجے میں اپنی بات مکمل کری تھی ساتھ ہی اسپید بھی تیز کر لی تھی

"واٹ ڈو یو مین بائے ڈیٹ"

اس نے اپنی رفتار بڑھائی تھی وہ شدید حیرت زدہ تھی

"شاہتاج میں نے کوئی فارسی یا چائینیز میں نہیں کہا جو تمہیں سمجھ نہیں آیا"

اسکا لہجہ اب تھوڑا تیز تھا

وہ اسکی شکل دیکھنے لگی تھی جو کہ کافی سنجیدہ ہو گئی تھی اسے کوئی سیریس معاملہ لگا تھا
ورنہ وہ تو جانتی تھی کہ اسکی ماہر کے ساتھ کافی اچھی دوستی ہے

"وہاں کیا ہوا ہے۔۔۔ از ایوری تھنگ آرائٹ۔۔۔ دوستی اس طرح ختم نہیں ہوتی"

اس نے نرم لہجے میں کہا تھا وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ کوئی غلط فہمی ہوگی ہوگی

اس نے ایک لمبی سانس لی تھی کیونکہ وہ ایسے چپ نہیں رہنے والی تھی جب تک وہ
اصل بات نہ جان لے اسکا دماغ کھاتی رہتی اس لئے اس نے اسے بتانا بہتر سمجھا ویسے

بھی وہ جو سمجھ رہی تھی ایسا تو کچھ نہیں تھا

"میں نے ایک ہی دوست بنایا تھا ماہر کو ایونی کے شروع سے ہی اسکے ساتھ تھا میں

-- اور یونو میں نے کسی اور کے ساتھ دوستی نہیں کری کیونکہ میں اسکے مقابل کسی کو

کھڑا نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اس لائق ہی نہیں تھا

وہ کبھی ایک اچھا دوست نہیں بن سکتا جو اپنا مفاد کی خاطر جینا چاہتے ہو یا جنہیں بس اپنا

آپ اہم لگتا ہو اپنی ذات بس۔۔۔ وہ کوئی دوستی جیسا انمول رشتہ کیا نبھائیں گیں

-- خیر یہ سب تو الگ بات ہے وہ ایک گھٹیا سوچ کا مالک ہے اور ایسے انسان سے دور

رہنا ہی بہتر ہے مجھے افسوس ہے کہ میں اسے سمجھ نہیں پایا کافی وقت گزرنے کے بعد

مجھے احساس ہو ابٹ ہو تو سہی۔۔ تو اب میں نے اپنے راستے اس سے جدا کر لئے ہیں "

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Urdu | English

اس کا لہجہ کافی افسوس بھرا تھا

وہ بھی شاکڈ ہو گئی تھی اس کی کنفیوزن اب بھی دور نہیں ہوئی تھی کہ آخر کیا کیا تھا اس

نے۔۔ اگر کچھ غلط کیا تھا تو وہ ایک سچا دوست بن کر اسے سمجھاتا اسے صحیح راستے پہ

لانے کی کوشش کرتا ان اب الجھن کو سلجھانے کے لئے اس نے سوال کر ڈالا

"ایسا کیا ہوا تھا جو تم اس حد تک بدگمان ہو کیا تم نے اسے سمجھایا نہیں اسکی سوچ کو ایک

نیاراستہ نہیں دیکھایا"

وہ اب بھی بھاگ رہی تھی

اسکے سوال پہ اس نے اسے اب بتا دیا الف سے لے تک کہ کس طرح ماہر نے ہیر کے ساتھ فری ہونے کی کوشش کری اسکے سمجھانے پہ بھی وہ نہ سمجھا بلکہ اسے ہی دھمکیاں دینا لگ گیا

"واٹ وہ اس حد تک گر سکتا ہے کسی کو مولیسٹ کرنے کی کوشش کری "

اس پہ حیرت کے پہاڑ ٹوٹے تھے یہ سب باتیں سن کر اسکی رفتار خود بخود ہی دھیمی پڑ گئی تھی اس نے ایک دم اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہیر۔۔۔۔ کیسی ہے وہ کتنی ڈسٹریکٹ ہو گئی ہو گی وہ"

جب وہ سنبھل گئی تھی تو اس نے سوال کیا تھا

"ٹھیک ہو گی وہ۔۔۔ اب سب کچھ ٹھیک ہے میں نے ماہر کو سخت الفاظوں میں وارن کیا ہے اسکی عقل ٹھکانے لگانے کے کوشش کری ہے امید ہے اب وہ دوبارہ ایسا کچھ کرنے کی کوشش نہیں کرے گا تم پریشان نہ ہو"

اس نے شاہ تاج کا سا کڈ چہرہ دیکھ کر کہا تھا

تو اس نے اپنا سر ہلایا تھا

"یونو ہیر ایک بہت اچھی لڑکی ہے صاف دل کی سوئیٹ گرل۔۔۔ وہ مضبوط ہے مجھے امید ہے وہ خود کو جلد سنبھال لے گی اور ان سب سے موو آن کر لی گی بس تھوڑا وقت گزر جائے"

اس نے اسکو خاموش دیکھ کر خود ہی بولنا شروع کیا تھا وہ اسکا مائینڈ ڈائورڈ کرنا چاہتا تھا وہاں ج کی آواز پہ اس نے اپنا سر گھما کر اسے دیکھا تھا ہیر کے لئے تقریباً ہر جملے میں تعریف تھی اسکے ہونٹ مسکرا رہے تھے وہ الجھ گئی تھی ایک بار پھر

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو تم نے ہیر کے لئے صرف اس سے دوستی توڑی آئی مین جو اس نے ہیر کے ساتھ کیا"

اس نے کچھ سوچ کر یہ سوال کیا تھا

"ہاں بلکل میں نے اس کے اس غلیظ حرکت کی وجہ سے ہی دوستی ختم کر لی ہے جبکہ وہ اس پہ نادام بھی نہیں لے یہ کوئی چھوٹی وجہ تو نہیں ہے نہ"

اس نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا اب وہ دونوں نارمل رفتار سے جاگنگ کر رہے تھے

"ہیر تمہارے لئے اتنی اہم ہے "؟؟؟؟"۔۔۔ اس نے ایک اور سولاد اغا تھا

"کیا مطلب"۔۔۔ اسے اسکی بات بالکل سمجھ نہیں آئی تھی

"میرا مطلب ہے کہ اگر ہیر کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی آئی مین کہ وہ کسی اور کے ساتھ

یہ سب کرتا تو جب بھی تم اس سے دوستی ختم کر دیتے"

اس نے اپنا مطلب سمجھایا تھا وہ اس کے چہرے پہ کچھ کھوجنا چاہ رہی تھی

"کیا ہو گیا ہے تمہیں کس طرح کی بات کر رہی ہوں بات ہیر یا کسی لڑکی کی نہیں ہے

اس انتہائی اخلاق سے گرمی ہوئی حرکت کی ہے جو اس نے کری ہے سب سے بڑھ کر

اسے ندامت نہیں بلکہ فخر ہے اپنے کئے پہ مجھے افسوس ہے ہیر جیسی پیاری اور معصوم

لڑکی اس کا عتاب کا نشانہ بنی وہ میری جو نئیر ہے انسانیت بھی کوئی چیز ہوتی ہے"

اس نے اپنی طرف سے پوری کوشش کری تھی سمجھانے کی اور اپنے قدموں کو تیز کیا

تھا

ہمممممم۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ وہ سوچ میں پڑ گئی تھی ہیر اسے کھٹک رہی تھی

" I Gave Up "...

اس نے چیخ کر کہا تو وہ ہوش میں آئی تھی اور اسکی سوچوں کا تسلسل بھی ٹوٹا تھا
اس نے نا سمجھ آنے والے انداز میں اسکی طرف دیکھا تھا جو اس سے کچھ قدم دور کھڑا
ہوا تھا

وہ ہانپ رہا تھا

"اب بس میں مزید نہیں بھاگ سکتا تین چکر ہو گئے ہیں اٹس انف"

اس نے ہمت ہارتے ہوئے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جو خود بھی اسکی طرح ہی
ہانپ رہی تھی

"آئی آلسو"۔۔۔۔۔ اس نے بھی اسکی بات کی تائید کری تھی دونوں نے ایک

دوسرے کو دیکھا اور پھر ہنستے چلے گئے تھے

وہاں نے پانی پی کر اسکی جانب بوتل پھینکی تھی تو اس نے فوراً کیچ کیا تھا اور پھر اس نے

پانی بھی پیا تھا

"آج کے لئے اتنا ایڈ ویسٹینجر کافی ہے نہ"۔۔۔۔۔ اس نے اپنے بال سیٹ کرتے ہوئے کہا

تھا

"ہاں بلکل۔۔۔۔" اس نے کہتے ہوئے اسکے سنورے ہوئے بال دوبارہ بگاڑ دیئے

تھے

"شاہ تاج۔۔۔۔" اس نے آنکھیں دکھاتے اسکا نام لیا تھا اور پھر اپنے بال سیٹ

کیئے تھے۔۔۔۔

"ناولیٹس گو

وہاج نے کہا تو شاہ تاج نے بھی واپسی کی راہ لی تھی۔۔۔

ڈرائونگ سیٹ پہ بیٹھا وہ اسٹیرنگ پہ ہاتھ جمائے سوچوں میں مگن تھا۔۔۔ آج اسنے جو
پیش قدمی کی تھی اگر ہیر ہوش میں ہوتی تو یقیناً اسے کتنے برے لفظ اور اپنے مکے اس
پہ برس اچکی ہوتی یہاں تک کے دو سے تین دن تک ناراضگی برقرار رکھتی کیونکہ۔ آج
اسنے دوستی سے کچھ نہیں بہت آگے جا کر اسے چھوا تھا۔۔۔!! اس سے اظہار کیا
تھا۔۔۔ لیکن۔ وہ اپنے ہوش میں کب تھی۔۔ پہلے تو ولدان کو محسوس ہوا تھا کہ واقعی
اسکی طبیعت خراب ہے تب ہی چپ چپ ہے لیکن جب اسے اسنے کس کی توتب وہ کچھ

نابولی بلکہ نظریں جھکا گئی جبکہ اسکی ہیر ایسی نہیں تھی اور پھر جب وہ اسکے مزید قریب
 گیا اور پھر جب اسکے کندھے سے شرٹ نیچے کی اور وہ بلیو نیل۔ اسکی سرخ چہرہ خوف
 زدہ آنکھیں لہجے اور جسم میں کپکپاہٹ۔۔۔۔۔ اسے بہت کچھ سوچنے پہ مجبور کر گیا
 تھا۔۔۔! اسے لگ رہا تھا کہ ہیر کچھ بہت بڑا اس سے چھپا رہی ہے لیکن کیا۔۔۔ اسکی
 آنکھوں میں ایک خوف تھا ڈر تھا۔۔۔ اور یہ ڈر اسے ایک بار پہلے بھی اسنے ہیر کی
 آنکھوں میں محسوس کیا تھا تب جب فارم۔ ہاوس والا۔ واقعہ ہوا تھا۔۔۔ کل وہ یونی
 نہیں جاسکا تھا کیا یونی میں پھر کچھ ہوا تھا کیونکہ کل سے ہی ہیر سے اسکی بات نہیں ہوئی
 تھی۔۔۔! کیا۔ پھر اسے کسی نے حراس کیا تھا مگر کس نے اسکی تو کسی سے دشمنی کیا
 دوستی تک نا تھی۔۔۔ بہت کچھ سوچنے کے بعد اسکے زہن میں ماہر۔ کا نام اجاگر ہوا
 تھا۔۔۔!! اسکی ماتھے پہ نسیں سجنے لگی تھیں۔۔۔ اور ہاتھوں کی گرفت اسٹیرنگ پہ
 سخت ہوئی تھی۔۔۔ لمحے بعد اسنے گاڑی اسٹارٹ کی تھی اور زن سے دوڑادی
 تھی۔۔۔ اب اسکی راہ یونیورسٹی تھی۔۔۔

با۔۔۔ با۔۔۔ ول۔۔۔ ولدان۔۔۔"

کریم۔ صاحب ولدان کے جانے کے کچھ دیر بعد اپنا لیپ ٹاپ اور کچھ فائلز اٹھا کر ہیر کے بیڈ روم میں ہی لے آئے تھے آج انہوں نے آفس سے آف لے لیا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ ٹیبل پہ لیپ ٹاپ رکھ کے سیدھے ہوئے تھے ہیر کی آواز پہ پریشان ہوئے تھے۔۔

"کیا ہوا ولدان کو۔۔۔۔"

وہ تیزی سے اسکی جانب آئے تھے۔۔ وہ ڈرتے ہوئے خوف سے بولی تھی۔۔!!

"وہ۔۔ وہ ب۔۔ بہت غصے میں گیا۔۔ ہے۔۔۔۔ اسے ک۔۔ کال کریں"

وہ بامشکل سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتی انکی جانب بڑھاتی ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولی تھی۔۔۔

"لیکن کیوں۔۔ کہاں گیا ہے وہ۔۔ ابھی تو یہیں تھا۔۔۔۔۔"

وہ اصل معنوں میں فکر مند ہو گئے تھے ایک تو ہیر بیمار تھی اور پھر ولدان۔۔!

"پ۔۔ پتہ نہیں اسے کال کریں آپ بس۔۔۔۔ یہاں بلائیں"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔ بدلے میں کریم صاحب نے اس سے فون لے کر کھولا

تھا اور ولدان کو کال کرنے لگے تھے۔۔۔

"کیا ہوا ہے ہیر۔۔۔ تم مجھے کچھ بتاتی کیوں نہیں ہو"

کریم صاحب نے جب ایک بار دوبار کال کر لی اور کوئی جواب موصول نہ ہوا تو وہ اب زرا غصے سے بولے تھے۔۔۔ یہ پہلی دفعہ تھا کہ وہ سختی سے پیش آئے تھے۔۔۔

"ک۔۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔۔ بس آپ اسے بلائیں۔۔۔"

اب باقاعدہ وہ رونے لگی تھی نا جانے آگے کیا انجام ہوتا۔۔۔ اور اسکے ساتھ مزید کیا ہوتا۔۔۔ اصل لفظوں میں اسے ولدان کی جنونیت سے ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔!! اور جس طرح وہ اسے دھمکی دے کر گیا تھا اس سے مزید وہ خوف زدہ ہو گئی تھی۔

"کیا کال کروں نہیں اٹھا رہا۔۔۔ تم بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔۔۔ لڑائی ہوئی ہے کیا پھر سے تم دونوں کی"

وہ اسکے پاس بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولے تھے۔۔۔۔۔ ہیر خاموشی سے انکے کندھے پہ سر رکھ کے آنسو بہانے لگی تھی۔۔۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے بابا بس"

آفس میں بیٹھا وہ مستقل ثانیہ بیگم کی باتوں کو سوچ رہا تھا وہ کتنا سچ کہہ رہی تھیں۔۔ انکی ایک ایک بات میں سچائی تھی۔۔ شادی کی رات سے لے کر اب تک اس نے اس سے کچھ نامانگاتھا یہاں تک کے لڑکی کی پہلی چاہ منہ دکھائی ہوتی ہے لیکن وہ اپنی انامیں اس قدر گم تھا کہ وہ اس کے لیے کچھ کر ہی ناسکا بلکہ الٹا سے دو تھپڑ تھپڑ میں دیے تھے اور تو اور آج تک اس نے کوئی معافی تلافی تک ناکئی تھی۔۔ کتنا گھٹیا شخص تھا وہ۔۔ آج اسے خود سے نفرت ہو رہی تھی۔۔۔ اس کا دل کتنا اسنے دکھایا تھا۔۔۔ جبکہ وہ ہر طرح سے اسکی دلجوئی کرنے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔

ٹیبل پہ رکھے بال پین کو اٹھا کر اسنے دو تین فائل کو باری باری کھول کر سائن کیے تھے اور پین واپس رکھ کر کرسی سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ کرسی کی پشت سے لٹکا ہوا کوٹ اٹھایا تھا اور موبائل لے کر آفس کو لاکڈ کر کے نکل گیا تھا۔۔۔

اسکا ارادہ مال جانے کا تھا۔۔۔۔ آدھے گھنٹے کا سفر طے کر کے وہ شہر کے بہترین مال میں پہنچا تھا۔۔۔ دھوپ کی وجہ سے اسنے بلیک سن گلاس اپنی بھوری آنکھوں پہ لگایا تھا اور داخلی دروازے سے اندر چلا گیا تھا۔۔۔

سب سے پہلے وہ ایک جیولری شاپ میں گیا تھا اور پھر وہاں سے اسنے نا جانے کتنے ڈیزائن چیک کرنے کے بعد ایک نازک سی چین سمجھ آئی تھی جس میں ایک ڈائمنڈ کا موتی لٹک رہا تھا چین دیکھ کر اسکو مرینہ کی سفید گردن زہن میں آئی تھی جو ہما وقت کسی بھی آرائش سے پاک۔ ہوتی تھی شاید اسے کوئی جیولری نہیں پسند تھی۔۔۔۔۔ لیکن بالاج نے پھر بھی چین کے ساتھ پانچ ڈائمنڈ رنگ لی تھیں جو بالکل سادہ تھی۔۔۔ اسکی مخروطی انگلیوں میں یقیناً بہت جچنے والی تھیں۔

جیولری شاپ سے نکل کر وہ ایک لیڈیز کا سٹیٹک پہ چلا گیا تھا۔۔۔ اسے یاد آیا۔ تھا وہ اکثر بالاج کی پرفیومز کلیکشن چیک کرتی تھی تب ہی آج اس نے بہترین قسم کے چار سے پانچ لیڈیز پرفیومز لیے تھے اور چند اسکی ضرورت کی دوسری چیزیں لے کر وہاں سے نکلا تھا۔۔۔

اب اسکا ارادہ بے بی شاپ پہ جانے کا تھا۔۔۔ وہاں سے پریشے کے لیے ڈھیڑ ساری چیزیں لے کر جن میں ٹوائز، ڈریسز، وغیرہ تھے۔۔۔ مرینہ کے لیے بھی وہ چند کپڑے اور ایک دو اسکی ضروریات کی چیزیں لے کر شاپنگ مال سے نکل کر گھر کا رخ کیا تھا۔۔۔

یونیورسٹی کے پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ڈیزائننگ کے ڈیپارٹ میں داخل ہوا تھا جو نررز سیکشن چھوڑ کر وہ فائنل ائر کے سیکشن کی طرف بڑھ گیا تھا اب تک تو وہ اچھے سے جان گیا تھا کہ کون سی کلاس کس کی ہے۔۔۔۔ اس لیے سیدھا وہ فائنل ائر کی کلاس میں داخل ہوا تھا شکر یہ تھا کوئی کلاس نہیں چل رہی تھی ورنہ وہ کسی ٹیچر کا بھی لحاظ شاید ہی کرتا۔ ڈانس کے قریب کھڑے ہو کر اس نے پوری کلاس میں نظر دوڑائی تھی اسے ماہر کہیں دکھائی نہیں دیا تھا جبکہ ایک چہرہ بیٹھے وہاں پپ جیسے ہی نظر پڑی تھی وہ بڑے ہی احتیاط اور نرمی سے ڈانس پہ لگے مانگ کی طرف گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"Wahaj! Come outside from the class,
waiting"

وہ جتنی شدت سے آیا تھا اتنی ہی نرمی سے وہ مانگ میں کہہ کر کلاس سے باہر نکل گیا تھا۔۔

وہاں جو کچھ دیر پہلے یونی میں انٹر ہو کر کلاس میں بیٹھا تھا ولدان کو سامنے دیکھ کر ایک سایہ اسکے چہرے پہ آکر گزرا تھا۔ کیونکہ ولدان کی آنکھوں میں ایک پیغام تھا جو

مسکراہٹ کیساتھ ولدان نے اسے دیا تھا۔۔۔ ویسے ہی شاہ تاج نے اسے صبح جاگنگ پہ
تھکا دیا تھا اور اب یہ۔۔۔ اسکو دیکھ کر وہاں کے آس پاس خطرے کی گھنٹی بجی تھی۔۔۔
بہر حال وہ کرسی سے اٹھا تھا اور چپ چاپ کلاس سے باہر نکل گیا تھا ابھی وہ جیسے ہی
کلاس سے باہر آیا تھا۔۔۔ ولدان نے قدم اسکی جانب بڑھائے تھے اور اسکا ہاتھ تھام کر
تیزی سے بھاگنے انداز میں وہ اسے لیے ڈیپارٹمنٹ کے پیچھے والے حصے میں لے آیا تھا
وہاں خاموش سا اسکی کاروائی دیکھتا رہا تھا کیونکہ یہ سب بہت اچانک تھا۔۔۔ کچھ بھی
کرنے کا اسے موقع ہی نہ ملا تھا لیکن ولدان کے انداز سے وہ سمجھ گیا تھا کہ سامنے والا
غصہ سے بھرا پتھر اہوا شیر بنا ہوا ہے۔۔۔۔۔
"کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔۔۔۔ تم تو واقعی بھول گئے ہو کہ تمہارے سامنے کون
کھڑا ہے"

ولدان نے جب اسکا ہاتھ جھٹکے سے چھوڑا تو وہاں گرتے گرتے بچا تھا۔۔۔ اسکا صبر
جواب دے گیا تھا ایک تو خاموشی سے وہ اسے ساتھ آیا اور پر سے اسکے انداز۔۔۔!!
"یہ بد تمیزی ہے۔۔۔ سر سلی۔۔۔۔"

ولدان طنزیہ ہنساتھا۔۔۔۔!!!

"کل جو ہوا یونی میں وہ کیا تھا پھر۔۔۔"

بولو وہاں سکندر ڈر سنیئر"

ولدان نے لڑی سے لڑی بات سے بات جوڑی تھی تب ہی وہ اس نتیجے پہ پہنچا تھا کہ ماہر نے کچھ کیا ہوا لیکن وہ پورا شیور بھی نا تھا۔۔۔ پھر بھی وہ اسکے پاس پہنچ گیا تھا آخر سکون سے بھی کیسے بیٹھ سکتا تھا۔۔۔

"کل کیا ہوا تھا۔۔۔" پہلے تو وہاں حیران ہوا تھا کہ اسے کیسے معلوم شاید ہیر نے بتایا ہو لیکن کل ہیر اس قابل نہیں لگی تھی کہ وہ ولدان کو کچھ بتا سکے جب کہ اسکی جنونی کیفیت سے تو ہیر کیا وہاں بھی واقف ہو گیا تھا وہ ایسا نا کر سکتی تھی۔۔۔ اس لیے تھوڑے بہت اعتماد سے بولا تھا۔۔۔

"میں تمہارا زیادہ وقت نہیں لوں گا وہاں۔۔۔ بس مجھے ماہر کا ایڈرس دو ابھی اسی وقت"

"تم۔۔۔ سے مجھے کوئی سروکار نہیں ہے" ولدان اب زرا نرم۔ پڑا تھا کہ۔ شاہد۔ وہاں

اسکی بات مان لے۔۔۔

"آریو سریس ولدان۔۔۔۔۔ ماہر کا ایڈرس، کس لیے اور دوسری بات یہ کہ مجھے نہیں

پتہ کہ ماہر کہاں رہتا ہے سو اپنا ٹائم۔ ویسٹ نہیں کرو"

وہاں نے صاف جھوٹ کہا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ ولدان کو اسکے جھوٹ پہ غصے آ گیا تھا۔۔

"کتنا فضول جھوٹ بولتے ہو تم۔۔ کہنے کو ماہر تمہارا دوست تھا وہ بھی پچھلے چار سالوں

سے اور تمہیں محض اسکے گھر کا نہیں پتہ" ولدان نے کوفت سے اسکو دیکھا تھا۔۔

"پہلی بات تو یہ کہ مجھے واقعی نہیں پتہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اور دوسری بات یہ کہ ماہر

پچھلے دو سے تین دن سے ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔۔۔ مجھے نہیں پتہ اسکا کچھ"۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جان چھڑانے والے انداز میں گویا ہوا تھا اگر ماہر کا ایڈرس وہ اسے دے دیتا تو یقیناً

بہت برا ہو جاتا۔۔

"یو وہاں۔۔۔۔۔ آئے وارن یو۔۔۔۔۔ مجھ سے جھوٹ بولنے اور چلا کی کرنے

کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تم دونوں نے مل کر۔ کل پھر ہیر پہ حملہ کیا

ہے۔۔۔۔۔ تم۔ لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی اس پہ نظر بھی رکھنے

کی۔۔۔۔۔ باسٹر ڈ۔۔۔۔۔*****

وہ۔ انگلی۔ سے وارن کرتا تیزی سے نکلا تھا۔۔۔ جبکہ۔ وہاں جاسکی۔ کال پہ۔ پریشان ہو گیا تھا اور فوٹیج پہ۔۔۔۔۔!! غصے سے ڈنڈنا تا وہاں سے گیا تھا۔۔۔ ماہر نے اسکی زندگی اجیرن کر دی تھی۔۔۔ لیکن ابھی وہ فوٹیج حاصل کرنے جا رہا تھا تاکہ۔ ولدان کے آنے سے پہلے وہ یہ راز صاف کر سکے۔

میں گیٹ سے گاڑی لا کر اسنے پارکنگ لاٹ میں پارک کی تھی ابھی اسنے اسٹیرنگ پہ سے ہاتھ ہٹائے ہی تھے جب اسکی نظر شیشے سے باہر لان میں پڑی تھی جہاں اسے دو نفوس بیٹھے ہوئے نظر آئے تھے۔۔۔۔۔ وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر اترتا تھا۔۔۔ لان میں نفوس کو دیکھ کر اسنے شاپنگ بیگز گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ ہی چھوڑ دیے تھے۔۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہ لان میں ان کے پاس آیا تھا۔۔۔

"اسلام و علیکم بالاج بھائی"

شاتا جانے اسے دور سے ہی دیکھ لیا تھا اور جب وہ قریب ان کے پاس آیا تھا تو سلام میں پہل کی تھی۔۔

"و علیکم اسلام، ماما کیسی ہیں آپ جلدی آگئیں آج"

"ابھی تو پانچ ہی بجے ہیں صرف"

وہ شاتاج کے ساتھ ثانیہ بیگم کو بیٹھا دیکھ کر بولا تھا جو آج خلاف معمول گھر پہ تھیں ورنہ وہ بوتیک سے اٹھ بکے آتی تھیں۔۔

"ہاں آج شاتاج اور میں ایک مووی دیکھنے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے مجھے جلدی آنا پڑا، میں نے مرینہ کو بھی آفر کی تھی اسنے منع کر دیا شاید اسکا موڈ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔ تم اسے تیار کر لو ہم سب ساتھ چلتے ہیں"

ثانیہ بیگم جلدی آنے کا جواز بتاتے ہوئے آخر میں۔ اسے تجویز دیتے ہوئے بولی تھیں۔۔

"نہیں!! ماما مجھے ابھی ہاسپٹل جانا ہے اسے لے کر اور تھک بھی بہت گیا ہوں آرام کرونگا بس"

وہ سرسری سا جواب دے کر آگے بڑھ گیا تھا۔۔ جبکہ اسکا زہن مرینہ کے موڈ خراب پہ ہی اٹک گیا تھا۔۔ اسلیے مزید کچھ بات کرنے کے بجائے وہ گھر کے اندرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

"شادی کے بعد بھی یہ روڈ ہی لگ رہے ہیں آنٹی"

شاتاج جو غور سے بالاج کے تاثرات دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسکے جاتے ہی بولی تھی کیونکہ اسکے چہرے پہ ایک بھی مسکراہٹ نمودار نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"زیادہ نہیں تھوڑا سا بس" وہ اسکی بات پہ ہنسی تھی جب کہ انہیں اچھے سے اندازہ تھا کہ بالاج میں کتنا چلینج آیا ہے۔۔۔

"مجھے تو ویسے ہی لگ رہے ہیں"

وہ آسمان کے چکا کے بولی تھی۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کچھ دن نوٹ کرو گی تب کچھ چلینج نظر آئے گا۔۔۔"

وہ نارمل انداز۔ میں بولی تھیں۔۔۔ شاتاج کندھے اچکا کے رہ گئی تھی۔۔۔

"پری یار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ر کو پیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیوں تنگ کر رہی ہو مجھے۔۔۔۔۔۔"

پری۔۔۔۔

رک جاونا۔۔۔۔

مرینہ مستقل پری کو آوازیں دے رہی تھی جبکہ اسکی آنکھوں میں نمی سی آنے لگی تھی ایک تو بے بس ہوگی تھی وہ اسے پکڑ بھی نہیں سکتی تھی بیڈ پہ بیٹھے اپنی دونوں ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹکائے اسے کور وکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جواب پیروں پیروں چلنے لگی تھی۔۔۔ پہلے تو مرینہ نے اسکی ضد پہ اسے نیچے قالین پہ چھوڑ دیا تھا کیونکہ وہ بیڈ پہ لیٹی لیٹی باقاعدہ رونے لگی تھی یقیناً اسے پورے کمرے کی سیر کرنی تھی۔۔۔ اسلیے وہ گھٹوں گھٹوں چل کے اب دونوں ہاتھ رکھے ڈریسنگ پہ اپنے چھوٹے چھوٹے پاؤں سے کھڑی مکملی اس پہ جھکی ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ فل سائز مرمر کے نیچے لگے چھوٹے سے شیف پہ رکھی چیزیں بگاڑ رہی تھی۔۔۔۔ !!!

"بیٹا ماما بلار ہی ہیں نا"

جب وہ اسکی تمام لپ اسٹکس کھول کھول کر نیچے پھینک چکی تھی مرینہ کی جان اٹک گی تھی۔۔۔!! یہ اسکی کتنی قیمتی چیزیں تھیں جو اسے اپنی سیلریز سے پیسے جمع کر کے برینڈڈ کا سمیٹکس لی تھیں۔۔۔ اور اب انکا کباڑ ہوتے وہ دیکھ نہیں پار ہی تھی۔۔۔

تھا اور اسکا ماتھا چوما تھا لیکن اسکا چہرہ دیکھ کر زور سے ہنسا تھا۔۔۔ مرینہ نے پہلی دفعہ اسکو اس قدر زور سے ہنستا ہوا دیکھا تھا لمحے کو تو وہ اسکے پھیلے لبوں کو دیکھنے لگ گئی تھی۔۔۔!!

لیکن جب اسنے پری کا چہرہ دیکھا تو وہ بھی ہلکے سے مسکرا دی تھی کیونکہ اسکے چہرے پہ الگ الگ رنگوں کی لپ اسٹکنز کے شیڈز لگے ہوئے تھے جس سے اسکا پہلح سے گلابی چہرہ لال گلابی اور اورنج ہو رہا تھا۔۔۔ مرینہ افس کہہ کے رہ گئی تھی اور جلدی سے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت سے صاف کیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہو کیوں چلائیں تھیں۔۔۔"

وہ ایک ہاتھ سے پری کو تھامے دوسرے ہاتھ سے دروازہ بند کرتے ہوئے مرینہ کے پاس آکر بیڈ پہ بیٹھا تھا۔۔۔

"اسلام و علیکم"

وہ اسکی بات اگنور کر کے سلام کر گئی تھی۔۔۔!!

"ہم۔۔۔ سلام۔۔۔ میری بیٹی کا کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے اور خود کا بھی۔۔۔!!"

خود تو یہ چیزیں استعمال کرتی نہیں ہو اور میری بیٹی کا کیا سے کیا کر دیا "

وہ ہاتھ سے پری کا چہرہ صاف کرتا ہوا اسے گھور کے بولا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ اسے ہر وقت سادگی میں دیکھتا تھا۔۔

"طنز کر رہے ہیں آپ مجھ پر "

وہ اسکی گھوری کو نظر انداز کر کے تلخ لہجے میں بولی تھی۔!! .

"اوہاں تمہارا تو موڈ اچھا نہیں ہے نا تو تمہیں میری عام بات بھی طنز لگے گی "

وہ اسکا ناراض ناراض روپ دیکھ کر محظوظ ہوا تھا۔۔۔

"آل رائٹ۔۔۔۔"

مرینہ مختصر بول کر خاموش ہو گئی تھی ویسے بھی اسکا دل کل رات سے ہی نہیں چاہ رہا

تھا کہ وہ اس سے کوئی بھی بات کرے۔۔۔

"سوئٹ ہارٹ۔۔۔۔ کیوں ہر وقت ناراض رہتی ہو "

"شوہر تھکا ہارا آیا ہے اسکی تھکن ہی اتار دو پلیز "

وہ پری کو واپس قالین پہ چھوڑ کر اسکا ہاتھ تھام کر بولا تھا۔۔۔!!

مرینہ تو اسکے الزام پہ ششدر رہ گئی تھی۔۔

"میں ناراض رہتی ہوں بالاج سکندر یا آپ"

"حکم کریں کیسے تھکن اتاروں آپکی۔۔ اور جہاں تک ناراضگی کی بات ہے تو آپکو کس

وقت میری ناراضگی کی پرواہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔"

وہ پہلے طنز سے پھر اداسی سے بولی تھی جیسے اب تھک گئی ہو۔۔۔۔۔ اسکے رویوں سے

اسکی دی ہوئی بے رخیوں سے۔۔۔!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم بدگمان ہو رہی ہو مرینہ ایسا نہیں ہے"

وہ اسکی بات پہ لاجواب ہو گیا تھا ہاں اسے کب پرواہ ہوتی تھی اسکی ناراضگی کی۔۔! صحیح

تو کہہ رہی تھی وہ۔۔!!

"خیر چھوڑیں آپ پری کو مجھے دے دیں میں اسے چنچ کر وادنگی اور کانسندلی اسکے

کپڑوں کی باسکٹ بھی دے دیں۔۔۔۔۔"

وہ پھر سے قالین پہ بیٹھی اب کھلونوں سے کھیلتی پری کو دیکھتی بولی تھی۔۔۔

"تمہاری ساری بدگمانیاں دور کر دو نگا سوٹ ہارٹ۔۔۔۔ آئے
سوئیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھ کی پشت آنکھوں سے لگاتا ہوا جزبے سے بھر پور لہجے میں بولا تھا مرینہ اس لمحے اپنا سانس روک کر بیٹھ گئی تھی۔۔ بلاشبہ وہ بہترین مرد تھا لیکن اسے ٹریپ کیا گیا تھا کہیں نا کہیں اسکا دل کہتا تھا بالاج وہ نہیں جو دکھتا ہے۔۔۔!!

"پری کو دے دیں بالاج"

جب وہ کچھ دیر تک خاموشی سے اسکے پاس بیٹھا رہا تو مرینہ نے اسکی توجہ واپس پری پہ کرائی تھی۔۔

"ہم۔۔۔۔ تم بھی ریڈی ہو جاو۔۔۔ پھر ہاسپٹل بھی چلنا ہے" وہ بیڈ سے اٹھتا پری کو

اٹھا کر اسے دیتا ہوا اب ڈریسنگ روم سے باسک لے گیا تھا۔۔ جب وہ باہر آیا تو اسے ہاتھ میں پری کے کپڑوں اور دیگر ضرورت کی چیزوں کی باسکٹ اور ایک ہینگر میں ایمبرائڈی مرینہ کا سوٹ تھام کر لایا تھا جو شاید ہاسپٹل جانے کے لیے تھا۔!! مرینہ کو تمام چیزیں دے کر وہ اب فریش ہونے کی غرض سے ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ مرینہ پری کو بیڈ پہ لٹا کر اسے پیجمپر پہنانے لگی تھی۔۔۔

وہ کریم صاحب کی کال سن کر وہاں ج کو چھوڑ کر سیدھا گھر کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔ فاسٹ ڈرائونگ کر کے وہ تیزی سے ڈگ بھرتا ہوا ہیر کے کمرے کے جانب بڑھا تھا۔۔

"کیا ہوا ہیر کو نکل"

وہ دروازہ کالا ک چھوڑ کر بھاگ کے بیڈ پہ بیٹھے کریم صاحب کے قریب آیا تھا۔۔۔!! کیونکہ جس طرح تیزی سے اسے کال کی تھی اور جو بتایا تھا وہ ڈر گیا تھا۔۔۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"کچھ نہیں ہوا، بس تمہیں بلار ہی تھی ہیر تب ہی میں نے کال کی تمہیں ارجنٹ"

کریم صاحب بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولے تھے۔۔۔!! جب کہ انکار وہ نا جانے کیوں سرد ہو گیا تھا وہ ان دونوں سے ناراض ہو گئے تھے۔۔۔!!

"او تو آپ نے تو یہ کہا تھا کہ اسکی طبیعت زیادہ بگڑ گئی ہے آپ کو پتہ بھی ہے میں کتنا ڈر گیا تھا کس قدر مشکل سے گھر پہنچا ہوں"

وہ انکی بات سن کر بہت ہی مشکل سے اپنا غصہ قابو کر سکا تھا اور ناچاہتے ہوئے بھی

دھیمے لہجے میں بولا تھا۔۔

"جو بھی تھا تم گئے کہاں تھے۔۔ جبکہ میں نے تمہیں یہاں اسٹے کرنے کا کہا تھا تمہیں پتہ بھی ہے پانچ بجے میری امپارٹنٹ میٹنگ ہے اور مجھے جانا ہے جبکہ تم ہیر کو زرا دیر بعد ہی چھوڑ کے چلے گئے، تم کو معلوم ہے اس دنیا میں اپنے علاوہ صرف تم پہ ہیر کے معاملے میں بھروسہ کرتا ہوں پھر بھی تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اتنی لاپرواہی"

وہ خفا خفا سے بولے تھے۔۔۔ !!!

"سوری انکل۔۔۔ مجھے ایک خاص کال آگئی تھی اس لیے بس۔۔۔ اب کہیں نہیں جاؤنگا جب تک آپ نہیں اجازت دینگے"

وہ لمحے بھر کو شرمندہ ہو گیا تھا، آخر کیوں اتنا جزباتی ہو گیا تھا وہ ایک دم سب کچھ چھوڑ کے چلا گیا تھا۔۔ !!!

"ہمم۔۔۔۔۔ جھوٹا انسان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کون سی کال آئی تھی۔۔۔"

ہیر کمبل کے اندر سے ہی اسکے جھوٹ پہ دل پہ ہی تلملانے لگی تھی۔۔۔ !!!

"ہوں۔۔۔۔۔ اب اسکا خیال کرو اور اسے پارک یا کہیں باہر لے جاؤ۔۔۔۔۔ کم۔۔۔۔۔ از

کم میری بیٹی کا نا سہی لیکن اپنی دوست کا خیال کر لو *

وہ اسکا کندھا تھپک کے آگے بڑھ گئے تھے۔۔۔

"ہیر تو سو رہی ہے، میں اتنے کھانا کھا کر آتا ہوں"

وہ ہیر پہ کمبل دیکھ کر خود سے بات اخذ کرتا ہوا خود بھی کمرے سے جانے لگا تھا۔۔۔ جب

اسکے قدم ہیر کی آواز پہ تھمے تھے۔

"جاگ رہی ہوں میں"

ہیر نے کمبل ہٹا کر آبرو اچکا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔!! جو ایک بار پھر کمرے سے جا رہا تھا۔۔۔

وہ اسکی آواز پہ مسکرایا تھا لیکن دوسرے ہی لمحے اسنے اپنی مسکراہٹ کو چھپایا تو اور پیچھے

مڑا تھا۔۔۔!! اور ایک نظر بیڈ پہ ڈالی تھی جو اب کمبل گردن تک کیے اب اسے ہی دیکھ

رہی تھی۔۔۔ وہ مدھم مضبوط قدم اٹھاتا ہوا اسکی جانب بڑھا تھا۔!!

"اووو۔۔۔۔۔ تو شہزادی صاحبہ اٹھ گئیں ہیں۔۔۔ بتائیں کیا پیش کروں آپکی خدمت

میں،"

وہ کرسی پہ اسکے سامنے بیٹھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔ تھوڑے دیر پہلے والا سارا غصہ اسکی آواز پکار

پہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔۔۔!!

"جتنا کیا ہے نا تم نے کچھ دیر پہلے وہ کافی ہے"

اس سے ایک انچ بھی زیادہ بڑھنے کی آئندہ تم کو ضرورت نہیں ہے ورنہ تمہارے ان

ہونٹوں کو میں اپنے ناخنوں سے نوچ ڈالوں گی۔۔۔۔۔"

وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بیڈ کراون سے ٹیک لگاتے ہوئے غصے سے بولی تھی اسکے انداز

میں وارننگ تھی۔۔۔!! پہلے کی بانسبت ولدان کو اب وہ کافی بہتر لگی تھی یہ تو اسکا

وارننگ دیتا انداز اور چہرے کے زاویات بتا رہے تھے۔۔۔۔۔!!!

ولدان اسکی بات کا اشارہ لمحے کے ہزاروں سیکنڈ میں سمجھ گیا تھا۔۔۔۔۔ شرمندگی

اور خجالت سے اسنے اپنا منہ نیچے جھکا لیا تھا جیسے وہ اپنی حرکت پہ کافی نادم ہو۔۔۔۔۔!!

ہیر کو اسکا اترا ہوا اور جھکا ہوا چہرہ دیکھ کر ہنسی آئی تھی لیکن ضبط کر گئی تھی۔۔۔۔۔!!

آخر اسے سبق سکھانا لازمی تھا بھلے وہ جتنا بھی قریبی کچھ کیوں نا ہو لیکن ایک نامحرم

ضرور تھا اور وہ اس طرح اپنے اور اسکے پاکیزہ رشتے کی بے حرمتی نہیں کر سکتا

تھا۔۔۔!!

ہیر----- کیا تمہیں پتہ نہیں کہ میں نے کیوں کر ناچاہی تھی وہ صرف
ایک نشان نہیں تھا میرے دل میں اٹھتا ایک درد تھا۔۔۔۔۔ لیکن تم کہاں سمجھو گی
مجھے۔۔۔۔۔"

وہ غصے سے پھڑپھڑاتا ہوا کرسی سے اٹھا تھا۔۔۔۔۔ اور اس سے مزید دور ہو گیا تھا
وہ کیسے اسلق حج کر سکتی ہے۔۔۔! اتنا گھٹیا تو نہیں تھا وہ۔۔۔۔۔!

"میں تمہیں حج نہیں کر رہی ولدان۔۔۔۔۔ مجھے غصہ آ گیا تھا بس اور کچھ

نہیں۔۔۔۔۔"

"اور یہ نشان گرنے کی وجہ سے لگ گیا تم خامخواہ آور ہو جاتے ہو اور کچھ خاص بات

نہیں ہے اس میں لٹری "literally"

"وہ اسکا کرسی سے اٹھنا اور پھر پیچھے ہو جانا اور صوفے کے طرف جاننا دیکھ کے بولی
تھی۔۔۔ وہ اس سے مزید دور جا کے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

"ہمممم۔۔۔۔۔ تمہیں جیسے بھی کچھ بھی ہو۔۔۔۔۔ آئے دونٹ

کٹر۔۔۔۔۔ آئے دونٹ کٹر۔۔۔۔۔ جہاں سے بھی تمہیں یہ نشان لگے ہو یا

تم جیسی بھی رہو۔۔۔۔۔ مجھے فرق نہیں پڑتا*

وہ ہاتھ اٹھاتا ہوا تیز لہجے میں بولا تھا اور دوسرے ہی لمحے میں کمرے سے نکل گیا
تھا۔۔ پیچھے دروازہ ڈھرام سے بند کرنا بھولا تھا۔۔!!

"شکر۔۔۔"

ہیرا سکے جاتے ہی دل پہ ہاتھ رکھ کے ایک لمبی سانس لیتی بولی تھی۔۔۔ اسے جان بوجھ
کرا سکے کمرے سے نکالنا چاہا تھا کیونکہ جتنی دیر وہ یہاں رہتا اس سے نا جانے کون کون
سے سوالات پوچھتا اسکا جھوٹ پکڑ لیتا۔۔۔ اسے یہ ہی طریقہ بہتر لگا تھا۔۔!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپکی بیٹی نے میرا تناقصان کیا ہے۔۔۔۔۔"

اور میڈم کو زرا خیال نہیں ہے اوپر سے میری بات بھی نہیں سنتی ہے۔۔۔۔۔"
وہ پریشے کو تیار کر کے بیڈ پہ اپنے پاس تکیوں کی مدد سے سیٹ کر کے بٹھا چکی تھی اور خود
بھی کپڑے چینج کر چکی تھی۔۔۔ بالاج نے جب اسے سپیشل تیار ہونے کو کہا تو اسے بات
یاد۔ آگئی تھی جب پریشے نے اسکا کتنا میک اپ برباد کیا تھا۔۔

"میری بیٹی نے جو نقصان کیا ہے میں اسے سو دسمیت واپس کر دوں گا لیکن یہ بات بتاؤ

کہ کیا یہ تمہاری بیٹی نہیں ہے"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بالوں میں کنگھا کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔۔ مرینہ بیٹی پہ تو

چپ ہو گئی تھی اسنے جملہ ہی غلط بول دیا تھا۔۔!!

"میرا مطلب ہے ہماری بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد بولی تھی۔۔!!

"ہم۔۔۔۔۔۔۔۔ آٹ رائٹ۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بال سیٹ کر کے ڈریسنگ ٹیبل سے کچھ

چیزیں اٹھاتا اسکے قریب آیا تھا اور اسکے سامنے رکھیں تھیں جن میں ایک ہینڈ مرر، کچھ

کریمنز، ہئر برش اور ایک لپ سٹک تھی۔۔۔۔۔۔!!

"جلدی سے ریڈی ہو جاو اب۔۔۔۔۔۔" وہ ہئر برش اٹھاتا اسکے پیچھے آ کے بیٹھا تھا اور

اسکے بال نرمی سے چھوئے تھے۔۔۔۔۔۔ مرینہ ایک دم اچھل کے آگے ہوئی

تھی۔۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ بالاج کی اس افتاد یا قدم کے لیے تیار نا تھی۔۔۔

"ا۔۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ"

وہ گھبرا کے بولی تھی۔۔۔

"تمہارے بال بنا رہا ہوں۔۔۔ تمہیں کوئی اعتراض ہے کیا۔۔۔"

وہ اپنا چہرہ اس کے بالوں کے قریب لے جاتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

وہ سانس روک کے بیٹھ گئی تھی جبکہ وہ اب اسکے میروں لمبے ریشم جیسے بالوں میں

آہستگی سے برش چلا رہا تھا۔۔۔!!!

جبکہ اسے اسکی پرفیوم کی مہک اپنے بہت قریب سے محسوس ہو رہی تھی وہ آنکھیں بند

کر گئی تھی۔۔۔!!

"تمہارے بالوں کا کلر بہت یونیک ہے جس طرح تمہاری لینز کا کلر ہے بلکل اس

طرح۔۔۔ تم ویسے ہی اتنی خوبصورت ہو تمہیں کب ان لوازمات کی ضرورت

ہے"

وہ شاید پہلی دفعہ اسکے بے تحاشہ حسن کی تعریف کر رہا تھا یا اسے بتا رہا

تھا۔۔۔۔۔ لیکن مرینہ کے لیے یہ سب بلکل نیا اور پہلی دفعہ تھا۔۔۔

"ضروری نہیں ہے کہ انسان خوبصورت ہو تو وہ اپنی پسند کو فلو لونا کرے، مجھے پسند تھا یہ
 کلر اور یہ کلر مجھ پہ سوٹ بھی کرتا ہے اس لیے اور آپکی اطلاع کے لیے کہ مجھے اب
 ہرز کو گولڈن ڈائی کروانا ہے۔۔۔۔۔۔۔"

وہ پہلے آرام سے لیکن پھر آخر میں تیزی سے بولی تھی کہ کہیں وہ اسکی بات بیچ میں نا
 کاٹ دے اور اسے سسکی محسوس کرنی پڑے۔۔۔!

"اور تم ان کو بلکل گولڈن ڈائی نہیں کرانے والیں۔۔۔۔۔"

وہ اسکے بال صحیح کرتے ہوئے اب اسکے پیچھے سے اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ اور وارننگ
 دیتے انداز میں بولا تھا۔
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"او تو اب آپکو لگتا ہے کہ میں آپکے حکم پہ چلوں گی۔۔۔ میرے بال میری مرضی"

وہ اب شیشے کو اٹھا کر اپنے بال اس میں دیکھتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔!!!

"جی ہاں، بٹ میں تمہیں حکم نہیں دے رہا بلکہ یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ

مجھے تمہارے میروں بال پسند ہیں اور اب گولڈن کلر۔۔۔۔۔۔۔ نو۔۔۔۔۔۔۔ تم ایسا ہر گز

نہیں کرنے والیں"

وہ اسکے سامنے بیڈ پہ بیٹھتا ہوا اسکے ململی سفید ہاتھ تھامتاتا ہوا بولا تھا اور اسکی آنکھوں میں
جھانکا تھا۔۔ جہاں حیرانگی تھی۔۔۔!!

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ آپ اب میرے ہاتھ چھوڑیں۔۔۔۔۔ مجھے تیار ہونا ہے
نا۔۔۔۔۔"

وہ اسکی آنکھوں سے نظریں چراتی بولی تھی۔۔۔!!
"پہلے بتاؤ ایسا تو نہیں کرو گی نا۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھ دباتے ہوئے اب مزید بولا تھا۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"آف کارس نہیں۔۔۔"

میں آپکی طرح بے وفایا روڈ تھوڑی ہوں!!

وہ۔ ایک ہی ٹون میں بولتی ہوئی پریشے کو دیکھنے لگی تھی جو ان دونوں کو ہی غور سے دیکھ
رہی تھی۔۔۔

"کیا مطلب لوں اس آخری بات کا اب میں تمہاری"

وہ اسکے ہاتھوں پہ مزید گرفت سخت کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"بالاج دیر ہو رہی ہے ہاسپٹل کے لیے۔۔۔ میرے ہاتھ چھوڑیں مجھے چہرہ کلین کرنا ہے پلیز۔۔۔۔۔۔۔"

وہ زبردستی ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی تھہء لیکن سامنے گرفت تیز تھی۔۔۔۔۔!!

"تمہاری ساری باتوں کا مطلب آج رات میں تفصیل سے تم سے

سمجھونگا۔۔۔۔۔ تم خود کو ریڈی رکھنا جو بات دینے کے لیے۔۔۔ ابھی تو چھوڑ رہا

ہوں رات میں نہیں چھوڑونگا۔۔۔"

وہ ناجانے اسے کیا وارن کرتا ہوا بولا تھا کہ مرینہ نے جھڑ جھری لی تھی اسکے چہرے کا

رنگ ایک دم بدل کے سرخ ہوا تھا۔۔۔ بالاج نے اسکے ہاتھ تو چھوڑ دیے تھے لیکن

اسے اب بھی اسکی گرفت اپنے ہاتھوں پہ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

مرینہ کپکپاتے ہاتھوں سے اب اپنا چہرہ کلر کرنے لگی تھی کیونکہ وہ واقعی بہت لیٹ

ہو چکے تھے۔۔

"کیسا لگ رہا ہے تمہیں"

اسٹیئرنگ پہ ہاتھ رکھے اسنے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی مرینہ کو مخاطب کیا تھا جس کے چہرے

پہ ایک اطمینان اور سکون تھا۔۔۔۔۔!! وہ جو گاڑی کے شیشے سے باہر آتے جاتے
لوگوں کو بڑی فرصت سے دیکھ رہی تھی اسکی آواز پہ اسنے بالاج کی طرف نظریں اٹھائی
تھیں۔!!

"کیا مطلب کیسا لگنا چاہیے"

وہ نارمل لہجے میں اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی جہاں ایک چمک نمایاں
تھی۔۔۔!!

"آئے میں تم اب خود چل سکتی ہوں، اٹھ سکتی ہو، بیٹھ سکتی ہو۔۔۔۔۔ سب کچھ کر سکتی
ہو۔۔۔۔۔"

وہ مسکراہٹ سمیت بولا تھا مرینہ کو اسکا انداز بالکل جلانے والا لگا تھا جیسے وہ اسکا مزاق
اڑا رہا ہو۔

"ہاں صحیح بات ہے۔۔۔!! آپ کی توجان چھوٹ گی ناویسے بھی آپ پہ بوجھ تھی
میں۔۔۔ مجھ سے زیادہ خوشی تو آپ کو ہو رہی ہوگی۔۔۔ کہ اب کو میرے کام نہیں
کرنے پڑینگے ویسے بھی آپ نے تو اپنے کام کی ذمہ داری نبھانے میں کوئی کسر نہیں

چھوڑی ہے کبھی ڈنر کی ٹیبل پہ چھوڑ کے تو کبھی لان میں۔۔۔۔۔۔ خیر۔۔۔۔۔۔"

"مرینہ تم صرف اور تھنکنگ کر رہی ہو ایسا نہیں ہے۔۔۔"

وہ اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنا چاہتا تھا لیکن اسکو بدگمان بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔!!

"مسٹر بالاج اور تھنکنگ کا تو اول مجھے شوق نہیں ہے اور اگر میں کر بھی رہی ہوں تو

میری سوچ بالکل مثبت ہے اور یہ سوچنے پہ صرف و صرف آپ نے مجبور کیا

ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکے جملے پہ چڑھی گی، تھی ابھی وہ ہاسپٹل سے نکل کر واپس جانے کے لیے گاڑی میں ہی بیٹھے تھے اور وہ ایک نیا مدعا شروع کر کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اوپر سے اپنی غلطی بھی نہیں مان رہا تھا۔۔۔

"اففففف" Uffhhhh

"مسسز بالاج، میں اپنی ساری غلطیوں کا لمحہ لمحہ جیسے گزرتا رہے گا ویسے ویسے میں اعتراف کرتا ہوں گا لیکن فحالی تم اپنا موڈ تو ٹھیک کر سکتی ہو۔۔ تاکہ اب ہم جہاں جائیں وہاں مجھے تمہارے چہرے پہ سائل نظر آئے"

وہ اسکا گود میں رکھا سر دہا تھ تھام کر بولا تھا۔۔۔۔۔!!

"ہم کہیں نہیں جا رہے، مجھے گھر لے چلیں"

وہ اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے خفا خفا لہجے میں بولی تھی۔۔

"آج کی رات ہماری ہے۔۔۔۔۔ سو ابھی ہم جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ اب نواکس کیوز"

بالاج کو وہ کافی دفعہ انکار کر چکی تھی لیکن بالاج اپنی ضد پہ۔ قائم تھا۔۔

"لیکن بالاج۔۔۔۔۔ پریشے بھی تو ہے گھر پہ وہ وہاں کو پریشان کرے گی۔۔ اور سوئے گی

بھی نہیں۔۔۔۔۔ پلیز گھر چلیں"

وہ اس سے التجا کرتے ہوئے بولی تھی اور ناہی اسکا موڈ بن رہا تھا کہ وہ بالاج کے ساتھ

کہیں جائے۔۔۔۔۔!! اصل معنوں میں وہ اس سے شدید ناراض تھی۔۔

"پریشے میری بیٹی بھی ہے اور مجھے معلوم ہے کہاں اسکا کمفرٹ ہے۔۔ وہ بہت آرام

سے گھر پہ رہے گی۔۔ اب تم بالکل خاموش۔ ہو جاو ورنہ پھر تمہیں اپنے طریقے سے

خاموش کرواؤنگا جو تمہیں انتہائی بے ہودہ لگے گا"

وہ اسکے چہرے کو بغور تکتا ہوا بولا تھا جس پہ مرینہ نظروں کے ساتھ ساتھ چہرہ بھی

ہیر نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔!! اتنے میں ولدان بیڈ کے قریب بھی آگیا تھا اور
اسکے سامنے بیٹھ چکا تھا۔۔۔

"تم یہ ہی سوچ رہی ہو گی کہ اتنی بے عزتی کی ہے ابھی اسکی اور پھر بھی میرے سامنے
ہے، رائٹ"

وہ ہیر کے حیران چہرے کو دیکھتا پا کر اطمینان بھرے لہجے میں بولا تھا۔ ہیر نے بے
دھیانی میں سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

"ہممم۔۔۔ تو تم جتنی بھی بے عزتی کر لو، ایسے ہی چپکار ہونگا تمہارے ساتھ۔۔۔ اور یہ
جو تم الٹی سیدھی باتیں سوچنے اور کہنے لگی ہو۔۔۔۔۔ ان سے مجھے فرق نہیں
پڑتا۔۔۔۔۔ کیونکہ تمہاری سچائی میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔ تمہارا ہر رویہ برداشت
ہے مجھے لیکن کانسڈلی مجھ سے جھوٹ نہیں بولا کرو ہیر۔۔۔ میں ہر سچ سب سے پہلے
تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔۔۔ میں نہیں چاہتا کوئی اور مجھے بتا رہا ہو کہ میری
ہیری کے ساتھ آج کچھ ایسا ہوا ہے۔۔۔"

وہ سوپ کے باول میں سے سپ خود چکھتا اب اسے پلانے لگا تھا۔۔۔

"ولدان تم کیا کہہ رہے ہو مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔ پلیز"

وہ سوپ مشکل سے حلق میں اتارتی ہوئی بولی تھی۔۔

"میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے سچ بولا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا کہہ رہا ہوں

میں۔۔۔۔۔*؟

اسنے سوپ کی ٹرے بیڈ پہ رکھ کے اسکی کلائی پکڑ کے اسے اپنے بالکل قریب اور سامنے

کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ ہیر ایک دم سہم گئی تھی۔۔

"اگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ سچ بولا کرو۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جلدی سے بولی تھی کیونکہ ولدان کی آنکھوں میں عیاں ہوتا غصہ اسے صاف دکھائی

دے رہا تھا۔۔۔

"گڈ گرل آئندہ سچ ہی بولنا اور اگر مجھے کبھی لگا کہ تم نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے تو خدا کی

قسم ہیر میں یہاں سے جانے میں کوئی لمحہ بھی ضائع نہیں

کرونگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یاد رکھنا تم۔۔۔۔۔ یہ میری لاسٹ وارنگ ہے

۔۔۔۔۔۔۔"

"تم کیا کہہ رہے ہو مجھے واقعی سمجھ نہیں آرہا"

وہ انجان سے بن گئی تھی کہیں نا کہیں اسے ڈر بھی لگا تھا جیسے ولدان سب جانتا ہو اور وہ اس سے کتنی آسانی سے جھوٹ بول گئی تھی۔۔ اسکا دل تیزی سے ڈھڑکا تھا۔۔

"ذہن پہ زیادہ زور مت ڈالو۔۔ سوپ ختم کرو"

وہ بیڈ سے اٹھ کر دور صوفے پہ جا کے بیٹھ گیا تھا اور اب اپنا موبائل نکال کے اس میں لگن ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ ہیر کو دھچکا لگا تھا اسکے لمحہ بعد بدلتے رویے کو۔۔ ابھی تو وہ خود اسے پلا رہا تھا اور اب خود دور جا کے بیٹھ گیا تھا۔ اسکا دل اچاٹ سا ہوا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مرینہ کو لے کر وہ ایک اوپن ریسٹورینٹ میں لے آیا تھا۔۔۔۔۔ اسکا ہاتھ تھام کے وہ اسے سب سے کارنر میں سیٹ کی ہوئی ایک ٹیبل پہ لے آیا تھا جو عام ٹیبلوں سے کچھ زیادہ کی ڈیکوریٹ تھی۔۔۔!! مرینہ نے ایک صرف ایک نظر ٹیبل کو دیکھا تھا اور دوسری نظر اسنے اپنے ہاتھ پہ ڈالی تھی کو بالاج کے ہاتھ میں تھا جب کہ اسنے آخری نظر بالاج کے چہرے پہ ڈالی تھی جہاں بلا کی سنجیدگی تھی۔۔ وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتی

تھی ابھی وہ کچھ بول ہی رہی تھی کہ بالاج نے اسکا ہاتھ ہوا ہاتھ چھوڑا تھا اور کوٹ کے پاکٹ میں رنگ کرتے ہوئے فون کو نکال کے کان سے لگایا تھا۔۔ چونکہ وہاں شور زیادہ تھا تو وہ زرادور ہو کر کال سننے لگا تھا۔۔۔۔ جبکہ مرینہ ایک نظر چھوڑے ہوئے ہاتھ پہ ڈال کے رہ گئی تھی اسکا ہاتھ سردی کی شدت کی وجہ سے خاصا ٹھنڈا ہونے کے ساتھ ساتھ نم بھی۔ ہو رہا تھا۔۔۔

اب اسکی نظر ٹیبل پہ گئی تھی جہاں گلاب کے سرخ پھول ہی پھول تھے جبکہ ٹیبل پہ جگہ بہ جگہ موم بتیاں جل رہی تھیں!! اسکے علاوہ کچھ خاص نہیں تھا کہ وہ مزید نظر ڈالتی یا سوچتی۔۔۔! کرسی کھینچ کے وہ آرام سے بیٹھ گئی تھی۔۔۔ اور بالاج کا انتظار کرتی رہی تھی۔۔۔ رات کو جب سے بالاج نے اسے ڈاننگ ٹیبل پہ چھوڑ دیا تھا تب سے ہی صبح سے اسکا رویہ کچھ بدلا بدلا تھا جیسے وہ اپنی غلطی پہ پشیمان ہو شر مندہ ہو آفس کے آنے کے بعد بھی اسنے اسے تیار ہونے میں کافی مدد دی تھی یہاں تک کے اسکے بال بھی خود بنائے تھے اور اسکے چہرے کو میک اپ کا ٹچ بھی اسنے دیا تھا۔۔ جبکہ ہاسپٹل میں بھی وہ اسکے پلاسٹر اترنے تک اسکا ہاتھ تھامے اسکے ساتھ ہی کھڑا تھا اور پھر گاڑی میں بیٹھے ہوئے اسکی باتیں بھی کچھ عجیب بلکل الگ تھیں اور اب بھی وہ ناجانے

کیا چاہتا تھا۔۔۔ اسکا انداز ناجانے کیوں مرینہ کو پسند تھا۔۔۔ اب بھی وہ جانتی تھی
 اگر وہ اسے منائے گا تو بہت ڈیسنٹ انداز میں منائے گا لیکن دل میں ایک کسک بھی
 تھی کہ کیا وہ اسے منائے گا۔۔۔ انہیں سوچوں میں وہ اس قدر محو ہو گئی تھی کہ
 بالاج بجائے اسکے سامنے بیٹھنے کے اسکے برابر والی کرسی پہ بیٹھا اسے معلوم تو تب ہوا تھا
 جب ایک بار پھر اسے اپنے ہاتھ کسی کے ہاتھ میں محسوس ہوئے تھے۔۔

"کس کو اتنے مگن انداز میں سوچ رہی ہو۔۔۔ کہ خیال ہی نہیں ارد گرد کا"

وہ اسکی کلامی میں پہنی ہوئی چوڑیوں کو چھیڑتا ہوا اپنے مخصوص انداز میں بولا تھا۔۔

"ک۔۔ کچھ نہیں بس ایسے ہی"

وہ نارمل ہوتی ہوئی لہجہ بحال کر چکی تھی۔۔۔!!

"یقیناً تمہیں گھر کی فکر ہو رہی ہوگی اور تم ماما پاپریشے کو سوچ رہی ہوگی رائٹ"

وہ اب تک تو سمجھ ہی چکا تھا کہ مرینہ یہاں نہیں آنا چاہتی تھی تب ہی۔ اسنے یہ ہی وجہ

اخذ کی تھی۔۔۔

"آل رائٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

جب معلوم ہے تو یہاں کیوں لائے مجھے "

وہ آسانی سے جھوٹ بول گئی تھی ویسے بھی کیسے بتاتی کہ وہ ااکے بارے میں ہی اپنی۔ سوچوں کو صحیح کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"ویسے مجھے ایسی چیزوں سے فرق نہیں پڑتا ہے لیکن مجھے اب پڑ رہا ہے
فرق۔۔۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ اب ٹیبل پہ واپس رکھ کے پورا اسکی طرف متوجہ ہو کر بولا تھا کہ وہ دونوں
ایک دوسرے کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔! NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"کیسا فرق کیا چیزیں"

مرینہ نے نا سمجھی سے بولا تھا!

"یہ ہی کہ مجھے لگتا ہے کہ تمہیں ابھی صرف میرے بارے میں سوچنا چاہیے اور
ہمارے آنے والے وقت کے لیے۔۔۔۔"

اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا وہ معنی خیز انداز میں بولا تھا۔۔۔۔!!

"ٹین ایجر والی باتیں نا کریں آپ بالاج۔۔۔۔۔"

آپ کے سوا میں کسے سوچو نگی بھلا۔۔۔۔۔

میری تو ساری سوچیں آپ سے شروع اور آپ پہ ختم ہوتی ہیں "

وہ پہلا جملہ مارے تاسف سے بولی تھی جبکہ آخر کے دو جملے وہ دل میں سوچ کے رہ گئے

تھی کہ جب تک اگر وہ خود اسکے وجود کو قبول نہیں کرتا تو وہ کیوں کرے

اظہار۔۔۔۔۔ جبکہ وہ کس مشکل سے خود پہ ضبط کر رہی تھی یہ صرف وہ جانتی

تھی۔۔۔۔۔!

"ٹین ایجر سریسلی۔۔۔۔۔ کیا میرے پاس دل اور اس میں جزبات

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احساسات نہیں ہیں"

یا صرف ٹین ایجرز کے پاس دل ہوتا ہے یا جو بڑے ہوتے ہیں وہ خود کے لیے جینا چھوڑ

دیتے ہیں یا وہ اظہار نہیں کر سکتے یا وہ ان لوگوں کو پسندیدہ نہیں ہو سکتے جنہیں وہ خود

پسند کرتے ہیں"

وہ اپنے موڈ کو بہتر اور لہجے کی شدت کو قابو پاتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔!

"اف۔۔۔۔۔ بالاج آپ۔۔۔۔۔ میرے سر میں درد نہیں

کریں۔۔۔۔۔، ویسے ہی یہاں مجھے اچھا نہیں لگ رہا یہاں "

وہ اپنا لہجہ تلخ بناتی ہوئی عاجز ہو کر بولی تھی جیسے اسکے صبر کو چیک کرنا چاہ رہی ہوگی۔۔۔

"مجھے پتہ ہے تم مجھ سے خفا ہو تب ہی ایسے کر رہی ہو۔۔۔۔۔ لیکن میں تمہارا سر گھر جا

کر دبا دوں گا۔۔۔۔۔ سچ میں۔۔۔۔۔"

وہ اس تیزی سے بولا تھا کہ مرینہ جو اپنا لہجہ تلخ بنانے کی کوشش کر رہی تھی اسکی انداز پہ

اپنی ہنسی پہ ضبط نہیں کر سکی تھی اور ٹیبل پہ سر رکھ کے اسے دیکھنے لگی تھی جو اسے ہی

دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور پاؤں بھی؟ لیس کریں"

وہ ویسے ہی ٹیبل پہ سر رکھے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"جہاں جہاں درد ہو گا وہاں وہاں جہاں کہوں گی"

وہ اسکو پر سکون دیکھ کر اب خود پر سکون ہوا تھا۔۔۔

"اور دل میں جو درد ہے اسکا کیا؟"

وہ ا کے چہرے پہ نظریں مرکوز کیے گہرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"اب سے درد نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر بولا تھا۔۔ جبکہ ویٹر کو آتے دیکھ مرینہ اب سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ویٹر آیا تھا اور ایک ٹرے رکھ کے چلا گیا تھا۔۔

"یہ کیا ہے بالاج"

وہ ٹرے میں رکھے خوب صورتی سے سب کچھ کو دیکھ کر بولی تھی۔۔۔!!

"میں نے سوچا تمہیں یاد کر اودوں کہ آج کتنے دن ہو گئے ہیں ہماری شادی کو اور اب تک ہم میں کتنے فاصلے ہیں"

وہ نائف اسے تھماتا ہوا مسکراتا ہوا بولا تھا۔۔

"اوو مجھے تو یاد ہی نہیں تھا سر یسلی"

وہ کیک پہ لکھے تین منٹہ دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

"ہمم تم سنسُر بھی تو نہیں ہونا ہماری شادی سے اس لیے تمہیں معلوم بھی نہیں ہے

ٹائم دیوریشن"

وہ سنجیدہ ہو کر خفگی سے بولا تھا۔۔۔

"او کام آن بالاج۔۔۔ آپ کو تو یاد ہے یہ ہی کافی ہے۔۔۔ چلیں اب کاٹیں ہم

کیک پھر اس سے پہلے آپکا موڈ فوراً بدل جائے"

"وہ اسکا ہاتھ نائف پہ رکھتی اسکے بدلتے ہوئے موڈز پہ چوٹ کرتی بولی تھی اور کیک کو

کٹ کیا تھا۔۔۔

"تم تو اتنی جلدی مان گئیں، مجھے تو لگا تھا کہ تم وقت لگاؤ گی *

وہ کیک کا چھوٹا سا پیسے کے منہ میں ڈالتا ہوا بولا تھا کیونکہ باقاعدہ اب وہ اسکے ساتھ

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مسکرا رہی تھی۔۔۔

"ہم۔۔۔ آپ کیا یاد کریں گے کہ ہم پٹھان'ز کے دل کتنے بڑے ہوتے ہیں، ہمیں

عادت نہیں ہے زرا اسی باتوں میں دل خراب اور موڈ آف کرنے کی اور اگر ہمیں

اگر کوئی اپنا قیمتی وقت دے کر ہمارے لیے کچھ کرتا ہے تو ہم اسکی عزت کرتے ہیں اور

اسکے جذبات کا احساس کرتے ہیں"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"اور بس یہ کہ تم ہر وقت ہر لمحے کے لیے میرے لیے ضروری ہوتی جا رہی ہو، میں تمہیں چاہنے لگا ہوں تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں ہر لمحے ہر دن ہر رات، اور تمہاری محبت چاہتا ہوں"

وہ اسکے ہاتھوں کی پشت کو اپنے ہونٹوں سے لگاتا ہوں سرس لہجے میں بولا
تھا۔۔۔ مرینہ دم۔ سادھے اپنے ڈھڑکنوں کو قابو کرنے کی کوشش کر رہی
تھی۔۔۔۔۔!!

"ب۔۔۔ بالاج۔۔۔ مجھے کو۔۔۔ کوئی شکایت نہیں ہے آپ سے۔۔۔۔۔"

وہ اسکے کندھے سے سرٹکا کے بولی تھی۔۔۔۔۔

"آپ بس خوش رہا کریں۔۔۔ اور میں ہوں نا آپ کے موڈ سونگنز کو ہینڈل کرنے کے لیے۔۔۔۔۔ آپ کے چہرے پہ بس میں ہر خوبصورت رنگ دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ تھام کے جب سے بولی تھی جبکہ اس بار بھء اسکے بڑے پن سے بالاج سر پر اتر ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ واقعی سب سے الگ تھی اسکی ماں صحیح کہتی تھی کہ وہ سب

جیسی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کے رہ گیا تھا اور اسکے گرد بازو باندھ کے رہ گیا تھا۔۔۔

دراز قد آور شیشے کے سامنے کھڑا وہ تیار ہونے کے ساتھ گاہے بگاہے نظر شیشے سے ہی بیڈ پہ ڈال رہا تھا۔۔۔ جیسے جیسے وہ نظر ڈالتا اسکے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ ابھر رہی تھی۔۔ کفلنگ لگا کے اسنے جلدی سے اسپرے کیا تھا اور پھر مڑ کر آہستگی سے چلتا ہوا بیڈ کی طرف آیا تھا۔۔۔!!

"مسسز بالاج گیٹ اپ۔۔۔!!"

وہ اسکے کمبل میں چھپے وجود کو دیکھتا ہوا بولا تھا!! اور جھک کر اسکے چہرے پہ سے زرا سا کمبل ہٹایا تھا۔۔۔

"اٹھ رہی ہوں۔۔۔ دو منٹ"

وہ اپنے چہرے پہ دونوں ہاتھ پھیرتی کمبل ہٹاتی اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔!!

"گڈ مارننگ کیسے ہیں آپ"

وہ اسے بالکل تیار ہشاش بشاش دیکھ کر بولی تھی!!

"میں آفس کے لیے لیٹ ہو رہا ہوں، تمہارے پاس منٹ ہیں تیار ہو جاؤ جلدی سے *
 وہ کہتے ساتھ ہی صوفے کی جانب بڑھا تھا اور وہاں رکھا ہوا ایک سوٹ اسے تھمایا تھا !!
 "یہ پہنوں میں ---؟"

مرینہ نے بالاج سے ہینگر میں ہینگ ہو اسوٹ تھامتے ہوئے حیرت سے کہا
 تھا --- !!

"آف کورس --- تب ہی تو تمہیں دیا ہے"

وہ ہاتھ سینے پہ باندھتا سے گھور کر بولا تھا ---

"بٹ یہ کتنا ہیوی ہے بالاج --- ماما شاہ تاج اور آپکا بھائی کیا سوچینگے"

وہ لال کلر کے کا مدار سوٹ کو دیکھ کر بولی تھی جسکی شرٹ پہ بلیک کڑھائی تھی جبکہ
 دوپٹہ اسے حد سے زیادہ بڑا لگا تھا جو جار جٹ کا خوبصورت بلیک اور ریڈ کا مبنیشن کا تھا،
 جبکہ ٹراؤزر بلیک سادہ تھا ---

"اتنا بھی ہیوی نہیں ہے --- تم خامخواہ سوچ رہی ہو --- ویسے بھی نیولی میرڈ
 گلرز اس سے بھی ہیوی ہیوی ڈریسز پہنتی ہیں"

تھا جیسے ہی کریم صاحب گھر آئے تھے وہ واپس اپنے گھر آ گیا تھا ویسے بھی وہاں پہلی دفعہ اسنے جتنا وقت گزارا تھا ہیر سے بہت کم بات کی تھی۔۔ وہ کبھی بھی اپنے اور اسکے معاملے میں انا یا عزت نہیں لاتا تھا۔۔ ہر کچھ برداشت کر لیتا تھا لیکن کل سے نا جانے اسے کیا ہوا تھا کہ وہ بہت خاموش ہو گیا تھا۔۔ رات بھر وہ سونا سکا تھا۔۔۔۔۔ یہ ہی سوچتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھا تھا اور کپڑے لے کر شاور لینے چلا گیا تھا۔۔۔!! اسکا ارادہ یونیورسٹی جانے کا تھا۔۔!!

وہ شاور لے کر جیسے ہی باہر نکلی تھی بالاج اسکا انتظار ہی کر رہا تھا۔۔!!

"اف یہ کیا سر پہ ہی سوار رہینگے"

وہ اپنے کیلے بال تو لیے سے آزاد کرتی پشت پہ ڈالت ء سوچ کر رہ گئی تھی کیونکہ وہ صوفی پہ بیٹھانک سے تیار موبائل میں گم تھا اسی بات کا فائدہ اٹھا کر وہ جلدی سے مرر کے سامنے کھڑے ہو کر ڈارن آن کر کے ہئر ڈرائز کرنے لگی تھی اور دل ہی دل میں بالاج کے موبائل میں گم رہنے کی دعا کر رہی تھی۔۔۔۔۔ جلدی سے بال ڈرائز کر کے اسنے فیس کو موسٹرائز کر کے لپ سٹک ہونٹوں پہ لگانے کے بعد زر اسٹاچ اپنے گالوں

پہ دیا تھا جس سے اسکے گلابی گال مزید سرخ ہو گئے تھے۔!! ابھی وہ کچھ اور اٹھانے ہی لگی تھی جب اسے اپنی گردن پہ انگلیوں کا لمس محسوس ہوا تھا اسنے فوراً نظریں اٹھا کر مرر سے اپنے پیچھے کھڑے بالاج کو دیکھا تھا۔

"کیا کر رہے ہیں"

وہ ایک دم پزل ہو گئی تھی۔۔۔

"میں نے کچھ گفٹس لیے تھے تمہارے لیے سو وہی دے رہا ہوں"

وہ خود بھی نا جانے کیوں گھبرا رہا تھا!! حالانکہ پہلے تو ایسا کچھ نہیں ہوتا تھا بس وہ اس سے ہی خود بخود شرمندہ ہو رہا تھا اور ساتھ ہی اسے بھی کنفیوز کر رہا تھا۔

"یہ سوٹ بھی تو آپ نے ہی دیا ہے، اب یہ بھی۔۔۔۔۔"

وہ اپنے گلے میں لاکٹ دیکھ کر حیرت سے بولی تھی!! . .

"خاموش۔۔۔"

اب وہ اسے اُرنگنز پہنارہا تھا جو وہ کل ہی اسکے لیے رنگز اور لاکٹ کے ساتھ لایا تھا۔

"یہ سب کیوں کر رہے ہیں بالاج مجھے اس سب کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

وہ شیشے میں سے اپنے اور اسکے عکس کو دیکھ کر بولی تھی..!! ساتھ ہی اسکا ہاتھ اپنے گلے میں بھی تھا جہاں چین میں پرویا موتی چمک رہا تھا۔۔

"بٹ مجھے لگتا ہے کہ تمہیں ان سب کی بہت ضرورت ہے"

وہ اسکے گرد بازوؤں کا حصار کرتا اسکے کندھے پہ تھوڑی رکھتا ہوا بولا

تھا۔۔۔۔۔۔ آج وہ تیار تیار سی پورے اسکے دل میں اتر رہی تھی . . .

"چلیں اب۔۔۔۔"



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکا ہاتھ تھام کر بولی تھی۔۔۔۔۔

وہ یونیورسٹی آکر سب سے پہلے ایڈمینسٹریشن کی طرف گیا تھا لیکن اسے کوئی کلیو نہیں ملا تھا۔۔ پھر وہ کنٹرول روم کی طرف بڑھا تھا جہاں آسانی سے تمام فوٹیج مل سکتی تھی کیونکہ وہیں تمام کیمراز کی ریکارڈنگز مہیا ہو سکتی تھیں۔۔!! وہاں جب وہ اندر گیا تو وہاں بھی اسے کوئی پاز بیٹور سپانس نہیں ملا تھا صرف اس لیے کہ اسٹوڈنٹس کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں یہ صرف ایڈمنز کے انڈر ورک ہے! پہلے پہل تو اسے شدید غصہ آیا

تھا پھر وہ وجہ بتانا چاہتا تھا کہ کیوں وہ فوٹج چاہتا ہے لیکن خاموشی سے باہر نکل گیا
تھا۔۔۔!!

"شٹ یہاں سے بھی کام نہیں بن!! like وہ روم سے باہر نکلتا ہوا غصے سے بولا تھا!!"

"وہاج سے پھر پوچھوں کیا۔۔۔؟"

اسکے ذہن میں ایک سوال ابھرا تھا۔۔۔

"لیکن کیوں پوچھوں میں؟"

ہیر کو تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔۔۔ آخر کیسے تم اتنا بدل سکتی ہو۔۔۔

اور اتنی جلدی۔۔۔۔۔

اتنی جلدی تو کوئی کپڑے چینج نہیں کرتا جتنی جلدی تم نے خود کو چینج کیا ہے ہیر

میڈم"

اسے شدید غصہ تھا ہیر کے فضول رویے پہ۔۔۔!! لیکن ضبط کا دامن وہ ہاتھ سے

نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔۔

یونیورسٹی سے بنا کوئی کلاس لیے وہ باہر نکل گیا تھا اصل معنوں میں تو اسے کادل ہی اٹھ

گیا تھا یونی اور اسکی پڑھائی سے۔۔۔!

"مجھے تمہارے چہرے پہ چمک بتا رہی ہے کہ کچھ تو ہوا ہے اور تم ساتھ ساتھ بہت پیاری بھی لگ رہی ہو"

ثانیہ بیگم مرینہ کے خوبصورت چہرے کو دیکھ کر بولی تھیں جہاں ایک الگ چمک اور رونق تھی۔۔۔!!

"نہیں ماما۔۔۔۔۔ سب نارمل ہی ہے"

وہ فارک سے آلیٹ کا چھوٹا سا پیس اٹھا کر منہ میں ڈالتی ہوئی لہجے کو کافی نارمل بناتے بولی تھی لیکن اپنے چہرے کا کیا کرتی جہاں گلابی رنگ کوئی اور ہی کہانی سنارہا تھا۔

"ہاں آئے نوٹسڈ کہ آج آپ کافی اچھی لگ رہی ہیں۔"

شاہ تاج جو انکے ساتھ بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی ان دونوں کی باتیں کافی غور سے سن رہی تھی۔۔۔

"او کام آن ماما۔۔۔۔۔!!"

آپ بس خامخواہ سوچ رہی ہیں "

اور شاہ تاج تمہیں تو گو سپز کے علاوہ کچھ نہیں آتا *

مرینہ لہجے کو بہت نرم بنائے ضبط کیساتھ بولی تھی وہ دونوں اسے چھیڑ رہی تھیں جبکہ وہ بالاج کو برے لفظوں سے نواز رہی تھی کیونکہ خود تو اسے اتنا تیار کروا چکا تھا اور اب امپارٹنٹ میٹنگ کا کہہ کے بنا ناشتہ کیے آفس چلا گیا تھا۔۔۔!!

"جب کچھ ہو اہی نہیں ہے تو آپ اتنا جزباتی کیوں ہو رہی ہیں "

شاہ تاج بنا مسکرائے بولی تھی صاف وہ اسکے گریز پہ ہنسی کو ضبط کر رہی تھی۔۔۔!!

"ماما دیکھ لیں اسے یہ بہت بول رہی ہے "

اسکا چہرہ اور لہجہ دونوں تپتا تھا۔۔۔!!

"اچھا تنگ مت کرو شاہ تاج میری بہو کو۔۔۔"

ثانیہ بیگم اسے آنکھوں آنکھوں سے اشارہ دیتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔۔۔!!

"تم آرام سے ناشتہ کرو اور اچھا اچھا کھایا کرو"

ثانیہ بیگم اب مرینہ کو فریش جوس کا گلاس دیتی بولیں تھیں۔۔۔

"جی ماما"

وہ شکر کا سانس لیتی ہوئی بولی تھی اور دوبارہ ناشتے میں مصروف ہو گئی تھی۔!

"اف ماما آج کس نے اتنا پرفیوم لگایا ہے مجھے تو الرجی ہے نا پرفیوم سے!!"

وہاں جو ابھی ناشتے کی ٹیبل پہ آیا تھا خوشبو کو محسوس کرتا ہوا بولا تھا اور اپنا یونی بیگ کرسی

پہ رکھا تھا!! . .

"شاہ تاج تم نے ہی کیا ہو گا یوز پرفیوم"

وہ شاہ تاج کے برابر والی کرسی پہ بیٹھتا ہوا بولا تھا۔

"سچ میں وہاں مجھے معلوم ہے کہ تمہیں پرفیوم نہیں پسندتے ہی میں نے یوز نہیں کیا،

یہ پرفیوم مرینہ بھابھی نے لگایا ہے"

شاہ تاج فوراً سے بولی تھی کہیں اس پہ ہی پرفیوم لگانے کا الزام نا لگ جائے۔۔۔

"مرینہ۔۔۔۔۔ تم نے۔۔۔۔۔"

مطلب بھا بھی جی آپ نے۔۔۔

خیریت ہے نا آج "

وہ مرینہ کو گھورتا ہوا بولا تھا جو نظریں جھکائے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

"میں نہیں لگا یا وہاں یہ تو با۔۔۔۔۔ لا۔۔۔۔۔"

میرا مطلب ہے ک۔۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے رکی تھی اور زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔۔۔۔ "شٹ بالاج "

اسنے ایک ہاتھ سے فارک چھوڑ کے پلیٹ میں ہی رکھ دیا تھا اور مسکین نظروں سے

وہاں کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے بھا بھی میں سمجھ گیا کہ صبح آپکے ساتھ کیا ہوا۔۔۔۔۔ ویسے بھی رات میری

پیاری بھتیجی کو میرے پاس چھوڑ کر آپ دونوں میاں بیوی مزے کر رہے تھے نارات

ہاسپٹل کے بہانے *

وہ مرینہ کے چہرے کو دیکھتا ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا تھا جو پورا سرخ ٹماٹر بنا ہوا

تھا۔۔۔۔۔!! جیسے ابھی وہ رونا شروع۔ کردے گی۔۔۔

"وہاج۔۔۔ چپ ہو جاو۔۔۔"

بھتیجی کا حق تم پر بھی تو ہے ناب یا اسکے ماں باپ ہی اسے سنبھالینگے ہر وقت "

ثانیہ بیگم وہاج کو ٹوکتی ہوئی بولی تھیں کیونکہ مرینہ اب واقعی پزل ہو گئی تھی۔۔۔!!

"ایسے کیسے چپ ہو جاو میں ماما۔۔۔ ساری رات میں نے پریشے کے پیسمپرز چنچ

کروائے ہیں شاہ تاج سے۔۔۔ بتاؤ شاہ تاج انہیں *"

وہ اب شاہ تاج کو کہنی مارتا ہوا بولا تھا جبکہ مرینہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں

تھیں۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی آنٹی وہاج صحیح کہہ رہا ہے ہم تو رات کو سوئے بھی نہیں ہیں پریشے کے ساتھ

جاگ رہے تھے"

وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ مرینہ سے اب برداشت ناہو اتو وہ کرسی سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

"بیٹھو مرینہ۔۔۔۔۔"

ثانیہ بیگم نے اسے اٹھٹے دیکھ کر فوراً کہا تھا۔۔۔

"نہیں ماما۔۔ ہو گیا بس۔۔ اس سے زیادہ ہو گا تو مسئلہ ہو جائے گا"

وہ جلدی سے کہتی پیر پٹکتی ڈائمنگ اریا سے نکل گئی تھی۔۔

"بہت بد تمیز ہو تم دونوں۔۔۔۔۔ سوری کرو اس سے *

ثانیہ بیگم ان دونوں کو ڈانٹتے بولی تھیں۔۔

"مزاق تھا ماما۔۔۔۔۔ آج پیاری لگ رہی تھی مرینہ تب ہی چھیڑ رہا تھا آپ پریشان

کیوں ہوتے ہیں"

وہ ثانیہ بیگم کو آنکھ مارتا ہوا بولا تھا اور ناشتے میں مصروف ہو گیا تھا۔۔

"ایسا کیسے کر سکتے ہو تم ولدان۔۔۔۔۔"

وہ سامنے پڑے ٹکٹس کو دیکھ کر تیز آواز میں بولی تھی۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی ولدان

اس سے ملنے آیا تھا صبح سے انتظار کرتے کرتے شام ہو گئی تھی اور اب آیا تھا تو کیا کہنے

آیا تھا۔۔

"میں جا رہا ہوں کل۔۔۔۔۔"

اب مجھے اجازت دو پینگ بھی کرنی ہے۔۔۔

بس تمہیں انفارم کرنا تھا*

وہ صوفے سے اٹھتا ہوا عام سے لہجے میں بولا تھا اسکے چہرے پہ کوئی ہمدردی کا لہجے میں اپنائیت نا تھی۔۔

"واٹ ڈویو مین ولدان۔۔۔۔۔۔ تم نے کہا تھا سمسٹر بریک میں جاؤنگا اور ابھی تو ایگزامز بھی نہیں ہوئے نا۔ اور دفعہ کرو ایگزام کو تم مجھے کیسے چھوڑ کے جاسکتے ہو" وہ بیڈ سے اٹھتی کبیل ہٹاتی اسکے سامنے کھڑی شکوہ کر رہی تھی۔ اس سے لڑ رہی تھی لیکن پھر بھی ولدان کو کوئی خوشی نا ہوئی تھی۔۔۔

"اٹس ار جنٹ ہیر۔۔۔

چلو میں چلتا ہوں تم ریٹ کرو"

وہ اس سے قدم دور ہو کر بولا تھا کل سے تو وہ اسکے قریب بیٹھنا بھی گناہ سمجھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"بابا۔۔۔۔۔ آپ کو بہت پسند ہے نا ولدان، ہر وقت اسکے کریکٹر کے گن گار ہے

ہوتے ہیں۔۔۔۔ اب آپ کو پتہ بھی ہے وہ کہاں جا رہا ہے "

کریم صاحب جیسے ہی آفس سے گھر آئے تھے وہ لاونج کے صوفے سے اٹھ کر انکے قریب آئی تھی اور انکا آفس بیگ لے کر صوفے پہ رکھ کر چلانے کے انداز میں بولی تھی۔۔۔!!

"پانی تو دے دو پہلے "

"پھر بات کرتے ہیں "

وہ ایک دم اس کی بات سن کر بھی نارمل ہوتے ہوئے بولے تھے۔۔۔۔

"بابا آج آپ اسکی کوئی سائیڈ نہیں لینگے، میں جو س لے کر آتی ہوں "

وہ ماتھے پہ ہاتھ مارتی شرمندگی سے بولی تھی اور پھر اٹے قدم لیتی کچن کی طرف بڑھ

گی۔۔۔!!

ابھی کریم صاحب سر صوفے کی پشت پہ ڈال کے آنکھیں موند گئے تھے کہ ایک بار اسکی آواز پہ انہیں سیدھا ہونا پڑا تھا۔۔۔ سچ تو یہ تھا کہ آج وہ بہت تھک گئے تھے۔۔۔ اور

بجائے ہیر کا کچھ سننے کے کھانا کھا کے سونا چاہتے تھے۔۔۔!

"بابا-----جوس لے لیں"

وہ سیدھے ہوئے تو ہیر نے انہیں فریش جوس تھمایا تھا جو شام میں ہی اسنے اپنے لیے بنوایا تھا اور باقی فرنج میں رکھ دیا تھا۔۔۔

"آپ تھکے ہوئے لگ رہے ہیں، طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔؟"

وہ ان کے پاس بیٹھتی ان کے ماتھے پہ ہاتھ رکھتی تشویش زدہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں بیٹا، تمہاری صحیح ہے؟ میڈیسن لیں تمہیں تم نے؟"

وہ جوس کا ایک سپ لے کر اب اسکا تشویش زدہ لہجہ دیکھ کے مسکرا کے رہ گئے تھے چند منٹ پہلے وہ ولدان کے لیے پریشان تھی اور اب انہیں تھوڑا سا ڈاؤن دیکھ کر وہ خود پریشان ہو کر بھول گئی تھی۔!

"میں تو اب بالکل ٹھیک ہو گئیں ہوں بابا۔۔۔۔۔ دیکھیں میرے چہرے بھی کتنا اچھا ہو رہا ہے اب"

وہ چہرے پہ گالوں پہ ہاتھ رکھتی ہوئی خوش ہوتے ہوئے بولی تھی کیونکہ کل تک اسکا چہرہ طبیعت کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔۔!

"آپ روک لیں نا اسے"

وہ پہلے الجھن آمیز لہجے میں بولی تھی لیکن آخر میں انکی التجا کرتی بولی تھی کیونکہ وہ انکی کوئی بات بھی نہیں تالٹا تھا۔۔۔۔۔

"ریکیس ہیر۔۔۔۔۔ اسنے مجھے بتایا تھا اور کافی دن پہلے زکر بھی کیا تھا اور اب اسکے ڈیڈمام ار جنٹ بلا رہے ہیں، ہم اسے نہیں روک سکتے، اسے کبھی تو جانا ہے نا تو ابھی کیوں نہیں، اور آپ بھی اسے فورس نہیں کرینگے، جاو اور اچھے سے اسے گڈ

باے کہو" 
 وہ اسکا کندھا تھپک کے اپنی بات پوری کر کے اٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔!! جب کہ وہ ہکا
بکا انکی پشت دیکھتی رہ گئی تھی۔۔

اسے نہیں پتہ تھا اسنے دن کس طرح گزارا تھا۔۔ کریم صاحب کے کہنے پہ وہ رک تو گئی تھی لیکن بے چینی اسکے چاروں سو تھی۔۔۔ اس نے بلا کی سنجیدگی سے نظر اپنی نازک کلائی پہ بندھی گھڑی پہ ڈالی تھی جہاں ساڑھے تین بج رہے تھے اسے یاد

آیا تھا کہ ولدان کی پانچ بجے کی ہے اور تقریباً آدھے گھنٹے پہلے اسے ائی رپورٹ کے لیے نکلنا تھا۔۔۔۔

وہ جلدی سے ڈریسر کے پاس بڑھی تھی اور دراز کھول کے اسنے بہت ڈھونڈنے کے بعد دو بینڈز نکالے تھے اور اپنی جینز کی پاکٹ میں رکھ لیے تھے۔ اور پھر بیڈ پہ پڑی جبکہ اٹھا کے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

“ڈیڈ کو کہہ دینا میں ولدان کی طرف جا رہی ہوں۔۔ وہ بھی کچھ دیر بعد وہاں

آجائیں“

ایک ملازم کو حکم دیتی وہ بیرونی گیٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

”کتنی بد تمیز ہے وہاں۔۔۔۔۔ اور شاہتاج انف۔۔۔۔۔ میں میر ڈھو کر بھی

اتنی بے شرم نہیں جتنا وہ بے شرمی والی باتیں کر رہی تھی۔۔ انف

بالاج۔۔۔۔۔ کتنے مین ہیں مجھے اکیلا چھوڑ کے بھاگ گئے۔۔۔۔۔“

”چھو رونگی نہیں کسی کو بھی“

وہ بیڈپہ منہ پھلائے بیٹھی کچھ دیر پہلے والا واقع سوچ رہی تھی۔۔۔

"مرینہ ہم اندر آجائیں"

دروازے سے آتی آواز پہ وہ اپنے خیالوں سے باہر آئی تھی۔۔۔

"منع کرونگی تو نہیں آوگے کیا؟" وہاں کی آواز پہ وہ بیڈپہ بیٹھے ہوئی ہی بولی

تھی۔۔۔

"بھا بھی آنے دیں"

اب شاہتاج کی آواز پہ وہ مزید چونکی تھی۔۔۔ وہ ات ہر وقت وہاں کے اریب قریب ہی

دکھائی دیتی تھی۔۔۔ ویسے ثانیہ بیگم نے اسے شاہتاج کے بارے میں اگاہ کر دیا

تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ اسکا زیادہ دخل انداز برا لگا تھا۔۔۔

"کم ان۔۔۔" وہ خامخواہ منفی سوچنے لگی تھی۔۔۔ اس لیے اب بنا دیر کیے بولی تھی

۔۔۔

"تم ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ کے آگئی میں تمہیں تب ہی ہم نے سوچا تمہارے لیے

یہاں ہی کچھ لے آئی ہیں۔۔۔ لیکن مجھے لگ رہا ہے تمہارا موڈ زیادہ کوئی خاص اچھا

”نہیں ہے“

وہاں اسکے سپاٹ چہرے کو مدد نظر رکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

”او کام۔۔۔ آن وہاں۔۔۔ اگر انکا موڈ اچھا نہیں ہے تو ہم کر دیں گے۔۔۔ ویسے بھابھی ہم

صرف مزاق کر رہے تھے۔۔۔ آپ کو ہرٹ کرنے کی انٹینشن بالکل بھی نہیں

تھی۔۔۔ سوری فار آل ڈیٹ“

شاہتاج ناشتے کی ٹرے اسکے سامنے رکھتے ہوئے تحمل سے بولی تھی۔۔۔

”اٹس اوکے۔۔۔۔۔ میرا موڈ ٹھیک ہے اور ناشتے کا تکلف خامخواہ کیا میں پہلے ہی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کر چکی تھی۔۔۔۔۔“

مرینہ کو نہیں پتہ تھا کہ ابھی جو پہلے اسکا موڈ انکی باتوں کی وجہ سے خراب ہو گیا تھا وہ

ایک دم کیسے صحیح ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

”ویسے مرینہ میں آج تمہارے لیے چاکلیٹس لانے کا ارادہ رکھتا تھا کہ تم ناراض ہو مگر

چلو اچھا ہے میرا خرچہ بچ گیا۔۔۔۔۔“

وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

”نہیں تم پھر بھی لے آنا۔۔۔ چاکلیٹس لانے کے لیے اور دینے کے لیے کوئی می وجہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان سب سے تو محبت بڑھتی ہے اور رشتے مضبوط ہوتے ہیں“

شاہ تاج وہاج سے بولی تھی۔۔ جس کے چہرے پہ مسکراہٹ اب تک عیاں تھی۔۔
 ”اچھا بولتی ہو تم۔۔۔۔“ مرینہ تعریف کیے بنا نارہ سکی تھی۔۔ اور ویسے بھی وہ چاکلیٹس سے کبھی انکار نہیں کر سکتی تھی۔۔

”اسکا مطلب مجھے چاکلیٹس لانی چاہیے۔۔۔“
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 وہاج نے مرینہ سے استفسار کیا تھا۔۔

”جی ہاں۔ بلکل۔۔۔۔۔“

وہ مسکراہٹ چھپائیے بولی تھی۔۔۔۔۔

”ولدان۔۔۔۔۔“

ولدان۔۔۔۔۔!!“

وہ لان کا ایریا عبور کرتے ہوئے تیزی سے بھاگتے ہوئے لاونج میں آگئی تھی۔۔۔۔

"ولدان"

کہان ہے یہ "اب وہ سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اس قے بیڈروم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

"ولدان۔۔۔۔۔"



وہ دروازہ بند کر کے افسوس سے بولی تھی۔۔۔۔ جیسے بہت لمبی مسافت طے کر کے آرہی ہو۔۔۔۔ اسکی آواز میں تھکان صاف واضح تھی۔۔۔۔

"پھر آگئی میں تم۔۔۔۔۔"

ولدان بیڈ کراون سے ٹیک لگائے آرام دہ انداز میں لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔ اسنے کس ضبط سے اسکی آواز کو پیا تھا اور اب اپنے چہرے پہ سکون طاری کیا ہوا تھا۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔۔"

اسکے رویے سے شاکڈ اور پریشان رہ گئی تھی جیسے اسکے پاس کوئی جواب ہی نا ہو۔۔۔۔۔ ولدان اسکا جواب نا پا کر بیڈ پہ رکھی سوٹ کیس کے جانب بڑھ گیا تھا۔۔ جو شاید وہ لے کے جانے والا تھا۔۔۔۔۔ جب کہ ہیر کو اپنی بے عزتی کا احساس بہت شدت سے ہوا تھا۔۔ جیسے بھرے بازار میں اسے کسی نے تھپڑ مار دیا ہو۔۔۔ اسقدر رویے میں ناگواری اور جلد بازی اسنے پہلے کبھی نا دیکھی تھی۔۔۔ اسے تو محبت کی عادت تھی وہ تو بڑے چاہدے ناز اور نخرے اٹھواتی تھی۔۔۔ اسکی کب زرا سی بات بھی نظر انداز ہوئی تھی جس طرح آج ولدان نے اسکی بڑی سے بڑی کو اچھے سے پیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سست روی سے چلتی ہوئی بیڈ کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔ ولدان اس پہ۔ ایک نظر ڈال کے ڈریسنگ روم سے شاید کچھ لینے چلا گیا تھا۔۔ جبکہ ہیر بیڈ کے قریب پہنچ کر سوٹ کیس میں رکھے ڈھیروں کپڑے دیکھنے لگی تھی۔۔ اسی اثنا میں اسکا اپنا ہاتھ اپنی جینس کی پاکٹ میں گیا تھا اور جو وہ بینڈ ز لائی تھی اسنے بڑی احتیاط سے کپڑوں کے بیچ میں دبا دیے تھے۔۔۔ ابھی وہ ولدان کے آنے سے پہلے اس جگہ سے ہٹنا چاہتی تھی جب اسکی نظر سوٹ کیس میں رکھی پیرٹ کلر کی ہوڈی پہ گئی تھی۔۔ ناچاہتے ہوئے

بھی اسخ وہ ہوڈی اٹھائی تھی اور اپنے چہرے کے قریب لے کے گئی تھی اگلے ہی پل وہ بنا ولدان کی پرواہ کیے وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی تھی۔۔۔ دراز کھول کے اسنے مار کر نکالا تھا۔۔۔

"I'll miss you DIL"

Act just like before , Bye"

اسنے تیزی سے اس ہوڈی کی فرنٹ پہ لکھا تھا اور خاموشی سے کمرے سے نکل گئی

تھی۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
اسکے جانے کے کئی منٹ بعد وہ جان بوجھ کے ڈریسنگ روم سے باہر نکلا

تھا۔۔۔۔۔ اور دوبارہ سے پیکنگ میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔ کیونکہ معلوم تھا اسکے ہوتے ہوئے تو وہ جان نہیں سکتا تھا۔۔

"گڈ ایونگ "

"آج آپ جلدی آگئے۔۔۔۔"

وہ بالاج کو چھبے ہی اپنے بیڈروم میں دیکھ کر چونکنے کے ساتھ ساتھ حیران ہو گئی تھی۔۔۔

"مسسز کو میرا جلدی آنا برا لگاہے کیا"

وہ بیگ صوفے پہ رکھتا ہوا اسکے پاس بیڈ پہ ہی آ گیا تھا سردیوں کی وجہ سے مرینہ پر ہشتے کو لے کر کمبل میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"آف کورس نہیں۔۔۔۔۔"

وہ اسکے سامنے بیٹھنے سے اٹھ کر صبح سے بیٹھی تھی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سورہی تھیں؟"

وہ اسکے بال آہستگی سے سنوارتا ہوا دھیمے لہجے میں بولا تھا اور آگے جھک کے اسکے سفید

پیشانی پہ اپنے لب رکھے تھے۔۔۔!!

"ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ تو۔۔۔"

وہ ایک دم اسکے پیش قدمی پہ بوکھلائی تھی۔۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔ پریشے کیسی ہے۔۔۔"

یہ مجھ سے ملنا سکے تب ہی تم نے اسے سلادیا ہے نا۔۔۔۔۔"

وہ مسکرا کر اسکے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

"آپ آٹھ بجے تک آتے ہیں تب ہی میں نے ابھی ہی سلایا ہے آپ کے آنے تک تو یہ

اٹھ بھی جاتی اور ویسے بھی رات میں ہمیں جانا تھا تنگ نا کریں رات کو سو، لیکن آپ

عادت کے خلاف جلدی آگئے ہیں۔۔۔"

وہ سوتی ہوئی پریشے کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"آل رائٹ۔۔۔ کیا کیا کر ادن میں۔۔۔ مجھے مس تو کیا ہو گا تم نے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا ہاتھ تھامے وہ استحقاق بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"ہاہا۔۔۔۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔"

وہ اب بنا جھجکے ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"آ۔۔۔۔۔ زرا سا بھی نہیں۔۔۔۔۔؟"

"جی زرا سا بھی نہیں۔۔۔ ویسے بالاج آپ کو چیلنج کر لینا چاہیے۔۔۔ آپ بھی کن

باتوں میں لگ گئے ہیں عجیب۔۔۔"

وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے منہ بنا کے بولی تھی۔۔

"تم میرا موڈ خراب کر رہی ہو مرینہ"

وہ اسکا ہاتھ چھڑوانے کو مدد نظر رکھتا ہوا دھیمے لہجے میں بولا تھا۔۔

"افوہ۔۔۔۔ بالاج۔۔۔۔ میں آپ کے لیے کپڑے نکالتی ہوں آپ فریش

ہو جائیں۔۔ پھر ہمیں باہر بھی تو جانا ہے نا"

وہ اسکے سامنے سے اٹھتے ہوئے بولی تھی اور کبڑ کی جانب بڑھ گئی تھی تاکہ اسکے

کمفر ٹیبل ڈریس نکال سکے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چلے جائینگے باہر بھی۔۔ مگر میں تمہارے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ اور

تم مجھے ہاتھ روم میں بھیجنا چاہ رہی ہو"

وہ خراب موڈ کے ساتھ بولا تھا۔۔

"اف۔۔۔۔ بالاج۔۔۔۔ میرا سارا وقت آپ کے لیے ہی تو ہے۔۔۔۔ گزار لیجیے گا

ساتھ بھی۔۔ اب دیکھیں آپ کو گھر آئے ہوئے کتنی دیر ہو گئی ہے اور آپ اب تک

بیڈ روم میں ہیں۔۔ آپ کو مومی سے بھی ملنا چاہیے۔۔ وہ کیا سوچ رہی ہو گی۔۔۔۔ آپ

فریش ہو جائیں پھر ہم لاونج میں چلینگے"

وہ اسکے چہرے پہ اپنا دایاں ہاتھ رکھتے ہوئے اسے محبت سے سمجھا رہی تھی۔۔

"مام کچھ بھی نہیں سوچینگے۔۔۔۔۔۔ مگر میں فریش ہو ہی لیتا ہوں ورنہ تمہیں بھی

سکون نہیں آئے گا"

وہ اسکے ہاتھ سے ڈریس لیتا ہوا بولا تھا اور بیڈ سے اٹھ گیا تھا۔۔

مرینہ اسکے انداز پہ مسکرا کے رہ گئی تھی۔۔ پھر موڈ آف کر لینگے اب یہ "وہ سر پہ ہاتھ

رکھ کے مسکرا کے سوچ ہی رہی تھی جب بالاج کی آواز پہ چونکی تھی۔۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

"یہ باسکٹ کس نے دیا"

بالاج ڈریسنگ ٹیبل پہ سے باڈی اسپرے لینے گیا تھا جب اسکی نظر پھولوں سے سجے

باسکٹ پہ گئی تھی جس میں ڈھیڑ ساری مختلف قسم کی چاکلیٹس تھیں۔۔۔

"او۔۔۔ یہ باسکٹ۔۔۔ وہاں نے دیا تھا لہجہ پہ"

وہ اسکے پاس چل کر آئی تھی۔۔

"کس لیے"

بالاج باسکٹ پہ نظر ڈال کے اسکی طرف مڑا تھا۔۔

"ایکچو نکلی۔۔۔۔ صبح میرا زرا۔۔۔۔ میرا مطلب ہے مجھے پسند ہیں ناچا کلیٹس تب ہی اسنے یہ دے دیا تھا بس"

وہ اصل بات کہتے کہتے رک کر بات بنا کے بولی تھی۔۔۔

"جو بھی پسند ہو یا جو کھانے کا دل کیا کرے مجھے بتا دیا کرو آئندہ اسے مت کہنا اور یہ باسکٹ کسی بھی میڈ کو دے دو۔۔۔۔ میں تمہیں دوسرا بائے Buy کر دیتا

ہوں۔۔۔۔" NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔۔

"واٹ ڈو یو مین بالاج۔۔ کسی میڈ کو دے دوں۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ"

وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی اور پھر گلاب کے پھولوں سے سبجے باسکٹ کو دیکھا تھا۔۔

"جو کہا ہے اتنا کرو"

میں آتا ہوں، میری چائے ریڈی کرو"

وہ نیا آرڈر دے کر ہاتھ روم۔ کی طرف چلا گیا تھا جبکہ مرینہ صرف اسکی پشت دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔

"یہ صحیح کیوں نہیں بن رہی ہے عجیب یار"

مجھے لگتا ہے آٹازرا پتلا ہو گیا ہے بلکہ اس میں الہ سٹکسیٹی بڑھ گئی ہے "

"چیک کرو تم زرا"

بیلن پہ چپکی روٹی کو وہ ہٹاتی ہوئی پریشانی سے بولی تھی۔۔۔ پہلے اس نے خود سے آٹا گوندھنے کی کوشش کی تھی جس میں وہ کچھ کامیاب بھی ہو گئی تھی۔۔۔ میڈ کی مدد سے اب وہ روٹی بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔!!

"آپ کیوں کرنے کی کوشش کر رہی ہیں یہ۔۔۔۔۔ آپ اپنے روم میں جائیں میں خود بنا لوں گی یہ۔۔۔ ویسے بھی صاحب آپ کو کچن میں دیکھ لینگے تو خامخواہ مجھ پہ غصہ کریں گے"

نور بی بی ہیر کو ہٹانے کی غرض سے بولیں تھیں۔۔۔

"یار آپ بھی عجیب باتیں کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ ایک تو میں کچھ سیکھنا چاہتی ہوں اوپر

سے آپ مجھے کچن سے ہی نکال رہی ہیں۔۔۔۔ میں نے کہہ دیا ہے نا آج میں ہج
 بناونگی تو بس۔۔۔۔ آپ کو میری مدد کرنی ہے تو بتادیں ورنہ میں یوٹیوب کھول لیتی
 ہوں وہ باہر کے لوگ میری زیادہ مدد کر دیں گے "

وہ تیزی سے بولی تھی ایک تو وہ اپنا وقت گزارنے کے لیے کچن میں آئی تھی اوپر سے نور
 بی بی اسکی کیفیت سمجھ نہیں رہیں تھیں۔۔ جب سے وہ ولدان کے گھر سے آئی تھی
 اپنے کمرے میں ہی تھی۔۔ اسے اُرپورٹ بھی وہ سی آف کرنا نہیں گی تھی۔۔ جب
 وہ اسکے گھر گئی تھی اسے لگا تھا کہ۔ وہ اسے بہت اچھے طریقے سے الوداع کہے گی مگر
 ولدان کے رویے نے نا صرف اس کے دل کو بلکہ اسے بھی بہت زیادہ تکلیف دی تھی
 جو اسے برداشت کرنے پہ بھی برداشت ناہور ہی تھی۔۔

"اچھا۔۔ بنائیں۔۔ میں بتاتی ہوں کیسے صحیح ہوگی"۔ نور بی بی اسکے جھنجلانے پہ
 خاموش ہو گئیں تھیں اسکی جزباتی اور ضدی نیچر سے وہ اچھے دے واقف تھیں۔۔

"ٹیسٹی تھانا کھانا۔۔۔۔"

وہ ریسٹورینٹ میں نے فرسٹ ٹائم ٹرائے کیا ہے، وہ میرا فیورٹ ون ہے بٹ میں چاہتا

تھا کہ وہاں میں فرسٹ ٹائم اپنی شریک سفر کے ساتھ جاوں۔۔۔۔۔"

وہ کارڈ رائیو کرتے ہوئے خوشگوار موڈ میں بولا تھا۔ ابھی ابھی وہ دونوں ایک اچھا ڈنر

کر کے اب گھر کی طرف جا رہے تھے۔۔۔۔۔

"ہم۔۔۔ بس ٹھیک تھا۔۔۔"

مرینہ شیشے کے پار دیکھتی ہوئی روکھے لہجے میں بولی تھی۔۔

"ہا ہا تم مزاق کر رہی ہونا۔۔۔ تم نے کتنے مزے سے چائینز کھایا تھا۔۔۔ مجھے یاد

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے۔۔۔"

وہ اسٹیرنگ پہ دونوں ہاتھ جمائے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا اسکے لہجے میں خاص

ہنسی نمایاں تھی۔۔۔۔

"آئے ایم سریس بالاج۔۔۔۔۔ مجھے نہیں پسند آیا"

وہ پریشے کو گود میں بٹھائے سریس انداز میں بولی تھی۔۔۔

"تمہارا موڈ ٹھیک ہے؟ وہاں بھی تم ایسے ہی فضول سے جواب دے رہیں

تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے "

وہ اب تشویش زدہ لہجے میں اسے دیکھ رہا تھا ایک نظر اسکی شیشے میں تھی اور ایک نظر وہ اس پہ ڈال رہا تھا۔۔

"آپ کو میرے جواب اب فضول ہی لگینگے رائٹ نا۔۔۔۔۔"

خیر چھوڑیں۔۔۔۔۔"

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ویٹ۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں آتا ہوں"

وہ گاڑی ایک سائیڈ پہ روک کر تیزی سے گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔

"بالاج۔۔۔۔۔ سنیں تو۔۔۔۔۔"

کہاں جا رہے ہیں"

وہ کہتی ہی رہ گئی تھی لیکن وہ سنے بغیر بس چلا گیا تھا۔۔

"کیا مصیبت ہے تمہارے باپ کو"

عجیب مجھے اور تمہیں اکیلے چھوڑ کر چلے گئے "

وہ پریشے سے غصے سے کہتی گاڑی کے شیشے برابر کرنے لگی تھی۔۔۔ ویسے بھی
اندھیری رات میں وہ اکیلے گھبراہٹ میں گئی تھی۔۔۔

وہ ادھر ادھر گاہیں بگاہے نظریں دوڑا رہی تھی ساتھ ساتھ دل میں آیت کا ورد بھی
کرنے لگی تھی۔۔۔

"کہاں چلے گئے تھے آپ۔۔۔"

آپ کو پتہ بھی ہے میں کتنا ڈر گئی تھی اکیلے۔۔۔ اگر آئندہ آپ نے ایسے کبھی اسی وقت
یوں مجھے سنسان سڑک پہ چھوڑ کے گئے ناتو میں آپ سے بیڈ کبھی شمر نہیں کرونگی "

وہ جیسے ہی گاڑی میں آکر بیٹھا تھا ویسے ہی مرینہ تیز آواز میں غصے سمیت بولنا شروع
ہو گئی تھی۔۔۔!!

"اف۔۔۔ مائے لٹل وانفی۔۔۔"

آرام سے یار۔۔۔

اپنی شرط تو دیکھو زرا۔۔۔ ایسا کبھی مت کرنا ورنہ پریشے اور مجھے کیسے نیند آئے

گی۔۔۔"

وہ اسکا چہرہ تھام کر اسکی آنکھوں میں دیکھتا افسردگی سے بولا تھا جیسے اسکی شرط اسے بالکل پسند نا آئی ہو۔۔

"بالاج۔۔ آپ کے ہاتھ کتنے برف ہو رہے ہیں۔۔ خبردار جو آپ نے اب مجھے ٹھنڈے ہاتھ لگائے"

وہ اسکے ٹھنڈے ہاتھوں کے پیالے سے اپنا چہرہ دور کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔۔ باہر جانے سے اسکے ہاتھ کچھ زیادہ ٹھنڈے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم تو میرے پیار کو بھی مزاق میں اڑا دیا کرو۔۔۔۔۔ بد تمیز"

وہ اپنے ہاتھ ہٹاتا ہوا آنکھیں سکیرٹ کے بولا تھا۔۔۔

"تو آپ باہر بھی تو دیکھیں کتنی سردی ہے۔۔۔ میری تو جان نکل رہی ہے آپ بس جلدی گھر لے چلیں۔۔ پریشے بھی سو گئی ہے۔۔۔"

وہ اب اسکے ٹھنڈے ہاتھ اپنے گرم ہاتھوں میں لیتی ہوئی بولی تھی کچھ دیر پہلے خراب ہوا موڈ اسکا اب ٹھیک ہو گیا تھا یا وہ بھول گئی تھی کہ اسکا موڈ آف تھا۔۔

"اس تیز سردی میں بھی میں آپ کے لیے آپکی فیورٹ چیزیں لانا نہیں بھولا ہوں۔۔۔ دیکھو زرا"

وہ بیک سیٹ پہ سے باسکٹ اور ریڈبو کے اٹھاتا ہوا بولا تھا۔۔۔ جو وہ پہلے ہی مرینہ سے چھپ کے پیچھے رکھ چکا تھا اور مرینہ بھی لڑنے لڑنے میں شاید دھیان نادے سکی تھی۔۔

"یہ میرے فیورٹ روز ہیں بالاج۔۔۔۔۔"

وہ ریڈروز کے بو کے کوناک کے قریب لے جاتے ہوئے خوشگوااری سے بولی تھی۔۔ اسے ان کی خوشبو اور گلر دونوں ہی ایٹریکٹ کرتے تھے۔۔۔

"اور یہ۔۔۔۔"

وہ باسکٹ اسے تھماتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔۔"

وہ باسکٹ کو غور سے دیکھنے لگی تھی جن میں چاکلیٹس، چپس، کینڈیز، ڈرائے فروٹس اور ناجانے کیا کیا کھانے کی چیزیں تھیں۔۔۔۔

"اومائے گاڈ۔۔۔ یہ بھی بہت گڈ ہے۔۔۔ اور یہ پستہ تو میرا فیورٹ ہے"

وہ باسکٹ میں۔۔۔ سے پستے کا پیکٹ نکالتی ہوئی خوشی بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"تھینکیو۔۔۔ تمہارے چہرے پہ جو بارہ بجے ہوئے تھے وہ مجھے بہت برے لگ رہے

تھے۔۔۔ میں تمہارے چہرے پہ ایسے ہی مسکراہٹ دیکھنا چاہتا ہوں جو میرا آف موڈ

بھی آن کر دے"

وہ ایک بار پھر اس کا چہرہ تھامتا ہوا جذب بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"آئے ایم سوری۔۔۔ آئندہ بھی ایسے ناراض ہوتی رہو گی تاکہ آپ مجھے چھوٹے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھوٹے سر پر اتر دے سکیں۔۔۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھ کی ہتھیلی کو آہستگی سے چومتی ہوئی محبت سے بولی تھی۔۔۔

"ہائے۔۔۔ میں لٹل وائف کو ایسے ہی سر پر اتر دیتا رہو گا لیکن پلیز یار موڈ آف ناکیا

کرو۔۔۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

"اوکے ناب۔۔۔۔۔"

گاڑی اسٹارٹ بھی کریں نا۔۔

میں واقعی سردی سے کانپنے لگی ہوں۔۔۔۔"

"اوکے اوکے۔۔۔۔"

دس منٹ میں ہم بیڈروم میں ہونگے اپنے"

وہ اسٹیئرنگ پہ ہاتھ رکھ کے گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا تھا۔۔

وہ بہت مصروف سے انداز میں صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے دونوں ٹانگیں ٹیبیل پہ
جمائے موبائل کی سکریں پہ نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔۔۔

ساڑھے آٹھ گھنٹے کی فلائٹ لے کر وہ ایک گھنٹے لندن شہر کی سڑکوں پہ گھومنے کے بعد
وہ گھر پہ پہنچا تھا۔۔۔۔ جہاں فاروق صاحب اور آسیہ بیگم نے اسکا بہترین استقبال کیا
تھا۔۔۔۔ گھنٹا دیڑھ گھنٹہ وہ ان کے پاس بیٹھ کر اور ڈنر کر کے اپنے بیڈروم میں آیا
تھا۔۔۔۔

تقریباً تین سال بعد وہ اس بیڈروم میں واپس آیا تھا۔۔۔۔۔۔ اور اب تک اسکی ایک

وہ خود کو جیسے دلا سادے رہا تھا۔۔۔۔۔

جیسے یقین دہانی کر رہا ہو۔۔۔۔۔

"داو صبح صبح اتنی تیاری"

وہ جیسے ہی ڈائمنگ ٹیبل پہ آئی تھی وہاں نے ایک ہی لمحے میں اسکا پورا جائزہ لیا
تھا۔۔۔۔۔ ڈارک براون پینٹ پہ سرخ رنگ کی شرٹ پہنے وہ براون ہی لیڈر کی
جیکٹ کرسی کی پشت پہ ڈال رہی تھی۔۔۔ اسکے بھورے بال آج کھلے ہوئے تھے جبکہ
آج وہ ہیلز کی جگہ فلیٹ سمپل سی سینڈل پہنے ہوئے تھی۔۔۔

"یپ۔۔۔۔۔ کیسی لگ رہی ہوں"

وہ اسکے برابر والی کرسی پہ بیٹھتی جو س کا گلاس تھام کے بولے تھی۔۔۔

"اکیلے میں بتاؤنگا کہ تم کیسی لگ رہی ہو"

وہ اسکی پلیٹ میں فورک سے آملیٹ کا پیس ڈالتا ہوا اسکے کان میں بولا تھا۔۔۔

"اوشٹ اپ۔۔۔۔۔ فلرٹ مت کرو"

وہ آملیٹ کو ٹیسٹ کرتی بال ایک سائڈ پہ کرتی ہوئی ادا سے بولی تھی جس پہ وہاں مسکرا کے رہ گیا تھا۔۔

"تم سے فلرٹ کرنے کا رائٹ بھی میرے پاس ہے"

سمجھ آئی مسسز ٹوبی۔۔۔"

وہ اسکے بھورے بالوں کی ایک لٹ کو انگلی میں لپیٹتا ہوا شوخ انداز میں بولا تھا۔۔

"مسٹر وہاں آپ زرا ایزی ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کیا بول رہے ہو۔۔۔۔"

وہ ہنسی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"بیٹا سچ بول رہا ہوں میں"

وہ جیسے اسے یقین دلارہا تھا۔۔

"بیٹا مت بولو مجھے وہاں"

وہ فورک غصے سے اسکے چہرے کی طرف لے جاتے ہوئے تیزی سے بولی تھی۔۔

"مس شاتو۔۔۔۔۔ او کے نا"

نہیں بول رہا"

وہ اسکے بیٹا کہنے پہ ہمیشہ چڑجاتی تھی۔۔

"میں یونی جاونگی تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ تب ہی جلدی بھی جاگ گی ہوں"

وہ ناشتہ سے انصاف کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

"یونی تو نہیں جا سکتیں آپ میرے ساتھ"

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Arts|Poetry|Ghazal|Humor|Fiction|Etc.

وہ اسکے چہرے کو نظروں میں لیے بولا تھا۔۔

"کیا ہے وہاں۔۔۔۔۔ مجھے جانا ہے تمہارے ساتھ یونی۔۔۔۔۔"

"اورا گر تم نے انکار کیا تو ناراضگی پکی"

وہ اٹل لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ جب بھی وہ اسے لے جانے کا بولتی تھی وہ ایسے ہی

صاف انکار کر دیتا تھا۔۔

"یار وہاں سب میرے فرینڈز ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ تم کہیں اور چل لینا"

"تمہیں برا لگتا ہے کہ میں تمہارے فرینڈز سے انٹر وڈیوس ہو سکوں۔۔۔ کیا میں تمہارے لیول کی نہیں ہوں۔۔۔۔۔ شرمندگی ہوگی تمہیں۔۔۔۔۔ کیا بول رہے ہو تم وہاں۔۔۔۔۔"

وہ ناشتہ چھوڑ کر اسکی طرف منہ کرتی غصے سے بولی تھی۔۔۔

"ارے بابا۔۔۔۔۔ نہیں یاد۔۔۔۔۔ تم اگر میری ماما کے فرینڈ کی بیٹی ناہو تیں تو واقعی میرے لیول سے زیادہ ہوتیں۔۔۔۔۔ ایسے مت کہو۔۔۔۔۔ چلو ساتھ۔۔۔۔۔ تم"

وہ اسکا ٹیبل پہ رکھا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ اسکے انداز میں احترام۔ عزت اور پیار صاف جھلک رہا تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے مسکرائی تھی۔۔۔

کھڑکی سے آتی روشنی سے اسنے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔۔ اسے معلوم تھا کھڑکی سے پردے نور بی بی نے ہی ہٹائے ہونگے۔۔۔۔۔

"آپ کو اور ایک ولدان کو میری نیند بالکل برداشت نہیں ہے۔۔۔۔۔ آپ لوگ چاہتیں ہی نہیں ہیں کہ میں آرام سے سو سکوں"

وہ کمبل زرا سا ہٹا کر بیڈ کر اون سے ٹیک لگا کر خود ان دونوں سے مخاطب تھی جو اسکے
سامنے بالکل بھی نہیں تھے۔۔۔!!

"ولد ان نے کال نہیں کی۔۔۔۔۔"

کیا آج اس نے یونی نہیں جانا۔۔ اور میں بھی لیٹ ہو گی۔"

اسکی جیسے ہی نظر وال کلاک پہ پڑی تھی اسے دیکھ کر وہ بے دھیانی میں بولی تھی جہاں
صبح کے دس بج رہے تھے اسے یاد تھا کہ ولد ان ہی اسے روزانہ صبح کال کر کے یونی
جانے کے لیے اٹھاتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ولد ا۔۔۔ ولد ان۔۔۔ کیسے اٹھائے گا۔۔۔۔۔"

وہ ہے کہاں میرے پاس"

جیسے ہی وہ اسے حواس بحال ہوئے تھے اسے افسردگی سے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔۔ اور

سائیڈ ٹیبل پہ رکھا آئی فون اٹھایا تھا جو ولد ان نے ہی اسے دلایا تھا۔۔۔۔۔

اسنے چیک کیا تھا کہ شاید کوئی کال ہو مگر کوئی کال کیا کسی قسم کی نوٹی فیکیشن بھی نا

تھی۔۔ اسکا دل لمحے میں بجھ سا گیا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے کر لینی چاہیے کال۔۔۔ نا جانے پہنچا بھی ہو گا ٹھیک سے یا نہیں۔۔۔۔۔ اسنا
کرے۔۔ اسنا سکی ہر لمحے حفاظت کرے۔۔ کیا بول رہی ہوں میں۔۔۔۔۔ پہنچ گیا
ہو گا۔۔ شاید سو رہا ہو گا ابھی۔۔۔۔۔ ٹائم کا بھی تو ڈیفینس ہے نا۔۔۔"
وہ نا جانے کیا کیا سوچ کے خود سے ہی بڑ بڑای جا رہی تھی۔۔۔

"چلو۔۔۔ ہیر یونی کے لیے تیار ہو۔۔۔"

"میسر کی لیب تو لینی ہی لینی ہے۔۔۔۔"

صبح کی کلاس مس ہو گئی تو کیا ہوا۔۔۔۔۔"

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

وہ بیڈ سے اترتی ہوئی خود کو موٹیویٹ کرنے لگی تھی یہ بھی سچ تھا کہ چند دن سے اسکی
پڑھائی کہیں پیچھے جا کھوئی تھی۔۔۔

"ولدان۔۔۔۔۔"

بیٹا سیسے کیسے انکمفرٹ ہو کر سو رہے ہو۔۔۔۔۔

"چلو بیڈ پہ"

آسیہ بیگم جیسے ہی صبح سویرے اسکے کمرے میں آئیں تھیں اسے صوفے پہ آرہا ترچھا سوتا دیکھ کر ہکا بکا رہ گئیں تھیں وہ فل سائز جہازی بیڈ چھوڑ کر ایک زرا سے صوفے پہ سو رہا تھا جہاں پہ اسکی ایک ٹانگ اور ہاتھ زمیں پہ بچھے کارپیٹ پہ لٹک رہے تھے۔۔ وہ اسے اس طرح دیکھ کے بھاگ کر اسکے پاس آئیں تھیں۔۔ اور اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا تھا۔۔

"ولدان۔۔ گیٹ اپ مائے سن"

وہ جب ایک دو بار ناٹھا تو آسیہ بیگم تشویش میں آ گئیں۔۔ "کہیں ڈرنک تو نہیں کر لی تم نے ولدان"

وہ اسکے بے سدھ جسم کو دیکھ کر بولیں تھیں۔۔۔۔

"فاروق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

فاروق۔۔۔۔۔

وہ اب کمرے سے باہر کو بھاگیں تھیں۔۔۔۔۔!!

"کیا ہوا ہے"

فاروق صاحب جو ڈائمننگ ٹیبل پہ بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے اور ان دونوں کا ناشتہ پہ
ویٹ کر رہے تھے آسیہ بیگم کی آواز سن کر بھاگے بھاگے ولدان کے کمرے کی طرف
بڑھے تھے۔۔۔

"دیکھیں ولدان نہیں اٹھ رہا ہے۔۔۔ کب سے اٹھا رہی ہوں۔۔۔ مجھے لگ رہا ہے
ڈرنک کی ہوئی ہے بچے نے"

وہ پریشانی سے انہیں بتا رہی تھیں۔۔۔

"کیا بات کر رہی ہو۔۔۔ کیا چھوٹا بچہ ہے وہ کہ اسے حلال حرام کا ڈیفینس نہیں
پتہ۔۔۔ ایک ہی رات اسے آئے ہوئے ہوئی ہے اور تمہارے شک و شبہات

پریشانیاں شروع"

وہ ان کے ہم قدم چلتے ہوئے تیزی سے بولے تھے .

"گہری نیند سو رہا ہوگا۔۔۔ تھکا ہوا تھا بچہ"

وہ اسکے کمرے میں داخل ہو کر صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے بولے تھے۔۔۔

"تھکا ہوا تھا بچہ تب ہی صوفے پہ ایسے بے آرام ہو کر سویا ہے۔۔۔"

وہ ایک بار پھر بولیں تھیں۔۔۔

"ولدان۔۔۔۔۔؟"

جانی تمہاری ماں نے صبح ہی صبح مجھے پریشان کر دیا ہے۔۔۔ اٹھ جاو۔۔۔۔۔ اور

انہیں تسلی دے دو"

وہ اسے دونوں کندھوں سے تھام کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر بٹھاتے ہوئے بولے تھے۔۔۔۔۔ اور صحیح معنوں میں اس طرح انہوں نے اسے لیٹے ہوئے سے

بٹھایا تھا کہ وہ ہڑ بڑا کر اپنی آنکھیں آہستہ آہستہ کھولنے لگا تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ہے بابا"

وہ پوری آنکھیں کھولتا ہوانے سمجھی میں ان سے بولا تھا۔۔۔۔۔ جس کے جواب میں

فاروق صاحب اسکے برابر میں ہی صوفے پہ براجمان ہو گئے تھے۔۔۔

"تم اٹھ نہیں رہے تھے تو تمہاری ماں سمجھی کہ تم ڈرنک کر کے سوئے ہو اور تب ہی

نہیں اٹھ رہے"

وہ سارا ماجرہ اسے سناتے ہوئے ہنس پڑے تھے۔۔۔

"واٹ۔۔۔۔"

آریو سرلیس ماما؟

ایسا سوچ بھی کیسے لیا آپ نے"

وہ اب صحیح معنی میں ہوش میں آیا تھا۔۔۔ اور ایک دم حیران ہو گیا تھا۔۔۔

"سوری بیٹا۔۔۔ پریشان ہو گئی تھی۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔ تمہارا چہرہ اتنا لال کیوں ہو رہا

ہے اور بیڈ چھوڑ کر صوفے پہ کیوں سو رہے تھے۔۔۔ تم نے نائٹ ڈریس بھی نہیں چینج

کیا تھا۔۔۔ طبیعت ٹھیک ہے نا تمہاری"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکے برابر میں بیٹھتی اسکا سرخ چہرہ تھام کر بولیں تھیں۔۔۔۔۔ ایک ساتھ نا

جانے انہوں نے کتنے سوال کر دیے تھے۔۔۔۔۔

"ماما جانی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ تھک گیا تھا اس لیے یاد نہیں رہا اور بس بیٹھے

بیٹھے ہی میں سو گیا تھا۔۔۔ مجھے تو یاد بھی نہیں کہ میں کب سویا۔۔۔ سچ میں آپ

لوگوں نے اتنی بری طرح مجھے اٹھایا ہے کہ ہیڈ ایک محسوس ہونے لگا ہے۔۔۔۔۔"

وہ انکا ہاتھ تھام کر انہیں تسلی دیتے ہوئے آخر میں دونوں سے شکوہ کرتے ہوئے بولا

تھا۔۔۔

"تم ہاٹ باتھ لے کر آؤ جلدی سے، اچھا سیلڈی بریک فاسٹ کریں گے تو تمہارا ہیڈ ایک بھی ختم ہو جائے گا"

فاروق صاحب اسے صوفے سے اٹھاتے ہوئے بولے تھے۔۔

"یار جا رہا ہوں نا۔۔۔۔۔ زبردستی تو نا کریں۔"

وہ بازو ہوا میں کر کے ایک بھر پورا انگریزی لیتا ہوا نہیں گھور کے کہنے لگا تھا۔۔۔

"تو یار جلدی کرو نا۔۔۔۔۔ ساتھ بریک فاسٹ بھی تو کرنا ہے پھر"

وہ آرام سے بولے تھے جیسے انہیں اسکی گھوری کی کوئی پرواہ ہی نا تھی۔۔

"واو۔۔۔۔۔ اچھا موبائل تو پکڑائیں مجھے۔۔۔ آپکی تھائی Thigh کے نیچے آگیا

ہے"

وہ انکا دھیان اپنے موبائل کی طرف کرواتا ہوا بولا تھا۔۔

"کیا باتھ روم میں موبائل لے کر جاؤ گے۔"

انکے کچھ بولنے سے پہلے آسید بیگم بولی تھیں۔۔

"یس ماما"

وہ ایک آنکھ دبائے ان سے شرارت سے بولا تھا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو رہا۔۔۔ مت دینا موبائل اسے فاروق جب تک یہ ناشتہ نہیں کر لیتا

ورنہ نہانے میں ہی شام ہو جائے گی"

وہ فاروق صاحب کو بولتی ہوئیں سختی سے ولدان کو بھی منع کر گئیں تھیں۔۔

"کیا کر رہے ہیں دونوں میاں بیوی آپ۔۔۔ ایک تو صبح ہی صبح مجھے اٹھا دیا اب موبائل

پہ بھی قبضہ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ دیں یار بابا۔۔۔ اپڈیٹ کرنا ہے سمجھا کریں"

وہ اب اصل میں جھنجلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ فاروق صاحب کندھے اچکا کر رہ گئے تھے

--

"بیٹا تمہاری ماما کے حکم کو فالو نہ کیا تو سمجھو بس ناشتہ نہیں ملے گا"

وہ کھڑے ہو کر اسکے کان میں بولے تھے۔۔۔

"میں آپ کو باہر سے ناشتہ کروادونگا۔۔۔ آپ موبائل دے کر جائیں یار"

وہ انکی ہی طرح انکے کان میں سرگوشی کر گیا تھا۔

"ولدان چلو با تھر روم"

وہ ان دونوں کو سرگوشی کرتا دیکھ کر ولدان سے بولیں تھیں۔۔۔۔۔

"پاکستان میں ہی اچھا تھا میں تو"

وہ جھنجلا کر با تھر روم میں جاتا ہوا غصے سے آواز بلند کر کے بولا تھا۔۔۔۔۔ وہ

دونوں اسکی اس اداپہ مسکرا کر رہ گئے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لیبلے کر اپنے ڈیپارٹ سے نکلی تھی۔۔۔!!

"اچھا خاصہ پکا دیا تھا آج تو ٹیچر نے۔۔۔"

"پتہ نہیں اب آگے کون سی لیبرز رہتی ہیں"

"انکا کام تو ہم معصوم بچوں کو کام دیتے رہنا ہے۔۔۔ یہ ہمیں کچھ سکھا نہیں رہے الٹا

ہمیں ڈپریشن کا۔ مریض بنا رہے ہیں"

وہ اپنے پاس سے گزرتی ہوئی دو لڑکیوں کی باتوں پہ انہیں گھورنے لگی تھی۔۔۔ اس کے
چہرے پہ ایک مسکراہٹ آ کے چلی گئی تھی۔۔

"کہہ تو ٹھیک رہیں تمہیں بیچاریاں۔"

وہ بیگ کا اسٹریپ کندھے پہ صحیح کرتی ہوئی بولی تھی اور کیفیٹریا کی جانب بڑھ گئی
تھی۔۔۔

"کیوں آگئیں ہوں میں یہاں"

وہ کیفیٹریا میں لوگوں کا اچھا خاصہ رش دیکھ کر جھنجلائی تھی۔۔۔۔۔ یہاں ہر
ڈیسک پہ ایک ایک کپل ضرور موجود تھا۔۔۔۔۔

"صحیح یہ ٹیننگز ہو رہیں ہیں سب کی۔۔۔۔۔"

"ایک میں ہی اکیلی ہوں۔۔۔"

اسے پہلی دفعہ اکیلے ہونے کا احساس شدت سے ہوا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ ہمیشہ ادھر
ولدان کے ساتھ آتی تھی۔۔۔ مگر مجبور ہو کر وہ کچھ کھانے کی غرض سے چلی آئی تھی
کیونکہ آگے اسے دو کلاس اور بھی لینی تھیں جو وہ کچھ کھائے بغیر بالکل بھی اٹینڈ نہیں

کر سکتی تھی۔۔۔

وہ ایک خالی ٹیبل پہ جا کر بیٹھ گئی تھی اور ٹیبل پہ رکھی مینیوبک اٹھا کر چیک کرنے لگی
تھی اسکا ارادہ تھا کچھ اچھا سا لے کر وہ جلدی سے کھا کے چلی جائے گی۔۔۔۔

"ایکسیوزمی۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اسنے جلدی سے فوڈ سلیٹ کر کے ویٹر کو آواز دی تھی۔۔۔۔ اور اسے آرڈر دیا
تھا۔۔۔

آرڈر دینے کے بعد اسنے پھر موبائل چیک کیا تھا۔۔۔ صبح سے نا جانے وہ کتنی بار
موبائل چیک کر چکی تھی۔۔۔۔ لیکن ہر بار اسے ناکامی کا احساس ہو رہا تھا ایک بے
چینی سی اسکے دل میں بڑھی جا رہی تھی جو اسکا سکون برباد کر رہی تھی۔۔۔۔

"کیا مصیبت ہے"

اسنے غصے میں موبائل کو ٹیبل پہ پٹختا تھا جس کی وجہ سے اسکے موبائل کی سکرین
زبردست طریقے سے ڈیمج ہوئی تھی۔۔۔۔!!

"اف۔۔۔ ہیر۔۔۔۔۔"

اسنے بے دھیانی اور غصے میں موبائل پٹخ تو دیا تھا مگر وہ اسکی سکرین کو ڈیج دیکھ کر ایکدم سے پریشان ہوگی تھی، اور منہ پہ ہاتھ رکھ کر رونے سے خود کو روکنے لگی تھی۔۔۔۔

"ہیر۔۔۔۔۔"

ہیلو۔۔۔۔۔

وہ اتنی رونے میں مگن تھی کہ اپنے قریب سے آواز ہی نا۔ سن سکی تھی۔۔

"ہیر آریو اوکے"

جب وہاں نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے مخاطب کیا تو وہ ایکدم سے پیچھے کو مڑی تھی اور وہاں کو اپنے پیچھے دیکھ کر پریشان ہوگئی تھی۔۔۔۔

"آ۔۔۔ آپ"

وہ اپنے آنسو جلدی سے ہاتھوں کی مدد سے صاف کرتے ہوئے ہکلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

"پپمی۔۔۔ بٹ تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔ ٹھیک ہو تم؟"

تمہارا پارٹنر کہاں ہے؟"

وہ اسکا سرخ ادا اس چہرہ دیکھ کر تشویش سے بولا تھا۔۔۔۔۔ پچھلی چند ملاقاتوں میں وہ اسے اتنا توجان چکا تھا کہ کب وہ ادا اس اور کب خوش لگتی ہے اور ابھی اسکا چہرہ صاف اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ وہ پریشان ہے یا کسی مشکل میں ہے۔۔

"ہ۔۔۔۔۔ ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں"

آپ بیٹھیں۔۔۔۔۔ بیٹھیے نا"

وہ لمحے کے ہزاروں سیکنڈ میں خود کو سنبھالتی مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔ ایک چوٹلی۔۔۔۔۔ بیٹھو ننگا نہیں۔۔۔۔۔ ولدان نہیں آیا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج۔۔۔۔۔؟ اکیلے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔۔۔؟"

اسکی سوئی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ یا سے اس طرح دیکھ کے وہاں کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

"کیوں کیا میں اکیلے نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔۔۔"

یہاں کا یہ رول ہے کیا کہ ایک لڑکے کو ضرور ساتھ لانا ہے۔۔۔۔۔ کیا میں۔۔۔۔۔ اکیلی نہیں

آسکتی مسٹر وہاں سکندر۔۔۔۔۔"

وہ اب غصے سے بولی تھی۔۔ ولدان کا نام سن کے اسے برا لگا تھا۔۔ یا وہ خود یہ بات نہیں جانتی تھی کہ اسکی تو پہچان ہی ولدان کے ہونے سے ہوتی تھی۔۔

"تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔۔"

میں تو بس یہ کہہ رہا تھا کہ یہاں۔۔

"کس لڑکی سے بات کر رہے ہو تم وہاں۔۔۔۔؟"

شاہ تاج جو باتھ روم گئی تھی واپس آکر وہاں کو اپنی ٹیبل کے بجائے کسی لڑکی کی ٹیبل پہ بیٹھا دیکھ کر اسکے اندر مرچیں سی بھر گئیں تھیں یہ بھی ایک جزباتی کیفیت تھی جو اسکے ساتھ صرف اسی لمحے پیش آئی تھی۔۔

"شاہ تاج یہ۔۔۔۔"

کچھ نہیں۔۔ تم چلو میرے ساتھ"

وہ پہلے وضاحت دینا چاہتا تھا مگر پھر ہیر پہ ایک غصے بھری نظر ڈال کر شاہ تاج کا ہاتھ پکڑ کے اپنی ٹیبل کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"کون تھی وہ لڑکی وہاں"

وہ اپنی ٹیبل پہ آکر غصے سے لال چہرہ لیے اس سے بولی تھی۔۔۔

"دفعہ کرو اسے یار تم۔۔۔"

لنچ اسٹارٹ کرو۔۔۔

راستے میں سب بتاؤنگا بھی موڈ آف مت کرو"

وہ اسکے ٹیبل پہ رکھے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتا ہوا بول کر اسکو ٹھنڈا کیا تھا۔۔۔ اور خود اسکو

لنچ سرو کرنے لگا تھا۔۔۔



ریڈ لپسٹک لگا کر اس نے ہونٹوں کو باہم پیوست کر کے لپسٹک مکس کری تھی اور

برش اٹھا کر بالوں کو سلجھانے لگی تھی لبوں پہ دھیمی مسکان کا احاطہ تھا جس سے اسکا چہرہ

روشن اور کھلا لگ رہا تھا بالاج کی سنگت اسے روز بروز ایک کھلتا گلاب بنا رہی تھی

۔۔۔ وہ روزانہ شام خود کو گلاب کی طرح مہکانا اور سجانا فرض سمجھتی تھی۔۔۔۔۔ وہ

چاہتی تھی اگر بالاج کبھی برے موڈ میں بھی آئے تو اسکو تیار اور خوش دیکھ کر خود کو ہلکا

محسوس کرے یا یوں کہ وہ اسکی ساری دن بھر کی تھکان اس طرح خود پر لے لیتے

تھی۔۔۔

اپنے آپ کو آئینہ میں دیکھ کر اس نے باہر جانے کا سوچا تھا ابھی لاک پہ اس نے ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اس کے کھولنے سے پہلے ہی دروازہ کھلا تھا اور وہ ایک دم لڑکھرائی تھی کہ دو مضبوط بازوں نے اسے سہارا دیا تھا۔۔۔

"اف بلالاج آپ.. ڈرا ہی دیا مجھے"

اس نے اپنی انگلیوں سے اسکی کوٹ کو جکڑتے ہوئے کہا ایک دم سے کہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میسیری.ی.ی.بی.بیوی ڈرتی بھی ہے؟"

بالاج جو ابھی آفس سے آیا تھا اسے سجا سنورا دیکھ کر دل ہی دل میں خوش ہوا تھا اور مسکراتے ہوئے اس سے کہا تھا۔۔

"کیا مطلب ہو اس بات کا" .. وہ سیدھی ہوتی اس سے اسکا کالیپٹو پ بیگ لے کر ٹیبل پہ رکھنے لگی تھی۔۔

"کچھ نہیں... آج تو ٹلٹل وائفی بجلی بنی ہوئی ہے چاروں شانے چت کرنے کے ارادے ہیں تو ڈرانے والی ہوئی"

اس نے کہتے ہوئے اسکی کلائی پکڑ کے اسے اپنی جانب کھینچا تھا کہ وہ اسکے مقابل
کھڑی ہوگی تھی اور اپنا انگھوٹا اسکے لبوں پہ دھیمے سے پھیرا اور اسے دیکھا جو اسکے
پسندیدہ لباس میں اسے مسمرائز کرنے کی تیاری میں تھی۔۔

"آپ.. آپکو اچ... اچھا... نہیں للل... لگا؟"

"اگر آپ کو یہ شیڈ نہیں پسند تو میں ریموو Remove کر دیتی ہوں۔۔"

وہ کہتی اس سے دور ہوتی ڈیریننگ ٹیبل پہ رکھے ٹشو باکس کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی

جب بالاج نے پھر سے اسے قریب کیا تھا۔۔

"ارے... بہت اچھا لگا مجھے یہ سب اور بہت اچھا شیڈ ہے یہ" اس نے اسکے لبوں پہ لگے

سرخ لپسٹک کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"بس ایک چیز کی کمی ہے..."

مرینہ نے اسکی سماعت پہ اپنی پلکوں کی جھلراٹھائی تھی اور اسکی جانب سوالیہ نظروں

سے دیکھا تھا

"سب پرفیکٹ ہے بس ایک چیز کی کمی ہے" اس نے کہتے اسکے بالوں سے کیچر نکالا تھا

جس سے اسکے بال پشت پہ بکھر گئے تھے۔۔

"مجھے میسیری. ی. ی. ی. لٹل وانفی ایسی پسند ہے.. عادت ڈال لو مسز بالاج"

اسکے گھمبیر لہجے نے اسے پلکیں جھکانے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔ وہ دن بدن اسکا سارا

کانفیڈینس ختم کرتا جا رہا تھا۔۔

"بالا.. بالاج..."

لڑکھراتے لہجے میں اس نے کہا تھا۔۔ وہ اپنا دھیان اسکی طرف سے ہٹانا چاہتی

تھی۔۔ مگر وہ تو اس میں ہی کھوسا گیا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی بالاج کی جان "اس نے لودیتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔ اور اسکے

کانوں میں پڑے چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈز کے ٹاپس کو چھیڑنے لگا تھا۔۔

"..وہ..وہ.."

چھوڑیں تو سہی۔۔"

..وہ ایک دم اسکے پاس سے ہٹی تھی اور سائیڈ ٹیبل پہ رکھے اینولپ کو اٹھایا تھا۔۔

"وہ یہ پارسل آج شام آیا تھا" اس نے اسکا ذہن بھٹکانہ چاہا تھا۔

"گریٹ"

. بالاج نے کہتے ہوئے لفافے کو الٹ پلٹ کر کے دیکھا تھا

"کیا ہے اس میں"... تجسس کے مارے مرینہ نے پوچھا تھا۔

"کیا ہے اس میں... گیس واٹ کیا ہو سکتا ہے اس میں"

اس نے کہتے قدم اسکی جانب بڑھائے تھے اور وہ گھبراتی انگلیوں کو مڑوڑتی پیچھے ہونے

لگی تھی وہ ایک دفعہ پھر اپنی توجہ اسکی جانب مبذول کروا چکی تھی۔

"با... بالاج... بالاج"... وہ پیچھے ہوتے دیوار سے جا لگی تھی۔

"جی"... وہ اسکی طرف تقریباً آچکا تھا۔

"وہ.. وہ مجھے کیسے پتہ ہو سکتا ہے کہ اس میں کیا ہے آپ ہی بتادیں خود"

اس نے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔ اور نظریں جھکالی تھیں۔

"اٹس آسریپرائز فار یو"... اس نے اسکی جانب جکھتے اسکے کان میں سرگوشی کری تھی

--

"سرپرائز"... اس نے چہرہ دور کر کے حیران ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"ہاں. سرپرائز.."

بالاج نے اسکے بکھرے بال کان کے پیچھے اڑ سے تھے۔۔۔۔۔ اور اسکو لفافہ واپس دیا تھا۔۔

"کیسا سرپرائز"... اس نے نظریں جھکائے ہی رکھی تھیں اور لفافے کو دیکھ رہی تھک۔۔

"خود ہی دیکھ لو میسییری. بی. بی جان"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ایک ہاتھ دیوار پہ رکھ کر تقریباً اس پہ حاوی آچکا تھا کہ وہ اسکے آگے چھپ سی گئی تھی۔۔

"بالاج۔۔۔ آپ۔۔۔"

وہ اچھی خاصی پزل سی ہو گئی تھی اور آئندہ خود کو اس وقت تیار رہنے کا دل ہی دل میں سختی سے منع کیا تھا۔۔

"اچھا نہیں کر رہا کچھ۔۔۔ انولپ چیک کرو"

وہ زرا سادہ اور ہوا تھا کیونکہ جانتا تھا وہ اس طرح ہی گھبراتی رہے گی۔۔۔

"کیا سچ میں.. ہم یہاں جائیں گیں... "

اسکے پیچھے ہوتے ہی جلدی سے اسے انولپ اوپن کیا تھا۔ اور اپنے ہاتھ میں اگلے دن کی فلائٹ کے دو ٹکٹس کو دیکھتے ہوئے کہا حیرانگی سے کہا تھا۔۔

"یس... اس نے اپنا ایک ہاتھ اسکے گال پہ رکھ کر اسے یقین دلانے بھرے انداز میں کہہ کر مسکرایا تھا۔

"آپ سچ می بہت اچھے ہیں بالاج.. تھینکیو سوچج یہاں جانا ڈریم ہے میرا "

وہ سچ میں خوشی سے اچھلتی اسکے گلے لگ چکی تھی۔۔ اور اپنی خوشی ظاہر کرنے لگی تھی۔۔

وہ بھی ایک پل کے لئے حیران ہو گیا تھا لیکن اگلے پل مسکراتے اس نے اپنے دونوں ہاتھ اسکے پشت پہ باندھے تھے اور اسکے بالوں پہ بوسہ دیا تھا۔۔

"تمہارا ڈریم اب میرا ڈریم "

وہ آنکھیں بند کر کے بولا تھا جیسے سکون حاصل کر رہا ہو۔۔

وہ ایک دم ساکت ہوئی تھی اسکی آنکھیں کھلی رہ گئی تھی اسے احساس ہوا تھا کہ وہ کیا کر چکی ہے اگلے ہی لمحے وہ الگ ہوئی تھی اسکے گال گلابی ہو گئے تھے نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھی

"ویسے مجھے یہ لفظی تھینکس نہیں چاہیے" مجھے ایسا تھینکس چاہیے

اس نے اپنی انگلی کو اپنے گال پہ رکھ کر کہا تھا وہ اسے شرمندگی سے باہر نکالنا چاہتا تھا اسکی بات کا مفہوم سمجھ کر وہ سرد پڑی تھی وہ اسے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگی تھی جو مسکراتے اسے دیکھ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پری... پریشے" .. پریشے رو رہی ہے میں اسے دیکھ کر آتی ہوں شاید اٹھ گی ہے ممی کے پاس تھی"

تیزی میں کہتی وہ گیٹ تک پہنچی تھی اور رکی تھی

"آپ بھی فریش ہو جائیں میں کھانا بھی لگواتی ہوں"

وہ کہتی ایک جست میں روم سے باہر تھی

اسکے معصوم بہانے پہ وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا اور فریش ہونے چلا گیا تھا۔۔۔

کون تھی وہ لڑکی۔۔

اور تم نے کوشش بھی کیسے کی اس کے پاس جانے کی۔۔ عجیب ہو تم آئی میں تھی چلے
اسکے پاس گئے تھے "

وہ دوپہر سے اب تک کوئی تیسری دفعہ اس سے پوچھ چکی تھی جس پہ وہاں اسے خاموش
کر دیتا تھا اور اب بھی وہ جب گھر جا رہے تھے تب ایک بار پھر وہ اسے زنج کر رہی
تھی۔۔

"کہا تو ہے یار جو نتر تھی۔۔۔ میری ہی غلطی تھی کہ میں خامخواہ اسکے پاس گیا
۔۔۔ فضول میں مجھ پہ شک کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہارے ساتھ میں بہت فر
ہوں "

وہ ڈرائونگ سیٹ پہ بیٹھا ڈرائیو کرتا ہوا دھیمے لہجے میں بولا تھا۔۔

"جو بھی ہے !

تم نے خامخواہ کسی کے پاس نہیں جانا ہے اور اپنے تھیسس جلدی مکمل کرو تا کہ ہماری
بھی شادی ہو سکے۔۔۔۔"

وہ مر رہے باہر دیکھتے ہوئے عام سے لہجے میں بولی تھی۔۔

"شادی۔۔۔۔"

ہاہاہا۔۔۔۔

وہاں نے اسکے اتنے بے باک انداز پہ یکدم گاڑی کو بریک لگایا تھا اور غور سے اسکے

سپاٹ چہرے کو دیکھنے لگا تھا۔۔

"یپ۔۔۔ ورنہ بتادو اگر تمہیں کسی اور سے کرنی ہے تو کہہ دو تاکہ میں راستے سے

ہٹ جاؤں"

وہ اسکے گاڑی روکنے پہ ایک دم مڑ کے اسے دیکھنے لگی تھی جبکہ اسکی ہنسی پہ اسے شدید

غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔ آخر وہ اس سرلیس بات پہ ہنس کیسے سکتا تھا۔۔

"کرنی تو کسی اور سے ہے لیکن مام جو ہیں نا وہ تمہاری سائیڈ ہیں اگر تم انہیں منالو تو اچھی

بات ہے کہ وہ مجھے اجازت دے دیں کسی اور سے شادی کرنے پہ۔۔ اگر شاہ تاج تم یہ

کردو گی نا تو خدا کی قسم میں اور میری گرل فرینڈ تمہارا زندگی بھر احسان نہیں بھولینگے"

وہ ایکدم اسکے ہاتھ تھام کر چہرے پہ بھرپور سنجیدگی لیے بولا تھا۔۔

"اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

کہیں تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسی لمحے کہتے کہتے رکی تھی اور ایک نظر وہاں کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا تھا۔۔

"ٹھیک ہے، میں بات کر لوں گی"

وہ اسکے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نرمی سے نکالتی ہوئی بولی تھی۔۔

"اب ڈرائیو کرنا سٹارٹ کرو، کھانے سے پہلے گھر بھی پہنچنا ہے"۔۔

اس نے اتنی فراخ دلی سے بولا تھا کہ وہاں چونک کر اسکے چہرے کے حسین نقوش کو

بغور تنکے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چلتے ہیں"

وہ اسٹیرنگ پہ دونوں ہاتھ جماتا ہوا بولا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔۔

"مام کل ہم لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

مرینہ بولو۔۔۔

کھانے کی ٹیبل پہ مرینہ کے ساتھ بیٹھا بالاج بات کو ادھوری چھوڑ کر مرینہ سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔

"م۔۔ میں۔ کیا بولوں؟

وہ ایک دم بوکھلائی تھی کیونکہ ثانیہ بیگم کے ساتھ اب شاہ تاج اور وہاج کی نظریں بھی ان دونوں پہ تھیں۔۔۔

"آپ نے ہی مام کو بتانا تھا نا کل کے بارے میں تو آپ ہی بتائیں گی"

بالاج اسکے کان میں سرگوشی کرتا ہوا مسکراہٹ ضبط کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

"مگر میں کیوں۔۔۔۔۔ ارادہ آپ کا ہے تو آپ ہی بتائیں۔۔۔۔۔ ایسے تو میں

نہیں کھیل رہی"

وہ اسکی سرگوشی سن کے ایک دم بدک گئی تھی ایک دم وہ اسکو سب کے سامنے مشکل میں ڈال دیتا تھا۔۔ وہ بے دھیانی میں تیز آواز سے غصے میں خفگی سے بولی تھی اور ساتھ میں فورک بھی پلیٹ میں واپس رکھ دیا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ مزید بڑھتی نہیں

کر سکے گی۔۔ اسکے چہرے پہ لمحے کے ہزاروں سیکنڈ میں پھلنے والے ناراضگی کے اثرات بالاج نے بہت جلدی دیکھ لیے تھے تب ہی اسکی گود میں رکھے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتا ہوا اسے ٹھنڈا کرنا چاہتا تھا۔۔

"کیا نہیں کھیل رہیں مرینہ تم؟"

کیا آج کل آپ دونوں عجیب حرکتیں کرنے لگے ہیں"

وہاں ان دونوں کو بغور دیکھتا ہنسی ضبط کرتے ہوئے چہرے پہ سنجیدہ تاثر ظاہر کیے بولا

تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھابھی ہیں تمہاری وہاں۔۔۔"

مرینہ مت کہا کرو"

بالاج نے سختی سے اسے ٹوکا تھا۔۔

"برو۔۔۔ مگر چھوٹی ہے مجھ سے اور دوست بھی ہے میری۔۔ بھابھی بولا ہی نہیں

جاتا۔۔ آئے سویر میں نے بھابھی بولنے کی ٹرائے کی تھی مگر نہیں ہوا"

وہ بالاج جو زچ کرتا ہوا بولا۔ تھا جبکہ اسنے آج تک اسے بھابھی بولنے کی قطعی کوئی

کوشش نہیں کی تھی وہ جانتا تھا بالاج کی نیچر کو تب ہی اسح کبھی کبھار چڑانے کے لیے
ایسا کر جاتا تھا۔۔

"وہاج تم۔۔۔۔۔"

وہ بولتے بولتے رک گیا تھا شاید اس لیے کہ مرینہ نے اسے نظروں ہی نظروں میں
خاموش رہنے کو مزید بولنے سے روک دیا تھا۔۔۔

"او کام آن برو۔۔۔۔۔ ہاں مرینہ تم کچھ کھینے کی باتیں کر رہی تھیں۔۔ کیا کل کوئی
سکندر ہاوس کے گراونڈ میں کرکٹ میچ منعقد ہوا ہے جس میں ہم سب فیملی میمبرز
کھینے والے ہیں۔۔۔ اگر برو ایسا ہے تو پہلے ہی بتا رہا ہوں مرینہ میری ٹیم پارٹنر
ہوگی۔۔۔۔۔"

وہ اب دونوں ہاتھ ٹیبل پہ جمائے سرشار لہجے میں بولا تھا۔۔ اسکا لہجہ خاص بالاج کی
ہٹانے کی غرض سے اتنا سرشار ہوا تھا۔۔۔۔۔ !!

"وہاج۔۔۔ تمہیں نظر نہیں آ رہا کہ بالاج بھائی غصے میں آگئے ہیں۔۔ کیوں زچ
کر رہے انہیں"

شاہ تاج نے اپنے شور کی ہائی ہیل اسکے شوز میں زور سے دے ماری تھی۔۔۔۔۔ جس

پہ وہاج نے ترپ کے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"کیا کر رہی ہو پاگل لڑکی"

وہ شاہ تاج کو غصے سے دیکھتا ہوا تھا۔۔

"میں تمہارا منہ توڑ دوں گی اگر اب تم نے کوئی فضول بات بولی تو"

وہ مزید غصے سے کہتی ہوئی وہاج کو آنکھیں دکھاتے بولی تھی۔۔ ان کی۔ آواز اتنی آہستہ

ضرور تھی کہ صرف وہ دونوں ہی سن سکیں۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مام۔۔۔۔۔"

بالاج نے ایک غصے بھری نظر وہاج پہ ڈالی تھی جو شاہ تاج سے بحث کرنے میں

مصروف تھا۔۔۔

"نیکسٹ منتھ وہاج اور شاہ تاج کی اینگجمنٹ کی ڈیٹ فکس کریں۔۔۔"

اسنے ایک دم ہی وہاج کے تیور دیکھتے ہوئے دوسری بات کہہ دی تھی جس پہ سب نے

چونک کے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

"برو۔۔ کیا آپ ہوش میں ہیں، میرا مطلب ہے آپ کے حواس ٹھیک ہیں۔۔۔ مرینہ زرا خیال کیا کرو بھائی کا مجھے لگتا ہے بھائی کو اب آرام کی ضرورت ہے۔۔ کیا مطلب کچھ بھی بول لینگے"

وہاج کے ایکدم سرسیر ہو گیا تھا۔۔۔

"وہاج تم خاموش نہیں رہ سکتے کیا۔۔۔"

مرینہ کو بالاج کے بارے میں اس طرح بولنا وہاج کا انتہائی برا لگا تھا۔۔۔

"تم دونوں بلکہ تم چاروں خاموش ہو جاؤ۔۔۔۔۔ سب کے سب لڑنے لگ جاتے ہو"

ثانیہ بیگم جو کب سے خاموش بیٹھی ہوئیں ان سب کو سن رہی تھیں اب بولی تھیں

کیونکہ۔ انہیں لگا تھا اب ضرور کوئی لڑائی ہو جانی ہے۔۔۔

"ایکسیوزمی"

شاہ تاج ایک دم کھڑی ہو گئی تھی اور کرسی چھوڑ کے وہاں سے ان میں سے کسی سے بھی کچھ بولنے سے پہلے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

"بالاج اور مرینہ کچھ کہنا چاہ رہے تھے تم لوگ؟"

کہو اب"

ثانیہ بیگم ان دونوں سے مخاطب تھیں۔۔

"مام شاہ تاج کھانا چھوڑ کے چلی گئی ہے۔۔ کیا نظر نہیں آ رہا آپکو۔۔"

بالاج کو ان کی نظر انداز کرنے میں حد سے زیادہ غصے میں آیا تھا۔۔

"جس کو نظر آنا چاہیے اگر اسے نظر نہیں آ رہا تو میں کیا کہہ سکتی ہوں۔۔ تم اپنی بات بتاؤ مجھے روم میں جانا۔ ہے پھر"

وہ وہاں ج کو طنز کرتی ہوئیں بولی تھیں۔۔

"کل مجھے آوٹ آف سٹی جانا ہے ایک میٹنگ کے لیے جس میں مرینہ میرے ساتھ جائے گی۔۔ اور شاید اسکے بعد ہم نارڈن ایریاز چلیں جائیں۔ جیسا۔ پروگرام ہوگا میں آپکو انفارم کر دوں گا"

وہ ایک روم میں اپنی بات کرتا خود بھی کرسی سے اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

"شیور۔۔ جاؤ تم لوگ"

وہ آرام سے کہتیں اٹھ گئیں تھیں۔۔

"مرینہ کافی لے کر آجانا، میں اسٹڈی میں ہوں"

وہ مرینہ کو حکم دیتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

"تھوڑی سی تمیز کر لینی چاہیے تمہیں۔۔۔"

اگر بالاج کو تمہارا میرا نام لینا برا لگتا ہے تو آئندہ تم مجھے بھابھی سے ہی مخاطب کرو گے،

بھلے میں تم سے چھوٹی ہوں مگر رشتہ تم سے بڑا ہے۔۔ آگے بات سمجھ"

وہ سب کے جانے کے بعد وارننگ دینے والے انداز میں۔ گویا ہوئی تھی اور وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

"اسٹریج"۔ وہاں تو باری باری سب کو دیکھتا گیا تھا۔۔

"بابا۔۔۔"

آجاؤ اندر"

وہ کھانا کھا کے نور بی بی کیساتھ کچن سمیٹ کر کریم صاحب کے کمرے میں آئی تھی۔۔

"ہاں بیٹا آ جا۔۔۔"

وہ جو فون پہ کسی سے بات کر رہے تھے فون کو کان سے زرا سا ہٹا کر بولے تھے۔۔

"بابا میرا دل نہیں لگ رہا ہے، مجھے باہر جانا ہے۔۔۔ دم گھٹ رہا ہے گھر میں۔۔۔ پلیز

مجھے باہر لے چلیں۔۔۔۔"

وہ صوفے پہ انکے پاس بیٹھتی روہانسی انداز میں بولی تھی۔ اور ان کے کندھے سے سر ٹکا

گی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ابھی باہر۔۔۔۔"

بیٹا رات کافی ہو گئی ہے اور تم جانتی اور اتنی رات میں مجھ سے ڈرائیونگ بھی نہیں ہوتی

ہے۔۔۔ اور راتیں بھی کتنی سرد ہیں، بیمار ہو جائینگے ہم"

وہ اسے بہلاتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولے تھے جبکہ کال اب تک آن تھی۔۔

"بابا پلیز"

میں کر لوں گی ڈرائیونگ۔۔۔

بس آپ ساتھ آجائیں "

باقاعدہ اب وہ رونے والی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ گھر میں تنہائی سے اسکا دم گٹھنے لگا تھا پہلے بھی وہ اکیلی ہی تھی لیکن اب پہلے جیسا نہیں۔۔۔۔۔ اوپر اپنے کمرے میں جاتے ہوئے اسکو خوف آرہا تھا تب ہی وہ شام۔۔۔۔۔ سے نیچے ہی تھی اور اب بھی کھانے کے بعد وہ زبردستی نور بی بی کے ساتھ ہاتھ بٹانے لگی تھی۔۔۔

"ہیر نہیں بیٹا۔۔۔"

ابھی وہ کچھ مزید بولنے لگے تھے کہ وہ بیچ میں چلائی تھی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایک آپ ہی میرے اس دنیا میں بابا ہیں آپ کو بھی مجھ سے پیار نہیں ہے۔۔۔ کوئی

میرا خیال نہیں رکھتا ہے"

وہ اس انداز میں بولی تھی کہ اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے تھے۔۔۔ کریم صاحب

اسکا یہ انداز دیکھ کر چونک گئے تھے کہ وہ کیوں اتنی دل برداشتہ ہو رہی ہے۔ وہ ایسی تو

نہیں تھی ہر وقت مسکرانے والی ہیر کے چہرے پہ ادا سی رقم تھی۔۔۔

"ہیر میری جان۔۔۔۔"

کیا ہوا۔۔۔

یہ کال لو۔۔۔

سنو سے "

میرا بیٹا کیوں پریشان ہے۔۔۔"

وہ فون اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولے تھے جس کو اسنے نظر انداز کر دیا تھا اور مزید
رونے لگی تھی۔۔

"م۔۔۔ میں۔۔۔ میں کیوں سنو فون آ۔۔۔ آپکی کال ہے"

وہ روتے ہوئے بہت مشکل سے بولی تھی۔۔

"میرے بیسٹ فرینڈ کی بیٹی سے بات کر لو۔ اس سے بات کرو گی تو اسے اپنا ہمدرد

پاؤ گی۔۔۔ بات کر کے تو دیکھو۔۔۔ دل بھی ہلکا ہو جائے گا۔۔۔ پلیز"

وہ فون اسے پکڑاتے اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرے اور گالوں پہ پھیلے آنسو صاف
کرتے ہوئے بولے تھے۔۔۔

"ک۔۔۔ کون ہے بابا"

وہ خود۔ کو سنبھالتی ہوئی بولی تھی۔۔

"تم باہر لے جاؤ فون۔۔ اب میں سوؤنگا۔۔ جب بات ہو جائے تو فون سائیڈ ٹیبل پہ رکھ جانا"

وہ اسکے بال سنوار کے اسکے ماتھے پہ بوسا دیتے ہوئے محبت سے بولے تھے۔۔

"رویامت کرو۔۔ میرا دل گھبراتا جاتا ہے تمہیں روتا ہوا دیکھ کے۔۔"

وہ اسکے گال پہ بوسا دیتے ہوئے دکھ سے بولے تھے جس پہ ہیر شرمندہ سی ہو گئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سوری بابا۔۔"

وہ ان سے گلے ملتی کھڑی ہو گئی تھی اور کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔۔

"ہ۔۔ ہیلو"

وہ باہر لاؤنج میں جا کر فون کان سے لگاتی ہوئی سنبھل کے بولی تھی۔۔

"ہیر۔۔۔۔"

اسکی آواز سن کر وہ بے تابی سے بولا تھا کافی دیر سے وہ دونوں باہ بیٹی کے شکوے سن رہا تھا مگر ہیر کو روٹا دیکھتے ہوئے اسکی ساری اناغصہ دور کہیں۔ چلا گیا تھا اس وقت صرف اسے ہیر کا۔ رونا ہلا گیا تھا۔۔ وہ کافی دیر سے کریم صاحب سے کال پہ بات کر رہا تھا اس نے ہیر کے فون پہ بھی کال کیں تھیں مگر اسکا فون مستقل سوئچ آف جا رہا تھا تب ہی اسکی خیریت معلوم کرنے کے لیے اسنے کریم صاحب کو کال ملائی تھی۔۔۔ جبکہ زبردستی کریم صاحب نے کال ہیر کو دی تھی۔۔ وہ اچھے سے ولدان کے جذبات سے واقف تھے اور وہ ہیر کو بھی جانتے تھے مگر وہ چاہتے تھے ہیر خود سے کنفیس کرے اور شاید اسی چیز کا وہ انتظار بھی کر رہے تھے۔۔

"ہیر۔۔۔۔"

ہیر۔۔۔

وہ مستقل اسکا نام پکار رہا تھا مگر دوسری طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

ہیر نے آواز سن کے فوراً فون کان سے ہٹایا تھا اس آواز کو وہ کیسے بھول سکتی تھی وہ تو

اسکی خوشبو کو بھی پہچان جاتی تھی۔۔۔ وہ لمبے گہرے سانس لینے لگی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے ہیر۔۔۔۔۔"

وہ اب سخت لہجے میں تیز آواز میں بولا تھا۔۔

"ول۔۔۔ ولدان

--

وہ خود کو لاکھ سنبھالنے کے بعد بھی اسکی آواز میں۔ تڑپ محسوس کرتی اپنا ضبط کھو بیٹھی
تھی اور تیزی سے رونے لگی تھی۔۔



NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ہوا ہے ہیر۔۔۔۔۔"

کچھ بولو تو سہی یار۔۔۔۔۔

کیوں وہاں سے یہاں مجھے مشکل میں ڈال رہی ہو۔۔۔

بولو۔۔۔ میری جان ہلکان مت کرو"

وہ جو بیڈ پہ بیٹھا آرام سے بات کر رہا تھا اب اٹھ کے بالکونی میں کھلی فضا میں آیا تھا اور اپنا
طیش کم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

"ت۔۔ تم کب آوگے ولدان۔۔۔"

تمہیں تو مجھ سے پیار تھا نا مگر تمہیں بھی مجھ سے پیار نہیں ہے۔۔۔۔۔"

وہ بھیگی ہوئی آواز میں نم لہجے میں بولی تھی۔۔

"کیا فضول باتیں کر رہی ہو۔۔۔ تمہارا فون کہاں ہے۔۔۔"

اب وہ خود سنبھل کے گویا ہوا تھا۔۔

"کچھ نہیں ولدان۔۔۔۔۔ گڈ نائٹ"

"آئے ہو آپ کو سکون کی نیند آئے گی اب"

وہ تیزی سے کہہ کر فون بند کر گئی تھی اور ساتھ ہی وائے فائے کا آپشن بند کر دیا

تھا۔۔

وہ اسکا سکون برباد کر کے اسے سکون کی نیند کی دعا دے کر آئی تھی۔۔ فون وہ وہیں

ٹیبل پہ چھوڑ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

"تم بہت پیاری ہو۔۔۔ آج تو میرا بھی دل کر رہا تھا وہاں کامنہ توڑ دوں کیسے بد تمیزی کر رہا تھا۔۔۔"

وہ شاہ تاج کے لیے بالاج کو کافی بھجوانے کے بعد کھانا لائی تھی اور پھر اسے اپنے سامنے ہی کھلایا تھا۔۔۔ اور اب اس کا موڈ ہلکا کر رہی تھی۔۔۔
"اٹس اوکے مرینہ بھابھی۔۔۔"

وہ لہجہ کا وقت یاد کرتی ہوئی بے دھیانی میں بولی تھی کہ ایک دم وہ اس کی بے عزتی کیسے کر سکتا ہے۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"تم پریشان مت ہو۔۔۔"

بالاج بلکل ٹھیک کہہ رہے تھے نیکسٹ منٹھ انگیجمنٹ کا فنکشن ہو جانا چاہیے " وہ اسکے چہرے پہ ہاتھ رکھتی پیار سے بولی تھی۔۔۔
"ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ شاہ تاج ایک دم سے ہنسی تھی۔۔۔"

"تمہیں میری بات بری لگی کیا شاہ تاج"

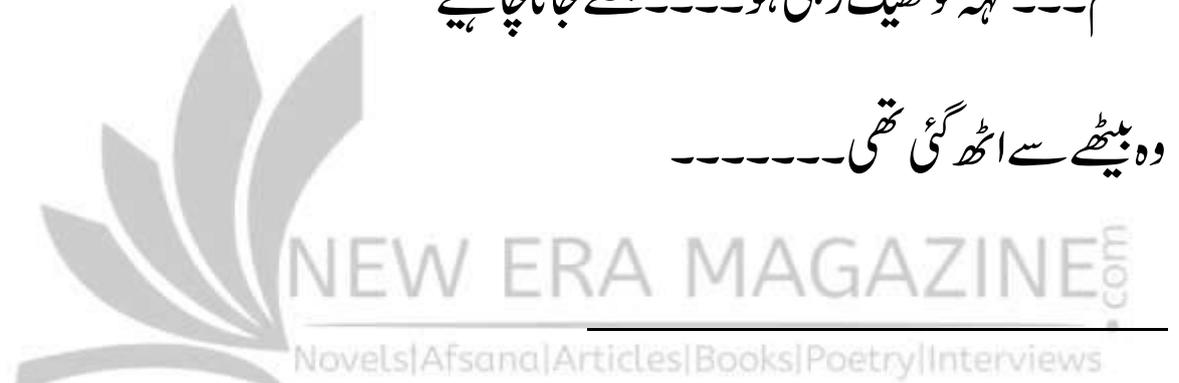
مرینہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"نہیں، مگر ابھی آپ اپنا ہنی مون پہ جانے کی تیاری کریں۔۔۔۔ اور آپ یہاں
کیوں آگئیں ہیں یار، آپ کو پیننگ بھی تو کرنی ہوگی۔۔۔۔ اور پریشے بالاج بھائی
بھی آپ کا ویٹ کر رہے ہونگے"

وہ کلانی پہ بندھی گھڑی پہ نظر ڈالتی ہوئی بولی تھی جہاں گیارہ بج رہے تھے۔۔

"ہمم۔۔۔ کہہ تو ٹھیک رہی ہو۔۔۔ مجھے جانا چاہیے"

وہ بیٹھے سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔



"لف ہے تم پر ہیر۔۔۔۔۔ تمہیں تو میرے جزبات کی کوئی قدر ہی نہیں ہے"

اسنے کال بند ہوتے دیکھ کر ایک ہاتھ کا مکہ بنا کے بالکونی کی گرل پہ مارا تھا۔۔۔۔۔

"بد تمیز۔۔۔"

پہلی دفعہ اسکے منہ سے اسکے لیے کوئی برا لفظ نکلا تھا۔۔

"سکون کی نیند۔۔۔"

ایڈیٹ "

ایک بار میری ہو جاو۔۔۔۔

گن گن کے سارے بدلے لوں گا۔۔۔

اپنی ایک ایک مسکراہٹ کا کڑا بدلہ لوں گا ہیر میں تم سے۔۔۔

بہت مشکل پڑے گی تمہیں آگے "

وہ دل میں۔ اس سے مخاطب ہوتا بولا تھا۔۔۔

"زرا سا بھی تمہیں نہیں بخشا میں نے۔"

جزبات کی شدت سے وہ موبائل پہ اسکی تصویر کو دیکھتا ہوا بولا تھا اور بے ساختہ اسخ

موبائل کی سکریں کو چوما تھا۔۔۔۔

آج ہی اسنے کریم صاحب سے ہیر کے لیے اپنے جزبات کی شدت سے اگاہ کیا تھا۔ وہ

ہمیشہ ان سے بیٹوں کی طرح اٹیچ رہا تھا۔۔ اس لیے اسے کوئی پریشانی یا کچھ ہٹ محسوس

ناہوئی تھی۔۔۔۔ کریم صاحب نے اس کے جزبات کو سراہا تھا اور ہیر کو راضی

کرنے کا کہا تھا مگر وہ چپ ہو گیا تھا کیونکہ وہ خود بھی یہ ہی چاہتا تھا کہ ہیر خود سے اسکی

طرف بڑھے تاکہ آگے سے مزید صبر کا مظاہرہ نہ کرنا پڑے۔۔۔ یا اپنے جذبات کو قابو کرنا پڑے۔۔۔ وہ کریم صاحب کی طرف سے کافی اطمینان تھا مگر ہیر کو کس طرح لائن پہ لائے اسے سمجھنا آ رہا تھا وہ تو مزید اس پہ مشتعل ہو گئی تھی۔۔۔ اور یہ ہی چیز اسکی سمجھ سے باہر ہو گئی تھی۔۔۔

"آگئیں تم"



بارہ بجادیے ہیں آپ نے تو"

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تھک بالاج کی آواز پہ اسنے دروازہ لاکڈ کیا تھا اور مڑ کے اس کی بات پہ مسکرائی تھی اور کان پہ ہاتھ لگا کے اسے سوری کہا تھا۔۔۔

"آپ نے اپنی پیکنگ کر لی بالاج"

وہ دوپٹہ اتارتی اسٹینڈ پہ لٹکاتی کبرڈ کھولتے ہوئے اس سے بولی تھی۔۔۔

"میں نے اپنی اور تمہاری دونوں کی کر لی ہے پیکنگ۔۔۔ کاسنڈلی اب یہاں

آ جاو۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکو کپڑے سلیکٹ کرتا دیکھ کر اطلاع دینے والے انداز میں بولا تھا۔۔

"کیا سچ میں۔۔۔ میری بھی کرلی"

وہ حیرانگی سے کبرڈ کے دروازے بند کرتی ہوئی بولی تھی۔۔

"آف کورس۔۔۔ ناو کم ہئر"

وہ پھر سے ایک ہی جملہ بولا تھا۔۔

"اف۔۔۔۔۔۔۔ وہ ڈوپتہ واپس گلے میں ڈالتی بیڈ پہ اسکے قریب جا کر بیٹھ گئی

تھی۔۔۔

"کہاں تھیں اتنی دیر سے"

گھنٹے بھر سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں"

وہ اسکے گلے سے لگتا ہوا اسکی کمر پہ ہاتھ رکھتا خفگی سے بولا تھا۔۔

"شاہ تاج کے پاس تھی۔۔۔"

وہاں نے اس طرح بولا تھا کہ مجھے لگا تھا کہ وہ ماسنڈ کر گئی ہے "

وہ اس کے سینے پہ سر رکھے دھیمے لہجے میں بولی تھی اسکی ڈھڑکنیں معمول سے بڑھ کے
چل رہیں تھیں۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔ میں نے بھی اسے ایک مسیج کر دیا تھا تاکہ اسے یہ نالگے کہ وہ ادھر خود کو
مس فٹ محسوس کر رہی ہے۔"

"اچھا کیا آپ نے"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
بالاج میری ایک بات مانینگے"

وہ اس سے دور ہوتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔

"سو باتیں مانو نگا بتاؤ کیا بات منوانی ہے"

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتا ہوا محبت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔

"کل صبح مجھے میری ماما سے میٹ اپ کروا کے لے آئے گا، میں ایک بار جانے سے پہلے

ان سے ملنا چاہتی ہوں"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مان سے بولی تھی۔۔

"آف کارس۔۔ یار۔۔"

صبح ہم دونوں چلینگے ساتھ۔۔۔۔۔

اور کچھ۔۔۔۔۔

وہ اسکے ماتھے پہ جھکتا ہوا مدھم لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔ مرینہ آنکھیں جھکا گئی تھی۔۔۔

"اور مجھے ساڑھی بھی پہننی ہے"

وہ اسکا موڈ اچھا دیکھتی ہوئی بولی تھی۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|+ve

"کب؟ پہننی ہے"

وہ آئی ابرو اچکا کر اسے دیکھ کر بولا تھا جو بے تکی شکایت کر رہی تھی۔۔۔

"کسی بھی ایونٹ میں،"

وہ جانتی تھی بالاج کو ساڑھی بالکل پسند نہیں ہے مگر وہ اسکی شروع سے خواہش تھی کہ

وہ ساڑھی پہنے لیکن بالاج کے انکار پہ اس نے یہ خواہش ہی مار لی تھی۔۔۔

"نہیں، وہ۔ ڈریس مجھے نہیں پسند اور میں نہیں چاہتا میری بیوی میری پسند کے خلاف

کچھ زیب تن کرے"

وہ نرمی سے بولتا ہوا اسکا چہرہ اب تک تھا ماہوا تھا۔۔۔

"اوکے"

وہ مزید بحث کیے بنا خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

"اور کچھ؟"

وہ اسکی جھکی نظروں کو دیکھتا ہوا بولا تھا اور تھوڑی سے چہرہ پکڑ کے اپنے نہایے قریب
 کیا تھا۔۔۔
 NEW ERA MAGAZINE.COM
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں۔۔۔ بس اتنا ہی"

وہ اسکے اتنے قریب تھی کہ اسکے ہونٹ بولتے ہوئے بالاج کے گال سے مس ہو رہے
 تھے۔۔۔

"ویری گڈ۔۔۔"

وہ اسکو اپنے برابر میں لٹاتا ہوا مسکرا کے بولتا اور لیمپ کو بجھا گیا تھا۔۔۔

صبح ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھی وہ آج کانیز پیپر پڑھنے میں مگن تھی جب کریم صاحب
ڈائننگ ایریا میں آئے تھے۔۔۔ اپنا کوٹ کرسی کے پیچھے ہینگ کر کے وہ موبائل ٹیبل
پر رکھ کے انہوں نے اپنی کرسی سنبھالی تھی۔۔۔!!

"گڈ مارننگ ہیر"

وہ اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے پیار سے بولے تھے اور چائے کی کیتلی اٹھا کے اپنے کپ میں
چائے انڈیلنے لگے تھے۔۔

"گڈ مارننگ۔۔!"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں سر و کر دیتی ہوں بابا۔۔۔

ایکچو نکلی یہ اخبار پڑھنے لگی تھی۔۔"

وہ اخبار کو فولڈ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔۔۔! یونی جاو گی تم؟ جاننا ہے تو بتادو میں ڈراپ کر دو نگا اور پک

تمہیں ڈائیور کر لے گا۔۔"

وہ چائے کاسپ لیتے ہوئے اسکے چہرے کو بغور دیکھ رہے تھے جہاں کے تاثرات نارمل

تھے۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میرا جانے کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔"

کچھ اسامنٹس ہیں وہ گھر پہ ہی رہ کے بناونگی باقی ویک بعد فائنل پیپر بھی شروع ہیں تو اب یونی جانے کا کوئی ایگزیکٹ فائدہ نہیں ہے"

وہ دونوں کمنیاں ٹیبل پہ جمائے چہرہ دونوں ہاتھوں میں دیے سنجیدہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"یہ بھی ٹھیک ہے تمہارا موبائل کیوں بند جا رہا ہے۔۔۔ رات ولدان بھی یہ ہی شکوہ کر رہا تھا"

"بابا میرا موبائل خراب ہو گیا ہے۔۔۔ مجھے نیا فون چاہیے، میں آپ سے کہنے ہی والی تھی کہ اس منتھ کی پاکٹ منی مجھے دے دیں تاکہ میں نیا فون بائے Buy کر لوں"

"تمہارا موبائل آئے روز خراب ہوتا رہتا ہے۔۔۔ یہ کیا بات ہے اتنا لوکل موبائل تو نہیں تھا تمہارے پاس"

وہ ایک ابھرا چکائے اس سے بولے تھے!

"یار بابا۔۔۔ آپ مجھے موبائل دلارہے ہیں کہ نہیں۔۔۔ میں نے جان بوجھ کے خراب تھوڑی کیا ہے۔۔۔"

"او کے ماڈل نمبر ٹیکسٹ کر دینا، آفس سے واپسی میں لے آؤنگا اور رات میں مجھے تم سے ضروری بات بھی کرنی ہے سو تب تک اپنا خیال رکھو شام میں ملتے ہیں"

وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے آخری الفاظ کہہ رہے تھے۔۔۔ ہیر سر اثبات میں ہلا کے رہ گئے تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ اپنا خیال رکھئیے گا میں کال کرتا رہوں گا"

اس نے اپنی ماں کے گلے سے ہٹ کر انکے کندھے پہ ہاتھ کا حصار بنا کر ایک نظر سامنے دیکھا جہاں ڈرائیور گاڑی میں سامان رکھ رہا تھا دوسری طرف مرینہ نم آنکھوں سے پریشے کو گود میں لئے پیار کر رہی تھی۔۔

اسے بہت خوشی ہوئی تھی مرینہ اور پریشے کی بونڈنگ دیکھ کر اور اسکے لب دھیمے سے مسکرائے تھے بلاشبہ اس نے سوتیلی ماں کے مشہور فرسودہ رویہ کو پس پشت ڈالا تھا اور

سگی ماں سے بھی بڑھ کر اسے پیار دیا تھا۔

بالاج نے آگے بڑھ کر اسکی گود سے پریشے کو لیا اور اسکے چہرے پہ جا بجا اپنا لمس چھوڑ رہا تھا وہ اسکی داڑھی کی چبھن محسوس کر کے کھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔

"تم دونوں پریشان نہ ہونا بلکل ہم سب ہیں پریشے یہاں آرام سے رہی گی وہاں بھی ہے اور اب تو شاہتاج بھی ہے"

ثانیہ بیگم نے ان دونوں کے چہرے دیکھتے ہوئے کہا جس پر گھومنے کی ایکسائٹمنٹ سے زیادہ پریشے سے دوری کی پریشانی تھی۔

"ہاں بالاج بھائی، بھابھی آپ دونوں بلکل بھی پریشان نہ ہوں ہم پریشے کا اچھے سے خیال رکھیں گیں آپ اپنا ٹرپ اچھے سے انجوائے کریئے گا"

شاہتاج نے بھی اپنا حصہ ڈالنا مناسب سمجھنا وہ جو گم صم کھڑی تھی ان دونوں کو افسردہ دیکھ کر بول پڑی ساتھ ہی ایک ناراضگی بھری خاموش نظر وہاں پہ ڈالی جو اسکی طرف بلکل بھی متوجہ نہ تھا۔

"چلیں ہم چلتے ہیں فلائیٹ کا وقت ہو جائیگا"

وہ دونوں سب سے الوداعی کلمات ادا کر کے سب کی دعاؤں کے سنگ اپنے زندگی کے ایک خوبصورت سفر کے لئے روانہ ہو گئے تھے۔۔

پریشے اپنی دادی کی گود میں مسکراتی ان دونوں کو ہاتھ ہلاتی ٹاٹا کر رہی تھی۔۔

وہ بالکونی میں کھڑا شہر کے خوبصورت مناظر دیکھنے میں مگن تھا جب آسپہ بیگم اسکے کمرے میں بنا اجازت لیے داخل ہوئی تھیں۔۔۔۔ وہ دھیرے سے چلتے ہوئے بالکونی والے حصے میں آئیں تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ولدان۔۔۔"

وہ مسکراتی ہوئیں اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتی اسکو اپنی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب ہو گئیں تھیں۔۔

"جی ماما"

وہ انکی آواز سن کے مڑا تھا اور انکے ماتھے پہ مسکراتے ہوئے ایک بوسہ دیا تھا۔۔

"جب سے آئے ہو تم کمرے کے ہی ہو کے رہ گئے ہو۔۔۔۔ چلو جلدی سے تیار

ہو۔۔۔ ہم ابھی دونوں ماں بیٹا لندن ایکسپلور کرنے جائینگے "

وہ خفگی سے کہتیں اسکے چہرے پہ سچی ہلکی سے ڈارھی کو چھو کر کہہ رہی تھیں جو انہیں
زرا سی بڑھی ہوئی لگی تھی۔۔

"ارے ماما۔۔۔۔۔ آپ ناراض کیوں ہوتی ہیں۔۔۔

ابھی چلتے ہیں ہم۔۔۔

ایکچوٹلی میں یہاں سے ہی موسم انجوائے کر رہا تھا "

وہ انکے چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھا مے پیار بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔

"بس کر دو، تم جھوٹ بھی بولنے لگ گئے ہو اب۔۔۔ ایسے بھی کوئی تنہائی میں موسم

انجوائے کرتا ہے۔۔۔۔۔ تم پاگل ہو گئے ہو اس لڑکی کے پیچھے۔۔۔ کتنے دن سے یہاں

آئے ہوئے ہو لیکن تم ایک بار بھی گھر سے ہی باہر نہیں نکلے ہو۔۔۔ کم از کم اپنے بابا کا

آفس ہی وزٹ کر کے آجاتے "

وہ اسکے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتی ہوئیں غصے سے بولی تھیں۔۔۔ ولدان کا ویسے بھی

یہاں بی ہوئے weird behavior. ورڈ تھا۔۔۔۔۔

"ماما۔۔۔"

ماما جانی۔۔۔

آپ کہاں سے کسی بھی لڑکی کو بیچ میں لے آتیں ہیں۔۔۔

اصل میں جب سے میں یہاں آیا ہوں اپنے بیڈروم سے نکلنے کا من ہی نہیں کرتا اور آپ جانتی ہیں ناں مجھے یہاں کا موسم سوٹ نہیں کرتا۔۔۔ جب سے آیا ہوں سر میں درد اور زکام ہے۔۔۔

"بس تم جھوٹ مت بولو۔۔۔ تمہیں ایک سے ایک میڈیسن تمہیں دی ہے اور جو تم سر کا درد پاکستان سے اپنے ساتھ لائے ہو ناوہ کسی چیز سے جا بھی نہیں سکتا"

وہ اب بھی اس کی کوئی بات سننے سے انکاری تھیں۔۔۔۔۔

"اف۔۔۔۔ ارے آپ غصہ کرتی ہوئی پیاری بلکل بھی نہیں لگ رہیں۔۔۔ آپ صرف دس منٹ مجھے دیں میں زرا تیار ہو جاؤں۔۔۔۔ پھر ہم چلتے ہیں جہاں آپ کہیں گی وہاں جائینگے"

وہ انکا ہاتھ تھامے بیڈروم میں لے آیا تھا۔۔۔

"او کے تم جلدی کرو۔۔۔ میں اتنے فاروق کو بتا دیتی ہوں وہ بھی ہمیں جو اُن جریں گے"

وہ اس پہ ایک آخری نگاہ ڈالتے ہوئے بولیں تھیں۔۔ جبکہ ولدان نے ایک گہرہ سانس لیا تھا کہ وہ کسی طرح راضی تو ہوئیں تھیں۔۔۔

ایک طویل مسافت طے کرنے کے بعد وہ تو سو گیا تھا لیکن وہ نہیں سو پائی تھی بیڈ کے سرہانے سے ٹیک لگائے وہ نرمی سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی اور اسکے چہرے کو بغور دیکھ رہی تھی جو اسکے قریب ہی سوتے ہوئے شانت اور معصوم لگ رہا تھا اپنی منہ زور خواہش کو عملی جامعہ پہناتی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے بہت ہی نرمی سے اسکے ماتھے پہ بکھرے بالوں کو سمیٹتے اس پہ بوسہ دیا تھا جس سے وہ نیند میں کسمسایا تھا اسکا لمس اس نے بھرپور محسوس کیا ہو جس سے اسکی دل کی دھڑکن بے انتہا تیز ہو گئی تھی چہرہ اناری ہو گیا تھا وہ پیروں پہ چیل اڑتی فوراً بالکنی میں آئی تھی اور دل پہ ہاتھ رکھتی دھڑکنوں کو معمول پہ لانے کی تگ و دو میں تھی اور رینگتے پہ دونوں ہاتھ رکھتی خود کو سنبھالتی اس ٹھنڈے موسم کا لطف اٹھا رہی تھی اسکے سنگ اسکی زندگی خوبصورت سے خوبصورت ترین بنتی جا رہی تھی اسے لگ رہا تھا بالاج آزاد پنچھی ہے

جسکے پروں میں محفوظ وہ آسمانوں کی بلندی پہ ہے۔۔

وہ انہی سب سوچوں میں گم تھی کہ جب اسے اپنے گرد حصار بنتا محسوس ہوا جس سے وہ ہوش کی دنیا میں آئی۔۔

"آپ اتنی ٹھنڈ میں باہر کیا کر رہی ہیں"

اس نے اسکے کندھے پہ شال ڈالتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اسکے گرد سے رینگ پہ رکھا تھا جس سے مرینہ بالکل اسکی قید میں آگئی تھی۔۔

"وہ ب... بسس یو... یو نہی آ... آپ ک... کب... کب... ا... اٹھے؟؟"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی قربت اسکے لئے ہمہ وقت جان لیوا ثابت ہوتی تھی۔۔ وہ بامشکل بولنے کے قابل ہوئی تھی۔۔

"اس وقت جب اپنے اپنے لبوں کو میرے ماتھے پہ رکھا تھا"

اسنے اسکے کندھے پہ سر رکھ کر اسکے کان میں سرگوشی کری تھی اسکی سماعت نے اسے اپنی جگہ منجمد کر دیا تھا۔۔

"و... وہ... آ... آپ.. ج.. جا... جاگ.. گی... گئے.. تھے"

اس نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا تھا۔۔۔ اور اسکا حصار توڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔
 "ہاں اور آپ کو بیان نہیں کر سکتا وہ کتنا خوشگوار لمحہ تھا میرے لئے میرے بس میں
 ہوتا تو اس پل کو قید کر لیتا"

محبت سے چور لہجے میں کہتے اس نے مرینہ کو اپنی جانب گھمایا تھا اور اپنے ہاتھوں کو
 دوبارہ رینگ پھریا تھا کہ وہ اب بھی اسکے حصار میں تھی۔۔۔
 کچھ فضا کی خنکی اور کچھ بالاج کی قربت اسے لرزنے پہ مجبور کر رہی تھی اسکے لمبے کسرتی
 وجود کے آگے وہ چھپ سی گئی تھی جیسے چاند بادلوں میں۔۔۔
 "مری... مری... مرینہ...." اس نے ہولے سے اسے پکارا تھا
 "جی....."

"بہت پیارا موسم ہے نہ آپ نے باہر جانا ہے کیا..." اس نے بات بدلی تھی وہ کچھ اور
 کہنا چاہ رہا تھا لیکن زبان الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔

"بالاج کیا ہوا..." اسکے لہجے کی لڑکھڑاہٹ اسکی آنکھوں کی سرخی اور اسکا اچانک سرد
 رویہ اور سب سے بڑھ کر وہ اسکے گرد کا حصار توڑ کر اسکے برابر میں کھڑا ہو گیا تھا ماتھے

پہ کئی بل آگئے تھے اور اسے سخت مٹھی بنائی ہوئی تھی جس نے مرینہ کو ٹھٹکنے پہ مجبور کر دیا تھا

وہ جب مرینہ کے ساتھ آگے بڑھنا چاہتا اسکا ماضی کسی ڈراونے سپنے کی طرح اسے ڈرانے آجاتا تھا کسی ناگن کی طرح اپنے فن پھیلانے اسکے اور مرینہ کے راہ میں حائل ہو جاتا تھا کسی ناسور کی طرح اسے اندر ہی اندر افیت دے رہا تھا وہ یہ سب اسے بتا کر اپنے اندر کے ابلتے لاوے کو پھینک دینا چاہتا تھا اسے اپنے اندر سے اس خون میں گردش ماضی کو باہر نکالنا تھا تاکہ وہ مرینہ کے ساتھ بغیر کسی خوف کے آگے بڑھ سکے وہ اپنی ماضی کی زنجیر جس نے اسے جکڑ کر رکھا تھا اس سے باہر نکلنا چاہتا تھا

"بالاج کیا بات ہے پلیز مجھے بتائیں اس طرح خاموش نارہیں جو دل میں ہے اسے زباں پہ لے آئیں اور پلرز اس تکلیف سے خود کو آزار کر دیں"

اسکی تکلیف وہ محسوس کر رہی تھی جو اسے بھی افیت دے رہا تھا اس نے اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لے کر کہا تھا وہ اسکی ہمت اور حوصلہ بننا چاہ رہی تھی وہ چاہتی تھی کہ وہ اپنے اندر کی افیت کو باہر نکال پھینکیں۔۔۔ کسی طرح وہ چاہتی تھی کہ اسکے بدلتے رویوں کی وجہ جان سکے۔۔۔ اسکو کھلی کتاب کی طرح پڑھ سکے۔۔۔ مگر شاید ایسا

نا ممکن تھا۔۔

"رہنے دو پلرز میں ٹوٹا ہوا ہوں تم زخمی ہو جاو گی"

اس نے منہ پھیرتے سرخ آنکھوں سے ہنوز سامنے دیکھتے ہوئے کہا وہ کرب کی انتہا پہ
تھا

"کوئی بات نہیں مجھے منظور ہیں یہ زخم اور ان زخموں کی پروا نہیں مجھے آپکو شک ہے کہ
میں آپکو سمیٹ نہیں پاو گی یقین رکھیں آپ مایوس نہیں ہونگے میں جوڑ لوں گی آپکو"

اس نے اسکا ہاتھ اپنے دل میں رکھتے کہا اور پلکیں جھپکا کر اسے ہمت دی۔۔۔ بالاج
اسکی ہمت پہ تو لمحہ بھر ساکت ہوا تھا پھر ایک دم آگے بڑھ کر اسے کھینچ کے اپنے سینے

سے لگایا تھا۔۔

"آئے لو یو مرینہ۔۔۔"

آئے لو یو سوچ"

وہ اتنی زور سے اسے اپنے اندر بھینچا ہوا تھا کہ اگر چھوڑا تو شاید اسے کوئی لے ہی
جائے۔۔۔ جبکہ مرینہ اسکی تیز چلتی ڈھڑکنوں کو آرام سے محسوس کر سکتی تھی۔۔

"آئے لو یو مور"

وہ سکون سے آنکھیں بند کرتی ہوئی جواب میں دھیمے سے لہجے میں بولی تھی کہ شاید ہی
بالاج نے سنا ہو۔۔۔

"کبھی چھوڑ کے تو نہیں جاو گی نا تم مجھے ار حم کی طرح۔۔۔"

میرا پیار کم تو نہیں پڑ رہا نا تمہارے لیے میری جان"

وہ اب اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھا مے جزباتی لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جیسے وہ اسے ابھی چھوڑ
جائے گی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ بالاج۔۔۔"

عجیب۔۔۔۔۔ آپ مجھے یہاں یہ سنانے لے کر آئیں ہیں کہ میں آپ کو چھوڑ جاؤنگی اور
آپ نے مجھے کسی سے کمپئر کرنے کی کوشش کیسے کی۔۔۔ میں مرینہ ہوں۔۔۔ مجھے
کسی سے ملانے کی کوشش کرنے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے بالاج۔"

وہ ایک دم اس سے اپنا چہرہ چھڑاتی لمحے میں اس کے حصار سے باہر آئی تھی۔۔ اصل
میں تو وہ کسی لڑکی کے نام سے ہی چڑ گئی تھی ایک آگ اسکے اندر جلی تھی تانیہ بیگم سے

تو اسنے ایک باریہ نام سن کے برداشت کر لیا تھا مگر بلاج کی زبان سے نکلا ہوا اسکا نام اسے اندر تک جلا گیا تھا۔۔ مطلب وہ جو اس سے بے لوث ہر ظلم فضول رویہ برداشت کرتے ہوئے بھی اس سے بے انتہا محبت کر رہی تھی اسکا کوئی صلہ نہیں کہ اسے اس پہ زرا سا بھی بھروسہ نہیں۔۔۔

"دیکھا۔۔ تم بھی غصہ کرنے لگ گئیں نا۔۔۔"

میں نے صرف تم سے ایک بات کی ہے"

وہ اسکا بدلتا رویہ پہلی دفعہ دیکھ رہا تھا جو اسنے کافی محسوس بھی کیا تھا . .

"ہاں تو آپ کیوں کسی کی بات کر رہے ہیں۔۔ کیا میرا زکر کافی نہیں ہے آپ کے

لیے"

وہ غصے سے کہتی سردی زیادہ ہونے کی وجہ سے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔

"آئے ایم سوری مرینہ۔۔۔"

وہ تقریباً پانچ منٹ بعد کمرے میں خود کو کمپوز کرنے کے بعد داخل ہوا تھا۔۔۔!!

بیڈ پہ لیٹی مرینہ اسکی آواز پہ منہ تک کمبل لے گئی تھی۔۔۔ غصے سے تلملاتی ہوئی وہ خود

کو بھی قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس لیے زیادہ بحث ہوا سکی وجہ سے کمرے میں آگئی تھی۔۔

"سوری نامرینہ۔۔۔۔"

وہ اسکے سرہانے جگہ بنانا ہوا بیٹھا تھا اور سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔۔

"واٹ سوری۔۔"

وہ کبیل سے منہ نکالتی ہوئی تنک کے بولی تھی۔۔۔

"معافی ملے گی۔۔۔ غلط لفظ بیان ہو گئے تھے آپ کے شوہر سے۔۔ اگر آپ معاف

کر دینگے تو بندے کی ذات پہ کافی احسان ہو جائے گا۔۔۔ ویسے بھی آپ کے چہرے پہ

غصہ اور لہجہ تیز چچتا نہیں ہے۔۔"

وہ دھیرے سے کہتا ہوا آہستہ آہستہ بولا تھا۔۔۔۔۔ مرینہ اسکے جملوں پہ مسکرا بھی نا

سکی تھی۔۔

"اوکے مگر آپ مجھے سونے دیں کیونکہ اب مجھے تھکن محسوس ہو رہی ہے۔۔"

وہ زرا سے دور کھسکتی ہوئی ناراضگی سے بولی تھی کیونکہ آج پہلی دفعہ اسکا موڈ آف ہوا

تھا جس کی وجہ سے اسکا مزید بالاج سے بات کرنا کادل نہیں کر رہا تھا۔۔

"اوکے!"

وہ ایک لفظ بول کے اسکے پاس سے اٹھ گیا تھا اور ہاتھ روم میں بند ہو گیا تھا مہینہ ناء اسکا آرام سے جانا بہت شدت سے محسوس کیا تھا وہ چاہتا تو اسی طرح اسکے سر ہانے بیٹھے ہوئے اسکے سر میں انگلیاں بھی چلا سکتا تھا۔۔ مگر وہ خاموشی سے بس دیکھتی رہ گئی تھی۔۔

کارپارک کرنے کے بعد اس نے boulestin restaurant کا نام دیکھا تو از خود اس کا نام دہرایا وہ آسیہ بیگم کے بتائے ہوئے ریسٹورینٹ میں چلا آیا تھا۔۔

"واو..."

بے اختیار اس نے کہا اس نے اس ہوٹل کا نام کئی دفعہ سنا تھا یہاں کا کھانا لندن کے ٹوپ ریسٹورینٹ میں تھا اس نے اپنے ریسٹورینٹ کے مینیو کے لئے یہاں سروے کا بھی سوچا تھا لیکن لندن ہی آنا نہ ہوا تو یہاں کیا آتا اس نے سر جھٹکتے گلاس ڈور کو دھکیلا اور اندر کے منظر کو دیکھتے ہوئے اپنی موم کی پسند کو سراہا اور آس پاس نظر دوڑائی جہاں

کونے کی ٹیبل پہ اسکی ماما دلوگوں کے ساتھ نظر آئیں جتنکی پشت اسکی طرف تھی۔۔
وہ حیران سہ اس جانب بڑھا اپنی ماں کے لاکھ کہنے پہ وہ انکے ساتھ لندن ایکسپلور کرنے
آیا تھا۔۔

ان تک پہنچ کر اپنی مام کی برابر والی کرسی کو ڈریگ کر کے وہ اس پہ بیٹھا تھا اور انجان
نظروں سے سامنے دیکھا تھا۔۔

"مام" .. ابھی بس اس نے یہی کہا تھا جب آسیہ بیگم بولنا شروع ہوئیں تھیں۔۔۔
"ولدان مائے سن تم آگئے ان سے ملو یہ ہیں میری بیسٹ فرینڈ "رشنہ" اور یہ انکی بیٹی
"حمدا"۔۔۔۔۔"

آسیہ بیگم نے ولدان کی بات کاٹتے خود ہی تعارف کروانا شروع کیا وہ بہت پر جوش لگ
رہیں تھیں۔۔۔۔

"رشنہ حمدا میٹ مائے ون اینڈ اونلی سن ولدان فاروق۔۔"

انہوں نے ساتھ ولدان کا بھی تعارف کرایا۔۔۔

"ہیلو بیٹا".... رشنہ بیگم نے مسکراتے کہا جسے ولدان نے سر کو خم دیتے قبول کیا۔۔

"ہائے... مائے سیلف حمد خان"..... حمدانے ولدان کو جو اسکے بلکل سامنے بیٹھا ہوا تھا ہاتھ بڑھا کر اپنا تعارف کرایا تھا جتنی دلکش اسکی آواز تھی اتنی ہی دلکش وہ خود بھی تھی پاؤں پہ پاؤں رکھے وہ ایک اسٹائل سے بیٹھی ہوئی تھی ری بونڈ ہوئے اسٹیپ کٹنگ ڈائے بال گوری رنگت اوپر سے ڈریسنگ اسٹائل اور کانفیڈنس اسے کافی نمایاں کر رہا تھا لائیز سے لمبے ڈورے کھینچے ہوئے تھے گداز لبوں پہ ریڈ لپسٹک گھنی پلکیں غرض کے وہ خوبصورتی کا پیکر تھی۔۔ کوئی بھی اسے دیکھتے اپنا دل ہار سکتا تھا لیکن سامنے بیٹھا شخص ولدان تھا جسے متاثر کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔

ولدان کو سخت تپ چڑھی تھی اسکا یہ انداز دیکھ کر لیکن لندن جیسے ملک میں یہ سب عام ہی تصور کیا جاسکتا تھا تھا خیر اس نے خود پہ کافی کنٹرول رکھ کر صرف ہاتھ کو بڑھا کر صرف اپنی انگلیاں مس کریں تھیں۔۔۔۔۔

"مائے سیلف ولدان"..... اس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تھا دل تو کر رہا تھا کہ ہاتھ نہ ملائے لیکن اپنی مام کو شرمندہ نہیں کروانا چاہتا تھا لیکن وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا پورا ہاتھ شیک کرنے کے بجائے انگلی مس کر کے جیسے اس پہ احسان کیا ہو۔۔۔

اگر اسے معلوم ہوتا تو وہ یہاں ہر گز نہیں آتا اس طرح انجان لوگوں سے ملنا اسے ہر گز

پسند نہیں تھا اس نے گہری سانس لے کر جیب سے موبائل نکالا تھا اور بلاوجہ اسے
اسکرول کرنے لگا تھا

حمدا کی گہری نظریں اسے خود پہ محسوس ہو رہی تھی جسے وہ بہت صبر و تحمل کا مظاہرہ کر
کے برداشت کر رہا تھا۔۔۔

ہلکی پھلکی باتوں کے دوران کھانے کا آرڈر دیا گیا تھا

"واہ رشنہ یہاں کے فوڈ آئٹمز تو بہت ہی ٹیسیٹی ہیں"

آسیہ بیگم نے کھانے کو دیکھتے ہوئے مسکرا کے کہا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں واقعی.. تمہیں اچھا لگا ڈیٹس گریٹ... اور ولدان بیٹا تمہیں کیسا لگا اور یہاں کا

موسم کیسا لگا پاکستان سے تو بہت مختلف ہے تو تمہیں ایڈ جسٹ کرنے میں مشکل تو نہیں

ہو رہی".... رشنہ بیگم نے کہتے کہتے باتوں کا رخ ولدان کی جانب موڑا۔۔

"جی کافی اچھا ہے اور مجھے ایڈ جسٹ کرنا آتا ہے..."

اس نے بس اتنا کہنے پہ ہی اکتفا کیا اور جیسے جتایا تھا انہیں بھی تو ابھی ایڈ جسٹ ہی کر رہا

ہے۔۔

"ارے تمہارا بیٹا تو بالکل کچھ بولتا نہیں ہے کیا یہ اتنا ہی کم گو ہے یا یہ ہمارے سامنے شرما رہا ہے"

رشنہ بیگم نے ولدان کے اتنے روکھے جواب پہ آسید بیگم سے کہا تھا کیونکہ وہ خاص بچوں کی آپس میں دوستی بڑھانے کے لیے یہاں آئے تھے لیکن ولدان کے لیے دیے جو اب پہ وہ پوچھنے پہ مجبور ہو گئیں تھیں۔۔

"او کم آن مام ولدان جی شرما تو نہیں رہے ہونگے آئی تھینک یہ ان ایزی فیل کر رہے

ہیں"

حمدانے بھی بات میں حصہ ڈالا تھا اسکی بلیو لیزنگی آنکھیں ولدان پہ ہی اٹکی ہوئیں تھیں۔۔

"او ایسا نہیں ہے بالکل، ایکچوٹلی ولدام ابھی آپ لوگوں کو جانتا نہیں ہے نہ آپکو جبھی

تھوڑا خاموش ہے، فرسٹ ٹائم جو ملا ہے۔۔۔"

آسید بیگم نے اپنے بیٹے کی سائیڈلی تھی اور جیسے تیسے بات سنبھالی تھی۔۔

"ایسا ہے ولدان تو پھر تو آپکو لازمی بولنا چاہیے اس طرح آپ مجھے مطلب ہمیں جان

لینگے "

حمدانے اسکی طرف دھیمی مسکان سے ہا اور ساتھ ہی اپنے سلکی بالوں کو ایک ادا سے جھٹکا تھا۔۔

ولدان نے جواب میں بس اپنے ہونٹوں کو ہلکا سا بھینچا اور فارک سے پلیٹ میں رکھے گوشت کے پیس کو ایسے توڑا جیسے وہ گوشت نہیں حمدا ہو۔۔۔۔

"اووایٹیٹیوڈ.... لیٹس سی کب تک" .. حمدا کی نظروں سے اسکی حرکت بچنا سکی تب ہی نے دل میں کہہ کے اسے پھر سے دیکھنے لگی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ولدان کیا آپ مجھے وہ سیلیڈ پاس کر سکتے ہیں"

حمدانے ولدان کو دیکھتے پلیٹ کی جانب اشارہ کیا جو اسے کے پاس ہی رکھی ہوئی تھی اس نے خاموشی سے پلیٹ اسکی جانب بڑھادی تھی وہ بار بار اسکا نام لے کر اسے زچ کر رہی تھی۔۔۔

"کھانے کے بعد سوئیٹ ڈش سے وہ سب لطف اندوز ہو رہے تھے لیکن ولدان بس خاموش آس پاس نظریں گھماتے ہوٹل کا ویو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ولدان تم اسے کیوں نہیں کھا رہے یہ بہت مزیدار ہے تمہیں ٹرائے کرنا چاہیے..."

حمدان نے کہتے اسکی جانب بیٹھے سے بھرا ہوا چمچ بڑھایا جسے اس نے اپنا ہاتھ سامنے رکھ کر روک دیا۔

"وہ کیا ہے نہ مس حمدان آپکی میٹھی میٹھی باتوں سے میرا پیٹ بھر گیا ہے اب اگر مزید میٹھا کھایا تو کہیں باہر ہی نہ آجائیں"

اس نے بظاہر تو مسکراتے مگر طنز سے بھرے لہجے میں کہا جو وقفے وقفے سے متوجہ کرنا چاہ رہی تھی لیکن اس نے تو نظر بھر کے دیکھنا تو دور ایک سرسری سی نظر ڈال کر جیسے اسکی ذات پہ احسان کیا تھا اپنے بے عزتی پہ وہ سرخ چہرہ لئے اپنا ہاتھ پیچھے کر گئی تھی۔

"مام ویار گیٹنگ لیٹ. شیل وی گو ہوم؟؟"

("Mom we are getting late Shall we go home")

اس نے چبا جبا کر جملہ مکمل کیا تھا جیسے اب اسکی برداشت سے باہر ہو گیا ہو۔۔

"ہاں وائے ناٹ"... انہوں نے فوراً تائید کری وہ اپنے بیٹے کا بگڑتا موڈ نوٹ کر چکی

تھیں۔۔

"تم چلی جانا آسیہ لیکن اس پل کی یادگار ایک فوٹو تو ہونی چاہیے نہ"

رشنہ بیگم نے کہتے ساتھ ہی حمد کو اشارہ کیا جس نے جھٹ سے فون نکالا اور کیمرہ آن کیا اور کچھ یادگار سیلفی قید کری۔۔

"حمد تم ادھر آؤ تم دونوں کی سیلفی ساتھ لوں تم لوگ بیچلر ہوا بھی.. بیچلر سیلفی بھی ہونی چاہیے"

آسیہ بیگم کہتی فوراً اپنی جگہ سے اٹھیں اور حمد کو اپنی جگہ آنے کا کہا حمد ایک ادا سے آسیہ بیگم کی بات پہ خوش ہوئی تھی اور دھیمی چال چلتی ہوئی ولدان کے برابر میں آکر بیٹھی تھی۔۔

وہ ہکا بکا ہو گیا تھا اس سے پہلے ولدان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوتا اور وہ آؤٹ آف کنٹرول ہوتا انہوں نے جھٹ سے ایک دو تصاویر لیں۔۔

"مام میں باہر ویٹ کر رہا ہوں آپ آجائیے گا"

اپنی بات مکمل کر کے ان دونوں کی موجودگی کو سرے سے نظر انداز کرتا وہ لمبے لمبے

ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھاتا تھا۔۔

ان ماں بیٹی کو یہ بات خوب کھلی تھی۔۔

"ایکپولی اسے ضروری کام سے جانا ہے جسبی وہ چلا گیا پھر ملاقات ہوگی اب تم لوگ

میرے گھر آنا "

انہوں نے الوداعی کلمات ادا کرتے ساتھ ہی اپنے گھر آنے کی پیشکش بھی کر ڈالی تھی

جسے انہوں نے خوشدلی سے قبول کیا تھا اور وہ اپنا بیگ اٹھاتی باہر گئیں تھیں۔۔

انہیں لگا تھا کہ ولد ان کافی غصہ ہو گا لیکن وہ بغیر کچھ کہے خاموشی سے کارڈرائیو کر رہا

تھا جس سے انکے دل میں ایک کلی پھونٹی تھی جو بہت جلد ہی مرجھانے والی تھی۔۔

"ہیر بیٹا کیا جاگ رہی ہو" کریم صاحب نے دروازہ کھکھٹاتے ہوئے کہا تھا۔۔

"جی بابا آجائیں اندر"

وہ جو کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی پلٹ کر جواب دیا تھا اور بیڈیہ جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔

"مجھے گھر آنے میں تھوڑا وقت لگ گیا مجھے لگا تم سونہ گئی ہو"

انہوں نے اسکا ہاتھ چومتے ہوئے کہا تھا اور اسکے سامنے بیڈ پہ ہی اسکے ساتھ بیٹھ گئے تھے ..

"نہیں نیند نہیں آرہی ابھی... تھوڑی دیر تک ہی سوونگی"

اس نے دھیمی آواز میں اپنا جواب مکمل کیا تھا۔۔

"کھانا کھایا تم نے؟" .. انہوں نے اسکا مر جھایا ہوا چہرہ بغور دکھا تھا۔۔

"جی کھالیا تھا آپ نے؟" وہ کہتے ساتھ ہی اٹھنے لگی تھی۔۔

"ہاں میں کھا کر ہی آیا تھا... یہاں آکر بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے"

انہوں نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ ایسی کیا بات ہے جو وہ بغیر چینج کرے ڈارلیکٹ سب سے پہلے

اسکے پاس آئے تھے۔۔

"جی بابا، میں یہیں ہوں۔۔۔ موبائل زرا چارج سح ہٹا دوں" اس نے کافی آہستہ کہا

تھا اور اپنے اٹھنے کی وجہ بتائی تھی۔۔۔

"میری بات بہت غور اور تحمل سے سننا میں جو کہنے جا رہا ہوں اسے ریلکس ہو کر سمجھنا
"

انہوں نے بات کو طول دیا تھا۔۔۔

"جی بابا میں نے کبھی آپکی کوئی بات بغیر زہن کے سنی ہے کیا"

وہ ہلکا سا مسکرا کے بولی تھی۔۔۔

"تمہیں ولدان کیسا لگتا ہے" انہوں نے کہہ کر اسکاری ایکشن نوٹ کرنا چاہا۔۔۔ جبکہ
انکی نظریں اسکے مسکراتے چہرے پہ ہی تھیں۔۔۔ جو ولدان کا نام سن کے ایکدم چونکی
تھی اور بکھری ہوئی مسکراہٹ کہیں غائب ہوئی تھی۔۔۔

"کیا مطلب".... وہ الجھتی بولی تھی۔۔۔

"ہیر مجھے نہیں پتا کتنا وقت ہے عمر بڑھتی جا رہی ہے اور زندگی ختم، تمہارا میرے سوا
کوئی نہیں ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تمہارا ہاتھ ایک مضبوط ہاتھ میں دے دوں
تاکہ میں بھی مطمئن ہو جاؤں پھر موت کا کوئی غم نہیں، تم میری پیاری لاڈلی اکلوتی بیٹی
ہو اور تمہاری فکر دن رات مجھے چین نہیں لینے دے رہی۔۔۔" .. انہوں نے تمہید

باندھی تھی۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہی آپ بابا پلرزرز ".... وہ ایک دم کانپ گئی تھی۔۔ نا جانے وہ کیسی
کیسی باتیں کر رہے تھے۔۔

"یہ تو حقیقت ہے یہ دنیا فانی ہے ہم سب فانی ہے اور ہمیں تو اسی کی طرف لوٹنا ہے نہ
"

انہوں نے اوپر انگلی اٹھا کر کہا تھا۔۔

"خیر تم بتاؤ ولدان کے بارے میں اصل میں اس نے تمہارا ہاتھ مانگا ہے مجھے سے اور وہ
اپنے والدین کو بھی لانا چاہتا ہے لیکن میں نے اس سے کہا ہے ایک دفعہ تم سے پوچھ
لوں پھر وہ اپنے والدین سے کچھ کہے.. میرے حساب سے تو ولدان تمہارے لئے بہت
بیسٹ ہے کافی ٹائم سے اسے جانتا ہوں اسکے لہجے میں اسکی آنکھوں میں نے جذبات
دیکھیں ہیں وہ مجھے سینسیئر لگتا ہے اور اسکے علاوہ بیٹا مجھے وقت کا نہیں پتہ اس بھری دنیا
میں کیسے میں کسی انجان شخص کے ساتھ تمہیں چھوڑ سکتا ہوں، ہمارا تو کوئی ریلیٹیو بھی
نہیں ہے جو میرے بعد تمہیں سنبھال سکے تمہاری ذمہ داری لے سکے "

وہ ڈارنیکٹ مدعے پہ آئے تھے اور اپنی طرف سح اسے بہترین رائے دے رہے تھے۔۔۔

"آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں میں اور ولدان... مطلب میں نے تو اسے بس دوست.. ایسا تو کبھی نہیں سوچا، اور آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں بابا۔۔۔"

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا"

وہ انگلی مڑوڑتی کہہ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے یا جھوٹ۔۔۔

سر پہ ہاتھ رکھتی وہ انہیں مسکین نظروں سے انہیں دیکھنے لگی تھی۔۔۔

"آرام سے سوچ کر مجھے بتانا ٹھنڈے دل و دماغ سے اچھی طرح سوچ کر فیصلہ کرنا اپنا ہر گزرا وقت حال مستقبل سب کا موازنہ کر کے مجھے جواب دینا۔۔۔ تم میری سمجھدار بیٹی ہو۔۔۔۔۔ باہر نکلتی ہو دنیا کو جانتی ہو، سوخ میڈیا یوز کرتی ہو ہر انسان کی نیچر سے واقف ہو، کون بھیڑیا اور کون تمہارا ساتھی ہے تم اچھے سے جانتی ہو۔۔۔

تمہارا ہر فیصلہ قبول ہے اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔"

ہیر کے آنکھوں میں وہ ولدان کے لئے چاہت محسوس کر چکے تھے جو وہ خود سے چھپا

رہی تھی یا پھر وہ مانا ہی نہیں چاہتی تھی یاد گمان تھی انکی سمجھ سے قاصر تھا۔۔۔ اس لیے اسے مزید بہتر الفاظ میں سمجھا کر فیصلہ اس پہ چھوڑ دیا تھا۔۔۔ وہ اسکے سر پہ ہاتھ رکھ کر چلے گئے تھے اور وہ شدید کنفیوز کیفیت میں بند گیٹ کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔ ایک آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹ کے گرا تھا۔۔۔

صبح سے وہ بیڈروم میں بیٹھی کل رات کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔ کل رات کس طرح بالاج نے اسکو ہرٹ کیا تھا۔۔۔۔۔ اور آج صبح سے ہی وہ آفیشل میٹنگ کا کہہ کر ہوٹل سے باہر نکلا ہوا تھا۔۔۔ اب گھڑی میں جب رات کے گیارہ بج گئے تو وہ اصل معنی میں پریشان ہو گئی تھی۔۔۔۔۔!!

"Mujhay tou bedroom main band krny kai liye
laye hain na apny sath"

ہاتھ میں پکڑے موبائل کو اسنے کھولا تھا اور ایک مسیج ٹائپ کر کے بالاج کے نمبر پہ سینڈ کیا تھا۔۔۔

وہ بٹن پر پریس کرتی ہوئی پریشانی سے سوچ کر خود سے ہی باتیں کر رہی تھی جب بیڈروم کا دوڑا وپن ہوا تھا۔۔۔ اسی پل اس نے ٹیلی فون کو حیرانگی سے ایسے ہی چھوڑا تھا اور خود ٹینشن کے مارے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

"ب۔۔۔ بال۔۔۔ بالاج"

وہ ٹیلی فون چھوڑتی دوڑ کی طرف تیزی سے بڑھی تھی۔۔۔۔

"ک۔۔۔ کیا ہوا یہ"

وہ اسکی شرٹ پہ ہاتھ پھیرتی اسکے سر کو غور سے دیکھتی نم آنکھوں سے بولی تھی۔۔۔۔

"کچھ خاص نہیں ہوا یار"

"پیچھے تو ہٹو"

وہ دیوار کا سہارا لیتا ہوا با مشکل بولا تھا اور اسے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

"آپ۔۔۔ آئیں میرے ساتھ۔۔۔"

وہ اپنے ڈھڑکتے دل کو تھامتے اسکو بازو کو پکڑ کے اسے سہارا دے کر بیڈ کی طرف لائی

تھی۔۔۔۔۔۔ اور اسے ایک کونے پہ بٹھایا تھا۔۔

"پانی پییں"

وہ جلدی سے پانی کا گلاس اٹھا کے پھر سے قریب آئی تھی اور گلاس اسکے ہونٹوں سے لگایا تھا۔۔۔

پانی پلانے کے بعد اسے وہ خود اسکے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔

"بالاج۔۔۔ یہ کیا ہوا آپ کو۔۔۔"

کس نے مارا ہے آپ کو"

وہ اسکا سرخ گرم چہرہ اپنے نازک ہاتھوں میں تھام کر روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

"روڈ کر اس کرتے ہوئے چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔۔ تم پریشان نا ہو میں

ہاسپٹل سے ہی آرہا ہوں"

وہ اسکا روتا ہوا چہرہ دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گیا تھا وہ اسی وجہ سے صبح سے اس کے پاس

نہیں آنا چاہ رہا تھا۔۔۔ صبح آفس جاتے ہوئے اسکا ایک چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس کی

وجہ سے اسکے سر اور کمر پہ کچھ چوٹیں آئیں تھیں۔۔۔ صبح سے ہی وہ ہاسپٹل کے بیڈ پہ

پڑا تھا وہ چاہتے ہوئے بھی مرینہ کو خبر نہیں دے سکا تھا وجہ پہلے اسکا بے ہوش ہونا تھا
پھر دوسرا اسکا موبائل کا آف ہونا تھا۔ ابھی بھی وہ اپنی گاڑی کے بجائے کیپ میں
ہوٹل تک بڑی مشکل سے آیا تھا۔۔۔

"آپکا دھیان کہاں تھا بالاج۔۔۔۔"

آپ کو پتہ بھی ہے میں کتنا پریشان تھی۔۔

وہ اسکی بات سن کر مزید رونے لگی تھی۔۔

"مرینہ اٹس اوکے۔۔۔ ٹھیک ہوں میں۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکے کندھے کے گرد ایک بازو پھیلا کے اسے حصار میں لیتا ہوا تسلی دے رہا تھا۔۔

"اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو کیا کرتی میں"

"کچھ نہیں ہوتا مجھے۔۔۔"

تم خامخواہ پریشان ہو رہی ہو جان۔۔۔"

وہ اسکے چہرے پہ پھیلے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

"ایسے پریشان نا کیا کریں مجھے۔۔۔۔"

آپ کے بغیر مجھے کچھ اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔"

"آپ چیخ کر لیں۔۔۔۔۔ آپ کی مدد کرتی ہوں میں"

وہ اسکو سہارا دیتی واپس کھڑا کر چکی تھی اور واش روم تک لے گئی تھی اسے واش روم تک چھوڑ کے خود کمر ڈے سے ایزی شلوار قمیض نکالا تھا اور ہاتھ روم کے باہر اسٹینڈ پہ رکھ دیا تھا اور خود فون کی طرف آگئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ سوپ کا آرڈر دے کر اسنے فون واپس رکھا تھا اور بالاج کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔۔

تقریباً تین منٹ بعد وہ واش۔ روم سے اسکے دیے گئے براؤن شلوار قمیض میں باہر آیا تھا۔۔۔۔۔ اسے تھام کر وہ بیڈ تک لائی تھی اور اسے بیٹھنے میں مدد دی تھی۔۔۔۔

"آپ پانچ منٹ انتظار کریں، میں نے سوپ منگوایا ہے وہ پینگے تو اچھا محسوس کریں گے"

وہ اسکے سامنے ہی بیٹھ کر اب اسکا لایا ہوا میڈ ہسن کا شاپرچیک کر رہی تھی جس میں دیگر قسم کی دوائیاں تھیں۔۔۔۔۔ بالاج بغور اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ کس قدر وہ اسکا خیال کرتی تھی۔۔۔۔۔ بنا کچھ کہے اسکی ہر بات سمجھ جاتی ہے۔۔۔۔۔ اور پیار۔۔۔۔۔ وہ کتنا پیار کرتی ہے

اس سے۔۔۔۔ وہ اسے دوائیوں کے ساتھ مصروف دیکھ کر مستقل اسے ہی سوچ رہا
تھا اسکے چہرے پہ اسکے خود کی وجہ سے کتنی پرہشانی تھی۔۔۔

"مرینہ"

مرینہ جو ہر ٹیبلی ٲٹ کا پیٹ چیک کر رہی تھی اسکی آواز پہ اسنے فوراً بالاج کو دیکھا
تھا۔۔

"جی بالاج"

کچھ چاہیے آپ کو۔۔۔"

پانی دوں کیا"

وہ دوائیاں چھوڑ کر فکر مندی سے اسے کے سوچوں میں غرق چہرے کو دیکھتے ہوئے
بولی تھی۔۔

"ہاں۔۔۔"

تم۔۔۔

ادھر آ جا وپلیز"

وہ اپنے برابر میں اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا۔ اسکی آنکھوں سے ظاہر ہوتی محبت دیکھ کر مرینہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور کچوے کی رفتار سے چلتی ہوئی اسکے برابر میں ٹک گئی تھی . .

"پلیز لیٹو بھی"

وہ اسکو بیٹھا دیکھ کر بولا تھا اور اسکا بازو پکڑ کے اپنے ساتھ ہی لٹالیا تھا اور کمفرٹر ٹھیک کیا تھا۔۔۔

"بالاج۔۔۔ سوپ لے کر آنے والا ہو گا ویٹر"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ابھی آپکے پاس ہی تو ہوں۔۔۔"

وہ ایک دم بوکھلا گئی تھی بامشکل اپنا اعتماد بحال کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"سوپ کا آرڈر کینسل کرو۔۔۔ پلیز میرے سر میں درد ہو رہا ہے میرے پاس لیٹی رہو*"

وہ بچوں کی طرح ضد کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"میڈیسن تو کھالیں پہلے۔۔۔"

وہ اسکی حالت کو مدد نظر رکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"نہیں بس مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ لیمپ آف کرو۔۔۔ بہت تھکن ہو رہی ہے"

وہ اسکے پیٹ پہ ہاتھ رکھتا اسکے کندھے پہ اپنا رکھ کر بولا تھا اور آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔ جب کہ مرینہ خاموش سی بس لیمپ بجھا کر رہ گئی تھی .

صبح سویرے وہ شاہ لیکرا بھی باتھ روم سے نکلا تھا، آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بال سنوار رہا تھا جب آسیہ بیگم اسکے کمرے میں داخل ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"گرما گرم کافی وہ بھی میں نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے"

انہیں ملازمہ سے پتہ چلا تھا کہ وہ اٹھ گیا ہے انہیں تھوڑی حیرت ہوئی تھی کہ وہ آج جلدی اٹھ گیا ہے ورنہ عموماً تو وہ تھوڑا لیٹ ہی اٹھتا تھا تب ہی سہ کافی بنا کر اسکے لئے لائیں تھیں۔۔۔

"آپ نے کیوں زحمت کری آپ کسی سے کہہ دیتیں ویسے بھی میں نیچے ہی آرہا تھا"

اس نے ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑی واچ ہاتھ میں پہنتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

"زحمت کیسی اپنے پیارے بیٹے کے لئے کیا ماں خود نہیں بنا سکتی۔۔۔ اور میرا تو دل کرتا ہے تم ہماری نظروں کے سامنے ہی رہوں تو میں تمہاری ڈھیڑ ساری خدمت کروں، تمہارا خیال کروں، میرا بچہ کتنا کمزور ہو گیا ہے لیکن بات وہی ہے تمہارا کام وہاں اور تمہارے ڈیڈ کا یہاں کوئی سمجھتا ہی نہیں ہے کہ اب ہمیں ساتھ رہنے کی ضرورت ہے"

انہوں نے پیار جتانے انداز میں کہا تھا اور خود بھی اسکے پاس ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ہی کھڑی ہو گئیں تھیں۔۔۔

"او کام آن مام۔۔۔ اچھا خاصہ موٹا ہو گیا ہوں میں اب مزید کونسا خیال رکھ کے آپ مجھے ناجانے کیا بنانا چاہتی ہیں۔۔۔۔"

وہ اپنا عکس ڈریسنگ مرر میں دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا تھا کیونکہ گرے ہاف ٹی شرٹ میں اس کے سفید مسلر ز اور سینہ اچھا خاصہ واضح ہو رہا تھا۔۔۔ ناجانے انہیں اس میں کیا کمزوری نظر آرہی تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

"میری نظر سے دیکھو تو پتہ لگے کہ کیا کمی آئی ہے تم میں۔۔۔ جب تم چھوٹے تھے جب تم میرے اور فاروق کے ہاتھ میں آئے تھے تو اتنے سفید گلابی گول مٹول تھے کہ

تمہیں دیکھتے ہوئے ہماری آنکھیں نہیں تھکتی تھیں۔۔ تمہارے بال بھورے کلر کے
تھے جب کہ تمہارہ لینز کلر۔۔ ولدان۔۔۔۔ تم کتنے خوب صورت تھے بچپن میں اور
اب۔۔۔۔۔"

وہ اسے اسکا بچپن کا وقت یاد کروا کر خود روہانسی ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔

"اف۔۔ ماما۔۔ اب پاکستان اور انگلینڈ کی آب و ہوا میں کچھ تو فرق ہے نا۔۔ ابھی
بھی آپ زر اپنا گلاس سسز لگائیں اچھا خاصہ ہینڈ سم ہوں۔۔۔۔ نا جانے کتنی لڑکیاں
۔۔۔۔ اچھا چھوڑیں اسے"

وہ شیشے میں ایک بار پھر سے خود کو دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔ پہلے کے

حساب سے اسکے باڈی کلر میں کافی کمی آئی تھی اب اسکے رنگ میں گلابی ملائمت ختم
ہو چکی تھی جبکہ اسکے بھورے بال اب بھورے کم ہی بچے تھے۔۔ لیکن پھر بھی وہ اپنے
لک سے مطمئن تھا۔۔

"اچھا۔۔۔۔۔ چلو آویہاں بیٹھو اب۔۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر بیڈ کی طرف آئیں تھیں۔۔۔

اتنے میں ملازمہ بھی ناشتے کی ٹرے اندر لے کر اندر آگئی تھی۔۔۔۔

"یہ سب"..... اسے سمجھ نہیں آیا تھا۔ ناشتے کی ٹرالی میں دیگر مختلف قسم کے لوازمات دیکھ کے وہ چونکا تھا وہ صرف ناشتے میں ابلا ہوا انڈا اور جوس لینے کا عادی تھا لیکن اب اتنے لوازمات دیکھ کر وہ حیران تھا کیونکہ کھانا تو اس نے کچھ نا تھا پھر یہ تکلف کیسا۔۔۔

"تمہارے ڈیڈ کو کچھ ضروری کام تھا وہ جلدی ہی چلے گئے تھے تو میں نے سوچا ہم ماں بیٹا ساتھ ہی یہاں ناشتہ کرتے ہیں اور کچھ باتیں بھی ہو جائیں گی"

انہوں نے بریڈ پہ مکھن لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"اوو اچھا".... اس نے کہتے کافی کاسپ لیا تھا اور انکے ہاتھوں کی حرکت دیکھنے میں مگن ہو گیا تھا اب وہ دوسرے سلائس پہ بھی مکھن لگا رہیں تھیں۔۔

"آج موسم بھی کافی پیارا ہے نہ" انہوں نے گلاس وال سے باہر دیکھتے ہوئے کہا اور اسے سلائس تھمایا تھا جو اسے بنا چوں چراں کیے لے لیا تھا۔۔۔

"جی کافی اچھا ہے۔۔۔ میں سوچ رہا تھا آج کچھ جگہوں کا ویزٹ کروں..... یہاں کے

راستے تھوڑے انجان ہیں لیکن ابھی "

اس نے ناشتے کی ٹرالی میں سے ناجانے کون سے قسم کی سیلڈ کی پلیٹ اٹھاتے ہوئے کہا تھا جس میں سبزیاں، انڈا، کریم اور شاید ایک آدھ فروٹ بھی تھا۔۔۔

"اوو تم ایسا کہوں نہیں کرتے کہ حمد کے ساتھ چلے جاؤ اسے سارے راستوں اور اچھی جگہوں کا بخوبی علم ہے تمہیں کافی آسانی ہوگی اور اچھی کمپنی بھی مل جائی گی ویسے تمہیں حمد کیسی لگی..."

وہ آہستہ آہستہ مدعے پہ آئیں تھیں اور اب خود اپنے ہاتھ سے اسے فورک سے سیلڈ کھلانے لگیں تھیں۔۔۔

"کون حمد!...."

وہ سیلڈ سے بھرپور انصاف کرتے ہوئے نا سمجھی سے بولا تھا۔۔۔

"کیا مطلب کون حمد! کچھ گھنٹوں پہلے کی ملاقات تم اتنی جلدی بھول گئے صرف ایک نیند میں، ہم نے جو کل ساتھ ڈنر کیا تھا میری فرینڈ کی بیٹی اسکی بات کر رہی ہوں ولدان"

انہیں سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ وہ واقعی ہی فراموش کر گیا ہے یا نجان بن رہا ہے

"اوووہ.... اس نے انتہائی ٹھنڈا جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔ جیسے اس حمد انامی چیز میں

اسے زرا سی بھی دلچسپی ناہو۔۔۔

'ہاں وہی حمد اسچ کہوں تو مجھے بہت اچھی لگی۔ ابھی وہ پڑھ بھی رہی ہے ساتھ میں

سوشل ورک میں اپنی مام کا ساتھ بھی دیتی ہے میری کوئی بیٹی نہیں ہے میری تو بڑی

خواہش ہے کہ وہ میری بیٹی بن جائے اور تم دونوں ساتھ میں کتنے اچھے لگ رہے تھے

اگر دونوں ایک ہو جاو گے تو کیا بات ہوگی"

وہ اپنے دھن میں کہتی جا رہی تھی۔۔۔ جب کہ ولد ان ایک دم بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

تھا۔۔۔

"ایک منٹ ایک منٹ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں کیا مطلب سمجوں میں آپکی ان بے تکی

باتوں کا"

پہلے تو وہ اسکی تعریفوں کے پل کو ایک کان سے سن کر دوسری سے ان سنی کر رہا تھا

لیکن جب بات اس سے جڑنے لگی تو بھڑک اٹھا۔۔۔

"میں چاہتی ہوں تم اس سے شادی کر لو اور وہ میری بیٹی بن کر یہاں آجائے ویسے بھی اب تمہیں شادی کر لینا چاہیے"

وہ اپنی بات پہ اڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔

"میں اس سے شادی نہیں کروں گا"

اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔ اس کا تو وہ تصور بھی کسی پیسے پہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ اور شادی۔۔۔ تو بہ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اس میں کیا خامی ہے"

وہ اسے ہر صورت راضی کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔

"بات خوبی یا خامی کی نہیں ہے" ولدان نے انہیں سمجھانا چاہا تھا وہ چاہ رہا تھا پیار سے وہ سمجھ جائیں۔۔۔۔

"ہاں بالکل بات خامی کی نہیں بلکہ اس تھرڈ کلاس ہیر کی ہے جو یہاں یے تو نہیں لیکن اپنے پنچوں سے پوری طرح سے تمہیں جھپٹا ہوا ہے تمہارے دل و دماغ پہ اپنا جادو اثر

کیا ہوا ہے "

وہ سلگ ہی اٹھیں تھیں۔۔۔۔۔ تین سال سے وہ ان سے دور تھا۔۔۔۔۔ ساتھ
انہیں یہ بھی لگتا تھا کہ انکے اکلوتے بیٹے کو اسنے اور اسکے والد محترم نے قابو کر لیا ہے
جس کی وجہ سے وہ ہمہ وقت غصے میں رہتی تھیں۔۔

"مام پلیز زرز۔۔۔۔۔"

وہ ہاتھ اٹھا کے انہیں منع کر چکا تھا۔۔۔

اسکا ذکر یہاں کیسے آپ اسے بلا وجہ کچھ نہ کہیں۔۔۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ تھرڈ کلاس نہیں ہے انفیکٹ اسکے سامنے میری کوئی کلاس نہیں ہے کیونکہ وہ اتنی

اچھی ہے۔۔۔۔۔ آپ نے اچھا نہیں کیا ہے اسے بیچ میں لا کر۔۔۔۔۔"

اسے ہیر کو گھسیٹنا بالکل پسند نہیں آیا تھا کوئی اس سے تو پوچھے کہ ہیر کیا ہے۔۔ کیا معنی

رکھتی ہے اس کے لیے۔۔ وہ کس طرح فضول لفظ کسی کے بھی منہ سے اسکے خلاف

سن سکتا تھا۔۔۔

"تو پھر حمد میں کیا برائی ہے ایک بار سوچو تو سہی اسکے ساتھ تھوڑا گھومو پھر باتیں کرو

تاکہ اسے سمجھنے میں آسانی ہوگی"

ہیر کی اس قدر سائیڈ لینا نہیں قطع پسند نہیں آیا تھا مگر پھر بھی وہ صبر کے گھونٹ پی کر اسکے پاس آئیں تھیں۔۔۔۔

وہ صوفے پہ پڑی اپنی ہوڈی اٹھا کر بنا کوئی جواب دیے کمرے سے ہی واک آوٹ کر گیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہاں رکالتو بحث کے سوا کچھ نہیں ہوگا اور پھر وہ بے ادبی نہ کر بیٹھے۔۔۔

"ولدان ولدان" NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
.... وہ اسے آواز دیتی رہ گئیں تھیں پھر نور یسپونس پہ خود ہی خاموش ہو گئیں۔۔۔

"حد ہے یہ لڑکانہ شتہ بھی مکمل کر گے نہیں گیا۔۔۔۔"

خود کلامی کرتی انہوں نے ملازمہ کو ناشتہ اٹھانے کے لئے کہا تھا اور خود بھی کمرے سے باہر نکل گئیں تھیں۔۔

کھڑکیوں سے آتی روشنی کی شعاعوں سے اسکی آنکھیں چندھیاسی گئیں تھیں۔۔۔

"اف پڑے تو ڈال دیتیں یار"

وہ بازو آنکھوں پہ رکھ کے دل ہی دل میں بولا تھا۔۔۔۔۔!! اور کہنی کی مدد سے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔ کافی طاقت لگا کر کے وہ اٹھا تھا اور بیڈ کراون سے ٹیک لگایا تھا۔۔۔ اسکی کمر میں شدید درد تھا جبکہ سر بھی بھاری ہو رہا تھا اسے یاد آیا تھا کہ رات کو بنا میڈیسن لیے وہ سو گیا تھا۔۔۔۔۔

"مرینہ"

اسنے آہستہ سے آواز دی تھی لیکن ہاتھ روم سے پانی گرنے کی آواز پہ وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ ہاتھ لے رہی ہے۔۔۔

اسکا انتظار کرنے کے لیے وہ سائڈ ٹیبل پہ سے اپنا موبائل جو مرینہ نے ہی شاید چارج پہ لگایا ہو وہ اٹھا کر اسے آن کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔!! اکل رات سے اسکا موبائل آف تھا۔۔۔ ثانیہ بیگم اور وہاں بھی پریشان ہو گئے ہونگے اسی سوچ پہ اسنے جلدی موبائل آن کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"گڈ مارننگ ڈرٹسٹ ہز بینڈ"

"آپ نے۔۔۔ میرا مطلب ہے تم نے کل سے کچھ نہیں کھایا، اور میں نے
 مسیجز بھی اب چیک کیے۔۔۔ تمہیں تو بھوک لگی ہوگی۔۔۔ بلکل خیال نہیں کرتی ہو
 اپنا۔۔۔۔۔۔۔ کل رات تو بتا دیتیں ڈنر کا۔۔۔ مجھے تو یاد ہی نہیں رہا تھا"

وہ اسے سرتاپیر دیکھتا ہوا سنبھل کے بولا تھا۔۔۔۔۔ گھٹنوں سے زرا سے نیچے آتے
 سفید گاؤں میں فل ڈارک میک اپ کیے نم بالوں کیساتھ وہ کافی سے بھی زیادہ ہاٹ لگ
 رہی تھی۔۔۔ صبح ہی صبح بالاج کو خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کو اپنی بانہوں میں مجھے لینے کی اتنی جلدی تھی کل رات کہ کہاں ڈنر اور کہاں
 کوئی اور بات۔۔۔۔"

وہ بیڈ پہ اسکے سامنے بیٹھتی ہوئی ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ایک ادا سے بولی تھی اور اپنے
 میروں بال اسنے دونوں ہاتھوں سے آگے سے پیچھے کندھے پہ ڈالے تھے جس سے
 اسکی گردن اور نیک بون صاف ظاہر ہونے لگی تھیں جس پہ وہ ابھی چند لمحے پہلے اچھا
 خاصہ ہائی لائٹر لگا کے آئی تھی۔۔۔

بالاج ایک بار پھر اسکے کہے گئے جملے سے چونکا تھا اور پھر اسکے بال ہٹانا، مطلب وہ کیا
 دکھانا چاہ رہی تھی وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔ بچہ تو نہیں تھا۔۔۔

"طبیعت ٹھیک ہے تمہاری"

وہ بہت صابر بنا بیٹھا تھا ورنہ کون کا فراس حسن سے دور بھاگنا چاہے گا۔۔۔

"زر اسی خراب ہے، اگر آپ ٹھیک کر دیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ زر اسی قریب ہوئی تھی اور ایک ہاتھ اسکے کندھے کے قریب رکھ کے اپنا چہرہ اسکی

گردن کے قریب لے گی، تھی۔۔

"مرینہ۔۔۔؟"

وہ اسے اتنے قریب دیکھ کر اوپر سے اسکے بالوں سے آتی شیمپو اور کنڈیشن کی مہک سے

وہ بہکنا نہیں چاہ رہا تھا مگر وہ اتنا ہی اسکے قریب آرہی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔"

بھوک لگ رہی ہے مجھے"

وہ اس سے دور ہوتی اسکے ہونٹوں کو دیکھتی ہوئی اپنے ہی لہجے میں بولی تھی۔۔ بالاج کو

اسکی حالت پہ شبہ ہوا تھا۔۔۔۔۔ ہاں شاید اسے بھوک ہی لگ رہی ہوگی۔۔۔۔۔ مگر اسکی

نظریں بالاج کو صحیح نہیں لگ رہی تھی۔۔

"او کے میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔۔"

اتنے تم چلیج کر لو۔۔۔۔۔

نیچے جا کر پھر اچھا سا ناشتہ کریں گے"

وہ اس کا ٹھنڈا گال تھتھپاتا ہوا زرا سا کندھوں۔۔۔۔۔ سے اسے پکڑ کے دور کیا تھا اور خود جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اور بنا اس کا جواب سنے وہ کمر ڈسے کپڑے لیے بنا ہی تیزی سے باتھ روم میں بند ہو گیا تھا کہ شاید وہ اسے روک ہی نالے۔۔۔

"بالاج۔۔۔ یہ تم اچھا نہیں کر رہے ہو"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنے آپ کا اس طرح نظر انداز کرنا برداشت نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔۔۔ آخر چاہتا کیا تھا وہ۔۔۔۔۔ اتنی وجود کا احساس اب وہ کیا طرح دلائے گی۔۔۔۔۔ ایک آنسو اسکی نیلی آنکھ سے ٹوٹ کے گال پہ پھسلا تھا۔۔۔۔۔ کچھ لمحے سوچنے کے بعد وہ اٹھی تھی اور ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ دو منٹ بعد وہ وہاں سے باہر نکلی تھی اور سائیڈ ٹیبل پہ رکھا والٹ جینس کی پاکٹ میں رکھ کے باتھ روم کے دروازے پہ ایک افسوس بھری نظر ڈال کے بیڈ روم سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔۔!!

یونیورسٹی سے آکر وہ لاونج میں آکر بیٹھ گیا تھا جہاں شاہ تاج اور ثانیہ بیگم بیٹھی ہلکی پھلکی باتوں میں مگن تھیں جب کہ پریشہ واکر میں بیٹھی کھلکھلارہی تھی۔۔۔

"ہیلو بیوٹی فول لیڈرز"

وہ صوفے پہ شاہ تاج کے برابر میں بیٹھتا ہوا بولا تھا۔۔

"اچھا ہوا تم آگئے۔۔۔۔۔ شاہ تاج سے میں کچھ لمحے پہلے تمہارا ہی زکر کر رہی تھی"

ثانیہ بیگم چائے کا کپ ٹیبل پہ رکھتی ہوئیں بولیں تھیں۔۔ جب کہ شاہ تاج کھسک کے زرادور بیٹھی تھی جس کا صاف اظہار یہ تھا کہ اسے وہاں کا اس طرح بیٹھنا بالکل پسند نہیں آیا ہے۔۔۔

"او۔۔۔ کیا کہہ رہیں تھیں پھر آپ ان سے۔۔۔۔۔"

وہاں محظوظ ہوا تھا۔

"یہ ہی کہ مرینہ اور بالاج کچھ دن بعد واپس آجائینگے اور مجھے لگتا ہے ان کے آنے سے پہلے ہم لوگوں کو تمام پرپیریشن کر لینی چاہیے، ویڈنگ پلینر کا بھی ڈیساٹیڈ کرنا ہے

-- میں شاہ تاج سے یہ ہی کہہ رہی تھی کہ آج یا کل میں اپنے انگریجمنٹ ڈے کے

ڈریس فائنل کرو، شاپنگ ختم کرو تاکہ بعد میں کوئی مسئلہ نہ ہو"

وہ کچھ دیر پہلے شاہ تاج سے انگریجمنٹ کے اباوٹ ہی بات کر رہی تھیں جس پہ وہ ہوں ہاں

کر کے اثبات میں سر ہلاتی جا رہی تھی--

"بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ مام--

ہمیں کل نہیں آج ہی مال جا کر اسپیشل ڈے کے ڈریس فائنل کر لینے

چاہیے--

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گڈ آئیڈیا"

وہاج ملازمہ سے چائے کا کپ لیتا ہوا آرام دہ انداز میں بولا تھا ایک نظر اس نے شاہ تاج کے

سرخ چہرے پہ بھی ڈالی تھی جو سرخ پیروں تک آتی فراق میں خود بھی کوئی گلاب کا

پھول لگ رہی تھی وہاج نے آج کافی دن بعد اسے اپنے لباس میں دیکھا تھا--

"ہمم-- میں زرا ایک دوا میل کر دوں، اور اگر خود سے کوئی ڈریس ڈیزائن

کرنا ہے تو بتادینا میں کروادونگی اسٹنٹ سے کہہ کر"

وہ پریشے کو وا کر سے گود میں لیتیں کہہ کر اوپر کی جانب بڑھ گی تھیں۔۔

"چلیں شاہ تاج"

وہ ثانیہ بیگم کے جانے کے بعد رخ موڑے بیٹھی شاہ تاج سے مخاطب ہوا تھا۔۔

"ٹھینکس مسٹر وہاج۔۔"

"لیکن میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا چاہتی"

وہ بنا کوئی لمحہ ضائع کیے صوفے سے اٹھی تھی اور اس پہ غصے سے پھنکاری تھی اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے وہاں سے نکلی تھی۔۔

"شاہ تاج۔۔"

وہ فوراً اس کے پیچھے بھاگا تھا لیکن وہ بھاگتے ہوئے کمرے میں گئی تھی وہاج نے اسکا پیچھا کرتے ہوئے ساتھ ہی وہ اس کے روم میں داخل ہو گیا تھا۔۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ"

وہ اسکو اپنے کمرے میں دیکھ کے ہاتھ اٹھا کے چیختی تھی۔۔

"مسئلہ تمہارے ساتھ ہے، ہمیں شاپنگ پہ جانا ہے نا تو تم کمرے میں کیوں آئی ہو۔۔۔۔ اور مجھے انکار کرنے کی وجہ"

وہ سینے پہ ہاتھ باندھ کر اس سے مخاطب ہوا تھا۔۔

"ہا ہا ہا ہا۔۔۔ سر یسلی۔۔۔۔ میرے ساتھ مسئلہ۔۔۔ ہاں میرے ساتھ ہی سہی۔۔۔ لیکن میں تمہارے ساتھ جب منگنی کرنا ہی نہیں چاہتی تو تمہارے ساتھ شاپنگ پہ بھی کیوں جاؤں"

"واٹ۔۔۔۔؟"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کہہ رہی ہو؟

کل تک تو تم میرے سے منگنی کرنے کے لیے مری جا رہی تھیں۔۔۔ اور اب کیا ہوا"

وہ اسکے اتنے شدید انکار پہ تڑبڑب کا شکار ہوا تھا۔۔۔

"جسٹ شٹ اپ وہاں۔۔۔۔۔ کس طرح تم مجھ سے بات کر رہے ہو۔۔۔ کیوں کروں میں تمہارے ساتھ زبردستی منگنی جیسی رسم، انفیکٹ تمہارا انٹرسٹ بھی تو کہیں اور ہے کچھ دن پہلے تم نے خود اس بات کا اقرار سب کے سامنے کیا تھا۔۔۔ اب یہ مت

بولنا کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں یا وہ تمہارا مزاق تھا۔۔۔۔۔"

وہ طنزیہ کہتی الماری کی طرف بڑھی تھی جب اسکا فون بجنے لگا تھا۔۔۔ جب کہ وہاں اس کی بات پہ حیران رہ گیا تھا۔۔

"شاہ تاج، سنویار۔۔۔"

تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ اس رات سچ میں بس بالاج بھائی کو تنگ کرنے۔۔۔

وہ ابھی اپنی صفائی دے ہی رہا تھا جب شاہ تاج نے ہاتھ کھڑا کر کے اسے مزید بولنے سے روک دیا تھا اور خود بیڈ سے موبائل اٹھا کے کال دیکھنے لگی تھی۔۔۔ دوسرے لمحے ہی اسنے کال کٹ کی تھی۔۔

"مجھے تمہاری کوئی سو کالڈ ایکسپلینیشن نہیں چاہیے وہاں۔۔۔ تمہارا حق ہے جس سے دل چاہے تم شادی کرو"

وہ موبائل پہ مسیج ٹائپ کرتے ہوئے سیدھے دو ٹوک انداز میں بولی تھی۔۔

"بٹ میری چوائس تو تم ہو یار۔۔۔ سو سب کچھ تم سے ہی کرونگا، منگنی نکاح شادی اور

باقی سب بھی "

وہ اسکا بازو پکڑتا ہوا پیار بھرے انداز میں بولا تھا۔ لیکن اگلے ہی لمحے شاہ تاج نے اپنا بازو اس سے چھڑوا دیا تھا۔

"بٹ میں اب تم سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی ویسے بھی ڈیڈ نے مجھے ایک پروپزل دیکھایا تھا اینڈ آئے سیڈ یس ٹو ہم۔۔۔۔"

وہ موبائل بیڈ پہ اچھالتی اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی تھی شاید اسکا طرف چیک کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

تمہارے ڈیڈ خود تمہاری شادی مجھ سے کرانا چاہتے ہیں اور اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شاکڈ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"وہا ج پلینز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ڈرامے مت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسے بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ویسے بھی، کون سے ڈرامے۔۔۔ تم چلو میرے ساتھ "

وہ اسکے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کے اسے چپ کروا چکا تھا اور اب اسکا ہاتھ تھام کر اسے
کمرے سے ہی باہر لے گیا تھا۔۔۔

"وہاج۔۔۔ کیا بد تمیزی ہے اب "

کہاں لے کر جا رہے ہو "

وہ جھنجلائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر وہ اسے کھینچے بس اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا۔
"خاموش رہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

تمہارے ڈرامے تو اب ختم ہونگے "

وہ اسے فرنٹ سیٹ پہ زبردستی ڈالتا اسکی فرائک کے گھیر گاڑی کے اندر کر کے زور سے
دروازہ بند کیا تھا۔۔ اور خود ڈرائیونگ سیٹ پہ براجمان ہو گیا تھا۔۔

"وہاج کہاں لے جا رہے ہو "

وہ اسکے انداز پہ پریشان سی ہو گئی تھی۔۔

"جہنم میں -----"

چل رہی ہوں ناسا تھ دیکھ لینا خود"

وہ اسٹیرنگ پہ ہاتھ رکھ کر میں دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

وہ تقریباً بیس منٹ بعد ہاٹ باتھ لے کر با تھر روم سے نکھرا نکھرا فریش سا باہر نکلا
تھا۔۔۔۔۔ ہاٹ باتھ لینے سے اسکی طبیعت پہ کافی اثر پڑا تھا۔۔۔۔۔ کبرڈ سے
بیلٹ نکال کے اسنے بیلٹ لگائی تھی اور کمرے کے چاروں اطراف خاموشی محسوس
کر کے نظر دوڑائی تھی۔۔۔

"مرینہ"

جب کمرے میں اسے مرینہ ناد کھائی دی تو وہ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھا تھا جہاں اسکا
پہنا ہوا کچھ دیر پہلے باتھ گاؤن زمیں پہ پڑا تھا جب کہ کبرڈ کے پورشن سے کافی کپڑے
زمیں پہ گرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

وہ دوڑا کڈ کر کے باہر آیا تھا اور تیزی سے لیڈر کی جیکٹ صوفے سے اٹھا کے بازو پہ

ڈالی تھی اور موبائل ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔

"کال ریسیو تو کرو۔۔۔"

کہاں گئیں"

اسکے دل کی ڈھرنک بیکدم تیز تب ہوئی تھی جب مرینہ کے موبائل کی رنگ اسے بیڈ
پہ تکیے کے پاس۔ پڑے فون سے آئی تھی۔۔۔

"فون تو یہاں ہے"

وہ موبائل کو دیکھتا گلے ہی لمحے کمرے کو لاکڈ کر کے باہر نکلا تھا۔۔۔

"موبائل بھی نہیں لے کر گئی، کہاں چلی گئی۔۔۔ اسے تو راستے بھی نہیں

معلوم۔ ہونگے"

وہ ہوٹل کے کوریڈور میں آس پاس منظر دوڑاتا بولتا ہوا آگے بڑھا تھا۔۔۔

"کیا سوچا تم نے ہیر"

وہ کمرے سے باہر آئی تو کریم صاحب نے سیڑھیوں پہ ہی اسے روک لیا تھا۔۔۔ ہیر
انہیں دیکھ کے ٹھٹھکی تھی۔۔۔ آخر اتنی جلدی کیا ہے۔۔۔

"بابا آفس جا رہے ہیں آپ"

وہ انہیں سوٹ میں تیار دیکھ کے بات بدلتے ہوئے بولی تھی۔۔

"لیس بٹ تمہارا جواب؟"

کچھ سوچا تم نے"

وہ اسکے ساتھ ہی سیڑھیاں اترتے ہوئے بولے تھے۔۔

"بابارات کو اسائنمنٹس میں بناتے ہوئے پتہ ہی نہیں چلا کب وقت

گزرے۔۔۔۔۔ سوچنا پڑے گا ابھی۔۔۔ ایگزام ہو جائیں زرا پھر دیکھتے ہیں"

وہ سرسری سا جواب دے کر کچن کی جانب برہ گئی تھی۔۔

"اوکے ہیر بٹ یاد رکھنا دیر کرنے سے وقت اور ولدان دونوں ہاتھ سے اور تمہارا ک

پہنچ سے دور جاسکتے ہیں۔۔۔"

"میں آفس جا رہا ہوں۔۔۔"

خیال رکھنا"

وہ اسے ہدایت کرتے گیٹ کی جانب بڑھ گئے تھے۔

"ناجانے کیا ہو گیا ہے بابا کو۔۔"

کیوں ہر کوئی مجھے نصیحت کرنے میں لگا ہوا ہے۔۔۔۔

آج ہی منع کر دوں گی، نہیں کرنی مجھے اس سے شادی۔۔۔۔۔"

"اف خدا"

وہ پیر پٹختی ڈائمنگ ایریا میں جا کر کرسی پہ بیٹھ کے بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔

"ناشتہ لائیں نور بی بی پلیز۔۔"

وہ آواز لگا کر زہن کو جھٹکتی موبائل نکال کر فضول میں ہی سکرو لنگ کرنے لگی تھی
 --- دو دن پہلے ہی وہ نیو موبائل کریم صاحب کے ساتھ جا کر لائی تھی۔۔۔۔ اور
 اب تک اسنے کافی سارے اکاونٹس بند کر رکھے تھے سوائے واٹس ایپ اور ایف بی
 کے۔۔۔ سکرو ل کرتے ہی اسنے زرا پیچھے کیا تھا آخر کیسے وہ اس شخص کو نہیں پہچان
 سکتی تھی مگر ساتھ کھڑا جو وہ بھی اتنی بے تکلفی سے۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے شدید غصہ آیا تھا۔۔۔

"کون ہے یہ۔۔۔؟"

تمہیں تو میں پسند ہوں اور اب یہ کون۔۔۔ ایسے تو کبھی میرے ساتھ چپک کے تصویر

نہیں لی ایڈیٹ *

وہ اچھی طرح پکچر کو زوم کر کے ساتھ کھڑی لڑکی کو ہر زاویے اسکا نقش نقش واضح کر کے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"لو ہیر بیٹا ناشتہ"۔۔۔ نور بی بی اسکے سامنے ناشتہ رکھتے ہوئے بولیں تھیں۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا دیکھ رہی ہو ہیر۔۔۔ ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا"

جب اسکی توجہ ناشتے پہ نہیں گئی تو نور بی بی دوبارہ بولیں تھیں۔۔۔

"دیکھ رہیں ہیں اپنے لاڈلے کے کالے کر توت۔۔۔"

ہیر نے غصے سے نور بی بی کے سامنے موبائل کیا تھا۔۔۔

"ہائے کتنا سونا لگ رہا ہے میرا بچہ، بالکل کوئی انگریز۔۔۔ اور یہ کڑی کتنی سوہنی ہے،

ولد ان بابا کی گرل فرینڈ ہوگی یہ، کتنی کمال کی جوڑی ہے دونوں بچے بہت سوہنے لگ

رہے ہیں ہیر بیٹا/"

"فون ملا کے دو مجھے ولدان بابا سے پوچھو گی کہ کیا منگنی کر لی میرے بغیر ہی"

نور بی بی ان دونوں کو تصویر میں غور سے دیکھ کر محبت بھرے لہجے میں بول رہی تھیں۔۔۔ یہ ہی محبت بھرا ہجہ ہیر کے دل میں آگ لگا رہا تھا جب ہی وہ چیخی تھی۔۔۔

"یہ اسکی گرل فرینڈ نہیں ہے۔۔۔ ایسے کیسے آپ نے اس بے ہودہ لڑکی کو اسکی منگیترا

بنادیا*

ہیر حمد کے تصویر میں جسم سے چپکے شارٹ کپڑے دیکھ کر ہی غصے میں آگئی تھی اور جس طرح وہ ولدان کے کندھے پہ ہاتھ رکھی اسکے بلکل برابر میں کھڑی تھی ہیر کو زہر لگا تھا۔۔۔

"جائیں آپ جو سلائیں۔۔۔"

وہ نور بی بی کو وہاں سے بھگا کر خود موبائل بند کر کے سر پکڑ کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ولدان کی مدر کی ایف بی آئی دی سے ولدان کو ٹیگ ہوئی پکچر دیکھ کر وہ اس قدر

گھبرائے گی یہ اس نے بلکل ناسوچا تھا۔۔۔

وہ اسکو لے کر شہر کی لوکل مارکٹ میں آ گیا تھا۔۔۔۔ گاڑی موٹر سائیکلوں اور ٹرک کے قریب پارک کر کے اسنے ڈرائونگ سیٹ پہ بیٹھ کر ہی باہر کا جائزہ لیا تھا۔۔۔۔ جو اس کے لیے خاصہ مشکل تھا مگر شاہ تاج کو یہاں لانا اسکی خواہشوں میں سے ایک تھا۔۔۔

"چلو بے بی باہر آ جاو۔۔۔"

وہ ڈرائونگ سے اترتا ہوا فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی شاہ تاج سے کہا تھا جس کا چہرہ اسکے کپڑوں کی طرح سرخ ترین ہو رہا تھا۔۔۔!!

"تمہیں جو کرنا ہے کرو مگر میں گاڑی سے نہیں اترنے والی۔۔۔۔"

وہ غصے سے اس سے بولی تھی اور چہرہ دوسری جانب موڑ لیا تھا۔۔۔

"یاد دیکھو ایسا مت کرو، چلو مان لیا تم ناراض ہو مگر میں تمہیں منانے کے لیے ہی اس مارکٹ میں لے کر آیا ہوں ورنہ تم جانتی ہو ادھر آنا میرے لیے کتنا مشکل تھا۔۔۔ اگر تم ایسا ہی کرو گی تو سچ میں تمہیں زبردستی باہر لے کر جاؤنگا"

وہ اسکی طرف آ کر گاڑی کے شیشے کو نیچا کر کے ہارش سے لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جس پہ

شاہ تاج منہ بنا کے گاڑی کا دروازہ کھول کے نیچے اتر آئی تھی۔۔۔

"چلیں"

وہ جیسے ہی گاڑی سے اتری وہاں نے اسکا ہاتھ تھام کر بولا تھا۔۔

"میرا ہاتھ چھوڑو وہاں"

وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیکھتی چڑی تھی۔۔۔

"مجھے بالکل بھروسہ نہیں ہے کہ اس مارکٹ میں اگر تم کہیں کھو گئیں تو میں منگنی کس

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے کرونگا"

وہ اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں زور سے دباتا مسکراتا ہوا بولا تھا۔۔

"آہ۔۔۔۔۔ جنگلی کہیں کے، ہاتھ کی ہڈیاں ہی تم نے فریکچر کر دیں"

وہ اپنے ہاتھ کو سہلاتی ہوئی غصے سے گویا ہوئی تھی جس پہ وہ اسکی سرخ چھوٹی سی ناک

کھینچ کے رہ گیا تھا۔۔

"مجھے یہ چاٹ کھانی ہے"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر مارکٹ کی سیڑھیاں چڑھنے لگا تو شاہ تاج نے اپنے قدم مزید آگے بڑھانے سے روک دیے تھے کیونکہ اسکی نظر مارکٹ کے کانرز پہ کھڑے ٹھیلے والوں پہ پڑ گئی تھی جو طرح طرح کے پکوان باقاعدہ آواز کے ساتھ بیچ رہے تھے ساتھ انکے زرارے سے اسٹالز پہ نہایت رش تھا جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ لوگوں کو ان سب میں بہت دلچسپی ہے۔۔۔

"ہا ہا ہا۔۔۔ سریسلی"

وہ ایک نظر کارنر پہ بنے اسٹالز پہ ڈالتا ہوا ایک آئبر واچکا کر بولا تھا۔۔۔۔۔

"ہاں مجھے کھانی ہے وہاں چلو پہلے"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی فرمائشی انداز میں بولی تھی۔۔

"مگر میں تمہیں بلکل وہ کھانے نہیں دے سکتا ڈرمانے گرل۔"

"تم چل رہے ہو کہ نہیں، یا میں خود چلی جاؤں"

وہ اسکے منع کرنے پہ ایک بار پھر اپنا موڈ بگاڑ چکی تھی۔۔

"جانی تمہیں پتہ ہے ناکہ یہاں اسٹالز کی چیزیں کھانے سے بیمار پڑ سکتی ہو، ساتھ ساتھ

ناجانے یہ کونسے سامان ڈالتے ہیں جو صحت کے لیے نہایت مضر ہے "

وہ اسکو بہلاتا ہوا ایک سیڑھی کا اسٹیپ مزید چڑھ چکا تھا۔

"وہاج۔۔۔"

وہ چیخی تھی۔۔۔

وہ اتنی زور سے چیخی تھی کہ وہاج ایک دم حیران ہو گیا تھا ساتھ آس پاس کے لوگ انہیں دیکھنے لگے تھے۔

"ہا۔۔۔ ہاں کھلاتا ہوں نا۔۔۔"

سب کو کیوں متوجہ کر رہی ہو یار "

وہ ایک دم لوگوں کے متوجہ ہونے پہ گھبرا گیا تھا۔

شاہ تاج نے اپنے لبوں پہ آتی مسکراہٹ بامشکل ضبط کی تھی اور اسکے سنگ اب اسٹال کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"ایک پلیٹ چنچاٹ دیں اور ساتھ میں مسالہ زیادہ کرے گا اور پیاز بھی بہت ساری

ڈالنا بھائی "

وہ بنا لائن لگائے ٹھیلے پہ کھڑے باورچی سے جا کر بولی تھی وہاں تو اسے دیکھتے رہ گیا تھا۔۔

"با جی لائن میں لگو جا کر"

وہ باورچی اسے اپنے قریب کھڑا دیکھ کر بولا تنغا جس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔۔

"بھائی دیکھو ایسے ہی دے دو ناپلیز۔۔۔۔ میں پیک تھوڑی کروا رہی ہوں۔۔۔ بس

پلیٹ میں ہی تو مانگ رہی ہوں۔۔ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔"

وہ شکل کے زاویے بدلتی ہوئی منت بھرے لہجے میں بولی تھی جس پہ وہ ہامی بھر کے رہ گیا تھا۔۔

"لو با جی"

اب جا کر بیچ پہ بیٹھ کے کھاؤ سکون سے"

وہ اسے چھولوں کی پلیٹ پکڑاتا ہوا بولا تھا جس پہ پیاز کی تہہ الگ سے اوپر لگائی تھی اور

اسکے اوپر ایکسرا سالہ۔۔۔۔

"کتنے پیسے ہوئے"

وہ پلیٹ تھامتی ہوئی بولی تھی۔۔

"چالیس روپے"

وہ سر اثبات میں ہلا کر وہاں کی طرف مڑی تھی۔۔

"وہاں زرا پکڑانا ایک پچاس کانوٹ"

وہ پیچھے کھڑے وہاں سے مخاطب ہوئی، تھی جو بڑی عجیب نظروں سے اسکی ایک ایک حرکت ملاحظہ کر رہا تھا اسکی آواز پہ اسنے جلدی سے والٹ نکال کر اسے تھمایا تھا۔۔۔ اور پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

وہ اسے پیسے دے کر پلیٹ تھامے اسکے قریب آئی تھی اور اسے اشارہ دے کر بیچ کی طرف آگئی تھی۔۔

"واو۔۔۔۔۔ یار کتنے مزے کی ہے یہ"

وہ مزے سے چاٹ کے مزے لیتی ہوئی وہاں سے بولی تھی جو اسے مزے لیتا دیکھ رہا تھا۔۔

"تو تم نہیں کھاو گے"

"بلکل نہیں"

"او کے لیٹس گو ہوم"

وہ پلیٹ بیچ پہ پکتی ہوئی بولی تھی اور کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

"عجیب لڑکی ہو تم، ایک تو تمہارے کہنے پہ میں تمہیں اس مارکٹ میں لایا ہوں اوپر سے تم فضول چاٹ کھا رہی ہو، آدھا گھنٹہ ویسے ہی چلا گیا ہے اور اب تم گھر جانے کی بات کر رہی ہو"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اب عاجز آ کر بولا تھا۔۔

"میرے کہنے پہ لائے ہونا!"

اب میرے کہنے پہ ہی گھر چلو۔۔!"

وہ اسکو زبردستی اٹھاتی ہوئی بولی تھی۔۔

"اچھا۔۔ بیٹھو۔۔ کھا رہا ہوں صرف ایک سپون۔۔۔"

وہ اپنا ہاتھ چھڑاتا ہوا چاٹ کی پلیٹ کو دیکھنے لگا تھا اسکی ہامی پہ شاہتاج فوراً سے اسکے برابر
میں بیٹھ گئی تھی۔۔

"اچھی ہے نا"

جیسے ہی اسنے ایک چمچ لیا تھا شاہتاج مسکرا کے بولی تھی۔۔

"مگر مر چیں"

وہ پلیٹ کو واپس بیچ پہ رکھتا ہوا بولا تھا۔۔

"چاٹ میں تو ہوتی ہی ہیں اس میں اتنا بننے کی کیا بات ہے، اب اٹھو، گول گپے کھائیں"

وہ اٹھ کر اب گول گپے کے سٹال کو دیکھتی ہوئی بولی تھی جیسا اگلا مشن اسکا وہی ہو۔۔

"ہاں مادام آپ وہاں جائیں، میں گھر جاتا ہوں"

وہ کھڑا ہوتا ہوا غصے سے بولا تھا۔۔

"تم بھی ساتھ چلو وہاں"

پلیز لاسٹ"

وہ منمنائی تھی۔۔۔!!

"او کے چلو۔۔۔ مگر ایک گول گپے سے زیادہ تم نہیں کھانے والی۔۔۔"

ویسے مجھے لگتا ہے یہاں تم شاپنگ کرنے کے بجائے کھانا کھانے آئی ہو"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر گول گپے کے سٹال پہ لے جاتا ہوا اس سے بولا تھا جس پہ وہ مسکرا دی تھی۔۔

وہ اسکو ڈھونڈتا ہوا ہوٹل کی پارکنگ سے باہر نکلا تھا۔۔۔!! مگر وہ اسے کہیں نہیں دکھائی دی تھی۔۔۔!!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کہاں چلی گئی ہو مرینہ"

وہ کار کا فرنٹ دوڑا وین کرتا ہوا سیٹ پہ بیٹھا تھا اور اب ہوٹل کے اریب قریب دیکھنے لگا تھا۔۔۔

وہ سیر و تفریح کر کے رات کو جیسے ہی گھر لوٹا تھا۔۔۔ فاروق صاحب اسے لاونج میں بیٹھے آسیہ بیگم کیساتھ بیٹھے شاید کسی مووی کو دیکھنے میں مگن تھے۔۔۔

جان بوجھ کر بیڈروم میں چھوڑ کے آئی تھی کسی طرح اپنی فرسٹریشن ختم کرنا چاہتی تھی۔۔۔ صبح سے نکلی ہوئی وہ بس اس ریسٹورنٹ میں ہی بیٹھی تھی جو ہوٹل سے کافی دور تھا اور اب مغرب ہونے کو آئی تھی۔۔۔!! مگر اب بھی اسکا یہاں سے اٹھنے کا من نہیں کر رہا تھا۔۔۔!!

"آئے ایم سوری بالاج۔۔"

لیکن اب بہت ہو گیا ہے"

وہ کلانی پہ بندھی گھڑی میں وقت دیکھتی ہوئی بالاج سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دیر مزید وہاں بیٹھ کر اس نے ایک مگ کافی پی تھی اور شمال اوڑھ کے ہوٹل کی جانب بڑھ دی تھی۔۔۔!!

"یس۔۔۔"

دروازہ ناک ہونے کی آواز پہ اس نے لیٹے لیٹے ہی بولا تھا اور نظریں دوڑ کی جانب کی تھیں۔۔۔

"بابا آپ یہاں؟"

وہ یکدم اٹھ کے بیٹھا تھا اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر اپنی ٹانگیں سمیٹی تھیں۔۔

"ہاں۔۔۔ بھئی آج تمہاری ماں مجھ سے پہلے سو گئی ہے تو میں اپنے بیٹے کے پاس چلا

آیا"

وہ ٹرے لے کر اس کے برابر میں ہی بیٹھ گئے تھے اور پاؤں اوپر کر کے کنبیل کو اپنے اوپر ڈال لیا تھا۔۔۔

"آپ یہ کیوں لے آئے یار۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا تو موڈ بھی نہیں ہو رہا ہے"

وہ ٹرے میں کافی کے دو گمزا اور پلیٹ میں مختلف قسم کے ڈرائے فروٹ دیکھ کر بولا
تھا۔۔

"عجیب باتیں کرتے ہو یار۔۔۔ ایک تو تمہارا باپ خود اپنے ہاتھوں سے ٹرے سجا کر لایا

ہے اور تم نخرے کر رہے ہو۔۔۔۔۔ یہ اچھی بات نہیں ہے ولدان"

فاروق صاحب مصنوعی غصے سے بولے تھے۔۔۔

"ارے باباجانی۔۔۔۔۔"

میں تو بس مزاق کر رہا تھا۔۔۔

میں ابھی لیتا ہوں یہ سب "

وہ کافی کا مگ تھام کر پیار بھرے لہجے میں بولا تھا اور ایک کاجو کا پیس پلیٹ سے اٹھا کر منہ میں ڈالا تھا۔۔۔ یہ بات سچ تھی کہ اسکا موڈ نہیں تھا کچھ کھانے پینے کو مگر فاروق صاحب کا دل رکھنے کے لیے وہ خوشگوار لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"اب بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں پریشان ہے میرا بیٹا۔۔۔

اور ہیر کیسی ہے؟ مس کر رہے ہو اسے؟ تب ہی موڈ بھی آف ہے تمہارا؟ رائٹ؟"

وہ اسکا چہرہ بغور دیکھتے ہوئے بولے تھے۔۔۔ جس پہ ولدان لمبا سانس لے کر رہ گیا تھا

اب انہیں کیا بتانا کہ کیا کیا چل رہا ہے۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔ بابا۔۔۔۔۔"

موڈ تو میرا اچھا اور اب آپ آگئے ہیں تو میرا موڈ ایک دم فریش ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ اور

ہیر۔۔۔ یس۔۔۔ وہ بھی ٹھیک ہے "

وہ ناکام مسکرانے کی کوشش کرتا ہوا بولا تھا۔

"او کے تو پھر ہیر کو کال ملاؤ"

"مجھے اس سے بات کرنی ہے"

"بابا آپ کیا کریں گے اس سے بات کر کے ویسے بھی وہ اس وقت شاید سو رہی ہوگی"

وہ ایک دم بولا تھا۔

"بیٹا آپ شاید بھول رہے ہیں کہ اگر یہاں رات کے دو بج رہے ہیں تو وہاں صبح کے ساتھ بج رہے ہونگے، اور یونی والے جانے سٹوڈنٹس جاگ جاتے ہیں اس وقت تک"

وہ اسکی بات پکڑتے ہوئے بولے تھے۔

"ارے یار بابا۔۔۔ وہ گیارہ بجے سے پہلے نہیں اٹھتی انفیکٹ۔۔۔ یونی جانے کے

لیے بھی میں ہی اسے اٹھاتا تھا اسکے گھر جا کر"

وہ پرانے دن یاد کر کے بولا تھا جس کی وجہ سے اسکے چہرے پہ ایک زخمی مسکراہٹ

نمایاں ہوئی تھی۔

"اسکا مطلب آپ اسے اٹھاتے تھے مطلب ساری زندگی یہ ہی چلے گا *

وہ کافی کامگ لبوں سے لگاتے ہوئے بولے تھے۔۔

"کیا مطلب ہے بابا۔۔۔

وہ نا سمجھی سے بولا تھا۔۔

"میرا مطلب یہ ہے کہ تمہارے اور ہیر کے بیچ کیا چل رہا ہے، یہاں ہوتے ہوئے بھی

تم یہاں نہیں ہو۔۔۔ اگر تم سرسریس ہو تو اسکے فادر کا نمبر دو میں خود ان سے تفصیلی بات

کر لوں گا۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دو ٹوک لہجے میں بولا تھا۔۔

"بابا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔

ہمارے بیچ سب بہتر چل رہا ہے۔۔۔"

اور انکل سے میں سب بات کر چکا ہوں۔"

وہ ایک دم سے تیز لہجے میں بولا تھا پھر اگلے ہی لمحے اسخ زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔

"واو۔۔ تم تو بہت فاسٹ نکلے ہو، رشتہ بھی خود لے کر چلے گئے! سب تو بھی ہو گیا

"۔ فاروق صاحب نے اسے گھورا تھا جس پہ وہ پہلو بدل کے رہ گیا تھا۔۔

"سوری بابا۔۔۔۔

خیر۔۔۔۔

وہ مسکرایا تھا۔۔

"سوا ب سب ٹھیک چل بھی رہا ہے کہ نہیں۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سر پہ ہاتھ رکھ کے بولے تھے!

"نہیں چل رہا، آپ کی بہو کا دماغ ٹھکانے پہ نہیں ہے اور پھر کسی دن میرا دماغ گھوم گیا

نابا باتوں میں سچ کہہ رہا ہوں مادام کا دماغ بھی ٹھکانے کر دوں گا اور اپنے نام بھی کر لوں گا"

وہ وارننگ دیتے انداز میں بولا تھا جیسے اپنے ارادے پہ بہت جلدی کام کرنے والا ہو۔۔

"ہم سے چھپ کے اگر تم نے کچھ کیا تو اچھا نہیں ہوگا، آسیہ بہت خفا ہو جائے گی"

وہ اسے کانڈھا تھکتے ہوئے بولے تھے جیسے اسے سمجھانا چاہ رہے ہو۔

"دعا کریں ایسا نا ہو بس، سب آسانی سے ہو جائے"

وہ جانتا تھا کہ اگر انے کوئی الٹا سیدھا قدم اٹھایا تو اسکی ماں سب سے زیادہ دل برداشتہ ہو گئی۔۔

"ویسے میں تمہیں سمجھانے آیا تھا کچھ ولدان"

"کیا بابا بولیں۔۔۔"

وہ فوراً سے بولا تھا۔۔



تمہاری ماں کو انکی دوست کی بیٹی بہت پسند ہے اور صرف انہیں نہیں مجھے بھی وہ بچی تمہارے لحاظ سے پرفیکٹ لگتی ہے مگر اگر تم ہیر کی طرف انٹرسٹڈ نا ہوتے تو کسی طرح ہم تمہیں حمد اکیساتھ فکس کر ہی دیتے۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ تمہاری ماں کی پسند ہے اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو تمہاری ماں خفا ہونے کے ساتھ ساتھ دکھی بھی ہو گئی کیونکہ پچھلے چار سال سے وہ حمد کو تمہاری نظر سے دیکھتی ہیں۔۔۔۔۔ کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اگر ہیر تمہیں یس کر رہی ہے تو سیٹ ہے ورنہ پھر تم اپنی ماں کی چوائس پہ خوش

ہو جاو، ماں باپ بے شک اپنی اولاد کے لیے بہتر ترین فیصلہ کرتے ہیں۔۔۔ سمجھ رہے ہونا میں کیا کہہ رہا ہوں "

فاروق صاحب اسکا ہاتھ تھام کر بولے تھے جس پہ انے نظریں اٹھا کے انہیں دیکھا تھا اور بے دھیانی میں سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔

"سو تم ہیر کے بارے میں ایک دو دن سوچ لو اگر وہ یس کر رہی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ حمد اکیسا تھ ایک چھوٹا سا انگیجمنٹ فنکشن بھی ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مگر بابا میں ہیر کو پسند کرتا ہوں۔۔۔۔۔ اور اس کے علاوہ کسی کو سوچ بھی نہیں سکتا، ایون اس حمد کو بھی نہیں"

وہ اپنا ہاتھ انکے ہاتھ سے نکال کر بولا تھا۔۔ انگیجمنٹ والی بات کو اسنے بہت مشکل سے ضبط کیا تھا۔۔

"ہمم۔۔۔۔۔ مگر وہ تمہیں پسند نہیں کرتی۔۔ اور تمہیں نہیں لگتا کہ کل کی آئی ہوئی لڑکی کی وجہ سے تم اپنے ماں باپ کو ہرٹ کرو۔۔۔۔۔؟*

"بابا۔۔۔۔۔ میں کسی کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا مگر پلیز۔۔۔۔۔ جیسا چل رہا ہے ویسا چلنے

دیں"

وہ اٹل لہجے میں بولا تھا۔۔

"لیکن ٹھیک میں تم سے دو دن بعد جواب لوں گا؟ ہیر یا احمد۔۔۔۔ تم نے کسی ایک کو

چوز کرنا ہے۔۔۔۔ دو راتیں ہیں تمہارے پاس، آرام سے سوچ لو۔۔۔ یا ہیر کو منالو

ان دو دنوں میں ورنہ ہم تمہیں قربانی کا بکرہ بنا دینگے مسٹر ولدان فاروق شاہ"

وہ اب کسبل ہٹا کر بیڈ سے اٹھ گئے تھے اور اسے وارن کرنے والے انداز میں بولے تھے

جس پہ ولدان انہیں گھور کے دیکھنے لگ گیا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عجیب ہیں بابا۔۔۔۔"

ہیر تم مجھے مشکل میں ڈال رہی ہو۔۔

اب تو بابا بھی ماما کی طرح بات کر رہے ہیں"

وہ ان کے جانے کے بعد پریشان سا کمرے میں ٹہلنے لگا تھا اب تو ویسے بھی اسے نیند

نہیں آنی تھی۔۔۔

"

چاند اپنی چاندنی ہر سواور بکھیرے ہوئے تھا اور وہ چمکتے چاند کو دیکھتے ہوئے اپنی ہاتھوں میں پہنی چوڑیوں کو ہلکے ہلکے گھما رہی تھی جو اسے وہاں نے آج ہی دلائیں تھیں اسکے لبوں میں دھیمی مسکان تھی اور چمکتے کی چاند کی طرح اسکا چہرہ بھی دمک رہا تھا آج کے گزرے دن کو سوچتے یاد کرتے اسکے مسکراہٹ گہری ہوتی جا رہی تھی..

"اف وہاں تم مجھے پاگل کر دو گے" از خود کہتی اپنے چہرے پہ دونوں ہاتھ رکھتی وہ ننگے پیر گھاس پہ گول گھومنے لگی تھی اس نے ابھی بھی وہ لال فراک پہنی تھی جسکا گھیر اب گھوم رہا تھا...

اسکے گھومنے میں روانگی آگئی تھی جسکا اندازہ اسے شاید خود بھی نہ تھا یکا یک اسکا پاؤں ڈسبیلنس ہوا تھا اور وہ لڑکھڑائی تھی...

"شاہتاج....."

وہ جو کب سے گلاس وال سے ٹیک لگائے اسے لان میں گھومتا دیکھ رہا تھا اسے لڑکھڑاتے دیکھ کر فوراً اسکی جانب بھاگا تھا...

"آریو اوکے" .. اس نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے کہا جو اب زمین پہ پیر پکڑ کے بیٹھ گئی

تھی..

"ہممم... میں ٹھیک ہوں مجھے پتہ ہی نہیں چلا کب بیلنس آوٹ ہو اور".....

وہ کہتے کہتے خاموش ہو گئی تھی کیونکہ اس نے اسکا پیر اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا اور معائنہ کرنے لگا تھا۔

'و... وہا... وہا... کیا کر رہے ہو!... ناچاہنے کے باوجود بھی اسکا لہجہ تھوڑا لڑکھڑا گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہی جو ایک ڈاکٹر کرتا"

.. اس نے اسکے پیر پہ جھکے ہی کہا"

"میں ٹھیک ہوں".... اس نے اسکا ہاتھ ہٹانا چاہا۔

"آریوشیور" اس نے فکر مندی سے کہتے اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے سہارے دیا تھا اور اٹھنے میں مدد تھی۔

یس... "میرا پیر ٹیوسٹ ہو گیا تھا چانک سے لگی ہے تو فیل ہو رہا ہے یہ کچھ دیر میں ہی ٹھیک ہو جائے گا۔"

اسے اسکا فکر کرنا اچھا لگا تھا۔

"ٹھیک ہے لیکن تم اتنی رات کو باہر کیا کر رہی تھی ویسے بھی ٹھنڈ کا موسم ہے احتیاط کرو کجا کہ ہماری منگنی میں ابھی باقی ہیں کچھ دن"

وہ شوخا ہوا تھا۔

"کچھ زیادہ ہی ایکسائیٹڈ نہیں ہو رہے ابھی کچھ وقت پہلے تو شاید تم ایسا کچھ نہیں چاہتے تھے"

ناچاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کر گئی تھی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شاہ تاج تم نے ابھی تک معاف نہیں کیا آئی تھینک"

اسکا لہجہ دکھ بھرا تھا

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے.. سیرینسلی... وہ بس میں ایسی"

وہ کچھ کہ نہیں پار ہی تھی۔

"شاہ تاج میں ایک بات کلئیر کر دینا چاہتی ہو ہاں یہ بات سچ ہے کہ مجھے تم سے کوئی دھواں دھار والی محبت نہیں ہے نامیں کوئی ایسا عاشق ہوں جو دیوانہ ہوں اس دن کار

میں جو کہا میرا مقصد ہر گز ہرٹ کرنا نہیں تھا میں بس ایسی مزاق کر رہا تھا میں ایک اسٹریٹ فارو ڈبندہ ہوں اور اسٹریٹ کہنا چاہتا ہوں بھلے تم میری مام کی پسند ہو لیکن میں تم سے منگنی شادی اپنی رضامندی سے کر رہا ہوں اور مجھے یقین ہے یہ گزرتا وقت میرے دل کو تمہاری محبت تمہارے احساس سے بھر دے گا میرا دل و دماغ کہتا ہے کہ تم ہی وہ جو میرے لئے چنی گئی ہوں تمہارے ساتھ میری زندگی خوشگوار اور حسین ہوگی میرا دل گواہی دیتا ہے نکاح کا پاکیزہ بندھن ہمیں ایک مضبوط ڈور سے باندھ دے گا اور مجھے اس دن کا شدت سے انتظار ہے جس دن تم میرے نام لکھ دی جاوگی ہمیشہ کے لئے میری زندگی کی آخری سانس تک "

وہ اسکے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھے دھیمے لہجے میں اسکے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک رس گھول رہا تھا۔۔

"مجھے... یقین... ہے... آپ... پہ... وہ... وہا... وہا... اور... مج... مجھ...
 ے... بھی... اس... دن... کا... شدت... سے... انتظار ہے جس دن میں آپ کے اور آپ
 میرے نام ہو جائے گیں ہمارے زندگی کے آخرے سانس تک "
 اس نے بھی دھیمے لہجے میں نظروں کو جکھائے کہا تھا۔۔

گو یاد گمانی اور غلط فہمی کے بادل چھٹ گئے تھے اور آنے والا وقت انکے لئے ایک اچھا خوش قسمت ثابت ہونے والا تھا۔۔

"اب سو جانا چاہیے کافی لیٹ ہو گیا کل ہونی بھی جانا ہے آپ نے"

اسے یوں خود کو تکتا دے کر اس نے اپنا ہاتھ اس سے جدا کرتے کہا تھا۔۔

"ہاں کوئی اسپیشل اناو سمینٹ پے نا جانے کیا" اس نے بھی پوش میں آتے کہا۔۔

"گڈ نائٹ"... وہ کہتی مڑی تھی

"گڈ نائٹ.. ویسے تمہارا پیرا ب ٹھیک ہے؟؟ کہو تو گود میں اٹھا کر لے جاؤں"... اس نے آنکھ مارتے کہا تھا۔۔

"و... وہا... وہا... زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے جا کر سوئے لگتا ہے نیند

دماغ پہ اثر کر رہی ہے یوں شدٹ سلیپ"

'You should sleep'

کہتی وہ اندر کی جانب بھاگی تھی

وہ بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنے کمرے کی جانب گیا تھا۔۔

سر میں اٹھتی ٹیس کو برداشت کرتے اس نے مندی مندی آنکھیں کھولیں تھیں اور اپنے ہوش بحال کرنے کے لئے اس نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولیں تھیں۔۔

"Hey are you all fine? May i call the doctor "

جب ہی سامنے کا وچ پہ بیٹھا شخص فوراً اسکی جانب آیا تھا اسکے لہجے میں پریشانی کا عنصر صاف نمایاں تھا۔۔ قریب سے آتی آواز پہ اس نے اپنا چہرہ اوپر کیا تھا۔۔

"آپ... کون.."

"میں کہاں..."

اس نے نظریں گھماتے ہوئے ہر چیز کا جائزہ لیتے ہوئے کہا تھا۔۔

"آپ اس وقت ہو اسپتال میں ہے اور میں آپکو یہاں لایا ہوں، میری کار سے کل رات

آپکا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا"

آئی ایم ریٹی سوری"

وہ سخت پشیمان تھا اسکے لہجے میں صاف شرمندگی جھلک رہی تھی۔۔

"اوووووہ....."

اسے آہستہ آہستہ سب یاد آنے لگا تھا وہ واپس ہوٹل جا رہی تھی جب کیب کو روکنے کے چکر میں وہ سڑک پہ آگئی تھی اور گاڑی سے ٹکرا گئی تھی سراسر غلطی اسکی تھی اسے اس شخص کا گاڑی میں بٹھانا یاد آیا تھا۔۔

"آپ کیوں معذرت کر رہے ہیں، غلطی تو میری تھی میں ادھر ادھر دیکھے بغیر روڈ پہ

آگئی تھی آپ کو میری وجہ سے اتنی تکلیف اٹھانی پڑی بہت معذرت"

مرینہ نے شرمندگی سے کہا تھا وہ آرام سے محسوس کر سکتی تھی کہ وہ شخص رات بھر یہیں تھا، رات جاگنے کی وجہ سے اسکے آنکھوں کے گرد حلقے بھی بن گئے تھے۔۔

"اٹس اوکے... آپ ٹھیک ہیں یہی بہت ہے اور آپ زیادہ انجریڈ تو نہیں ہوئی"

اس نے اسکی چوٹ دیکھتے کہا۔۔

اسکے سر پہ معمولی سے زخم تھا اور کہنی پہ روڈ کی رگڑ سے خراش جہاں سنی پلاسٹ لگا تھا

دن بھر کچھ نہ کھانے سے اسے تھوڑی ویکنس ہوگی تھی جس سے شوگر لیول لو ہو گیا

تھا۔۔۔

"کیا وقت ہو رہا ہے..." اس نے آس پاس نگاہ دوڑائی تھی شاید کہیں گھڑی نظر

آجائے۔۔

"فجر ہونے والی ہے..." اس نے بے ساختہ کہا اور اسکے پاس ہی جگہ بنا کر وہ بیٹھ گیا

تھا

اس کا رنگ کافی گورا تھا بھورے بال اور داڑھی تھی شکل سے اور بات کرنے کے اسٹائل

سے وہ کوئی انگریز لگ رہا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"فجر.. " اسے بالاج کی یاد آئی تھی وہ کتنے پریشان ہونگے لیکن کیا پتہ انہیں فرق بھی پڑتا

ہو یا نہیں۔۔ لیکن رات اور پھر دن پورا اسکے بغیر رہنا وہ بھی اس سے دور مرینہ کے

لیے تکلیف دہ تھا۔

"Excuse me Pretty Girl...Are you fine? Are

you in pain.. i call the doctor"

وہ پریشان ہوا تھا اسے یوں گم دیکھ کر،

اسکے فکر مند آواز میں وہ ہوش میں آئی تھی۔۔

Yes..I am fine and Thank you so much you helped me you took me here and that's all. i am grateful to you by heart "

وہ اسکی شکر گزار تھی ورنہ انجانے شہر میں اس طرح کا واقعہ ہو جانا کسی خطرے کے باعث نہیں تھا۔۔

NEW ERA "Its my pleasure"
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
I could not find any thing through which i could contact with any person who relates to you"

اس نے مسکراتے پھر سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔

"او وہاں .."

اسے یاد آیا تھا کہ وہ نہ تو موبائل لائی تھی اور نہ ہی کوئی بیگ وغیرہ۔۔

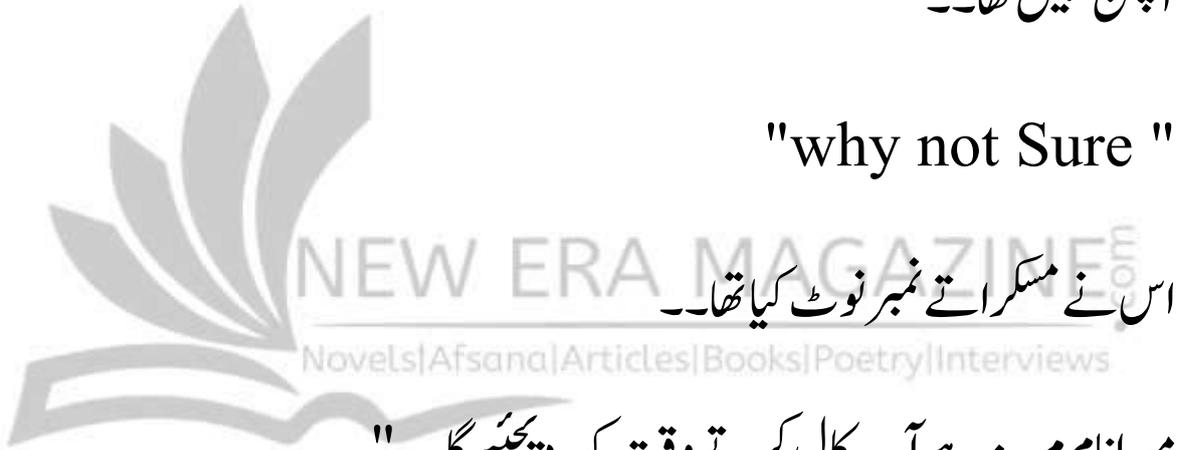
اسکو ایک بار پھر گم دیکھ کر وہ اسکے چہرے کے سامنے چٹکی بجا کر اسے ہوش میں لایا تھا

--

"میں آپ کو ایک نمبر نوٹ کرواتی ہوں آپ پلیز انہیں انفارم کر دیں"

ناچاہتے ہوئے بھی اس نے بالاج کا نمبر نوٹ کر دیا تھا۔ اسکے علاوہ اسکے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا۔

"why not Sure "



اس نے مسکراتے نمبر نوٹ کیا تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا نام مرینہ ہے آپ کال کرتے وقت کہہ دیجئے گا..."

"بہت ہی خوبصورت نام ہے" اس نے اسے تکتے ہوئے کہا جیسے اسکے حسن میں گھم

ہو گیا ہو۔

"شکریہ" اس نے ہولے سے کہا وہ اب کنفیوزڈ ہو رہی تھی حالانکہ اسکی نظریں حوس

بھری نہیں تھی مگر پھر بھی اسکا تکتنا، بار بار دیکھنا مرینہ کو پریشان کر رہا تھا۔

"ویسے میرا نام حنان ہے" اس نے بھی اپنا تعارف کروایا تھا۔

"نانس نیم"... اس نے بمشکل مسکراتے کہا تھا اسی اثناء میں ڈاکٹر بھی آئی تھی اور وہ
مرینہ کا چیکپ کرنے لگی تھی۔۔

"Every thing is fine. You can go home after
the drip is over."

ڈاکٹر نے اپنے ازلی انداز میں کہا تھا۔۔

Doctor, there is no danger, is there?

اس شخص نے اپنی جگہ سے اٹھتے پریشانی سے کہا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

No, She is absolutely fine !!

وہ اپنا جواب دے کر آگے بڑھ گی تھیں

مرینہ کو اس کا یوں فکر کرنا سمجھ نہیں آیا تھا۔۔

"آپ چاہیں تو گھر چلیں جائیں، آپ کال کر دیں تو وہ آہی جائیں گے آپ پریشان نہ

ہوں ویسے بھی آپ میری وجہ سے پوری رات یہیں

تھے"

اسے اپنی وجہ سے کسی کو بھی پریشان کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔

"پریشانی کیسی جب تک آپ ڈسچارج نہیں ہو جاتیں اور سیفلی گھر نہیں چلی جاتیں میں یہی رہوں گا ویسے میں نے کچھ ٹیسٹ کروائے ہیں کہیں انٹرنل انجری نہ ہوں میں انکی رپورٹس دیکھنے جاتا ہوں اور کال بھی کرتا ہوں آپ آرام کریں جب تک ساتھ میں آپکے لئے کچھ لاتا ہوں کتنا زرد چہرہ ہو رہا ہے آپکا مرینہ"

پہلی بار اسنے اسکا نام لیا تھا اسکی آواز کافی گھمبیر تھی اسے شدت سے بالاج آیا تھا اور اسکا دل تیز دھڑکا تھا۔

اس نے صرف سر کو خم دیا تھا اور آنکھیں بند کر لی تھیں۔ جسکا صاف اظہار یہ تھا کہ وہ سونا چاہتی ہے۔۔

مرر کے سامنے کھڑے ہو کر اسنے ایک آخری جائزہ لیا تھا۔۔ ڈیپارٹمنٹ کے ہاتھ روم میں مریں وہ خود کو ایک نظر دیکھتی ہوئی ہاتھ روم سے باہر نکلی تھی اور کلاس سسز کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔!!

آج اسنے معمول سے ہٹ کر بہت خاص ڈریسنگ کی تھی، ریڈ ٹاپ پہ بلیو ڈیٹج جینز پہنے
اسنے لیڈر کی براون جیکٹ اپنے بازو پہ ڈالی ہوئی تھی جبکہ اسکا براون ہی لیڈر کا بیگ
لاپرواہی سے کندھے پہ ڈالا ہوا تھا۔

ابھی وہ جاہی رہی تھی جب چمپرین کے روم سے نکلتے وہاں پہ اسکی نظر پڑی تھی وہ
ایک دم تیزی سے بھاگتی ہوئی اسکی جانب بڑھی تھی۔

"وہاں۔۔۔"

وہ اسکے قریب کھڑے ہو کر اب لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی جو بھاگنے کی وجہ سے کافی
پھول گیا تھا۔

"یس۔۔" وہاں نے غصے بھری نگاہ اس پہ ڈالی تھی کیونکہ پچھلی ملاقات میں اسنے وہاں کو
کافی بے عزت کیا تھا۔

"پہلے کے لیے سوری۔۔ کیا آپ ایک فیور دے سکتے ہیں مجھے"

وہ کان پکڑ کے سوری کرتے ہوئے اپنی مطلب کی بات پہ آئی تھی۔۔۔۔۔۔ کسی
طرح کام تو نکالنا ہی تھا۔۔۔

"اٹس اوکے ہیر۔۔۔ ویسے بھی ابھی تم چھوٹی ہو۔۔۔ چلتا رہنا ہے یہ سب تو"

وہ بڑی آسانی سے درگزر کر گیا تھا۔۔۔

"تھینک یو ہاج۔۔۔ آپ واقعی بہت اچھے ہیں۔۔۔ پہلے بھی ماہر سے آپ نے مجھے سیو
Save کیا تھا۔۔۔۔۔ تھینکیو۔۔۔۔۔ کیا آپ میرے ساتھ ایک پکچر کیپچر کر سکتے
ہیں اگر کمفرٹبل ہیں تو؟"

وہ بات بناتی ہوئی تحمل بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"اگین اٹس اوکے۔۔۔ پکچر، وہ بھی میرے ساتھ خیریت؟"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس سے اسکا موبائل لیتا ہوا مسکراتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"ہاں کیونکہ آپکے ساتھ میری ایک بھی پک نہیں تب ہی"

وہ اسکے ساتھ چند سیلفیاں لینے کے بعد بولی تھی۔۔۔

"ویسے ہیرا گرفری ہو تو پچر پرسن کے پاس چلی جانا۔۔۔ اور میں نے ابھی چیک کیا ہے

کہ تمہارا انیم ایگزیشن میں جانے والوں کی لسٹ میں ہے، اور تم خوش قسمتی سے

میرے گروپ میں ہی ہو"

وہ اسے نی معلومات دے رہا تھا۔۔ چلتے چلتے وہ دونوں بیچ پہ آکر بیٹھ گئے تھے۔۔

"ایگزیمیشن؟ واٹ "

وہ الجھی تھی۔۔۔

"یپ۔۔۔۔ ہر سال ہماری یونی کے کچھ سٹوڈنٹس اپنا ورک ایبروڈ میں ہونے والے

ایگزیمیشن میں پارٹ لیتے ہیں۔۔ اس اُر بھی لسٹ میں جن جن سٹوڈنٹس کے نیمز

ہیں وہ ضرور جائینگے۔۔۔ تب ہی تمہیں جو انفارمیشن لینی ہے لے لو اور اپنے

ڈاکو منٹس، ویزا ایچ اینڈ ایوری تھنگ ڈیپارٹ کے آفس میں سمیٹ کر او"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں اسکو تمام معلومات دیتا ہوا بولا تھا۔۔

"واٹ کیا سچ میں "

"یہ تو بہت اچھا ہے"

وہ واقعی سر پر اُتر ہوگی تھی۔۔

"یپ دو ملک ہیں جن میں سے ہم فارم میں کوئی بھی کنٹری سلیکٹ کر سکتے

ہیں۔۔ فرسٹ ڈوبئی (شارجہ سٹی) ہے جبکہ سیکنڈ اینگلینڈ (لندن سٹی) میں

ہے۔۔۔ ان میں سے جہاں ہم جانا چاہیں وہاں جا سکتے ہیں۔۔۔"

"اینڈ یہ مت بھولنا تم میرے گروپ میں ہو، اپنے تمام اویٹینیں مجھے واٹس ایپ کر دینا"

"مجھے دوہئی جانا ہے وہاں۔۔۔"

ہم وہاں کے ایگزیکٹو سیشن میں اپنا ورک شو کروا سکتے ہیں۔۔۔۔۔ میرا یہ ہی اویٹین ہے"

لندن کا نام سن کر اسکا دل بہت تیزی سے ڈھڑکا تھا۔۔۔۔۔ تب ہی وہ تیزی سے بولی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہیر۔۔۔۔۔ دوہئی میں دو دفعہ جا چکا ہوں، اب مجھے اپنا پروجیکٹ کہیں اور کی یونیورسٹیز کے ساتھ کمپس کرنا ہے یا۔۔۔۔۔ تم اپنا ارادہ بدل لو۔۔۔۔۔ کیونکہ مجھے اب لندن ہی وزٹ کرنا ہے"

وہاں پہلے بھی دو دفعہ دوہئی جا سکا تھا اب وہ کسی اور ملک جانا چاہتا تھا۔۔۔

"مگر۔۔۔۔۔"

ہیر نے کچھ بولنا چاہا تھا جب وہاں واپس بولا تھا۔۔۔

"او کے تم اپنا فائنل آنسر رات کو واٹس ایپ کر دینا۔۔۔ ابھی مجھے باقی سٹوڈنس سے بھی ڈسکس کرنا ہے"۔ وہ اسکو کہہ کے آگے بڑھ گیا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔ میں تو دووبئی ہی جاؤنگی، بھلے مجھے گروپ چیلنج کرنا پڑے"

وہ وہاں کیساتھ لی گئی سلیفیز کو واٹس ایپ اور انسٹا گرام پہ اسٹوری لگاتے ہوئے سوچنے لگی تھی۔۔۔ اور آفس روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

وہ فاروق صاحب کے جانے کے کچھ گھنٹوں بعد ہی موبائل لے کر واپس بیٹھ گیا تھا اسکا ارادہ ہیر سے دو ٹوک بات کرنے کا تھا کافی دیر سوچنے کے بعد وہ ایک فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔

واٹس ایپ آن کرنے کے بعد چند منٹ پہلے اپڈیٹ کیے گئے ہیر کے اسٹیٹس کو دیکھ کر اسکا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔ اور غصے کو ضبط کرتے ہوئے اسے ویڈیو کال ملائی تھی۔۔

"ہیلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ابھی گھر جانے کے لیے یونیورسٹی سے باہر ہی نکل رہی تھی جب ہاتھ میں پکڑا فون

اسکا رنگ کرنے لگا تھا۔۔۔ موبائل کی سکرین پہ نام اور تصویر دیکھ کر اسکے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ در آئی تھی وہ جانتی تھی کہ اب تو ضرور کال آجانی ہے ویسے بھی جتنے دن سے وہ دونوں ایک دوسرے سے دور تھے وہ تنگ آگئی تھی اس سب سے۔۔۔۔۔!! مسکراہٹ چھپا کے اسنے کال ریسیو کر کے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔۔

"کیسی ہو ہیر"

وہ جو ٹیبل پہ لیپ ٹاپ رکھے کر سی پہ بیٹھا اس سے دو ٹوک بات کرنے کا سوچ رہا تھا اتنے دن بعد اسکا چہرہ اپنے روبرو دیکھ کر وہ دھیرے سے بولا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں ولدان،

تم کیسے ہو۔۔

تمہارے مام ڈیڈ کیسے ہیں!

کیا کر رہے ہو اجکل"

وہ چلتی ہوئی گارڈن میں آئی تھی اور ایک بیٹچہ بیٹھ گئی تھی۔۔

"یونی میں ہو تم"

وہ اسکے تمام سوال نظر انداز کر کے پیچھے کا بیک گراؤنڈ دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"ہمم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ مختصر بول کر چپ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔!!

"فون بند کروں میں پھر ولدان"

جب وہ خاموش ہوا تو اسنے صرف اسے چیک کرنے کے لیے کہا تھا مگر وہ چاہ رہی تھی کہ وہ پکچر کے بارے میں اس سے پوچھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم کرنا چاہتی ہو تو کر دو بند، ویسے بھی اب ہماری کہاں جگہ تمہاری لائف میں اور

تمہاری اسٹوریز میں۔۔۔۔۔"

وہ سنجیدہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔!!

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا ولدان"

وہ ایک دم چیخی تھی۔۔۔!!

"وہ ہی جو تم کر رہی ہو۔۔۔۔۔"

"کیا کر رہی ہوں میں ہاں۔۔۔۔۔"

کیا کیا ہے میں نے آخر جو تم اتنا بھڑک رہے ہو"

وہ انجان بنی غصے سے بولی تھی۔۔

"یہ تمہارا دوپٹہ کہاں ہے۔۔۔۔۔"

ہاں کس قسم کے کپڑے پہن کے تم یونی جا رہی ہو۔۔۔۔۔ اس قسم کے بے ہودہ لباس
تمہیں زیب تن کرنا سوٹ نہیں کرتا، ہیر۔۔۔۔۔" اب وہ اسکے کپڑوں پہ چوٹ کرتا
ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔"

تم کیوں میرے باپ بن رہے ہو۔۔۔۔۔ میری جیسی مرضی ویسے ہی کپڑے پہنوں گی،
تمہارا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے ولدان شاہ"

وہ آس پاس کے ماحول کو نظر انداز کیے ایک دم جذبات سے باہر آئی تھی اور اس پہ چلائی
تھی اسکا سرخ چہرہ اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ ولدان کی چھلی بات اسے نہایت

بری لگی ہے۔۔

"ہاں تم ساری شرم و حیا بھول گئی ہو اس کا مطلب۔۔۔۔۔ نا تمہیں یہ اندازہ ہے کہ تم

ایک غیر محرم کے ساتھ تصویریں لگا کر ناجانے کیا شو کرانا چاہتی ہو۔۔۔ اور

میں۔۔۔ ولدان شاہ۔۔۔ پیپ۔۔۔۔۔ میرا تو کوئی عمل دخل ہے ہی نہیں نا تمہاری

لائف میں، تمہارا جو دل کر رہا ہے تم کر رہی ہو۔۔۔۔۔ لیکن ہیر یاد رکھنا جس دن تم

میرے انڈر آئیں تو یاد رکھنا تمہاری ایسی حرکتوں کے بعد میں تم پہ جینا مشکل

کر دوں گا۔۔۔۔۔ سمجھ آرہی ہے تمہیں"

وہ اپنے اوپر کمال کر ضبط کرتے ہوئے بھی اسے اچھی خاصی سنا گیا تھا اس کا بس نہیں چل

رہا تھا کہ کاش وہ اسے سامنے ہو اور وہ اپنا سارا غصہ اس پہ اتار سکے۔۔ مگر ہائے رے

قسمت !!

"ک۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم"

وہ اسکی آخری بات پہ ایک دم گھبرائی تھی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں دکھتا جنون وہ

نظر انداز نہیں کر سکی تھی۔۔

"اپنے چھوٹے سے دماغ پہ زور مت ڈالو ہیر بیگم۔۔"

سیدھے اور رواجی طریقے سے ہاں کر دو، اگر میں نے زبردستی کی تو تمہیں تکلیف ہوگی
جو تم سح بلکل برداشت نہیں ہوگی"

وہ ابھی بات مکمل ہی کر پایا تھا جب اسے کمرے کے باہر کچھ کرنے کی آواز آئی
تھی۔۔ اسکے ہیر کو کال پہ چھوڑ کر کمرے کا کھلا گیٹ لاکڈ کیا تھا۔۔۔ اور واپس آ کر
بیٹھا تھا۔۔۔

"ولدا۔۔ ولدان۔۔ میں فون بند کر رہی ہوں۔۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے گھر جانا ہے"

وہ بوکھلاتے ہوئے جلدی سے بولی تھی اس سے پہلے مزید وہ کوئی اور اسے دھمکی دیتا۔۔
"رکوا بھی۔۔۔"

خبردار جو کال بند کی۔۔۔

آج کل میں مجھے تمہاری ہاں اپنے کانوں سے سننی ہے، اور اگر تم خاموش رہیں مزید
دن تو باخدا جس دن تم ان آنکھوں سے روبرو نظر آئیں تو وہ تمہاری لائف کا بہترین

سر پر انزنگ ڈے ہو گا میری جان۔۔۔۔"

وہ اسے فون میں سے ہی گھورتا ہوا بولا تھا۔ اسکا اب بھی انداز سپاٹ تھا لہجہ سنجیدہ
تھا۔۔۔

"ک۔۔۔ کیسی ہاں۔۔۔۔"

تم۔۔۔ مجھے بلیک میل کر رہے ہو۔۔۔

اگر تم نے کچھ کیا تو میں تمہیں کچا چبا جاؤنگی"

وہ اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے ہوئے بہت ہمت سے بولی تھی۔۔۔!!

"ہاں! میں چاہتا ہوں جو میں کروں اسکے بعد تم مجھے کچا ہی چباؤ"

"تمہیں یقیناً میرا ٹیسٹ اچھا لگے گا"

"یک۔۔۔۔ کیس گندی باتیں کر رہے ہو تم"

اسنے منہ بنایا تھا۔۔۔

"باتوں کو چھوڑو۔۔۔۔"

خبردار جواب اس ٹائپ کی ڈریسنگ میں تم نے کی اور اگر تم وہاں کے قریب بھی گئیں نا

ہیر تو سچ میں اچھانا ہو گا۔۔۔۔۔"

وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتا ہوا بولا تھا۔۔

"کیا مسئلہ ہے آخر تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔"

کیوں مجھ پہ پابندیاں لگانا چاہتے ہو۔۔۔۔۔"

مرضی میری کہ کیسی بھی ڈریسنگ کروں،

یا کسی کے ساتھ بھی رہوں۔۔۔۔۔ یہ تمہارا سرور د نہیں ہے۔۔۔۔۔"

وہ اسکی وارننگ پہ جل کر بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"ہیر۔۔۔۔۔"

وہ اسکے جملوں پہ چیخا تھا اسکی آواز اتنی تیز ضرور تھی کہ دور بیٹھی ہیر دہل گئی تھی۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا جب اسکے روم کا دروازہ کھلا تھا اور کوئی وجود اندر آیا تھا۔۔

"ہیلو ڈرولڈان۔۔۔۔۔"

کیسے ہو"

وہ ایک دم دروازہ کھول کر ولدان کے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ اور چہک کر بولی
تھی۔۔۔

"بعد میں بات کرتا ہوں تم سے"

وہ ہیر سے تیزی سے کہہ کر اسکا ہکا بکاہ چہرہ دیکھے بغیر ویڈیو کال کاٹ
کر گیا تھا۔۔۔۔۔ اور غصے سے حمد کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ یہ سوچ کر ہی اسنے
جھڑ جھری لی تھی کہ وہ جو خود ہیر پہ اس قدر پابندیاں عائد کر رہا ہے اور خود کیسے کسی
لڑکی کیساتھ وہ بھی اسکے پر سنل بیڈ روم میں۔۔۔۔۔ وہ سوچ کے ہی پریشان ہو گیا تھا۔۔
"یہ کیا حرکت ہے، ایسے کیسے کسی کے بیڈ روم میں انٹر ہوتے ہیں تمہیں اتنے سے
میسرز نہیں ہیں"

وہ غصے سے اسکی طرف بڑھا تھا اور اسکا کہنہ جار جانہ انداز سے موڑ کر اسے قریب کیا تھا
جس سے حمد کی پشت ولدان کے سینے سے لگی تھی۔۔۔!!
"تمیز نہیں ہے تمہیں"

وہ مزید اسکی کلائی مروڑتا غصے سے پھنکارا تھا۔

"ول۔۔۔ ولدان۔۔۔"

لیومی"

وہ درد کی شدت سے چیخی تھی۔۔۔!!!

وہ تو خود اس طرح ولدان کے روم میں نہیں آنا چاہتی تھی مگر آسیہ بیگم کی باتوں میں آکر وہ زبردستی یہاں آئی تھی۔۔۔ نا جانے کیا کیا باتیں آسیہ بیگم نے اسے بتائیں تھیں اور کس طرح وہ مجبور ہو کر یہاں آئی تھی کہ ہیر اور ولدان کا بیک اپ کروا سکے۔۔۔!! مگر اب درد کی شدت سے اسکا ضبط جواب دے رہا تھا۔

"تمہیں بھی ٹھیک کرنا پڑے گا"

حمدا مدام"

وہ اسکی کلائی پہ زور دیتا لفظ چبا چبا کے بولا تھا۔

"ولدان پلینز چھوڑ دو۔۔۔"

اب کبھی نہیں آونگی تمہارے روم میں قسم سے"

وہ روہانسی ہو گئی تھی مگر ولدان بھی اپنے نام کا ایک تھا۔۔۔۔۔

"میرے کمرے میں کیا میری نظروں کے سامنے کبھی نہیں آو گی۔۔۔۔ اور اگر
کبھی کسی جگہ ہماری ملاقات ہو بھی جائے تو تم نے وہاں سے اپنی یہ شکل لے کر دفعہ
ہو جانا ہے۔۔۔"

یس اور نو؟"

وہ وارننگ کے انداز میں بولا تھا اور اپنا چہرہ اسکے قریب لے گیا تھا۔

"ی۔۔۔ یس۔۔۔۔ کب۔۔۔ بھی بھی نہیں۔۔۔ آو گی"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اٹک اٹک کے سرخ آنکھیں لیے بولی تھی۔۔۔۔

"دفعہ ہو جاو اب"

وہ اسکی کلائی چھوڑتا ہوا تیز لہجے میں بولا تھا۔۔۔ حمدالمحہ بھی ضائع کیے اس کے کمرے
سے واک آوٹ کر گئی تھی جبکہ ولدان گیٹ بند کر کے باتھ روم میں گھسا تھا۔

"ان سب فار میلیٹییز کی کیا ضرورت تھی"

اس نے جو س شیک اور ناجانے کون کون سی چیزیں دیکھتے ہوئے کہا جو حنان لمحے پہلے اسکے لیے لے کر آیا تھا۔۔۔

"کیا مطلب کیا فار میلیٹیز ڈاکٹر نے کہا کہ آپ کا شو گریول لو ہے آپ کو یہاں سے فٹ اینڈ فائن جانا ہے ویسے بھی مجھے بہت برا لگ رہا ہے آپ کو میری وجہ سے چوٹ لگی خیر آپ چاہے تو ہم دوست بن سکتے ہیں آپ چاہیں تو"

اس نے اسے جو س میں اسٹرا لگا کر دیا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔" مرینہ پہلے تو اسکی دوستی کی آفر پہ چونک گئی تھی مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ راضی ہے۔۔۔ حنان کے لبوں پہ مسکراہٹ آٹھری تھی۔۔۔ ابھی وہ کچھ اور کہنا ہی چاہ رہا تھا کہ باہر سے آتی آواز پہ وہ بھی چونکا تھا۔۔۔

"مرینہ... مرینہ"

وہ آواز دیتے فوراً اندر آیا تھا اور اسے دیکھتے فوراً اسکے گلے لگا تھا۔۔۔ بالاج اب پولیس کی مدد لینے والا تھا لیکن جیسے ہی اسے کال آئی تھی وہ یہاں آیا تھا اور ریسپشن سے معلوم

کر کے اسکے پاس آیا تھا۔۔

"تم ٹھیک ہو تمہیں زیادہ تو نہیں لگی کیسے ہو ایہ سب کہاں دھیان تھا"

وہ حواس باختہ اس پہ جھکا بول رہا تھا جبکہ مرینہ ایک دم بوکھلا گئی تھی اسکی اچانک آمد پہ

اسے کچھ سمجھ نہی آیا تھا اور اوپر سے اسکی بے باکی۔۔۔۔!!

"با... بال... بالا.... بالاج".... اس نے اسے دور کرنا چاہا تھا حنان کی موجودگی اسے

شرمندہ کر رہی تھی بالاج کے اس جارحانہ انداز پہ وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو... ڈاکٹر نے کیا کہا۔۔۔ ایکس رے سٹی اسکین سب کیا ہے یا نہیں.... کچھ

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رہ تو نہیں گیا..... تم کچھ کہتی کیوں نہیں ہو..... بتاؤ مجھے..... تم واقعی ٹھیک

ہو..... درد تو نہیں ہے..! کیا کہا ہے کب تک گھر جاسکتی ہو"

وہ اس کے ماتھے پہ لگی بینڈج کو ہولے سے چھو کر کہ رہا تھا۔۔۔

مرینہ بالکل ساکت ہو گئی تھی اسے یوں ملگجے سے حلے میں دیکھ کر سرخ آنکھیں جسکے

گرد حلقے شکن آلود کپڑے آستین کمنیوں تک فولڈ وہ بہت زیادہ پریشان مضطرب اور

فکر مند لگ رہا تھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں"... اس نے بس اتنا ہی کہا تھا اور ایک گہرہ سانس لینا چاہا تھا۔

"ٹھیک پے لیکن ڈاکٹر کہاں ہے تم اس طرح اکیلی کیوں ہو ایسے کیسے کسی مریض کو یوں اکیلا چھوڑا ہوا ہے کیسی مینیجمنٹ ہے"۔

وہ غصے سے آگ بگولہ کہہ رہا تھا اس سے پہلے وہ کچھ کہتی حنان بول پڑا۔

"مسٹر یہ اکیلی نہیں ہیں میں انکے ساتھ ہوں اور سب ٹھیک ہے"

کسی مردانہ آواز پہ بالاج پلٹا تھا اپنے سامنے ایک خوبرونو جوان کو دیکھ کر وہ حیرت کا شکار ہوا تھا اس نے اسے سر تا پیر دیکھا تھا وہ ایک اچھی فیملی سے تعلق رکھنے والا لگا تھا اور کپڑوں اور حلیے سے وہ اسے نہ تو ڈاکٹر لگا اور نہ ہی کوئی کثیر ٹیکر۔۔۔!!

"ارے واہ تم یہاں ہو... میں تو پر سکون ہو گیا.... ساری ٹینشن ہی ریلیز ہو گئی میری تو

... تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ سب ٹھیک ہے کیا تم ڈاکٹر ہو یا نجومی ہو"

وہ ایک لفظ چبا چبا کر کہہ رہا تھا۔

"میں بتاتا ہوں" حنان بولنے لگا تھا۔

"میں بتاتی ہوں".... مرینہ بالاج کو غصے میں آتا دیکھ کر بول پڑی وہ اچھے سے بالاج

کے پوسٹیسیو نیچر سے واقف تھی وہ کوئی بد مزگی نہیں چاہتی تھی اس لیے حنان سے بولنے سے پہلے خود بیچ میں آئی تھی۔۔

"یہ حنان ہیں میں کل رات انکی گاڑی سے ٹکرائی تھی میں جس گاڑی سے ٹکرائی تھی وہ انکی تھی یہ مجھے ہاسپٹل لائے ہیں".....

اس نے مختصر کر کے ساری کہانی بتائی تھی۔۔

"ایس بد قسمتی سے میں بہت پشیمان ہوں کہ مرینہ کو اتنی تکلیف ہوئی میری وجہ سے"

"واٹ.... او تو تم ہی وہ شخص ہو جس نے اسے ہٹ کرا تھا اور مرینہ *....

لفظ مرینہ پہ اس نے کافی زور دیا تھا۔۔۔

"تم اسے مرینہ کیسے بول سکتے ہو۔۔۔

تمہیں اتنی اجازت کس نے دی۔۔؟

کیا دماغ ٹھیک ہے اسے مسز بالاج پکارو ڈیوانڈرا اسٹینڈ"

"اینڈیو آر کلپرٹ تمہیں نظر نہیں آتا اگر اسے کچھ ہو جاتا تو"

وہ غصے سے کہتا اسکا گریبان تک پہنچا تھا غصے سے اسکی رگیں پھول گئیں تھی۔۔۔

"میں نے کہا نہ میری غلطی تھی میں نے ہی نہیں دیکھا تھا"

مرینہ اسے حنان کے کالر پہ پہنچے دیکھ کر بوکھلا گئی تب ہی اسے کول ڈوان کرنا چاہ رہی

تھی۔۔ جبکہ حنان بالاج کے اس رویے پہ تو بالکل ڈر ہی گیا تھا۔۔

"آئی ایم سوری.. آپ ریلیکس ہو جائیں سب ٹھیک ہے" اس نے یہی کہنے پہ اکتفا کیا

--

"اب تم سوری کہہ رہے ہو سوری سے کیا ہو گا میں بھی یہی کروں تمہارے ساتھ اور

کہوں گا کہ اٹس مائے مسٹیک سوری اور تم کہہ رہے ہو آرام کروں کیسے کول ڈوان

ہوں تم نے اپنی گاڑی سے اسے اڑا دیا ہے اور کہہ رہے ہو ریلیکس بہت ہی اچھا مذاق ہے

آئے انجوائے اٹ"

وہ ایک پل کور کا تھا۔۔

"جو بھی ہوا لیکن تم نے ہٹ تو کیا نہ بندے کو اتنی تیز گاڑی نہیں چلانی چاہیے کوئی

بھی انسان یا جانور ہی اچانک سامنے آسکتا ہے تو کیا تم ایسے ہی اپنی گاڑی سے اڑاتے رہو

گے"

اسکا غصہ کسی طرح کم نہیں ہو رہا تھا۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں تھا آپ غلط سمجھ رہے ہیں میں اور اسپید پہ نہیں چلا رہا تھا وہ تو

مرینہ....

"مرینہ نہیں مسز بالاج"... اس نے سختی سے اسے ٹوکا تھا۔

"ہاں مس..... مسز با... بالا... بالاج" وہ اچانک سامنے آگئی تھی وہ صفائی دینے لگا تھا

لیکن بالاج کی گھورتی آنکھوں سے خوفزدہ ہو رہا تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بالاج میں نے کہا نہ انکی کوئی غلطی نہیں تھی میں نے روڈ پار کرتے ہوئے نہیں دیکھا

تھا اور انہوں نے بھی نہیں دیکھا ہوگا آپ یہ بھی تو دیکھیں یہ مجھے ہاسپٹل بھی تولائے

ہیں"

وہ مرینہ کی آواز پہ اسکی جانب گھوما تھا .

"تم زیادہ نہیں بولو آرام کرو تمہیں آرام کی ضرورت ہے اور زیادہ موومنٹ بھی نہ

کرو"

اسکی آواز اب کافی نرم ہو گئی تھی۔۔ کیونکہ سامنے مرینہ تھی جو حیرت زدہ چہرہ لیے ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تم اب تک یہاں کیا کر رہے ہوں"

وہ اسکو یوں کھڑا دیکھ کر ایک بار پھر شولہ بنا تھا۔۔ یہ سوچ کے وہ پوری رات یہی تھا اسکے غصے کو ہوا دے رہی تھی۔۔

"وہ ایک دفعہ ڈاکٹر ڈسچارج پیپر".....

"شکریہ... اب میں آ گیا ہوں اب تمہاری کوئی نیڈ نہیں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بالاج نے اسکی بات کاٹ کر اسے باہر کاراستہ دکھایا تھا۔۔

"میں ڈیویز کلئیر کرتا ہوں پھر ہم چلتے ہیں"

وہ مرینہ کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔

"میں ڈیویز کلئیر کروا چکا ہوں۔۔"

حنان نے پھر بات کی تھی۔۔۔ جس پہ بالاج فوراً اسکی طرف گھوما تھا۔۔

"پوچھ سکتا ہوں یہ دریا دلی کیوں خیر مجھے بتاؤ میں تم کو پے کروں"۔۔

اس نے اپنا والٹ نکالتے ہوئے کہا تھا۔۔

"میں کوئی پیسے نہیں لوں گا" اس نے ایک بار پھر لقمہ دیا تھا۔۔

"کس خوشی میں نہیں لوگے یہ میری ذمہ داری ہے"

اس نے اپنے ہاتھوں کی مٹھی بنائی تھی وہ شخص اسکا صبر آزما آ رہا تھا۔۔

"ہاں ہوگی لیکن اس وقت یہ میری ذمہ داری ہے"

وہ بھی اپنی بات پہ اڑا ہوا تھا۔۔
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books

"آپ پلزز لے لیں"۔۔۔۔۔ مرینے نے معاملہ ختم کرنا چاہا تھا۔۔۔۔۔ اور حنان سے کہا

تھا۔۔

"ہر گز نہیں.... دیکھیں آپ مجھے انسٹنہ کریں ورنہ مجھے ایسا لگے گا کہ آپ نے

معاف نہیں کیا"

حنان اب مرینے کی طرف متوجہ تھا اور ایک قدم اسکی جانب بڑھایا تھا۔۔

"ٹھیک ہے جیسے آپکی مرضی" اس نے بالاج کو آنکھوں سے اسے چپ رہنے کو کہا تھا

--

"آپ میرا کارڈ رکھ لیں کسی بھی چیز کی اگر کبھی ضرورت ہو تو"

حنان نے اپنا کارڈ اسے بڑھایا تھا جسے مرینہ نے مروت قبول کر لیا تھا۔

"تھینکس آلات.... آپ نے جو کچھ کیا میں آپکی زندگی بھر مشکور رہوں گی"

بالاج یہ سب آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا اب اسکی برداشت سے باہر تھا ایک ہی جست میں اس نے مرینہ کو اپنی گود میں اٹھایا تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مرینہ اس اچانک افتادہ شرم سے پانی ہو گئی تھی۔

"بالاج یہ کیا کر رہے ہیں اتارے آپ مجھے نیچے"

وہ آہستہ آواز میں چیخی تھی۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں" حنان بھی چلایا تھا۔

"یہ میری بیوی ہے آئی تھنک اتنی ایکسپلیشن کافی ہو گی"

وہ اسے کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

"آپ پلز اتاریں مجھے میں خود چل سکتی ہوں"

"یوگوٹ آن ایکسیڈنٹ" بالاج نے جواب میں کہا تھا اور اپنے قدم بڑھانا جاری رکھے تھے۔

"ہاں تو پیر میں نہیں لگی ہے سر پہ لگی ہے میں چل سکتی ہوں"

اس نے احتجاج کیا تھا اس پاس کے کچھ لوگ بھی انکی جانب متوجہ ہو گئے تھے لیکن وہ سب سے لاپرواہ مرینہ کی ان سنی کرتا اسے کار میں بٹھا کر ہی اس نے دم لیا تھا اور اسکے ہاتھ سے اس شخص کا کارڈ لے کر اسے ٹکڑوں میں کر کے ہوا میں اچھالا تھا۔۔۔

مرینہ اسکی جیلیسی پہ اپنی مسکراہٹ کو روک نہیں پائی تھی لیکن اسکی گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے خود پہ سنجیدگی کا خول چڑھانا بھولی تھی۔

"آئی آپکو معلوم بھی ہے آپکے جاہل بیٹے نے کیا بھی کیا ہے میرے ساتھ۔۔۔۔"

ہیل سے ٹک کرتی وہ سیڑھیاں اترتی ہوئی آسپہ بیگم کے کمرے میں جا کر چیخنی تھی جو اسکا ہی انتظار کر رہی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا؟"

پیٹا کیا کہا ولدان نے۔۔

میں نے کہا تھا نا ہیر اور اسکے بیچ کچھ صحیح نہیں چل رہا ہے، جیسا ولدان شوکروااتا ہے ویسا کچھ نہیں ہے انفیکٹ ہیر تو اسے سخت ناپسند کرتی ہے۔۔ تم اچھے سے ولدان کے دل میں جگہ کر سکتی ہو"

آسیہ بیگم جو کچھ دیر پہلے ولدان کے کمرے سے پاس سے گزر کر انکی تمام باتیں سن کر آئیں تھیں اس سے انہوں نے یہ ہی اخذ کیا تھا۔۔ تب ہی گیٹ سے آتی حمدا کونا جانے انہوں نے کیا کیا سکھا کر ولدان کے بیڈروم میں بھیجا تھا۔

"اففف۔۔۔۔ آئی۔۔۔ آپ کیوں اپنے بیٹے کی دشمن بن گئیں ہیں

یار۔۔۔۔ آپکا پیٹا مجھے پسند نہیں کرتا ہے۔۔ اور اگر وہ جس کو پسند کرتا ہے ہمیں تو

اسکی ہیلپ کرنی چاہیے۔۔۔۔ آپ کو پتہ بھی ہے اس نے کس طرح مجھے وارن کیا

ہے۔۔۔۔ کس قدر جاہل ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"چیک کریں زرا"

وہ اپنی کلانی آگے کرتی ہوئی بولی تھی جہاں کلانی سے لیکر بازو پہ سرخ نشان بنے ہوئے تھے۔۔

"ہا۔۔۔۔۔ یہ کیا ہوا ہے"

آسیہ بیگم اسکی سرخ ہاتھ دیکھ کر حیرانگی سے بولیں تھیں۔۔

"آپکے بیٹے کا یہ جارہا نہ رویہ ہے صرف اس لیے کہ میں اسکے کمرے میں بنا اجازت کے داخل ہوئی اور اگر میں اسکے اور ہیر کی لائف میں بنا اجازت کے داخل ہوگی نا تو وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔۔ کانسٹیبل مجھے اجازت دیں اب۔۔۔ میں گھر جانا چاہتی ہوں"

وہ کہتے ساتھ ہی غصے سے روم سے نکل گئی تھی۔۔ اصل معنوں میں اسے اس طرح کسی کی زندگی میں مداخلت کرنا انتہائی برا لگتا تھا مگر آسیہ بیگم کی باتوں میں آکر وہ خامخواہ اپنا نقصان کرنے جا رہی تھی۔۔۔ !!!

"ارے رکو تو حمدا"

آسیہ بیگم اسکے پیچھے بھاگیں تھیں مگر وہ بنا سنے گھر سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

"شٹ۔۔۔"

آسیہ بیگم اپنا غصہ بالکل قابو نہیں پار ہی تھیں۔۔۔ انہیں معلوم تھا ولد ان اب کچھ دن بعد پھر انہیں چھوڑ کے پاکستان واپس چلا جائے گا اور پھر وہ اکیلی اسے بلاتی رہ جائیں گی۔۔۔

وہ ہوٹل میں انٹر ہو کر اسے بانہوں میں لیے اپنے ریزرو کیے گئے بیڈروم میں داخل ہوا تھا۔۔۔ پاؤں کی مدد سے اسنے دروازہ بند کیا تھا اور جھٹکے سے بانہوں میں لیے مرینہ کو بیڈ پہ ڈالا تھا جس پہ مرینہ کی چیخ بلند ہوئی تھی۔۔۔

"آہ۔۔۔"

مرینہ اپنی کمر پہ ہاتھ رکھ کے حیرت کی زیادتی سے اسے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔ درد کی شدت سے اسکی آنکھوں میں نمکین پانی بھرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی تھی بیڈروم سے باہر نکلنے کی وہ بھی مجھے انفارم کیے بنا۔۔۔ انفیکٹ میری غیر موجودگی میں کوئی غیر شخص کس طرح تمہارے ساتھ ایک

ہی روم میں اکیلا ٹھہر سکتا ہے مسسز بالاج۔۔ کس طرح تم ایک انجانے شخص کیساتھ اس طرح اکیلے روم میں رہ سکتی ہو"

اسکی ماتھے پہ ابھرتی نسیمیں سرخ ہوئیں تھیں۔ جیسے سارا خون چہرے پہ نچوڑ آیا ہو۔۔۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا تھا اور دونوں ہاتھ بیڈ پہ اسکے اطراف رکھ کے اس پہ جھکا تھا۔۔ اسکی آنکھوں سے جھلکتی جنونیت اور غصہ دیکھ کر مرینہ کے چاروں طبق روشن ہو گئے تھے۔۔۔

"وہ مجھے بچا کے لایا تھا، مجھے نہیں پتہ کچھ میں اپنے سینس میں نہیں تھی"

وہ بہت سنبھلتے ہوئے اعتماد سے بولی تھی۔ مگر اسکی کمر شدید درد کر رہی تھی جس طرح بالاج نے اسے بیڈ پہ پھینکا تھا وہ درد سح کراہ اٹھی تھی۔۔

"ہاں تو تمہیں پتہ بھی ہے جب تم اپنے ہوشو حواس میں نہیں تھیں تو کس طرح اس انسان نے تمہیں کیری کر کے گاڑی میں ڈالا تھا۔۔ تمہیں اندازہ بھی ہے اس بات کا۔۔۔"

"کیا تمہارا جب دل چاہے گا تم چھوڑ کے نکل لو گی۔۔۔ مجھے معلوم تھا ایک دن ایسا

آئے گا کہ تم نے یہ حرکت کرنی ہی ہے۔۔۔۔ اور بہت ہی جلدی تم نے یہ ثابت

کر دیا ہے کہ تم بھی سب کک ہی طرح ہو"

وہ اسکا نازک سا چہرہ اپنے ہاتھ میں جکڑ کے غصے سے لفظ چبا چبا کے بولا تھا۔۔

"ب۔۔۔ بالاج۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔"

م۔۔۔ مجھے۔۔۔ درد ہو رہا ہے"

اسکی بلیو آنکھوں سے نمکین پانی باہر گالوں پہ پھسل آیا تھا بہت مشکل سے اسنے اپنی بات مکمل کی تھی مگر بالاج بھی ناجانے کیا چاہ رہا تھا مزید زور سے اسنے اسکا چہرہ پکڑا تھا۔۔

"درد۔۔۔۔۔۔۔"

یہ ہی نہیں بلکہ اس سے ایکسریول کا درد کل صبح سے میں جھیل رہا ہوں۔۔۔ کس طرح میں نے کل کا پورا دن یہاں وہاں سڑکوں پہ ڈھونڈتے ہوئے گزارا ہے اور کل رات۔۔۔ تمہیں پتہ بھی ہے اگر آدمی کی بیوی اسکے گھر سے باہر رہے وہ بھی انجان شہر میں اور اس آدمی کو پھر معلوم بھی ناہو تو کیا گزرتی ہوگی اس

پہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اندازہ بھی ہے تمہیں اس بات کا "

وہ اس پہ چیخا تھا۔۔۔۔۔!! اسکی آواز اتنی تیز تھی کہ مرینہ اب ہچکیاں لینے لگی
تھی۔۔۔

"جواب دو۔۔۔۔"

تمہارے ان آنسوؤں پہ مجھ پہ کوئی اثر نہیں پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مت سمجھو یہ کہ پگھل جاؤنگا میں!! آج ایسا بلکل نہیں ہوگا"

وہ اسکا منہ چھوڑتا اب اسکے قریب بیٹھ کر گہرے سانس لینے لگا تھا۔۔۔!! جیسے اپنا
غصہ کم کرنا چاہ رہا ہو۔۔۔۔۔ کچھ لمحے اسکے پاس بیٹھنے کے بجائے ایک غصے بھری کڑی
نگاہ اسکے سکتے وجود پہ ڈال کر وہ بالکونی کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ مرینہ
اسکے اس جارہانہ رویے پہ آواز کیساتھ اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔

"بند کرو اپنی آواز"

بالکونی سے ہی اسکے چیخنے کی آواز اسکے کانوں میں سنائی دی تھی۔۔۔۔۔ وہ ہاتھ اپنے
منہ پہ رکھ کر رونے کو روکنے لگی تھی۔۔۔

"ہمم۔۔۔ بولو ہیر۔۔۔ کیا سین ہے؟"

کال ریسیو کر کے وہاں نے کہا تھا۔۔

"میں کسی بھی ایگزیزیشن میں نہیں جا رہی، آپ خود مینج کر لیجئے گا"

وہ ولدان کی تمام دھمکیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔!!

"کیا مطلب ہے ہیر۔۔۔۔۔!! تمہیں یہ موقع مس نہیں کرنا

چاہیے۔۔۔ انفیکٹ تمہارا کرر میں یہ وزٹ کافی ہیپ فل رہے گا۔۔۔ تمہیں

میرے ساتھ چلنا ہو گا ایسے کیسے میں آج کے آج کسی اور کو مینج کروں، ہمیں کل نکلنا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے۔۔۔"

وہ ایک دم وضاحت کرتے ہوئے بولا تھا اس کے پاس خود مینج کرنے کے لیے وقت نہیں

تھا۔۔

"دیکھیں وہاں۔۔۔ جس طرح آپ کے دوست ماہر نے میرے ساتھ جو کچھ کیا اس

کے بعد میں آپ کے ساتھ کسی بھی جگہ جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی اور اب ولدان

بھی میرے ساتھ نہیں ہے جو اپنی ٹائم میری کٹر سکے۔۔۔ آئے ایم سوری میں بالکل کسی

پہ اعتبار نہیں کر سکتی، آپ میری جگہ کسی کو بھی مینیج کر لیں بٹ میں نہیں آسکتی ویری
سوری"۔

وہ آرام سے وضاحت دیتے ہوئے بولی تھی --- !!

"لسٹن --- ہیر --- !!

ماہر کا چیپٹر کلوز ہو چکا ہے --- اور اگر ولدان نہیں ہے تو آئے پر اس یو تمہیں
ایک کھڑوچ بھی نہیں آئے گی میرے ہوتے ہوئے --- !! اب تم مجھے اپنے
ڈاکو منٹس ای میل کر دو، مجھے رات میں تمام ڈاکو منٹس مرچ کر کے فائل اپ کرنے
ہیں ---" NEW ERA MAGAZINE'S
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسے سمجھاتا ہوا بولا تھا --- !!

"لیکن وہاں --- !!

مجھے لندن نہیں جانا اگر وہی کا سین ہو تو آپ مجھے بتادینا اوکے "

وہ بارہا سکی باتیں سمجھتی ہوئی بولی تھی --- !!

"ہاہاہاہاہاہاہاہا ---

لندن ہی جانا ہے ہمیں۔۔۔ گٹاٹ ہیر۔۔۔۔۔

اب کوئی بحث نہیں ہونی چاہیے۔۔۔"

وہاں ج بولتے ہوئے ایک دم کال دسکنٹ کر چکا تھا۔۔۔ جبکہ ہیر فون کو ہی گھورتی رہ گی۔
تھی اسکے ساتھ بات کرنے کے چکر میں وہ ولدان اور حمد کو بھول ہی چکی تھی۔۔۔

وہ نا جانے کون سے پہر بیڈروم میں داخل ہوا تھا دو پہر وہ بالکونی سے دائریکٹ بیڈروم
سے ہی باہر چلا گیا تھا اسے اپنا غصہ قابو کرنا انتہائی مشکل لگ رہا تھا نا جانے اسے کیا ہوا تھا
کہ مرینہ پہ وہ برس پڑا تھا۔۔۔!!

بیڈروم میں داخل ہوا کر اسنے وال کلاک پہ نظر دوڑائی تھی جہاں رات کے آٹھ بج
رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ دھیرے سے قدم اٹھاتا ہوا بیڈ کی جانب آیا تھا جہاں وہ
اوندھے منہ لیٹی ہوئی بنا کفر ٹر کے کسی بے جان وجود کی طرح پڑی تھی۔۔۔ اسکے
قریب بیٹھ کے جیسے ہی اسنے اسکے مہرون بال اسکے چہرے سے ہٹائے تھے اسی وقت
اسنے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔۔۔ اسے لگا تھا جیسے اسنے نا جانے کیسی گرم چیز پہ ہاتھ لگا لیا

ہو۔۔۔!!

"مرینہ۔۔۔۔۔"

اسنے کندھوں سے پکڑ کے لمحے میں اسکو سیدھا کیا تھا اور اسکا سر نرمی سے تکیے پہ ڈالا تھا۔۔

"کیا ہوا۔۔۔۔۔؟"

مرینہ آریو او کے؟"

وہ اسکا سرخ گرم بخار سے پتہ لگا لے تھپتھپاتا ہوا فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔ اسکی یہ فکر مندی تھی یا پتہ نہیں کیا تھا یہ وہ خود سمجھنے سے قاصر تھا۔ مگر اسکے چہرے پہ مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان دیکھ کر وہ پشیمان سا ہوا تھا اور دوپہر کے تمام منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوما تھا۔۔۔۔۔ وہ جی بھر کے شر مندہ ہوا تھا۔۔۔!!

"اٹھو نا مرینہ"

وہ زور زور سے اسکا گال تھپتھپاتا ہوا چیخا تھا مگر وہ شاید غنودگی میں تھی یا بے ہوش تھی۔۔۔ اسنے ہاتھ بڑھا کر اسکے دل پہ ہاتھ رکھا تھا جہاں اسکی ڈھرن کن معمول سے ہٹ کر

ملازم کو بھی نہیں بلا سکتا، یونونا کس قدر رات ہے سب سروینٹس بھی اپنے کوارٹرز میں ہیں۔۔۔۔ اب میرے تمام کام ویسے بھی آپ نے ہی کرنے ہیں۔"

وہ ٹیبل پہ ہاتھ رکھتے اسکے جانب جھکتا ہوا بولا تھا وہ اسکے اس قدر قریب آ گیا تھا کہ شاہ تاج نے اپنا چہرہ زرا پیچھے کیا تھا۔۔

"سوری وہاج۔۔۔ اس وقت میں تمہارے روم میں نہیں آسکتی۔۔۔ تمہیں جو کام ہے خود کر لو پلیز"

وہ ایک دم گھبراتے ہوئے بولی تھی کیونکہ جب سے انکار شدہ آفیشلی بدلا تھا وہ اس طرح کے سینز سے گھبرانے لگی تھی یہ نہیں تھا وہ کانفیڈینس نہیں تھی مگر پھر بھی کچھ تو تھا جو انکے بیچ بدلا تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔!!"

"یار صبح میری فلائٹ ہے۔۔۔"

پیکنگ کرنی ہے یار، کردو آکر۔۔۔ اب تمہارے لیے میں کبرڈ تو یہاں نہیں لا سکتا نا۔۔۔ مجھے ابھی اپنا فائل ورک بھی کمپلیٹ کرنا ہے یار"

وہ اسکی کلائی تھا متا ہوا منت بھرے لہجے میں بولا تھا!!

"تم مجھے چھوڑ کے جا رہے ہونا۔۔۔"

وہ اسکے ساتھ چلتی ہوئی خفا خفا لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"ہم اپنی ٹائم ایک دوسرے سے ٹچ میں رہینگے ناوائف ٹو بی، پھر کیا پر ابلیم ہے"

وہ اسکا ہاتھ دباتا ہوا پیار بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"چلو اب تم میرے بہترین سے سوٹ اور تمام چیزیں پیک کر دو یار، میرے تمام چرچر

، ڈیوائسز اور ڈریسنگ ٹیبل پہ جو جو پر فیوم ہیں وہ سب فرنٹ زپ میں ڈال دینا

یار۔۔۔"

وہ بیڈ پہ بیٹھتا ہوا لپٹاپ پہ نظریں ڈال کر بولا تھا۔۔۔ جبکہ شاہ تاج ادا اس دل کیساتھ

سوٹ کیس لے کر پیکنگ کرنے لگی تھی۔۔۔

گردن پہ دونوں ہاتھ رکھ کر وہ اپنے سر کو دائیں بائیں گھمارتا تھا جیسے اپنا اسٹریس ریلیو کر

رہا ہو

"اف ہیر تمہارا خود کا دماغ تو جگہ سے ہل گیا ہے ساتھ میں تم میرا بھی ہلا دو گی اور جس

دن میرا ہل گیا نہ تمہارا کیا ہو گا یہ تم سوچ بھی نہیں سکتی "

از خود کہتے اس نے ایک لمبی سانس خارج کر لی تھی

وہ کافی پریشان اور مضطرب تھا اس نے سوچا تھا کہ ہیر سے بات کر کے کچھ نہ کچھ تو سورٹ آوٹ ہو جائے گا لیکن بات سلجھنے کے بجائے مزید الجھ گئی تھی اوپر سے حمد کی آمد نے اسکے اشتعال کو بڑھا دیا تھا اور ہیر کا غصہ اس نے حمد پر اتار دیا تھا

ان سب الجھنوں سمیت جب ہی وہ سمندر کنارے کھلی ہو میں آیا تھا اس پاس کافی لوگ تھے جو سب خود میں مگن تھے ایک سائڈ پے ایک اسٹال تھا جہاں چائے کافی اور کچھ اسٹیکس وغیرہ کا انتظام تھا

اس نے اپنا کوٹ اتار کر گاڑی میں رکھا تھا اب وہ ہاف سیلیوز کی ٹی شرٹ میں تھا جس میں سے اسکے کسرتی بازو جھلک رہے تھے سن گلاز کو اس نے ٹھیک کیا تھا ساتھ ہی اپنی جینس کو نیچے سے تھوڑا فولڈ کیا تھا اور سمندر کی جانب بڑھا تھا اور ایک پتھر پہ جا کر بیٹھ گیا تھا بہتی لہریں اسکے پیروں سے ٹکرا ٹکرا کر واپس جا رہی تھی جیسے اس کا غم اسکی پریشانی بھی ساتھ لے جا رہی ہوں

"ہیر تم اپنے ساتھ تو غلط کر رہی ہوں میرے ساتھ بھی بہت برا کر رہی ہوں اور بی
کثیر فل ڈیر ہیر جس دن میں برا کرنے پہ آیا نہ تو تم یاد رکھو گی کہ مجھ سے برا تو کوئی ہے
ہی نہیں "

اسکے چہرے پہ الگ ہی مسکراہٹ تھی کوئی اسکے چہرے سے اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ
اسکے دماغ میں کیا چل رہا ہے

اس نے سر کو جھٹکتے آس پاس نظر دوڑائی تھی تو اسے کچھ شبہ نہ ہوا تھا اس نے اپنے
گلاس اتار کر کے دیکھا تو اسکا شک درست تھا وہ کچھ سوچ کر اس جانب بڑھا تھا
مقابل نے بھی اسے دیکھ لیا تھا اور اسکے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھی اسکا ہر ایک بڑھتا
قدم مقابل کی دھڑکنیں سست کر رہا تھا اور وہ اپنے قدم پیچھے کو لے رہی تھی

"Hey Stop why are you running "

وہ اپنے قدموں کو تیز کرتے اسکے پاس پہنچا تھا اور اسکے سامنے اپنے دونوں بازوں کو
آپس میں فولڈ کر کے کھڑا ہوا تھا جیسے کہ رہا ہوں دیکھ لو تم بھاگ نہیں سکتی
اچانک رکنے اور کچھ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسکا بیلنس بگڑا تھا اور وہ ڈگمگائی تھی

جب اس نے اسے بازو سے پکڑ کر سنبھالا تھا

"Are You Fine"?

اس نے سوال کیا تھا

"Yes"

اس نے یک لفظی جواب دیا تھا اور خاموش ہو گئی تھی

اسے خود کی طرف ہوں تکتا پا کر اس نے خود ہی سوال کیا تھا

"What happened?? There was something left to do that day and say, if there is such a thing, then give it"

"There is no such thing, nor did I want to do such a thing. I am sorry 'Hamda' for what I have done"

ولدان جس نے کبھی سوری نہیں کہا تھا لیکن ہیر نے اسے اس موڑ پہ لاکھڑا کیا تھا

وہ تو شکا کڈ ہو گئی تھی اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایکسکیوز کرے گا

"کیا ہوا تم ایسے ہونقوں کی طرح کیوں دیکھ رہی ہوں؟؟"

اس نے سن گلاسز واپس پہنتے ہوئے کہا تھا

"اٹس اوکے ولدان... جو ہو گیا سو ہو گیا... اب کچھ بدل تو نہیں سکتا... بہتر ہے کہ ہم

اسے بھول جائیں"

اس نے نرمی سے کہا تھا

"ہم آئی تھینک سو... بٹ اگین ایکسٹریملی سوری مجھے اس طرح سے بے ہیو نہیں کرنا

چاہیے تھا"

اس نے ایک بار پھر کہا تھا جس سے اسکے چہرے پہ ایک دھیمی مسکان آئی تھی

اس مسکراتے دیکھ کر اسنے آئی برواچکائی تھی

"وہ ایکچولی میں تم سے سوری ہر گز ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی... بائے داوے," آئی

ایم آلسو سوری ""مجھے بھی اس طرح سے تمہارے روم میں نہیں آنا چاہیے تھا"....

اس نے بھی معذرت چاہی تھی

"سوری تو میں خود بھی ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا لیکن اٹس مائے مسٹیک سو"

اس نے کندھے اچکائے تھے وہ ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا وہ پشیمان تھا جو بھی ہو اس سے اس طرح سے نہیں کرنا چاہیے تھا جو بھی وہ ایک لڑکی تھی یہی سب سوچ کر اس نے معافی مانگی تھی

"میں تم سے کچھ بات کرنے آئی تھی... اگر ابھی تمہارے پاس ٹائم ہو ہم کچھ بات کر سکتے ہیں"

اس نے مزید کہا تھا
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"وائے ناٹ.... شیور"

اس نے حامی بھرتے اسے ہاتھ سے آگے بڑھنے کا اشارہ دیا تھا گویا واک واک کرتے بات کرتے ہیں

"دیکھو ولدان میں نہیں جانتی تم اس طرح سے کیوں بے ہیو کرتے ہوں اتنا روڈلی بات کرتے ہوں اور مجھے دیکھتے ہی اکھڑ مزاج ہو جاتے ہوں تم میری سیلف ریسپیکٹ کو ہرٹ کر رہے ہوں جو میں تو کیا کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا...." لیٹ آئی

کلئیریفائی دز"... آسپہ انٹی کو میں پچھلے تین چار سالوں سے جانتی ہوں اور وہ مجھے لیکر تمہارے بارے میں کیا سوچتی ہیں مجھے اسکا بخوبی اندازہ ہے اور تم کیا سوچتے ہوں مجھے یہ بھی معلوم ہے سچ کہوں تو میں خود کسی کی زندگی میں یوں زبردستی شامل نہیں ہونا چاہتی اور انٹی کو میں ڈائریکٹ منع نہیں کر سکتی، نہ انہیں ہرٹ کر سکتی ہوں وہ بالکل میری مام کی طرح ہیں لیکن اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم میرے ساتھ اس طرح کرو میری تو کوئی غلطی نہیں ہے"

اس نے ٹہر ٹہر کے سب کہا تھا اور ہوا سے اڑتے بالوں کو کان کی پیچھے اڑسہ تھا اس دن کے ولدان کا انداز دیکھ کر تو وہ دنگ رہ گئی تھی اور بہت اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ اسکی دال تو نہیں گلنے والی لیکن ابھی ولدان کے سوری نے اسے ہمت دی تھی۔ وہ سارا ملبہ اپنے سر کیوں ڈالتی اس لئے وہ چالاکی سے سب آسپہ بیگم پہ ڈالنا چاہتی تھی "تم ٹھیک کہ رہی ہوں مام کونہ تم اور نہ میں سمجھا سکتا ہوں... انہیں وقت ہی سمجھا سکتا ہے اور مجھے یقین ہے وہ وقت کے ساتھ سمجھ جائیں گی بٹ جو تم نے کیا وہ تمہارے امپریشن کا ہی نتیجہ تھا"

اس نے تھوڑا رک کر کہا تھا وہ سارا بلیم خود پہ نہیں لے سکتا تھا ویسے بھی اسکی بات صحیح

تھی حمدانے اسے کبھی ایسا فیمل کروایا نہیں تھا

"مس حمد اتم خود کو بہت اور اسمارٹ سمجھتی ہوں اور مجھے بے وقوف سمجھ کر کے رکھا ہے میری آنکھوں پہ پٹی بندھی ہے نہ جو میں کچھ سمجھ نہیں سکتا یہ کہوں اور ایکٹر کہ میرے اس دن کے ڈوز سے تمہارا دماغ ٹکھانے پہ آ گیا ہے.. رسی جل گئی لیکن بل نہیں گئے"

وہ اپنے دل میں ایک ایک لفظ ایسے چبا کر کہ رہا تھا جیسے اسے کچا چبار ہا ہو
حمد کے ارادے اسکی نظروں سے مخفی نہ تھے وہ چاہتا تو یہ سب کچھ اسے کہ سکتا تھا لیکن وہ بات کو طول نہیں ختم کرنا چاہتا تھا

"س..... سو..... د..... دین..... کین..... و..... وی... بی.... فرین.... فرین....
فرینڈز"

"So then, Can we be friends ??"

ولدان کی خود پہ چبھتی نظروں سے ڈگمگاتے اس نے کہا تھا

"Sure we can be just friends "

اس نے کچھ سوچتے لفظ جسٹ پہ زور دیا تھا

"Welcome to be as my friend "

"اس نے خوشدلی سے کہتے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا جسے اس نے بھی "ویلم" کہتے

قبول کیا تھا اور واپس اسی پتھر کے پاس آگیا تھا اور اس پہ دوبارہ بیٹھ چکا تھا

وہ بھی اسکو فالو کرتی دوسری پتھر پہ بیٹھ گئی تھی

"تمہاری پسند کافی اچھی ہے"

اسے خاموش دیکھ کر اس نے کہا تھا

"کیا مطلب" اسے سمجھ نہیں آیا تھا

"مطلب کہ یہ جگہ بہت پر سکون ہے اتنے شور کے باوجود بھی یہاں الگ ہی سکون ہے

میں جب بھی اچھا فیل نہیں کرتی یہاں آجاتی ہوں میرا موڈ کافی خوشگوار ہو جاتا ہے"

اس نے سمندروں کی لہروں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

"اووائس سر پرائزنگ مجھے بھی یہ جگہ کافی اچھی لگی موڈ کوریفیریش کرنے والا ماحول

ہے بہت پر سکون جگہ ہے"

وہ بھی متفق تھا وہ اب تک آدھا لندن تو ایکسپلور کر چکا تھا
 "واٹ آپلیزنٹ سرپرائز... ہم میں کچھ تو ایک جیسا ہے"

اس نے خوش ہوتے کہا

"پلیزنٹ کا تو پتہ نہیں لیکن شاکنگ ضرور ہے"

وہ کہاں پیچھے تھا اینٹ کا جواب پتھر سے دینا کوئی اس سے سیکھے

"تمہیں یہاں کی کافی ٹرائے کرنی چاہیے اٹس ویری بی بلکہ دوستی کی خوشی میں، میں
 پلاتی ہوں ٹریٹ سمجھو"

اس نے کہتے آرڈر بھی دیا تھا

"نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے... یہ ٹریٹ شریٹ مجھے نہیں پسند میں خود ہی پی لوں

گا"

وہ اس سے ٹریٹ ہر گز نہیں لینا چاہتا تھا

"مجھے آنٹی سے معلوم ہوا تھا تم فیشن ڈزائننگ سے ریلیٹ ہو"

اس نے بات بدلی تھی

"ہاں.... اس نے تصدیق کر لی تھی

میں بھی اسی فیلڈ سے ہوں اینڈ یونویہاں اس سال ایک ایکزیشن لاونج ہو رہا ہے جس

میں مختلف ملک کے لوگ حصہ لے رہے ہیں یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ابھی اس

فیلڈ میں نئے آئے ہیں یا ابھی یہ کورس کر رہے ہیں یہ انہیں موٹیویٹ کرنے کے لئے

ہے اور جسکا ڈیزائن انٹرنیشنل لیول پہ پسند آئے گا انہیں ایک بہت اچھی آفر بھی دی

جائینگے میں وہاں کی ایک ممبر ہوں"

"آئی تھینک تمہیں یہاں آنا چاہیے تم انجوائے کرو گے اور تمہیں چیلنج بھی مل جائے گا

"

اس نے کہتے ساتھ اپنے بیگ سے پمفلٹ نکال کر بھی اسکی جانب بڑھایا تھا جس میں

سب ڈیلیٹرز تھیں

"میں اس بارے میں کچھ کنفرم نہیں سکتا کیونکہ میرے کچھ پلینرز ہیں"

اس نے پمفلٹ پہ نظر ڈالتے کہا تھا

"تم کو شش ضرور کرنا"

اس نے زور دیا تھا

"Let's see, by the way I have things to do, so I
am going see you then ... "

اس نے کہا تھا

"See you"



اس نے بھی اسے بائے کہا تھا

وہ مضبوط قدم اٹھاتے اپنی کار کی جانب بڑھ رہا تھا اور وہ بس اسکی پشت کو دیکھ رہی
تھی..

کھڑکی سے آتی سورج کی روشنی سے اسکی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ دکھتے سر کو تھامتے
ہوئے اسنے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔ کمنیوں کو بیڈ پہ ٹکا کے وہ
اٹھنا چاہتی تھی مگر کمر میں اٹھتی ٹھیس کو وہ برداشت نہیں کر پائی تھی اور واپس جھٹکے

سے بیڈ پہ گری تھی۔۔۔!! درد سے اسکی آنکھوں میں نمکین پانی بھر آیا تھا۔۔۔!! کچھ لمحے یونہی بیڈ پہ لیٹے رہنے کے بعد اسکی نظر اطراف پہ گئی تھی جہاں بالاج بہت ہی گہری پر سکون نیند سوتا ہوا اسے نظر آیا تھا۔۔۔ اسے دیکھ کر اسکے چہرے پہ ایک ناگوار تاثرات ابھرے تھے۔۔۔ اسکو دیکھنے کے بعد یونہی اسکی زہن میں کل دن کا سارا منظر گھوما تھا۔۔۔۔۔ کس بے قدری سے بالاج نے اسکیساتھ درد بھرا رویہ برتا تھا۔۔۔۔۔ اسکی آنکھیں سرخ سی ہوئیں تھیں۔۔۔ ٹھنڈ کی وجہ سے اسکی چھوٹی سی ناک لال ہو رہی تھی۔۔۔!! اپنی بے قدری پہ اسے بے حد رونا آیا تھا۔۔۔ شروع سے ہی تو اس کیساتھ یہ ہوتا آرہا تھا۔۔۔ کیا وہ اپنے شادی کی رات بھول سکتی تھی جس رات تمام لڑکیاں ڈھیڑوں ارمان سجا کر اپنے شوہر کے گھر آتی ہیں۔۔۔۔۔ ہاں وہ کوشش کر رہی تھی بھولنے کی مگر کیا وہ اسکو بھولنے دے رہا تھا۔۔۔ کس قدر بد تمیزی سے بالاج نے اسے پہلی رات ہی اسکی عزت نفس کو نشانہ بنایا تھا اور پھر وہ تھپڑ۔۔۔ اسے اپنی گال پہ درد ہوتا محسوس ہوا تھا بے ساختہ اسنے ہاتھ اپنے پھولے ہوئے گال پہ رکھا تھا جیسے ابھی بھی اسے زندگی نے ایک تماچہ مارا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر شادی کی پہلی صبح۔۔۔ کیا وہ وریہ وہ بھول سکتی تھی کس طرح اسنے اسے بے عزت کیا تھا اور پھر وہ وقت جب پرہشہ کو اسنے لینے کی کوشش کی تھی تب۔۔۔۔۔ یا تب جب اسنے اپنی پڑھائی جاری رکھنے کی

کوشش کی تھی یاتب جب وہاں سے اسکی دوستی ہونا شروع ہوئی تھی۔۔ کون کون سے وقت کو بھولے گی۔۔ کتنی کوشش کی تھی کہ وہ سب کچھ چھوڑ کر اسکے ساتھ ہم قدم چلنا چاہتی تھی لیکن وہ ہار بار اسے اس قدر بری طرح ہرٹ کرتا تھا کہ اسکے سوچنے کی تمام صلاحیتیں مفلوج ہو جاتیں تھیں۔۔ مگر کل اسلما جس قدر بری طرح رویہ اور موڈ بدلاتھا وہ تو سوچ بھی ناسکتی تھی۔۔ اسنے اپنا کرر تک اسکے لیے چھوڑ دیا تھا اور نہ اسے اپنی پڑھائی اور اپنے مستقبل سے کس قدر محبت تھی۔۔۔۔!! کیا وہ اس قدر کمزور تھی کہ کسی کے ظلم اس طرح برداشت کرے اسنے تو خود اکیلے چلنے کی عادت اپنائی تھی سب سے اکیلے لڑی تھی مگر کل۔۔۔۔!!

"بس بہت ہو گیا ہے بالاج۔۔۔۔۔"

اسے محسوس بھی نا ہوا تھا کب اسکا چہرہ سوچتے سوچتے آنسوؤں میں بھیگ گیا تھا۔۔ اسکا تو کوئی دوست، رشتہ دار، کو لیک کوئی ایسا نہیں تھا جس سے وہ اپنا دکھ درد بانٹ سکتی۔۔ کب تک وہ ہر کچھ دل میں چھپائے سہتی رہتی۔۔۔۔۔ اسے یکدم وہاں کا خیال آیا تھا وہ کس قدر اپنے بھائی سے مختلف تھا۔۔ ہمیشہ ہنستا مسکراتا مدد کرتا۔۔۔۔۔ محبت کرنے والا۔۔۔۔۔ وہ بالاج سے کتنا الگ تھا اور ساتھ میں۔ اسکا دوست بھی

تھا۔۔۔ مگر بالاج نے اس سے یہ دوستی بھی چھین لی تھی۔۔۔!!

اسنے اپنا موبائل ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی جو اسے باآسانی سائیڈ ٹیبیل سے مل گیا تھا۔۔۔ لاک کھول کر اسنے وہاں کو کال ملائی تھی۔۔۔ کسی کی مدد لے کر وہ اب بالاج سے چھٹکارا لینا چاہتی تھی۔۔۔ اسکا اسٹیمینا، انابری طرح ہرٹ ہوئی تھی۔۔۔!!

تقریباً تین دفعہ کال وہ ملا چکی تھی مگر وہ ریسو ہی نہیں کرا تھا۔۔۔ بے بسی سے اسنے موبائل کو واپس رکھا تھا اور تکیے کو گود میں رکھ کر پھر سے آنسو بہانے لگی تھی۔۔۔!!

"گڈ مرینہ۔۔۔۔۔ اٹھ گئیں تم"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیسی طبیعت ہے اب"

بالاج جو لمحے پہلے ہی اٹھا تھا اسے جاگتا دیکھ کر وہ اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔!! اسنے بیٹھتے ساتھ ہی اسکا تکیے پہ رکھا سر کے بالوں کو چھوا تھا۔۔۔ مرینہ نے جیسے ہی اسکی آہٹ محسوس کی تھی فوراً گرنٹ کھا کر سیدھی ہو بیٹھی تھی اور بیڈ کراؤن سے جا لگی تھی۔۔۔!!

"کیسی طبیعت ہے اب"

وہ اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھتا ہوا تشویش زدہ لہجے میں بولا تھا مگر اسے کوئی کمی محسوس نہیں

ہوئی تھی۔۔۔ رات کو ڈاکٹر نے اسے انجیکشن لگایا تھا۔۔۔ جسکی وجہ سے وہ رات کو سوتی رہی تھی لیکن اسکا بخار اب تک نا ترا تھا۔۔۔

"تمہارا ٹیمپریچر تو اب تک ہے۔۔۔"

وہ اسکی مرمری کلائی تھامتا ہوا بولا تھا مرینہ ضبط کرتے ہوئے برداشت کر گئی تھی۔۔۔!!

"آؤ، میں تمہیں باتھ روم تک لے چلوں"

وہ بیڈ سے اترتا ہوا سیلیپر پہن کر اسکی طرف آیا تھا اور اسکا ہاتھ تھام کر بولا تھا مگر مرینہ نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔۔

"مجھے ہاتھ مت لگاؤ"

وہ برداشت کی تمام حدیں پار کرتے ہوئے لفظ چبا چبا کے بولی تھی۔۔۔!!

"تمہیں ہاتھ لگانے کے لیے مجھے تمہاری کسی بھی اجازت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

وہ بنا کوئی لمحہ ضائع کیے آگے بڑھ کر اسے اپنی بانہوں میں لے چکا تھا۔۔۔!! وہ جانتا تھا

نہلائے تو۔۔۔۔۔۔۔۔ ہٹائیں۔۔۔۔۔۔۔۔ سے۔۔۔۔۔۔۔۔ س۔۔۔۔۔۔۔۔ سردی۔۔۔۔۔۔۔۔ لگ رہی ہے"

وہ ٹھنڈ سے ٹھٹرتی ہوئی کپکپاتے لہجے سے بولی تھی ابھی وہ تمام پہلے والی سوچیں بھلا چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ جسم پہ لگتی سردی نے اسکی ساری سوچیں مفلوج کر دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ "بٹ یہ تمہارے لیے اچھا ہے"

وہ مزید اس پہ پانی کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ جیسے اسنے مرینہ کی کوئی سنسنی ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ "بالاج پلیز"

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

وہ دونوں بازو اپنے سینے پہ باندھتی ہوئی منت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے انداز میں بے بسی صاف ظاہر تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ بالاج کونا جانے کیا ہوا تھا کہ اسنے ہینڈ شاور بند کر کے ٹائلز پہ ڈال دیا تھا جب کہ تھوڑا سا جھک کے اسکو دونوں کندھوں سے تھام کے اسے کھڑا کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اب وال شاور کو کھول دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔!! جس سے وہ دونوں بھینگنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

"م۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے سر۔۔۔۔۔۔۔۔ سردی لگ رہی۔۔۔۔۔۔۔۔ با۔۔۔۔۔۔۔۔ بالاج"

کے بال صاف کیے تھے۔۔۔ ٹاول رکھنے کے بعد اسنے اسکا بلیک سوئٹر کے بٹن اوپن کیے تھے جو رات کو اسنے خود سے مرینہ کو پہنایا تھا۔۔۔ بٹن کھولنے کے بعد اسنے اسکا سوئٹر اتارا تھا۔۔۔ مرینہ ڈھر کن کورو کے آنکھیں پھاڑے اسکی حرکات و سکنات کو غور کر رہی تھی۔۔۔۔ سوئٹر اتار کے اس نے اسٹینڈ سے لٹکایا تھا۔ جیسے ہی بالاج کے ہاتھ اسکی شرٹ کی زپ پہ گئے تھے وہیں مرینہ نے اسکے ہاتھ جھٹکے تھے اور اسے دھک دیا تھا جس سے وہ پیچھے کو ہٹا تھا۔۔

کمر میں اٹھتے درد کو اس نے پشت پہ ڈالا تھا اور بنا کوئی لمحہ ضائع کیے کمرے میں جا کر ڈریسنگ روم میں بند ہو گئی تھی۔۔

وہ دھیرے سے قدم اٹھاتی ڈریسنگ روم سے باہر آئی تھی۔۔ کافی دیر وہ ڈریسنگ روم کے اندر گیلے کپڑوں میں ہی بیٹھی پھر سے بالاج کے رویے کو سوچنے لگی تھی جب اسکی سوچ مزید سوچنے سے مفلوج ہو گئی تو وہ ایک دم تیار ہو کر باہر آئی تھی۔۔۔ !!

"کیا کر رہی تھیں اندر۔۔۔ میں کب سے انتظار کر رہا تھا ناشتے کے لیے تمہارا"

وہ جیسے ہی باہر آئی تھی صوفے پہ بیٹھا بالاج اٹھ کے اسکے قریب آ گیا تھا۔۔ !!

"خود کر لو ناشتہ"

وہ اسے نظر انداز کر کے ڈر سینگ مرر کے سامنے بڑھی تھی !!

"کہیں جا رہی ہو تم۔۔۔۔"

اور تمہیں پتہ ہے نا تمہاری طبیعت صحیح نہیں ہے کل رات سے بخار ہے تمہیں، بریک

فاسٹ نہیں کرو گی تو مزید ویک نیس ہو جائے گی"

وہ اسے جینز پہ بلیک گھٹوں سے اونچی شرٹ اور لیڈر کے لانگ کوٹ پہنے ایک دم تیار

دیکھ کر ٹھٹکا تھتا ہی وہ حیرانگی سے چلتا ہوا ڈر سینگ مرر کے سامنے کھڑے ہو کر بولا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا۔۔۔!!

وہ اسے مرر کے سامنے دیکھ کر غصہ ضبط کرتے ہوئے کبرڈ کی جانب بڑھ گی تھی اور

اپنے ڈریس سارے نکال کے بیڈ پہ پھینکے تھے۔۔ وہ جتنا اسکے سوالوں کا جواب نہیں

دینا چاہتی تھی اتنا ہی بالاج اسکے سامنے آ رہا تھا۔۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی

کہیں اس سے بہت دور چلی جائے لیکن وہ بار بار اسے کس طرح نظر انداز کر سکتی

تھی۔۔۔!!

واؤ۔۔۔۔۔!!

سر سبلی بیوی ہوں میں تمہاری۔۔۔"

وہ طنزیہ کہتی ہوئی اپنے دونوں ہاتھوں کو جوڑتے ہوئے بولی تھی!! اسکے انداز میں

صاف ہنسی ظاہر تھی جیسے اسکی بات کا مزاق اڑا رہی ہو۔۔۔!!

"تمہیں پتہ بھی ہے بیوی کیا ہوتی ہے اور اس کے حقوق۔۔۔!! کیسا سلوک کیا جاتا

ہے بیوی کیساتھ۔۔!! نامور بزنس مین مسٹر بالاج سکندر ہیں نا آپ۔۔۔۔۔ اگر کل

سٹڈے کے نیوز پیپر میں یہ ہیڈ لائن آجائے کہ مسٹر بالاج سکندر کس طرح کا سلوک

اور رویہ اپنی بیویوں کیساتھ اختیار کرتے ہیں تو آپ کی انڈسٹری کی کافی ٹی آر پی بڑھ

جائے گی نا۔۔۔ ہے نا بالاج"

وہ کمر پہ دونوں ہاتھ رکھ کر اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی تھی اسکی آنکھیں اور چہرہ

غصے سے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔!!

"واٹ۔۔۔ کیا بکواس کر رہی ہو تم"

وہ تو اسکا انداز دیکھتا ہی رہ گیا تھا وہ کس طرح آپ سے تم پہ آئی تھی اور پھر اسکے

بے بعزتی بھرے جملے۔۔۔!!

"بکواس۔۔۔!!

کیوں مسٹر بالاج سکندر اپنی بیوی کیساتھ جانوروں کی طرح ٹریٹ نہیں کرتے کیا"

وہ اسکے دو قدم قریب آکر غصے سے چلائی تھی۔۔۔!!

"مرینہ تم کچھ زیادہ بول رہی ہو۔۔۔ کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔۔ آئے نو

دیٹ کل مجھے وہ برتاؤ نہیں کرنا چاہیے تھا جو میں نے کیا اسکے لیے میں تم سے معافی بھی

مانگنے کے لیے تیار ہوں مگر پلیز ابھی ناشتہ کرتے ہیں"

وہ اسکی تمام باتیں نظر انداز کر کے امید سے آگے بڑھا تھا۔۔۔!! مگر مرینہ۔۔۔

"معافی۔۔۔۔۔"

کتنا آسان ہے ناسب کچھ کر کے آخر میں ایک سوری کرنا اور پھر سب ٹھیک

ہو جانا۔۔۔۔۔ سمجھ کیا رکھا ہے تم نے مجھے ہاں۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی تھی مجھے کل یوں ڈرانے دھمکانے کی"

"ہوتے کون ہو تم۔۔۔۔۔"

شوہر ہو شوہر بن کے ہی رہو نا۔"

وہ آگے بڑھ کر اسکی شرٹ کا کالر پکڑتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولی تھی اسکی آواز اتنی تیز تھی کہ اگر دیواریں ساؤنڈ پروف نا ہوتیں تو ضرور آواز آٹ ہو جاتی۔!!

"چھوڑو مجھے"

"کس طرح کا بی ہو کر رہی ہو تم۔"

"تمہاری طبیعت کا زیادہ"

وہ اسکایوں کالر تک پہنچنا اور پھر چیخنا، وہ کالر پہ رکھے اسکے ہاتھ ہٹانے ہی لگا تھا جب مرینہ پھر سے چلائی تھی۔

"منع کیا ہے نا چھونے سے"

"ہٹاؤ ہاتھ اپنے"

وہ اپنے ہاتھوں پہ اسکے رکھے ہاتھوں کو دور کرتی ہوئی چیخی تھی!!

"پلیز۔۔۔ مرینہ۔۔۔۔۔"

چاہ کیا رہی ہو تم "

"مانگ رہا ہوں نامعافی اب کیا کروں"

وہ جھنجھلایا تھا۔۔۔!! اس طرح کا بی ہیو تو اسنے کسی کا برداشت نہیں کیا تھا ارحم کے وقت بھی وہ اسکی کچھ نہیں سنتا تھا اچھی خاصی سنا دیتا تھا مگر اب اسکی برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔!!

"طلاق چاہیے مجھے۔"

وہ کالرپہ سے ہاتھ ہٹاتی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی ہوئی بولی تھی اسکا انداز اٹل تھا ایک ضد تھی اسکے لہجے میں، جیسے جو وہ چاہتی ہے وہ کر بھی لے گی۔۔

"پاگل ہو گئی ہو تم"

کیا بولے جارہی ہو کب سے، میں برداشت کر کے سب سن رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو دل چاہے گا بولو گی "

وہ پہلی بار اب چلایا تھا۔۔!! مرینہ کی بات پہ تو اسے صحیح شاکڈ لگا تھا۔۔!!

"طلاق دو مجھے ابھی کے ابھی"

وہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے بولی تھی اسکے لہجے میں ضد، جنون تھا جو بالاج
اتجھے سے دیکھ رہا تھا۔۔

"مرینہ اٹس آور۔۔۔"

چلو شباش آو، ناشتہ کریں"

وہ تحمل و برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خلاف معمول نرمی سے بولا تھا اور اسکی کلانی
تھام کے پیار سے اسے صوفے کے جانب لایا تھا جہاں ٹیبل پہ دیگر قسم کا ناشتہ رکھا ہوا

تھا۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"بالاج، منع کیا تھا نا تمہیں چھونے سے"

بالاج نے جیسے ہی اسے صوفے پہ بٹھایا تھا وہ پھر سے بھرائی ہوئی آواز میں چلائی
تھی۔۔۔

"جانم۔۔۔ بیوی ہونا میری۔۔۔"

تمہیں چھوئے بنا کیسے رہ سکتا ہوں"

وہ اسکا گال اپنی دو انگلیوں کے پوروں سے سہلاتا ہوا پیار سے بولا تھا*

"بالاج۔۔۔۔"

مجھے طلاق دے رہو کہ نہیں"

وہ اسکا ہاتھ جھپکتی ہوئی پھر سے ہی وہ بات بولی تھی۔۔۔!!

"خاموش ہو جاو۔۔۔۔ بس۔۔۔۔ بہت سن لی تمہاری" بالاج کی برداشت جواب

دے گئی تھی!!

"ہاں یانا"

مرینہ اسکے زرا سا قریب ہو کر فروٹ باسکٹ میں رکھے چاقو تو تھامتھی ہوئی غصے سے بولی

تھی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں اڈتے آنسو باڑ پھلانگنے کو تیار تھے جیسے وہ آج اپنی کر کے

ہی رہے گی۔۔

"مزید ازیت برداشت نہیں کر سکتی میں، ان چار مہینوں میں جتنی ازیت، تکلیف اور

بے عزتی میں نے برداشت کی ہے نا اتنا کبھی میں نے اپنے گھر گزارے ہوئے بیس

سال کبھی نہیں کیا مگر اب نہیں"

"دو طلاق مجھے۔۔۔"

مجھ سے "

"پلیز ایسے مت کرو جان ہونا تم میری"

وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔ جب کہ بولتے بولتے اسکی آواز رندھ

گی تھی۔۔!!

"نہیں مجھے نہیں رہنا ساتھ تمہارے"

آزاد کرو مجھے اب۔۔۔ اس رشتے کو مزید جھیلنا میرے بس میں نہیں "

وہ خود پریشان ہو کر چاقو کو ز میں پہ پھینکتی صوفی پہ ڈھے گی تھی اور اپنا سر صوفی کی

پشت پہ ٹیک لگالی تھی۔۔۔!! جیسے بہت بے بس ہو "

بالاج نے اسکے چاقو پھینکنے پہ شکر ادا کیا تھا اور پہلے چاقو کو اس سے دور کیا تھا اور پھر اسکے

قریب جا کر ز میں پہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔۔

"۔۔۔۔ میں سوری کرتا ہوں تم سے، کبھی تمہیں اف نہیں کرونگا، بلکل پھول کی

طرح سنبھال کے رکھونگا کبھی مر جھانے نہیں دونگا مگر پلیز یار ناشتہ کر لو طبیعت صحیح

نہیں ہے نا تمہاری، جانم پلیز۔۔۔۔۔ آئے لو یو سوچ، تمہاری ہر تکلیف پہ مر ہم

لگا دو نگا یا ربٹ پلیز۔۔۔ تم۔۔۔

وہ اسکے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کر منت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔

"تمہاری ہر بات ڈرامے کا ڈائلاگ لگ رہی ہے۔۔ خدا کے لیے بالاج مجھے آزاد کر دو

، ورنہ میں تمہیں چھوڑ کے خود چلی جاؤنگی"

وہ اسکے ہاتھ گھٹنوں پہ سے ہٹاتی ہوئی ناگواریت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔

"تمہارا لمس ناگوار گزر رہا ہے۔۔

نفرت ہو رہی ہے تم سے۔۔۔"

وہ ایک بار پھر چلائی تھی۔۔!!

"چاہتی کیا ہو۔۔۔۔

اس رشتے کو ختم کرنے کی بات کرنے کے بجائے جو تم کہو گی وہ مان لوں گا مگر اب تم نے

طلاق کا نام لیا تو مجھ سے برداشت نہیں ہوگا"

وہ سینے پہ ہاتھ باندھتا ہوا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"مجھے گھر جانا ہے ابھی کے ابھی"

وہ کلانی پہ بندھی گھڑی میں وقت دیکھتی بولی تھی۔۔!

"مگر ابھی ہماری ٹرپ کے دن باقی ہیں۔۔۔"

"تم مجھے لے کر جا رہے ہو کراچی یا نہیں۔۔۔۔۔ مجھے ابھی کے ابھی جانا ہے"

وہ ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔۔!!

"مگر مرینہ۔۔۔"

"مجھے نہیں رہنا مزید تمہارے ساتھ۔۔۔ میں خود چلی جاؤنگی، رہو تم میری طرف سے

بھاڑ میں جاو"

وہ قدم بڑھانے ہی لگی تھی جب اسے ایک دم سے چکر آیا تھا۔۔۔۔

"وینکینسن ہو رہی ہے نا تمہیں۔۔۔ کر لو ناشتہ پلیز۔۔۔ کروا رہا ہوں ٹکٹس کنفرم"

وہ اسکو بازوؤں میں تھام کر نرمی سے صوفے پہ بٹھاتا ہوا بولا تھا اور انڈاسلائس کی پلیٹ

اسے دی تھی۔۔۔!!

"میرادل نہیں کر رہا ہے۔۔۔ بس مجھے کراچی لے چلو"

تلے ہوئے انڈے کو دیکھ کر اسکادل متلی ہوا تھا۔۔۔ اسکادل گھبرانے لگا تھا۔۔۔ اپنی آنکھیں بند کر کے وہ بولی تھی۔۔

"اوکے بٹ جوس تو . .

"میں نے کہا ہے ناکہ میں کچھ نہیں کھاؤنگی مجھے کراچی جانا ہے"

وہ جوس کا گلاس جھٹکتی ہوئی بولی تھی اور اٹھ کے بیڈ پہ جا کر کمفرٹراوڑھ کے لیٹ گئی تھی۔۔۔!! جبکہ بالاج کو اسکی طبیعت کافی سے زیادہ خراب لگی تھی۔۔۔ اسنے سوچ لیا تھا گھر جا کر آرام سے رات میں اسے منائے گا۔۔۔۔۔ اپنے مینیجر کو کال کر کے اسنے ایک گھنٹے بعد کی ٹکٹس کنفرم کروائیں تھیں۔۔۔!! اس نے صد شکر یہ ادا کیا تھا کہ وہ طلاق والی بات کو روک گئی تھی مگر اسکی یہ خوشی زیادہ دیر تک کی نہیں تھی!! .

"ولدان"

وہ ابھی ڈائننگ ٹیبل پہ ناشتے کے لیے آکر بیٹھا ہی تھا جب آسیہ بیگم اسکے پاس آئیں

تھیں۔۔!!

"یہ حمدانے بھیجا ہے"

انہوں نے ایک پارسل ٹیبیل پہ رکھا تھا۔۔۔

"یہ"

وہ پارسل کو لے کر الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا تھا اور چند لمحے سوچنے کے بعد اسے کھولا تھا جس میں سب سے پہلے ایک انویٹیشن تھا۔۔۔ وہ انویٹیشن پہ پڑی ایک چٹ پڑھ کے مسکرایا تھا۔۔۔!! انویٹیشن کارڈ کو ٹیبیل پہ رکھ کر اسے مزید چیزیں دیکھنا چاہیں تھیں جس میں بلیک تھری پیس سوٹ تھا ساتھ واپچ ٹائے پر فیوم اور ناجانے کون سی چھوٹی موٹی چیزیں تھیں۔۔۔ دیکھ کر اسکے دل میں ایک ہی لفظ آیا تھا جو "انویٹیشن سیکر" تھا۔۔!!

"کافی خرچہ کر دیا ہے آپکی فرینڈ کی بیٹی نے"

وہ برانڈ چیزوں کا پارسل آگے بڑھاتا ہوا اب ناشتے کی طرف رجحان کر چکا تھا۔!!

"بیٹا، گفٹ بھیجا ہے اسنے تمہیں، اب کل ایکری بیسیشن میں تم یہ ہی پہننا، اس نے بہت

پیار و محبت سے بھیجا ہے "

وہ اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں تھیں۔۔

"ہا ہا ہا۔۔ سر سیلی۔۔۔ میں کسی کے بھی مرضی کے کپڑے نہیں پہنتا

ماما۔۔۔ ٹھینکس اسکو بول دو نگا میں اور آپ یہ کسی کو دے دیجیے گا"

وہ جو س کے گلاس کو لبوں سے لگاتا ہوا بولا تھا۔۔

"ولدان۔۔۔ کیا مطلب ہے اس بات کا"

وہ اسکی دینے والی بات پہ ٹھٹکیں تھیں۔۔

"کیا یہ کافی نہیں کہ میں اسکے ساتھ ایگزیزبیشن میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ فری

کر نامیری عادت نہیں ہے"

وہ جو س کو ختم کر کے کرسی کھینچ کر اٹھ گیا تھا۔۔!!

"بالاج"

مانوس آواز پہ وہ جو ورزش کر رہا تھا فوراً رکا تھا

"موم آپ"

وہ ڈگمگایا تھا

"ہاں میں.. تم کب آئے وہ بھی اس طرح اچانک.. تم لوگ تو کچھ اور دن رکنے والے

تھے نہ اور کچھ بتایا ہی نہیں سب ٹھیک ہے"؟؟؟؟

وہ حیرت زدہ سوال پہ سوال کر رہی تھیں۔۔

پریشہ کی رونے کی آواز سے انکی آنکھ کھلی تھی وہ کچن میں اسکے لئے فیڈر بنانے آئیں
تھیں تولان میں بلانج کو ورزش کرتا دیکھا تو پریشہ کو سلانے کے بعد یہاں آئیں تھیں۔

"وہ... وہ... وہ... ہم... بس.. یونہی آگئے کافی گھوم لیا تھا اور پھر پریشہ اور آپ بھی

اکیلی تھی تو جیسی"

وہ شروع میں کمزور لیکن پھر مضبوط آواز میں اس نے کہا تھا۔۔

صبح سویرے وہ کراچی لینڈ کر کے مرینہ کو اسکے گھر چھوڑ کر آیا تھا اس نے سوچا تھا کہ

بیگم کے اٹھنے سے پہلے وہ آفس چلا جائے گا لیکن ہائے رے قسمت وہ پکڑا گیا وہ اس

وقت کسی سوال کا جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں تھا

"اچھا چلو ٹھیک ہے.. مرینہ کہاں ہے؟؟ آرام کر رہی ہوگی"

انہوں نے پوچھا۔۔

"ہا...ہا...وہ...وہ...آرام...آرام.... نہیں وہ اپنے گھر گئی ہے اسکی والدہ کی کچھ

طبعیت نہیں ٹھیک"

جس سوال سے وہ بچنا چاہ رہا تھا وہ سوال اسکے سامنے کھڑا تھا بعد میں بھی اسے جواب دینا

تھا تو ابھی ہی سہی۔۔ جب وہ کراچی آئے تھے ائرپورٹ پہ ہی مرینہ نے ٹیکسی کے لیے

آگے بڑھ گئی تھی اور جب بالاج نے اس سے پوچھا تو وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گئی تھی کہ "

میں اب مزید تم جیسے دو چہرے رکھنے والے انسان کیساتھ ایک دن بھی نہیں

گزار سکتی"۔۔ وہ ائرپورٹ پہ ہنگامہ نہیں چاہتا تھا تب ہی خود اسے اسکی مدر کے گھر

چھوڑ کر آیا تھا۔۔

"کیا مطلب وہ ڈائریکٹ اپنے میکے چلی گئی ایسی بھی کیا ایمر جنسی تھی.. اگر وہ یہاں

آجاتی پہلے تو میں کیا اسے منع کر دیتی خیر وہ کب آئیگی؟"

انہیں کچھ سمجھ نہیں آیا تھا

"مجھے نہیں پتہ" وہ اب چڑا تھا

"بالاج کیا مطلب ہے اسکا وہاج کی منگنی کچھ دن ہیں اتنی تیاریاں کرنی ہیں میں نے سوچا

تھا تم لوگ آوگے تو اسکے ساتھ شاپنگ کروں گی وہ بڑی بہو ہے لیکن یہاں تو الٹا ہی

سین ہے میں اسے کال کرتی ہوں تھوڑی دیر تک"

انہیں غصہ آیا تھا

"کیا ہو گیا ہے ماما سے آنا ہو گا جب وہ آجائیگی کوئی ضرورت نہیں ہے اسے کال کرنے

کی.... آپ تو ایسی کہ رہی ہیں اگر وہ نہیں ہوگی تو کچھ ہو گا نہیں"

وہ ہتھے سے اکھڑا تھا مرینہ نامہ اب اسکی برداشت سے باہر تھا

"لیکن... تیاری...." وہ بالاج کو غصے میں آتا دیکھ کر حیران و شاکڈ ہو گئیں تھیں

"مام یہ کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں ہے آجکل بہت سی سہولیات ہیں سب آن لائن بھی ہو سکتا

ہے اسکے علاوہ میں ایک ویڈنگ پلانر رینج کروادوں گا سارے کام ہو جائینگے آپ کو

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"

وہ غصے میں کہ رہا تھا

"ٹھیک ہے اب میں کیا کہوں"

انہیں کچھ گڑ بڑ لگی تھی لیکن وہ پوچھ کر اسے مزید اشتعال میں نہیں لانا چاہتی تھی

"میں پریشے کو دیکھنے جا رہا ہوں"

وہ بولتا واک آؤٹ کر گیا تھا۔



NEW ERA MAGAZINE
سر میں اٹھتی ٹیسوں کو برداشت کرتے اس نے آنکھ کھولی تھی

"اف مجھے میڈیسن لینا ہی ہوگی"

خود کلامی کرتے اس نے سائیڈ دراز سے میڈیسن نکالی تھی لیکن خالی جگ کو دیکھ کر وہ

ہمت کرتی کچن کی جانب گئی تھی

کیبنٹ کا پٹ کھول کر اس نے اپنی ماں کے ہاتھ کے بنے کو کیز نکالے تھے اور ایک دو

بسکٹ کھا کر اس نے دوائی لی تھی اور کچن کے سلپ سے ہی ٹیک لگا لیا تھا

" میری تمام سوچوں اور حس کو مفلوج کر دیا ہے آپ نے بالاج یہ درد تو کچھ نہیں ہے
اسکے آگے جو آپ نے مجھے دیا ہے "

وہ سر کو ہاتھوں سے دباتی مسلسل سوچے جا رہی تھی اور آنسو ایک بار جھرنے کی طرح
گرنے لگے تھے

فون کال کی آواز پہ اس نے خود کو کمپوز کیا تھا اور روم کا رخ کیا تھا
" وہاں کالنگ " جگمگاتے دیکھ کر اس نے انگلی کی پشت سے اپنے آنسو صاف کئے تھے اور

کال ریسیو کری تھی
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"ہیلو مائے فرینڈ میرا سلام قبول کریں اینڈ ہاؤ آریو؟؟"

اس نے چپکتے کہا تھا

"وعلیکم اسلام!! میں.. ٹھیک.. ہوں.. تم کیسے ہوں.."

اسکے انوکھے انداز پہ وہ بمشکل مسکراتی بولی تھی اس نے اب کافی حد تک خود کو کمپوز کر لیا
تھا

"میں بھی فٹ ہوں... تم کال کر رہی تھیں میں اٹینڈ نہیں کر پایا تھا دراصل میں

اس وقت پلین میں تھا اور وہ پھر ہوٹل چیک ان کرنے اور سب اریج کرنے میں کال بیک ہی نہیں کر پایا۔

اس نے وضاحت دی تھی

"کہاں کی فلائٹ.... اس نے بیڈ کروان سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔

"میں لندن آیا ہوں ایک ایکریزیسیشن کے سلسلے میں... تم بتاؤ وہاں کیسا موسم ہے اور

مزا آرہا ہے اور بالاج بھائی عرف ڈون سے فرصت مل گئی جو مجھ سے اتنے آرام سے

باتیں ہو رہی ہیں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے بالاج کی پوزیسیو نیچر کو یاد کرتے کہا

"اپنے بھائی سے جیلس"

ہا ہا ہا... وہ دل میں مخاطب تھا

مرینہ بالاج کے نام پہ ساکت ہو گئی تھی

"مرینہ.. آریوڈیئر؟؟"

اس نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا اور پھر کہا تھا

"ہاں"

وہ چونکی تھی

"و... وہاں ج... ہم. واپس.. آگئے.. ہیں"

اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا تھا

"واپس آگئے.. تم لوگ کچھ اور دن نہیں رکنے والے تھے"

اس نے سر سری سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Urdu|Fiction|Poetry

"وہاں کی آب و ہوا اس نہیں آئی"

اس نے غائب دماغی سے کہا

"سب ٹھیک ہے؟؟ تمہاری آواز اتنی ڈاؤن لگ رہی ہے"

وہ تشویش زدہ تھا۔

"ٹھیک ہی ہے" اس نے بے دلی سے کہا تھا۔

"میں نہیں جانتا کیا مسئلہ ہے لیکن تم ایک بہادر اور مضبوط انسان ہو کوئی تمہیں اتنی

آسانی سے ریزہ نہیں کر سکتا سب ٹھیک ہو جائے گا"

اس نے ناجانے کیا سوچتے کہا

"شکریہ"... اس نے مسکراتے کہا

"چلو میں اب رکھتا ہوں.. پھر بات ہوتی ہے.. مجھے سب ری چیک کرنا ہے اور اچھا ہے

تم آگی ہوں میری انگلیجمنٹ کی بھی تو تیاری کرنی ہے نہ"

اس نے خوشدلی سے کہا

"ہمم ٹھیک ہے.. آئی وش یو بیسٹ و شرز!.. اللہ حافظ"

اس نے کہ کر فون ہاتھوں میں گرا لیا تھا اور آنکھیں بند کر لی تھیں

"مرینہ تم اٹھ گئی"

بشرہ بیگم کھانے کے ٹرے ساتھ لائی تھیں

"ماما آپ آئیں بیٹھیں" اس نے موڑتے انہیں جگہ دی تھی

"میں کب سے انتظار کر رہی تھی کہ تم اٹھو تو کچھ لاؤ اتنی صبح آئی تھی اور جب سے سو

رہی ہو اپنی صحت کا خیال رکھو کتنا زرد چہرہ ہو رہا ہے "

انہوں نے پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے کہا

"میرا دل نہیں کر رہا بھی کچھ نہیں کھانا.. ایسا لگ رہا ہے سب باہر آجائے گا"

کھانا دیکھتے ہی اسے وامیٹنگ جیسی فیٹنگ آئی تھی

"کیا ہوا ہے طبیعت تو ٹھیک ہے بالاج بھی اندر نہیں آیا اور ٹرپ سے ڈائریکٹ یہاں

آگئی "

وہ فکر مند نظر آرہی تھیں

"انہیں کچھ کام تھا اور وہ تھکے ہوئے بھی تھے تو باہر سے ہی چلیں گئے اور میں بھی کافی

تھک گئی ہوں مجھے آرام کرنا تھا اور تھوڑا ریلکس بھی اس لئے یہاں آگئی "

اس نے کھانے کی ٹرے پرے رکھ کر بشرہ بیگم کے گود میں سر رکھ کر آنکھیں بند کر لی

تھی گویا صاف اظہار تھا وہ کچھ سننا یا کہنا نہیں چاہتی

وہ بھی اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتی اسے سکون فراہم کرنے لگی تھیں۔۔۔

"آپ اتنی ٹھنڈ میں یہاں کیا کر رہے ہیں وہاں"

وہ کب سے اپنے روم کی کھڑکی سے باہر گارڈن میں وہاں کو بیٹھنے پہ بیٹھا دیکھ رہی تھی
جب گھنٹہ اسی چیز میں گزر گیا تو وہ مجبوراً اسکے پاس چلی آئی تھی۔۔۔!!

"کچھ نہیں۔۔۔ تم کیوں باہر آ گئیں۔۔۔ جب بھی باہر جانا ہو تو میرے ساتھ ہی آنا
ہے ایسے باہر نہیں نکلنا"

وہ اسکو سامنے دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ ہیر کو کوئی پریشانی ہو۔

"جی مگر آپ کب سے ٹھنڈ میں یہاں بیٹھے تھے۔۔۔ کیا پریشان ہیں آپ۔۔۔ کچھ
ہوا ہے کیا"

وہ بیٹھنے پہ اسکے برابر میں بیٹھ کر بولی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔ پریشان اور میں"

وہ مصنوعی ہنسا تھا۔۔۔

"آپ بتا رہے ہیں کہ نہیں؟ ایک تو میں آپکو پوچھنے آئی ہوں اور آپ نخرے دکھا رہے

ہیں"

وہ شمال کو کندھوں پہ پھیلاتے ہوئے بولی تھی۔۔

"جب آپ اپنے دوست سے دور ہوتے ہیں تو پریشان ہونا ہی پڑتا ہے اور تب زیادہ

جب آپ کا دوست تکلیف اور ڈپریشن میں ہو"

وہ سنجیدگی کا لبادھا اوڑھے بولا تھا!

ہیر کو دوست کے نام پہ ولدان کا خیال آیا تھا وہ بھی تو اس کا دوست تھا اور کتنا دور ہو گیا

تھا۔۔!!

"آپ کا کون دوست پریشان ہے۔۔۔ آپ اس سے بات کریں کہ کیا بات ہے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مشورہ دیتے ہوئے بولی تھی۔۔

"وہ مجھے نہیں بتائے گی جب تک میں اسے پوری طرح نا جھنجھوڑوں، کاش میں ابھی

پاکستان میں ہوتا کاش"

وہ افسردگی سے بولا تھا۔۔

"آپ کوشش کریں شاید بتادے"۔۔۔۔۔ ویسے کون دوست ہے آپ کی۔۔۔۔۔ فیملیز

فرینڈز بھی ہیں آپ کی"

"نہیں! میری ایک ہی بھابھی ہیں جو میری دوست ہیں، اسکے علاوہ کوئی نہیں"

"اوو۔۔ گڈ ہے یہ تو، اسکا مطلب آپکی بھابھی پریشان ہیں کیا ہوا نہیں، ٹھیک ہیں

وہ؟ آپ کے بھائی بھی ہیں۔۔۔"

وہ حیران ہو کر بولی تھی۔۔

"ہاں ایک بھائی اور انکی پیاری سی وائف ہیں بس"

"چلو اب تم سو جاو صبح ایگزیمینٹ کی بھی تیاری کرنی ہے"۔ وہ بیچ سے اٹھتا ہوا بولا تھا

جیسے مزید نہیں بولنا چاہتا ہو۔۔۔ یہ بات سچ تھی کہ وہ مرینہ کے لیے بے حد پریشان

تھا۔۔۔ اسکے لہجے سے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ پھر کچھ برا ہوا ہے۔۔ اسکا دل گھبرا رہا

تھا کہ کسی طرح وہ پاکستان پہنچ جائے۔۔ اسکا ارادہ ایگزیمینٹ اٹینڈ کر کے دوسرے ہی

دن پاکستان جانے کا تھا۔۔

ابھی وہ باتھ روم سے نکلی ہی تھی جب اسکا موبائل زور و شور سے بج رہا

تھا۔۔۔۔۔ ٹاول بیڈ پہ جھٹکتی ہوئی وہ موبائل کی جانب بڑھی تھی وہ سمجھی تھی وہاں

کی کال ہوگی مگر ولدان کی مسڈ کالز دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی ایک دم اسکا زہن پچھلی

ویڈیو کال کی جانب گیا تھا جب ولدان نے اسے اچھے سے وارن کیا تھا۔۔!!
 "اف۔۔ یہ کیوں کال کر رہا ہے مجھے" وہ دوبارہ کال آتے دیکھ کر جھنجلا گئی تھی۔۔!!
 "ہیلو۔۔۔۔"

وہ خود کو کمپوز کر کے کال اٹھا چکی تھی۔۔!! اسکی آواز انتہائی دھیمی تھی۔۔!!
 "کہاں بڑی ہوتی ہو، کب سے تمہیں کالز کر رہا ہوں مگر مجال ہو کہ تم ریسیو کر لو، آخر
 چاہتی کیا ہو تم ہیر"

اسکی غصے سے بھری آواز سپیکر پہ نمودار ہوئی تھی۔۔!!
 "میں جو چاہتی ہوں کیا تم وہ کرنے دو گے"

وہ ڈر سینگ ٹیبل کی جانب بڑھتی ہوئی بولی تھی۔۔

"مجھ سے دور جانے کے علاوہ جو تم چاہتی ہو وہ کر سکتی ہو، کیونکہ اسکی تمہیں اجازت
 نہیں ہے ہیر بیگم"

وہ پتہ نہیں کس انداز سے بولا تھا کہ ہیر کو غصہ آیا تھا۔۔

"کیا بیگم بیگم لگا رکھی ہے تم نے ہاں۔۔۔!! میرا نام ہیر ہے ہیر۔۔۔۔۔"

وہ چیختی تھی۔۔!

"ہاہاہا۔۔ ابھی سے اتنا غصہ، میں نے تو صرف ابھی تمہیں بیگم ہی کہا ہے ظاہر سی بات ہے اتنی دور ہو کر اب تمہیں بیوی تو نہیں بنا سکتا لیکن کوئی بات نہیں ہارٹ تمہارا یہ غصہ بہت جلدی پیار میں بدل جائے گا۔۔ کاش اس وقت میں تمہارے سامنے ہوتا اور تمہارے گداز خوبصورت سرخ ہونٹ دیکھ پاتا جن سے یہ غصے بھرے الفاظ ادا ہوتے ہیں" وہ اپنی ہی ٹون میں بولا جا رہا تھا۔۔ اسکے لبوں پہ ایک انوکھی مسکراہٹ تھی۔۔

"انف۔۔ ولدان۔۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔۔ ایک بات اپنے دماغ میں بسالو، مجھ سے ایسی چھپوری باتیں مت کیا کرو۔۔"

وہ تلملائی تھی بے دھیانی میں اسنے اپنا چہرہ مرر میں دیکھا تھا جہاں اسکے گداز لبوں کیساتھ پھولے ہوئے گال بھی سرخ ہو رہے تھے۔

"ایسی باتیں بیگم سے نہیں کرونگا تو کس سے کرونگا جانِ دل۔۔۔۔۔"

وہ بیڈ پہ لیٹا ہوا اسکو زچ کرتے ہوئے چہک کر بولا تھا۔۔

"جسٹ شٹ اپ ولدان۔۔۔ کیا بیگم بیگم لگا رکھی ہے۔۔ جب بول دیا ہے نہیں کرونگی تم سے شادی میں، تو پھر کیوں مجھے زچ کر رہے ہو۔۔ کیا جان لوگے اب میری۔۔۔ نہیں کیا کرو میرے ساتھ یہ سب۔۔ اچھی دوستی کا بھی تم نے کیا ثبوت دیا ہے مجھے، میرا جینا حرام کر دیا ہے"

وہ کریم کی شیشی زمیں پہ پھینکتی ہوئی چلا کے بولی تھی۔۔۔!!

تمہارا جینا حرام کیا ہے میں نے؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ولدان لمحے میں سریس ہوا تھا۔۔ آخر کیوں وہ است تکلیف پہنچا رہی تھی۔

"ہاں"

وہ غصے سے پھنکاری تھی۔

"نہیں کرونگی مجھ سے شادی"

وہ دوبارہ بولا تھا اب کہ اسنے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں تمہیں۔۔

"نہیں"

وہ سپاٹ لہجے سے گویا ہوئی تھی۔

"جان لے لی ہے میں نے تمہاری"

وہ اسکی مزید انکار پہ اشتعال میں آیا تھا...

"ن۔۔ نہیں"

وہ اعتماد بحال کر کے بولی تھی۔۔!!

"اب لونگا۔۔۔" وہ گویا ہوا تھا۔

"ک۔۔ کیا لوگے"

وہ بوکھلائی تھی۔۔!!

"تمہاری جان"

وہ سنجیدہ ہو کر بولا تھا۔۔!! اسکی آنکھوں میں ایک عجیب سا خون اتر آیا تھا۔

"ک۔ کیا کہہ رہے ہو تم"

وہ حیرت زدہ سا بولی تھی اسکے غصے سے تو وہ اچھے سے واقف تھی۔۔۔



"جسٹ ویٹ اینڈ وائچ ہیر بیگم"

وہ بیگم پہ زور دیتا ہوا بولا تھا اور ایک قمقہ لگایا تھا جس سے ہیر خوف زدہ سا ہوئی تھی۔۔

"ولدان"

وہ گھبرا گئی تھی۔۔!!

"گڈ بائے سوئیٹ ہارٹ"

وہ کھٹاک سے فون بند کر چکا تھا جبکہ ہیر تیز دھڑکنوں سے موبائل فون کو گھورنے لگی تھی۔۔!!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کاررکنے کے ساتھ ساتھ اسے لگا تھا اسکی سانسیں بھی تھم گئیں ہیں وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی ماتھے پہ پسینے کے ننھے ننھے قطرے تھے دل عجیب بے یہنگم سے دھڑک رہا تھا اسے بہت کچھ الگ سے لگ رہا تھا جیسے کچھ ہونے والا ہے

اسکا دم گٹھنے لگا تھا تو جیسی اس نے فوراً کھڑکی کھولی تھی لیکن وہاں سے نظر آتے منظر کو

دیکھ کر اسکا دل زور سے دھڑکا تھا

"What happened HEER ??The weather is very cold, but you are still sweating"

"کیا ہوا ہے اچھا خاصہ موسم سرد ہے لیکن تمہیں تو پسینہ آرہا ہے"

وہاں ج جو سائید مرر میں دیکھتے ہوئے اپنے بال، ٹائی وغیرہ سیٹ کر رہا تھا ہیر کو یوں دیکھتے چو نکا تھا اور باکس سے ٹشو نکال اسے دیا تھا

"ہم... ہم... کچھ نہیں میں ٹھیک ہوں"

اس نے ٹشو لیتے ہوئے کہا اور ماتھے پہ ٹیپ کیا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ریلیکس ہیر صبح ہی تو ہم نے سب ڈسکس کیا تھا نہ سب کچھ ریپیٹ کیا تھا اس وقت تو تم کافی پر جوش تھی اب کیا ہوا انرجی اتنی ڈوان کیوں ہے"

اس نے سوال کیا تھا

"پتہ نہیں بس یو نہی دل تھوڑا گھبرا رہا ہے"

اس نے بے بسی سے کہا

"او کے اپنی آنکھیں بند کروں"

اس نے سیٹ پہ ٹرن لیا تھا اور ہیر کے سامنے ہو گیا تھا

جب اس نے آنکلیں بند کر لیں تھی تو اس نے کہا

"ایک لمبی سانس لو اور دھیرے دھیرے اسے خارج کرو"

اسکے کہنے پہ اس نے ایسا ہی کیا تھا اور اپنی کھولیں تھی

"ہیر گھبراؤ نہیں سب اچھا ہو گا اور میں ہوں نہ ساتھ پھر کیا ٹینشن ہے ہم ٹیم ہے

اور" ان شاء اللہ" ہمارا پروجیکٹ بیسٹ ہو گا"

وہ سمجھ رہا تھا کہ ہیر ایکزیشن کی وجہ سے نروس ہے تو اس نے اسے کالم ڈوان کرنا چاہا
تھا

"ہم" اس نے بس یہی کہا تھا

لیکن بات ایکزیشن کی ٹینشن نہیں تھی صبح ولدان سے تلخ کلامی کی تھی اس نے صاف

لفظوں میں اسے انکار کر دیا تھا اس سے بات کرنے کے بعد وہ شدید بے چین ہو گئی تھی

اسے بہت ڈر لگ رہا تھا ولدان کی باتوں اور اسکے ارادوں سے وہ ایک بپھرا ہوا شیر بن گیا

تھا جس سے اب اسے خطرہ ہی خطرہ ہی تھا دل اسکے قابو میں آ ہی نہیں رہا تھا دماغ اسے

ناجانے کون کون سے سگنل دے رہا تھا جسے وہ سمجھنے سے قاصر تھی یا سمجھنا ہی نہیں چاہ
رہی تھی

"ہائے فائے"

وہاں نے چہکتے ہوئے اس سے ہائے فائیو لیا

"اندر چلتے ہیں لیٹ ہو رہا ہے"

وہ کہتی کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلی تھی اور تازہ ہوا میں خود کو ریفریش کیا تھا

وہ بھی کار لوک لگاتے اسکے ہم قدم ہوا تھا

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ارے وہ دیکھو ہیر اور ولدان بھی آگئے"

انکے اندر آتے ہی ایک کلاس میٹ نے کہا تھا تو وہ دونوں بھی اپنے گروپ کو دیکھتے اس
طرف گئے تھے

"Heloo gyzz !! Good luck to All of You"

"ہیلو گائز گڈ لک ٹو آل آف یو"

وہاں نے اپنی ٹیم کو وش کیا تھا

"تم دونوں تو بہت امیزنگ لگ رہے ہو جیسے ایک جسم دو جان ہو"

انکی کلاس کی ایک لڑکی نے کمنٹ کیا تھا جس سے وہ دونوں ہکا بکارہ گئے تھے پہلے انہوں

نے ایک دوسرے کو پھر خود کو دیکھا تھا شاید وہ لڑکی سہی کہ رہی تھی

وہاں بلیک تھری پیس سوٹ میں بالوں کو جیل سے سیٹ کئے بینڈ شوز، واچ پہنے کافی

وجہ لگ رہا تھا

دوسری طرف ہیر بھی بلیک نیٹ کی پاؤں کو چھوتی فراک میں، لائٹ میکپ کے ساتھ

بالوں کا میسی جوڑا بنائے کافی ایٹریکٹو لگ رہی تھی

"مائینڈ پور لینوج رمشہ"

وہاں نے پھر بھی اسے ٹو کنا مناسب سمجھا وہ اب خود کو بس شاہتاج تک محدود رکھنا

چاہتا تھا

"آبی ایم سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا"

رمشہ نے ندامت سے کہا

"اٹس اوکے"... ہیر نے اسے شرمندگی سے نکالا

"تم سب یہی ہوں تو میں ایک نیوز بتاتا چلوں نیکسٹ ویک میری انگیجمنٹ ہے

انویٹیشن کارڈ جلد مل جائے گا تم سب کو آنا ہے "

وہاج نے ان سب کو بتایا

"اوواہ کانریگٹس" سب اسے مبارک باد دینے لگے تھے

"Many many Congratulations Wahaj"

ہیر نے بھی خوشدلی سے کہا

"اسٹوڈنس سب اپنی اپنی جگہ سنبھال لیں ویزیٹرز آنے والے ہی ہونگے سو بیسٹ آف

لک "

وی سی کی آواز سنتے ہی سب سیریمس ہوئے تھے اور اپنے اپنے جگہ پہ منجمد ہوئے تھے

دو منزلہ عمارت پہ یہ ایکری بیسیشن مقیم تھا ہر جگہ گہما گہمی کا عالم تھا ہزاروں کے تعداد میں

لوگ تھے پورا ہال لائٹوں سے جگمگاتا تھا غرض کہ ایک فسوں کا ماحول تھا ہر کوئی جیتنے

کی چاہ میں تھا

"آہ!!!!!!..."

"کیا ہوا" وہاں جو ڈمی پہ لگے اپنے سوٹ کو دیکھ رہا تھا ہیر کی چیخ پہ پلٹا تھا

"آئی تھنک سینڈل کی اسٹرپس کھل گئی ہیں"

وہ کہتے ساتھ نیچے جھکی تھی

اسٹرپس اسکے ہیل کے نیچے آگیا تھا جبھی وہ لڑکھرائی تھی لیکن پریشانی اور گھبراہٹ

میں وہ مزید اسے الجھار ہی تھی

"ہیر کیا کر رہی ہوں ویسیٹرز ہماری طرف آنے والے ہیں ہمیں ریڈی رہنا ہے"

وہ جنجھلاتا خود ہی گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور اسکے اسٹرپس بند کرنے لگا تھا

اسی اثناء میں وہ اپنی چارمنگ اور ڈیشنگ پرسنیلٹی کے ساتھ اینٹر ہوا تھا کہ آس پاس

کے تقریباً لوگ اس کی جانب متوجہ ہو گئے تھے لیکن وہ تو بس اپنے سامنے متوجہ تھا اور

وہاں کے منظر کو دیکھ کر اسکے ہاتھ کی مٹھی بنا کر بچینی تھی

وہ تو اسے سات پردوں میں بھی پہچان سکتا تھا۔ یہاں تو بس اسکی پشت ہی تھی

"ولدان تم یہاں میں ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا"

وہاں جیسے ہی کھڑا ہوا تھا سامنے ولدان کو دیکھ کر اسکی جانب گیا تھا اور ہاتھ آگے بڑھایا

تھا

"ایکسپیکٹ تو میں بھی نہیں کر رہا تھا"

اس نے ہاتھ ملاتے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا تھا

وہاں کو سینڈل کی اسٹرپس بند کرتے دیکھ کر اسکے دل پہ چھری چلی تھی ہیر کو اپنے

پسندیدہ روپ میں دیکھ کر اسکے دل میں درد کی ٹیس اٹھی تھی

"ول..... ولد..... ولدا..... ولدان !!!....."

وہ منہ میں بڑ بڑاتی ساکت ہوئی تھی اس میں پلٹنے کی ہمت نہیں تھی وہ سوچ بھی نہیں

سکتی تھی کہ ولدان یہاں آئے گا

"Wildan why are you standing here ?? Lets

survey this exhibition "

حمد اسکے برابر میں آ کر کھڑی ہوئی تھی

نسوانی آواز پہ ہیر فوراً پلٹی تھی تو آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی تھی

حمد اسکے اتنے قریب کھڑی تھی کہ اگر وہ موو کرتی تو اسکا بازو ولدان کے بازو سے

ٹچ ہوتا

"I Am waiting for you dear "

ولدان نے بھی ہیر کو دیکھتے اسی انداز میں کہا تھا

ہیر تو اسے پہچان گئی تھی اس نے ویڈیو کال میں با آسانی اسے دیکھا تھا لیکن حمد کے لئے

وہ انجان ہی تھی

"That's so sweet Wildan"

"let's Go "

ولدان کے انداز پہ وہ خوشی سے جھوم اٹھی تھی اور اسکے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے آگے

بڑھی تھی اور ولدان بھی ہیر کو سرے سے نظر انداز کئے آگے بڑھا تھا

یہ منظر دیکھ کر ہیر کی آنکھوں میں مرچی جلی تھیں وہ شدید شاکڈ تھی کہ ولدان نے

اسے کیسے اہنا ہاتھ پکڑنے دیا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کریں کہاں جائے
 وہاں بھی چونکا تھا اس نے ولدان کو ہمیشہ ہیر کے آس پاس ہی دیکھا تھا اسے تھوڑا عجیب
 لگا تھا لیکن اسکی عادت نہیں تھی کہ کسی کے نجی معاملے میں دخل دے ویسے بھی ہیر
 اور ولدان اسکے کوئی بہت اچھے دوست بھی نہیں تھے

وہ ان سب کو پس پشت ڈالتا اپنے پر وجیکٹ پہ متوجہ ہوا تھا



وہاں نے اسکی طرف آئے ویزٹر کو ویلکم کیا تھا
 "شکریہ" .. انہوں نے بھی فار میلیٹی نبھائی تھی

"لیٹ آئی انٹروڈوس یو"

"Let i introduce you"

اس نے ڈمی میں لگے اپنے ڈیزائن کو انکے سامنے کیا تھا

"یہ ہمارا ڈیزائن ہے آپ دیکھ سکتے ہیں یہ ایک نیٹ کی ہیوی گھیت کی فراک ہے اس میں پینلز ہیں اسکے ساتھ ہم نے اسکے اندر شائینگ لائینوں والا فیرک یوز کیا ہے اور مکمل طور پہ یہ کام ہاتھ کا ہے کوئی مشینری ورک نہیں ہے"

اپنے مخصوص انداز میں بات کر کے وہ ہیر کی جانب متوجہ ہوا تھا اور اسے آنکھوں سے اشارہ دیا تھا کہ بٹینیو کرو

"ہاں یہ مشین..... مشینری ورک ہے..... میرا مطلب نہیں..... یہ مشینری ورک نہیں ہے یہ خود سے مطلب ہاتھ"

وہ الٹا سیدھا بول رہی تھی

"ہیر کیا کہ رہی ہوں" اس نے سرگوشی کری تھی

"ہاں وہ"

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اپنے حصے کا ڈسکریشن بھول گئی تھی

اسکا دماغ اسکی نظریں تو بس حمد اور ولدان پہ تھی حمد کو دیکھ دیکھ وہ سلگ رہی تھی وہ ولدان سے چپکی ہنستی نا جانے کون کون سے قصے سنار ہی تھی اور ولدان بھی بس اسکی

جانب ہی متوجہ تھا جیسے ہیر تو کیا اسکی پر چھائی بھی یہاں نہ ہو

"ہاتھ کا ورک بھلے زیادہ محنت طلب ہوتا ہے لیکن اسکا زلٹ بھی مشینری ورک کے

مقابلے میں کافی زبردست ہوتا ہے تو اسے لئے ہم نے ہاتھ کے کام کو چنا ہے"

"اسکے علاوہ اسکا فل ہیوی کام دار دوپٹہ ہے اور فرائک میں صرف فرنٹ پہ ہی نہیں بلکہ

بیک بھی کام ہے اگر آپ ہیوی دوپٹہ نہیں چاہتے کیونکہ کیری کرنے میں مشکل ہوتا

ہے ہم نے لائٹ کام والا دوپٹہ بھی ڈیزائن کیا ہے"

ڈمی کو دائیں بائیں گھوماتے وہ مسلسل بول رہا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سکے علاوہ سب سے خاص بات کہ یہ بارہ مختلف شیڈز میں ہے مطلب کہ جو بھی

ایونٹ کو مایوں مہندی انگیجمنٹ آپ اسکی مناسبت سے کلر پسند کر سکتے ہیں"

پروفیشنلی انداز میں اس نے اپنی بات مکمل کری تھی اس نے نا صرف اپنا بلکہ ہیر کے

حصے کا بھ سب کہا تھا

"ہم اسکے مزید کلر دیکھ سکتے ہیں"

وزیٹرز نے سوال داغا تھا

"آپ کو اسکے مزید کلر اوپر والے فلور دیکھنے کو ملیں گیں اور کوئی سوال"

اس نے جواب دیا تھا

"نہیں اور کچھ شکریہ"

انہوں نے کہا تھا

"آپ پلزر یو یو دیں دے"

اس نے ایک پیج انکی جانب بڑھایا تھا

"وائے نوٹ"۔۔ وہ ریو یو دے کر آگے بڑھ گئے تھے

"ہیر یہ سب کیا تھا یہ کیسا خراب ریسیانس تھا دیکھو ہیر میں نہیں جانتا کہ کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ لیکن جو بھی پرابلم ہے اسے فلحال ایک ڈبے میں بند کر کے سائیڈ پر رکھ

دو"

میں آخری بار کہ رہا ہوں تم سے اگر تمہاری وجہ سے کچھ بھی ہو انہ تو میں چھوڑوں گا نہیں یہ میری لائف کی بہت بڑی اپورچونٹی ہے اسے میں تمہاری حماقتوں کی وجہ سے

اسپوئل نہیں ہونے دوں گا"

"آئی ہوپ تمہیں سمجھ آگیا ہوگا اس بار تو میں نے سنبھال لیا ہے لیکن اب بی کیئر فل

"

اسکا لہجہ ناچاہنے کے باوجود بھی ہارش ہو گیا تھا وہ سمجھ تو گیا تھا کہ ہیر اور ولدان میں کچھ
ٹھیک نہیں ہے لیکن وہ کیا کر سکتا تھا

ہیر کو وہ اتنا سمجھا چکا تھا اب اسکی برداشت سے باہر تھا

"سوری وہاج "

اس نے ایکسکیوز کہا تھا صحیح معنوں میں اسکا دل اب اچاٹ ہو گیا تھا اسکا موڈ سخت خراب
ہو گیا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیوں اتنی جلن ہو رہی ہے ولدان کو کسی
کے ساتھ دیکھ کر

وہ سب چھوڑ چھاڑ کر اب بھاگ جانا چاہتی تھی کہیں بہت دور لیکن وہ یہ ابھی نہیں کر
سکتی تھی اسلئے ناچاہنے کے باوجود بھی اس نے اپنا فونکس ڈائیورٹ کرنے کی کوشش کی
تھی۔۔۔

ولدان ہم وہاں چلتے ہیں اس ڈریس میں پوٹینشل نظر آرہا ہے "

اوپر کا سروے کرنے کے وہ اب دوبارہ نیچے آئے تھے تو حمدانے اسے ہیر اور وہاں ج کے
ڈریس کے طرف اشارہ کر کے کہا تھا

"نہیں حمد مجھے اس میں کچھ خاص نظر نہیں آ رہا اور اب میں بور ہو گیا ہوں"

ولدان نے صاف انکار کیا تھا

ہیر با آسانی انکی گفتگو سن سکتی تھی کیونکہ وہ اسکے برابر والے ڈیکس پہ تھے
ولدان کے الفاظ سے اسکے حلق میں آنسوؤں کا گولہ بنا تھا اس نے تو ایسے کہا تھا جیسے وہ
اسکے لئے سرے سے انجان ہو اپنی بے قدری پہ اسکا دل چاہا تھا پھوٹ پھوٹ کے
روئے وہ کیا اتنی بے مول تھی

"اوو سچ کہوں تو میرا موڈ بھی اب چینیج ہو گیا ہے ویسے بھی اب تو یہ ایکریٹیشن اینڈ ہی ہو
گیا ہے لوگ بھی آہستہ آہستہ جارہے ہیں تو ولدان میرے پاس ایک اچھا آئیڈیا ہے ہم
بھی پھر چلتے ہیں یہاں پاس ہی ایک بہت اچھا ریسٹورینٹ ہے وہاں سے ڈنر کرتے ہیں
"

اس نے فوراً تجویز دی تھی

"ناٹ آبیڈ آئیڈیا چلتے ہیں"

اسے آفر پسند آئی تھی

"بٹ جانے سے پہلے ایک سیلفی تو بنتی ہے بہترین یادوں کے لئے"

اس نے کہتے فوراً کیمرہ آن کیا تھا

ہیر نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا اب اس میں سکت نہیں تھی

وہاں جو کال سننے باہر گیا تھا ہیر کو یوں منجمد دیکھ کر اسکے پاس آیا تھا

"ہیر ایسے کیوں کھڑی ہوں؟"

اس نے کہا

"بس ہو نہی" اس نے جواب دیا

"مبارک ہو ہمارا ڈریس ٹاپ فائو میں آیا ہے"

اس نے مسکراتے کہا

"سیم ٹویو" اس نے بھی وش کیا

"تمہیں ٹھنڈ لگ رہی ہے؟"

اس نے اسکی نیٹ کی سیلیوز کو دیکھتے ہوئے کہا تھارات کے بڑھتے وقت کے ساتھ

ساتھ فضاء میں خنکی بھی بڑھ رہی تھی

"نہیں اتنی زیادہ نہیں"

اس نے اتنا دھیما کہا تھا کہ وہ مشکل سے سن پایا تھا

"کار میں میری جیکٹ ہے تم چاہو تو وہ پہن سکتی ہوں اور میں تمہیں ہوٹل ڈراپ کر

دیتا ہوں مجھے ایک کام سے جانا ہے پھر"

اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا تھا

"نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے تم چلے جاو.. یہاں کچھ لڑکیاں ہے ہمارے گروپ کی

میں انکے ساتھ چلیں جاوگی"

وہ کچھ وقت اکیلے رہنا چاہتی تھی

"جیسا تم چاہو میں پھر چلتا ہوں اینڈ آئی ایم سوری فار ڈیٹ ورڈز"

اس نے کہا تھا

"اٹس اوکے وہاں ویسے بھی تم نے جو کہا غلط نہیں کہا"

اس نے دھیمی مسکان کے ساتھ کہا تھا

"سی یو دین"

وہ کہتا لمبے ڈگ بھرتا آگے بڑھا تھا

وہاں کے جاتے ہی وہ ریٹ روم کی جانب بڑھتی تھی اور اسکے ر کے آنسو باہر آئے تھے

نل کھول کر اس نے پانی کے چھینٹے اپنے منہ پہ مارے تھے اور سامنے مرر میں دیکھا تھا
تو چیختی ہوئی پیچھے ہوئی تھی

"ہیر ہیر!! اب چھپ کیوں رہی ہوں، یہی تو چاہتی نہ تم، اب تو خوش ہونا؟؟؟، ولدان

تمہاری زندگی سے دور ہو جائے، دیکھو وہ چلا گیا ہے تو پھر یہ اضطراب، یہ بے چینی

کیوں؟؟؟؟؟"

اسکا ضمیر اسے آئینے میں نظر آرہا تھا

"ن.....نہ..... نہیں...ن... نہی.... نہیں..."

گرتے آنسوؤں کو اس نے ہاتھ کی پشت سے رگڑا تھا اس کا جسم کانپنے لگا تھا کچھ سردی
اور کچھ خوف سے

وہ ڈرتی گیٹ کھول کر باہر نکلی تھی اور اپنی پوری رفتار سے بھاگنے لگی تھی کہ اچانک ہی
وہ کسی سے ٹکرائی تھی

"ول.....ول... ولد.... ولدان..."

آنکھیں کھولیں تو خود کو ولدان کی گرفت میں پایا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ولدان کی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ تھیں جسے دیکھ کر وہ جی جان سے کانپی تھی

"ول.. ولدان... پل... پلرز... جا... جانے... دو..."

وہ لرزتی اسکے ہانہوں میں کہہ رہی تھی۔۔

"سیسیراب ہائیڈ اینڈ سیک کا گیم ختم ہو گیا ہے ساتھ میں تمہارے ڈرامے بھی ،

تمہیں جو کہنا تھا کرنا تھا وہ کر چکی ہوں ، اب میری باری ہے ، اسٹارٹ تم نے کیا تھا تو

اسے اب ختم تو کرنا ہے نہ میں ہی یہ نیک کام کر دیتا ہوں"

اس نے ڈیول مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا

"ک..... کیا..... مط..... مطلب..... ہ..... ہے..... اس..... اسکا..... چھو.....
..چھوڑو..... مج..... مجھے"

اس نے اسکی انگلیاں اپنے کمر سے ہٹانے کی کوشش کری تھی جسے اس نے اسے گرنے سے بچانے کے لئے پکڑا تھا اب اسکی بانہوں میں وہ تڑپتی خود کو چھڑوانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی تھی

ولدان نے ایک قہقہہ لگاتے اسے اپنے کندھے پہ اٹھایا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب تو میں نہیں چھوڑنے والا سونا و جسٹ ویٹ اینڈ و ایچ"

... "ول... ول... ولدا... ولدان... کی... کیا... کر... رہے... ہو... ہو...
کہ... کہاں... ل... لے... جا... رہے... ہو... پلز... فار... گوڈ... س
یک... مجھے... جانے... دو... تم... یہ... ایچ... اچھا... نہیں... کر... رہے...
."

وہ ٹوٹی پھوٹی آواز میں اسکے پشت پہ مکے برسارہی تھی

وہ اسکوان سنی کرتا آگے بڑھاتا جا رہا تھا ایک آگ تھی اسکی آنکھوں میں جیسے وہ آج سب بھسم کرے گا۔۔

"کوئی... کوئی... ہ... پے... پل... پلرز... ہیلپ... می... کوئی... کوئی... کوئی... کوئی... کوئی... کوئی... تو... آو"

وہ مسلسل روتی چیخ رہی تھی لیکن یہاں کوئی آدم زاد نہیں تھا پورا فلور تقریباً خالی ہو چکا تھا

اس نے اسے کار میں پٹخ کر دم لیا تھا اور لوک لگاتے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے زن سے گاڑی بھگانے لگا تھا

"ولدان... کھو... کھولو... اسے... مجھے... جانا... ہے"

وہ گیٹ کھولنے کی تگ و دو کے ساتھ ٹوٹے لفظوں میں ایک ہی راگ آلاپ رہی تھی اسکی فریادیں سن کر اس نے اس نے کار کی اسپید مزید بڑھالی تھی اسکی رگیں تنی ہوئی تھیں ماتھے پہ بل تھے اسکی نظروں سے ہیر سخت خوفزدہ ہو گئیں تھی اسکا دل سوکھے پتے کی مانند کانپ رہا تھا آنکھوں سے آنسو مسلسل بہ رہے تھے وہ سکڑی سمٹی کار کے

گیٹ سے لگ گئیں تھی چیخ چیخ کر اسکا گلہ رندھ گیا تھا۔۔

"ڈریس بہت مناسبت سے پہنا ہے تم نے، تمہیں پتہ ہے یہاں کی برائیڈ زیہ ہی میکسی زیب تن کرتی ہیں مگر کلر سفید ہوتا ہے بٹ اس اوکے یو آر آر فیوچر ڈیزائنر تم بلیک بھی انٹر ڈیوس کر سکتی ہو"

وہ اسکی بلیک پیروں تک آتی میکسی کو گھورتا ہوا اسکی بات نظر انداز کر کے بولا تھا جس کا اگلا پچھلا گلانیٹ کے باریک کام سے بنایا گیا تھا جن سے اسکا دودھیارنگ کے کندھے اور بونز اچھے سے واضح ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔ ولدان نے جب اسے اس لباس میں دیکھا تو وہ اپنا غصہ نہیں قابو کر پایا تھا مگر اب شاید اسے سبق سکھانا چاہتا تھا۔۔۔۔!!

"ک۔۔ک۔۔کلیا۔۔۔۔ کہہ۔۔۔۔ رہے۔۔۔۔ ہو"

اسکے حواس سہلپ ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے اس بات کا سب سے زیادہ دڑ تھا کہ وہ ابھی اس انجان شہر میں اسکے قبضے میں ہے اور یہ وہ ولدان نہیں تھا جو اسکا دوست تھا یہ تو کوئی اور تھا۔۔۔۔۔ اسے خوف کی زیادتی سے پسینہ آنے لگا تھا۔۔

ولدان نے اپنی منزل پہ پہنچ کر کے ہی باریک لگایا تھا اور اسکی جانب ٹرن ہوا تھا۔۔

"ہیر بیگم میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہماری منزل آچکی ہے، آج کا دن ولدان شاہ کا ہے"

وہ اسے کمر سے تھام کر اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تھا اسکی گرفت میں آج پہلی دفعہ سختی تھی کہ ہیر کو تکلیف سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"ک۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔"

م۔۔۔ مجھے ہو۔۔۔ ہوٹل چ۔۔۔ چھوڑ دو"

وہ اسکی گرفت میں ترپٹی ہوئی روتے ہوئے بولی تھی جبکہ ولدان نے اسے اپنے سے سینے سے لگا کر اسکی تمام شکووں کو بند کر دیا تھا۔۔۔!!

ی۔۔۔ یہ کہاں لے آئے ہو۔۔۔؟

ہوٹل چھوڑ کر آؤ مجھے"

وہ اسکے سینے پہ مکے برساتی ہوئی جنونی انداز میں گویا ہوئی تھی۔۔۔!! کیونکہ وہ جہاں سے لے کر آیا تھا اسے دیکھ کر وہ دنگ سی رہ گئی تھی۔۔۔!! اس سے آگے وہ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی کیونکہ اسکا دل پوری رفتار سے ڈھرنے لگا تھا۔۔۔!!

"نظر نہیں آ رہا کہاں لایا ہوں"

"اچھی خاصی پڑھی لکھی ہو"

وہ اس سے زرا سادہ رہو کرا انجن میں سے چابی نکالتا ہوا سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔!!

"مقصد کیا ہے۔۔۔"

کیوں لائے ہو تم۔۔۔

اگر تم نے کچھ کرنے کی کوشش کی تو چھوڑو نگے نہیں تمہیں"

وہ بلڈنگ کی طرف دیکھتی اور نام پڑھتی ہوئی گھبرا کر بولی تھی۔!!

"ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ میں یہاں اس لیے ہی لایا ہوں تاکہ تم اور میں مطلب ہم دونوں

ایک دوسرے کو کبھی ناچھوڑیں ہیر بیگم"

وہ مسکراتا ہوا بولا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اسکا ایک مرمری ہاتھ تھاما تھا جو سردی کی

زیادتی سے ٹھنڈا پڑ رہا تھا جبکہ اسکی ہتھیلی خاصی نم تھی۔!

"شٹ اپ ولدان۔۔۔۔۔"

تم بدل گئے ہو۔۔۔۔۔

مجھے پلیز۔۔۔ میری ڈیسپر مینیشن پہ لے جاو واپس "وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوئی
منت بھرے لہجے میں بولی تھی کہ شاید اس پہ اسے کچھ ترس آجائے مگر وہ تو پور پور
بدل چکا تھا۔!

"تمہاری ڈیسپر مینیشن یہ ہی ہے سوئیٹ ہارٹ۔۔۔!! اور پھر یہاں سے ہم اپنی
ڈیسپر مینیشن پہ جائینگے"

وہ اسکو آنکھ مارتا ہوا ہنستا ہوا بولا تھا۔!!

"یہ کیا بلکواس کر رہے ہو۔۔۔ اگر تم نے کچھ الٹا سیدھا کرنے کی کوشش کی ناتو
ب۔۔ بابا تمہیں نہیں چھوڑینگے"

وہ اپنے طرف سے اسے دھمکار ہی تھی جس پہ ولدان کا ایک قبہ گونجا تھا۔!! جیسے
وہ اسکی بات کا مذاق اڑا رہا ہو۔۔۔

"سریسلی۔۔۔۔۔"

کبھی تم مجھے نہیں چھوڑو گی۔۔۔۔

کبھی بابا مجھے نہیں چھوڑینگے۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھی مت چھوڑنا۔۔۔ میں بھی تو یہ ہی چاہتا ہوں نا کہ آپ دونوں کیساتھ
لائف ٹائم چیک کے رہوں"

وہ مسکراتا ہوا بولا تھا اور اسی لمحے اسنے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔

"چلو یار بہت ٹائم ویسٹ کر لیا گاڑی میں ہی، اگر ہم نے یہ ہی وقت کورٹ میں لگایا ہوتا

تو تم ابھی مسسر شاہ بنی بیٹھی ہوتیں۔۔۔ لیکن خیر ابھی بھی دیر نہیں ہوئی۔۔۔" وہ

اسکا ہاتھ تھام کر کہتا ہوا بولا تھا مگر اسکے چہرے پہ اب سنجیدگی پوری طرح عیاں

تھی۔۔۔ ان!

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

"ا۔ ایسا۔۔۔ ن۔۔۔ نہ۔۔۔ ننہیں۔۔۔۔۔ کر سکتے۔۔۔ تم"

ول۔۔ ولدان"

وہ اب نم آنکھوں سمیت بولی تھی وہ جو شاید یہ گمان کر بیٹھی تھی کہ شاید وہ کورٹ

اپنے کسی کام کے لیے آیا ہو گا خود کو تسلیاں دے رہی تھی مگر اب ولدان کے منہ سے

صاف سن کر اسے ہوش اڑنے لگے تھے۔۔۔!! وہ اس طرح زبردستی کیسے کر سکتا

تھا۔۔۔!!

"میں سب کر سکتا ہوں اور اگر اندر تم نے منع کرنے کی کوشش بھی تو ہیر بیگم تمہیں
میں لندن میں ایسا در بدر کرونگا کہ تم بھٹکتی رہو گی یہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور
اگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ابھی اسے مزید بلیک میل کر ہی رہا تھا جب ہیر اس پہ پوری طرح جھپٹی تھی۔۔۔
"میں تم سے شادی ہر گز نہیں کرونگی۔۔۔
ماردونگی تمہیں"

وہ اپنے ہاتھ اسکی گردن پہ رکھ کر اسکی طرف لپکی تھی، وہ بغیر ارد گرد کا خیال کیے اسکی
طرف بڑھی تھی۔۔۔!!

"ہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شادی تو تمہاری مجھ سے ہی ہوگی، اور اگر اندر کوئی تماشہ کیا تو یہ
ساری کی ساری تم میں ویسٹ کر دوں گا"

اسنے ناجانے کہاں سے پستل اپنے ہاتھ میں لی تھی اور ہیر کے سامنے کی تھی۔۔۔!!
"پرے ہٹو مجھ سے"

وہ اپنا چہرہ سہلاتا ہوا غصے سے بولا تھا کیونکہ وہ اپنے بڑے بڑے نیلز سے اسکی گردن اور

چہرے کا ستیاناس کر چکی تھی۔۔۔!! تب ہی وہ بھڑک گیا تھا۔۔۔۔۔!!
 ہیرا سکے دھکے دینے پہ سیٹ پہ واپس بیٹھی تھی اور غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی تھی..
 جب اسکی کوئی بات کام نا آئی تو وہ آواز کیساتھ رونے لگی تھی۔۔۔۔
 "پلیز۔۔۔ مت کرو ایسا۔۔۔"

بابا کے بغیر یہ نہیں کر سکتی میں۔۔۔

پاکستان آ جاو گے ناجب تم، تب شادی کر لینا مجھ سے "
 وہ چہرے پہ معصومیت سجائے بولی تھی۔۔۔۔۔ کہ شاید اب وہ اسکی باتوں میں
 آ جائے۔۔۔۔۔

"آپکو آپکا وقت پاکستان میں دیا جا چکا تھا مگر آپ اب چونکہ میرے شہر میں ہیں تو یہاں
 سب کچھ میری مرضی سے ہو گا انفیٹ آئندہ زندگی میں بھی سب میری مرضی سے
 ہو گا جو کہ تمہیں ماننا پڑے گا۔۔۔۔۔"

"مانو گی نا"

وہ پستل کی ناب کو دیکھتا ہوا اچانک اسکے دل کے مقام پہ رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

"مانو گی ناہیر"

جب کوئی جواب نا آیا تو اس نے دوبارہ پوچھا تھا جبکہ ہیر ساکت ہوئے بیٹھی تھی اسکے تو
حواس سلپ ہونے لگے تھے۔۔۔

"ہ۔۔ہاں"

وہ جلدی سے سر اثبات میں ہلاتی ہوئی بولی تھی اور نظر پسل کی طرف کی تھی جواب
تک اسکے دل کے پاس تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
"گڈ گرل۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب چلیں اندر"۔ وہ پسل کو واپس جگہ پہ رکھ کر اب اپنے ہاتھوں سے اسکا چہرہ صاف
کرتا ہوا بولا تھا اور گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔۔ اور گھوم کر ہیر کی طرف کا دروازہ کھولا
تھا۔۔۔!! اسے زبردستی باہر نکال کر اسنے دوڑ لاکڈ کیا تھا اور اسے لیے کورٹ کی
جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ اسکے چہرے پہ ایک اطمینان و سکون تھا۔۔۔

"مرینہ۔۔۔۔۔"

"مرینہ"

بشرہ بیگم ڈرائنگ روم سے نکل کر مرینہ کے کمرے کے جانب بڑھتی ہوئیں اسے
آوازیں دینے لگیں تھیں۔۔۔!!

"جی امی"

وہ جو سو رہی تھی بشرہ بیگم کی آواز پہ اسکی آنکھ کھلی تھی۔۔۔!! وہ کسبل کو ہٹاتی ہوئی
اٹھی تھی۔۔ دوپہر کو وہ کھانا کھا کر سو گئی تھی جبکہ گھڑی اب شام کے پانچ بج رہی
تھی۔۔ اسے یہاں آئے دو دن ہو چکے تھے۔۔۔!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بیٹا تیار ہو کر باہر آ جاو۔۔۔۔۔ بالاج آئے ہیں"

وہ اسکے کمرے میں داخل ہو تیں پیار سے اسکا سر سہلاتے ہوئے بولیں تھیں جبکہ
مرینہ کی آنکھیں بالاج کے نام پہ مزید کھل گئیں تھیں۔۔۔!!

"لیکن امی مجھے بالاج" ابھی وہ مزید بولنے ہی لگی تھی جب وہ کہتے کہتے رک گئی تھی
کیونکہ بشرہ بیگم کو اس نے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔!!

"امی آپ انہیں یہیں بھیج دیں"

وہ سنبھل کر بولی تھی۔۔۔!! جس دل اس نے یہ کہا تھا یہ بات صرف وہ ہی جانتی تھی
کیونکہ وہ اصل معنوں میں اسکی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔!!

وہ بیڈ سے اتر کر کمرے سے اٹیچ با تھر روم میں چلی گی تھی۔۔۔ پانچ منٹ بعد جب وہ
فریش ہو کر آئی تو اسے بالاج بیڈ کے ساتھ رکھے صوفے پہ بیٹھا ہوا نظر آیا تھا۔۔!!

وہ ہمیشہ کی طرح فور تھ پیس سوٹ میں تیار ٹانگ پہ ٹانگ جمائے ہوئے بیٹھا
تھا۔۔۔!! اور بار بار کلائی پہ بندھی گھڑی کو دیکھ رہا تھا یقیناً ٹائم نوٹ کر رہا
تھا۔۔۔!! اسنے با تھر روم کا دروازہ زور سے بند کیا تھا تاکہ وہ اسکی طرف متوجہ کر سکے
اسکی آنے پہ وہ حیران ضرور تھی۔۔۔!!

دروازے کے بند ہونے کی آواز پہ بالاج نے نگاہ سامنے کی تھی!! جہاں مرینہ سست
قدم اٹھاتے ہوئے اسکی جانب ہی آرہی تھی۔۔۔ بے بی پنک نائٹ سوٹ میں وہ بال
کھلے ہونے کیساتھ بالکل کوئی چھوٹی سے گڑیا معلوم ہو رہی تھی۔۔۔!!

"مرینہ"

وہ اسکو آتا دیکھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔ ایک بیٹ اسکے دل نے مس کی تھی۔۔۔!! کیا وہ

سب صحیح کرنا چاہتا تھا تب ہی یہاں آیا تھا۔۔!!

"کیوں آئیں ہیں آپ یہاں"

وہ بالوں کو پکڑتی کلائی میں بندھی پونی سے باندھتی ہوئی سپاٹ لہجے میں بولی
تھی۔۔ اسکی آنکھوں میں اب بھی نیند کا عکس تھا۔۔!! بلیو آنکھیں نیند کی کمی کی وجہ
سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

"تم سے ملنے آیا ہوں انفیٹ تمہیں اپنے ساتھ لینے آیا ہوں"

وہ قدم اسکی طرف بڑھاتا ہوا بولا تھا دل نے شدت سے اسے گلے لگانے کی چاہ کی تھی
مگر وہ رک گیا تھا۔۔!! مرینہ کی جزباتی کیفیت سے وہ واقف ہو چکا تھا اس لیے یہاں
کوئی تماشہ نہیں چاہتا تھا۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ناہی میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں اور ناہی آپ کے ساتھ جاؤنگی تو بہتر یہ ہی ہے کہ

آپ یہاں سے جلد از جلد چلیں جائیں"

وہ کسبل کوتہ کرتی ہوئی ہلکی آواز مگر غصے کی شدت سے بولی تھی۔۔!

"کیوں ازبیت اور سزا مجھے دے رہی ہو یاد۔۔۔"

معاف کر دونا آخری مرتبہ"

وہ خفگی سے بولا تھا کیونکہ پچھلے دورا تیں اور دو دن وہ ازیت میں گزار چکا تھا۔۔۔ اور

جب اس سے مزید اسکے بغیر نارہا گیا تو وہ اسکے پاس چلا آیا تھا۔۔۔!!

"ازیت۔۔۔"

وہ کسبل کوتہ کر کے اسکی طرف مڑ کر ہنسی تھی۔۔۔

"سزا۔۔۔"

وہ مزید ہنسی تھی۔۔۔

"معافی۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واو!!

اچھا ہے بھئی۔۔۔۔۔!!

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی ضبط سے بولی تھی۔۔۔!! ایک لمحے کو بھی اسنے یہ

ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ اسکی کیا حالت ہے اسکے بنا، تب ہی وہ ادھر ادھر کمرے کے

چھوٹے موٹے کام کرنے میں مگن تھی۔۔۔ شاید نظریں ناملا ناچاہتی ہو۔۔۔

"پلیز مرینہ۔۔۔"

وہ افسردگی سے بولا تھا۔۔۔!!

"کیا مرینہ ہاں"

جائیں بھی یہاں سے"

وہ سنجیدگی سے بول کر اب بیڈ پہ رکھے تیکے سیٹ کرنے لگی تھی۔۔

"امی آپ یہ سب کیوں لے آئیں، بالاج کچھ بھی نہیں لیتے اس وقت"

بشرہ بیگم نے جب دوڑناک کیا تو وہ چائے اور ٹرائی میں رکھا دیگر طریقے کار ایف ریٹنٹ دیکھ کر خود سے ہی بولی تھی۔۔ جبکہ وہ شام کی چائے کیساتھ اسٹینکس لینے کا عادی تھا۔

"تم سرور کر دینا بس"

وہ اسے تاکید کرتی چلی گئیں تھیں۔۔ جبکہ وہ ٹرائی لے کر صوفے کی جانب آئی تھی

جہاں بالاج واپس سے بیٹھ چکا تھا۔۔!!

چائے کا کپ اسنے ٹیبل پہ اسکے سامنے رکھا تھا اور اب کارپیٹ پہ بیٹھ کر ٹرائی میں سے

چیزیں نکال کر ٹیبل پہ رکھنے لگی تھی۔۔!!

"یہ لیں اور پلیز جلدی سے یہاں سے جائیں"

"میری نیند ویسے ہی خراب کر دی ہے آپ نے"

وہ بیڈ پہ بیٹھتی ہوئی بولی تھی اور اپنا موبائل لے کر چیک کرنے لگی تھی۔۔!!

"مجھے یہ سب نہیں لینا۔۔۔"

تم مجھے ایک موقع نہیں دے سکتیں پلیز"

وہ صوفے سے اٹھتا اب بیڈ پہ اسکے مقابل بیٹھ کے بولا تھا۔

"نہیں دے سکتی"

وہ سپاٹ لہجے سے بول کر موبائل میں ہی مگن رہی تھی۔۔!!

"پلیز۔۔۔۔ تم میرے ساتھ خود کو بھی ازیت دے رہی ہو۔۔۔۔ تمہیں تو مجھ

سے محبت ہے نا پھر کیوں ایسا کر رہی ہو، محبت کرنے والوں کا دل تو بہت بڑا ہوتا ہے، وہ

تو اپنے محبوب کی بڑی سے بڑی غلطی معاف کر دیتے ہیں مگر"

وہ شدت سے کہتا اسکے ہاتھ تھام کر بولا تھا۔ اور نم آواز سے بولا تھا۔

"مجھے تمہاری بہت سے بھی زیادہ ضرورت ہے، اس دن میں جذبات میں آ گیا تھا میرا

مقصد وہ نہیں تھا جو میں نے تمہارے ساتھ کیا، تمہارے بغیر میرا دن رات کچھ بھی

نہیں گزر رہا ہے پلیز معاف کر دو مجھے، تمہارا ظرف تو بہت بڑا ہے یار، تم نے ہمیشہ مجھے
 سنبھالا ہے اس بار بھی مجھے خود میں سہالو، بہت پیار کرتا ہوں تم سے۔۔ ڈر لگتا ہے
 تمہیں کھونے سے تب ہی بس کبھی کبھی بی ہیو رُ بہت خراب ہو جاتا ہے، آئے سویر
 اب کبھی تمہارے سامنے اف نہیں کرونگا، جسٹ گومی ایٹ لسٹ ون چانس مائے
 لائف"

وہ اپنا چہرہ اسکے ہاتھوں پہ رکھ کر بے بسی سے کہنے لگا تھا مرینہ ساکن ہوئے نظر انداز
 کرتی چہرے پہ سنجیدگی قائم کیے بس اسے سن رہی تھی۔۔۔ لیکن جب اسے اپنی
 ہتھیلی پہ نمی سی محسوس ہوئی تو اسنے ایک گہرہ سانس لیا تھا اور اپنے ہاتھ پیچھے کر کے اسے
 دھیرے سے پکارا تھا .

"بالاج۔۔۔"

آپکو یہاں سے اب جانا چاہیے"

وہ اسکے نم چہرے سے نظریں چراتی کار پیٹ کو گھورتی ہوئی بولی تھی۔۔

"پلیز مرینہ"

وہ رندھی ہوئی آواز سے گویا ہوا تھا۔

"آپ جائیں بھی"

"مگر میں تمہیں لے کر جانا چاہتا ہوں"

وہ اسکے سپاٹ چہرے کو دیکھ کر مایوس ہوا تھا۔

"اور میں نہیں جانا چاہتی۔۔۔"

وہ تیز آواز میں کہتی بیڈ سے اٹھ گی تھی۔۔۔



وہ اسکے اس قدر نظر انداز کرنے پہ دکھی ہوا تھا۔

"آپ جاسکتے ہیں" وہ کہہ کر کمرے سے ہی واک آؤٹ کر گئی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ بالاج

حیرت سے اسے دیکھے گیا تھا۔

وہ ایک موم بتی ہاتھ میں لیے دوسری کو موم بتی کو جلاتا رہا تھا۔۔۔۔۔ کچھ دیر پہلے وہ اسے

کورٹ میں اپنے نام کرانے کے بعد اسے ساتھ ہی بنا اسکی کوئی بات سنے ایک ووڈین ہاوس میں لے آیا تھا جو شہر سے تھوڑا دور جنگل کے قریب واقع تھا۔۔۔ کچھ دن پہلے اسنے فاروق صاحب کے کہنے پہ وزٹ کیا تھا جو اسے انتہائی نفاست سے سجا ہوا یہ لکڑی گھر بے حد پسند آیا تھا۔۔۔ آج اسے یہ گھر بڑا غنیمت لگا تھا کیونکہ آج وہ اپنی نی زندگی یہاں ہی شروع کرنا چاہتا تھا۔۔۔ ہیر کو کمرے کے بیچ و بیچ رکھے بیڈ پہ بٹھا کر وہ مختلف قسم کی موم بتیاں کچن کے کبنیٹ سے لے آیا تھا اور ان تمام موم بتیوں کو ز میں پہ فاصلے سے، ٹیبلز پہ، ڈر سینگ، بیڈ سائیڈز ٹیبلز اور جہاں جہاں اسے محسوس ہوا تھا وہاں وہاں رکھ دی تھی اور اب انہیں جلانے میں لگن تھا ساتھ ساتھ وہ چہک کر گنگنا بھی رہا تھا۔۔۔!!

"I found a love for me"

Darling !

I found a girl!

وہ تمام موم بتیوں کو جلا کر ہیر کی جانب بڑھا تھا جو بیڈ پہ بیٹھی رونے میں مصروف تھی۔۔۔

"Welcome to my life dear sweet heart"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر بولا تھا اور مسکرا کر اسے کھڑا کیا تھا۔۔۔۔!!

"ایسے تم روو گی تو مجھے اچھا نہیں لگے گا"

وہ اسے اپنے مقابل کھڑا کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔ جس کے گال سرخ اور آنسوؤں سے تر تھے۔۔۔ وہ اسکی حالت دیکھ کر پشیمان تو ہوا تھا مگر اسکی یہ شرمندگی زیادہ دیر کی نہیں تھی۔۔۔!! کیونکہ وہ خوش تھا اور ہیر کو خوش کرنا سے آتا تھا۔۔۔!!

"تم نے میرے ساتھ برا کیا ہے۔۔۔۔"

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی"

وہ اس سے ہاتھ چھڑاتے ہوئے غصے سے بولی تھی اور واپس بیڈ پہ بیٹھ گئی تھی۔۔

"کام داؤن یار۔۔۔"

دیکھو ایسا میں کبھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ تم نے خود مجھے مجبور کیا ہے، خود سوچو نامیں نے

کتنی بار تم سے آنسو مانگا تھا مگر تم ضدی اتنی ہو"

وہ اسکے پاس ہی بیٹھ کر نرمی سے اسے سمجھانے لگا تھا۔۔۔!!

"تو میں نے تمہیں انکار بھی تو کیا تھا نا"

"پھر کیوں زبردستی کی ہے تم نے، انتہائی زہر لگ رہے ہو"

وہ روہانسی ہو گی تھی۔۔۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کریم صاحب سے کیا بولے گی اور وہاں ج کو کیا جواب دے گی وہ تو اسے چھوڑ ہی نہیں رہا تھا۔ اسکا دل پتے کی مانند لرز رہا تھا مگر پھر بھی خود کو مضبوط بنائے بیٹھی رہی تھی۔۔

"مجھ میں اتنا ظرف نہیں تھا کہ تمہیں کسی کو سونپ سکوں، انفیکٹ میں تمہیں کسی کے

ساتھ بات کرتا ہوا بھی برداشت نہیں کر سکتا"

وہ کمرے کے چاروں طرف نگاہیں دوڑاتے ہوئے بولا تھا جہاں موم بتیاں جلتی فوسوں خیز ماحول بنا رہی تھیں۔۔۔ وہ اسکا اچھے سے ویلکم کرنا چاہتا تھا۔۔۔ ابھی وہ کچھ اور بھی سوچ رہا تھا۔۔۔ مگر ہیر کا فون بجنے لگا تھا اس سے پہلے ہیر فون اٹھاتی ولدان نے اس سے اسکا فون لیا تھا اور نام دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔!!

"سالے صاحب کا فون ہے"

وہ مسکرایا تھا جس پہ ہیر نے اسے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔۔

"کون"

اس نے موبائل لے کر دیکھا تھا اور وہاں کا نام پڑھ کر غصے سے اسے دیکھا تھا۔

"اس کو کہو تم روم میں ہو اور سورہی ہوں، صبح ملاقات ہوگی"

وہ اسے تحکم بھرے انداز میں بول کر فون کو آن کر چکا تھا جس پہ ہیر نے اسے ایک

گھوری دی تھی۔۔۔!!

"جی وہاں"

وہ فون کان سے لگاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔!!

"اگر تم بزی نہیں ہو تو گارڈن میں آ جاؤ، واک کر لیتے ہیں" وہاں کی ابھرتی آواز پہ وہ

ولدان کو کوسنے لگی تھی کہ کب وہ کیسے اسکے ساتھ پھنس چکی ہے۔۔

"لیکن۔۔۔ میں تو سورہی ہوں، میری طبیعت صحیح نہیں ہے آپ کو پتہ تو ہے"

جھوٹ بولتے ہوئے اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا کہیں کوئی اور فرمائش نا کر دے

وہ۔۔۔!!

"اچھا وہاں میں فون آف کر رہی ہوں، پھر بات ہوگی" وہ جلدی سے کہہ کے بنا اسکا

کوئی جواب سنے فون بند کر چکی تھی کیونکہ ولدان اسے ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا
جیسے اسکا ایکسرا کر رہا ہو۔۔۔ پہلی دفعہ وہ اسکی نظروں سے کنفیوز سی ہوئی تھی اور نا
محسوس طریقے سے اس سے دور کھسکی تھی۔۔۔۔۔ !!!

"ایسے دور ہوگی تو میں اور پاس آؤنگا"

وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے مقابل کیا تھا۔۔۔۔۔ ہیر کو اسکی سر سر اہتی
انگلیاں کمر پہ بہت بری محسوس ہوئیں تھیں۔۔

"تم۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ ولدان۔۔۔۔۔"
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
وہ جب اسکے کانوں میں پہنے ارننگز کو چھیڑ کر اتارنے لگا تو ہیر چیخنی تھی۔۔۔۔۔ !!

"مجھے لگ رہا ہے یہ ارننگز تمہیں آنے والے وقت میں پریشان کریں گے سو"

وہ اسکے لمبے بلیک کندھوں کو چھوتے چین کی شکل میں ارننگز اتارتا ہوا بولا تھا جبکہ ہیر
اسکی فضول باتوں پہ سرخ ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔ !!

"ک۔۔۔ کیا۔۔۔ بول رہے ہو" وہ دل کو سنبھالتی ہوئی گھبراہٹ پہ قابو کیے ہوئے بولی
تھی۔۔۔۔۔ !!

"ہیر۔۔۔۔۔"

تم میری زندگی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے کندھے کی طرف جھکتا اسکے کان کی سرخ لو کو چومتا ہوا محبت سے چور لہجے میں بولا تھا۔۔۔ ہیر اسکے لمس پہ کانپ گی تھی اتنی جلدی وہ کچھ ایکسپکٹ نہیں کر رہی تھی مگر سب کچھ ہی اسکی سوچ سے الٹ ہو رہا تھا۔۔۔

"م۔۔مت کرو"

وہ کیپکپاتے لہجے میں بولی تھی اور اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔!!

"ول۔۔۔ولدان"

"تم۔۔۔تمہارا۔۔فون"

جب اسکے ہاتھ کمر سے ہوتے ہوئے زپ کی طرف گئے تھے ہیر مارے گھبراہٹ کے بولی تھی صد شکر تھا کہ اسکا فون بجنے لگا تھا اس نے اسکی توجہ فون کی طرف کروانا چاہی تھی۔۔۔

"بجنے دو"

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اسکے دہکتے گال پہ انگوٹھا پھیرتا ہوا بولا تھا اور اسکی تھوڑے
اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔۔!!

"ف۔۔۔۔ فون ولدان"

وہ جب کسی طرح نہیں رکا تو وہ تیز آواز میں بولی تھی اور اسے دور کرتی کھڑی ہو کر لمبے
لمبے سانس لینے لگی تھی۔۔۔

"کیا مصیبت ہے، میری نائٹ برباد کرنے کی اگر اس فون نے کوشش کی تو میں توڑ
دونگا سے" وہ غصے سے کہتا فون کی جانب بڑھا تھا جب کہ ہیر تو پہلے ہی گھبرا رہی تھی
مگر اس طرح اسکی غصے سے بھرا لہجہ اور انداز دیکھ کر خوف زدہ ہوئی تھی۔۔۔

"آئے ایم منگ"

وہ دو سیکنڈ کی کال سن کر جواب دیتا ہوا فون ڈریس پینٹ کی پاکٹ میں رکھ کر ہیر کی
طرف آیا تھا۔۔۔!!

"سوئیٹ ہارٹ!! گھنٹے بعد آ رہا ہوں مگر تم نے پریشان نہیں ہونا، آکر ہم بڑھیںیو"

کریں گے "

وہ اسکے گال پہ ہاتھ رکھ کر نرمی سے بولا تھا اور جھک کے اسکے گال پہ شدت بھرا لمس
چھوڑا تھا۔۔۔۔!! وہ بند آنکھیں کیے اسکے لمس اور قربت کو محسوس کرنے لگی
تھی۔۔۔!!

"ٹیک کٹر" وہ اس سے دور ہو کر اسکی بند آنکھوں اور چہرے پہ پھیلے خوبصورت رنگوں
کو دیکھ کر دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔۔!!

وہ جب اسکے خیال سے باہر آئی تو اپنے اکیلے پن کو دیکھ کر گھبرائی تھی مگر وہ اتنے دیر میں
جاچکا تھا۔۔۔ کمرے کو خالی دیکھ کر اسکا دل سا خراب ہونے لگا تھا و لدان کی موجودگی
میں یہ کمرہ کتنا روشن تھا اور اب۔۔۔۔ وہ سوچتے ہوئے گھبرا کر واپس بیڈ پہ جا کر بیٹھ گئی
تھی۔۔۔۔

وہ بالاج کے جانے کے بعد واپس بیڈ روم میں آ بیٹھی تھی۔۔۔۔ کچھ آنسو جو اس نے
روکے ہوئے تھے وہ پھسل کر اسکے سرخ گال پہ آئے تھے۔۔۔!! ہاتھ بڑھا کر اسنے
بری طرح اپنا گال رگڑا تھا۔۔۔!! اسکی نظر ٹیبل پہ سبجے دیگر طرح کے ریفریشمنٹس پہ
گی تھی اور پھر چائے۔۔۔۔ وہ سب یونہی رکھا تھا آگے بڑھ کر اسنے ساری چیزیں سمیٹی

تھیں۔۔۔ اور ٹرائی میں واپس رکھ دی تھیں۔۔۔ !!

وہ بو جھل دل کیساتھ بیڈ پہ جا بیٹھی تھی۔۔۔ !! اسکی ایک بار پھر نظر صوفے پہ رکھے
سرخ گلابوں کے بڑے سے بوکیٹ پہ گی تھی۔۔۔ اسنے کچھ قدم بڑھا کر اسے تھاما
تھا اور اپنے چہرے کے قریب کیا تھا۔۔۔۔۔ ٹھنڈے مہکتے کھلے پھول جیسے ہی اسکے
چہرے سے مس ہوئے تھے اسکو سکون سا ملا تھا۔۔۔ اسے شروع سے ہی نیچرل چیزیں
زیادہ پسند تھیں جس میں پھول اسکے سب سے زیادہ پسندیدہ تھے۔۔۔ !!

"لیکن مجھے منانا نہیں آتا ہے مرینہ" وہ پریشان سا بولا تھا۔۔۔ !!

"یہ کیا بات ہوئی، اگر میرا دل بڑا ہے اور میں ناراض نہیں ہوتی تو اسکا مطلب یہ تو
نہیں ہے نا کہ آپ مجھے کبھی منائیں ہی نا یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں آپ سے کبھی خفا
ہو جاؤں"

وہ منہ بنا کے بولی تھی۔۔۔ جس پہ بالاج مسکرایا تھا۔۔۔

"خفا ہونے کی تمہیں اجازت نہیں ہے نا"

وہ اسکے ہاتھ تھام کر اسکی چھوٹی سی ناک کو پکڑ کے بولا تھا۔۔۔

وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔ اور آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔!!
 سرخ گلابوں کو چہرے سے دور کر کے وہ خیالوں سے باہر آئی تھی۔۔!! اسے معلوم
 ہی نہیں ہوا تھا اس کا چہرہ کب آنسوؤں سے بھگا تھا۔۔۔ تو گویا وہ اسے منانے آیا تھا
 ۔۔۔ مگر اسے اسے کب موقع دیا تھا۔۔۔!! پھولوں کو اسنے بیڈ پہ تکیے کے پاس
 رکھا تھا۔۔۔!!

وہ کتنی دیر سے بیڈ پہ بیٹھی اسکا انتظار کر رہی تھی ایک گھنٹے کا کہہ کر اسے دو گھنٹے ہو گئے
 تھے مگر اب تک وہ نہیں آیا تھا۔۔۔ پتہ نہیں کس جنگل میں وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا
 اوپر سے اسے کھڑکی سے کچھ گرنے کی آواز آرہی تھی جب اسنے پردے ہٹا کر دیکھا تو
 اسکا دل دھڑک کے رہ گیا تھا، کھڑکی کے شیشے پہ نمی دیکھ کر اور باہر برف (اسنو) پھیلی
 دیکھ کر اسکے ڈر میں اضافہ ہو گیا تھا۔۔!! اور اسکے آنے کا کچھ معلوم نہیں تھا۔۔!!
 آج صبح سے جو جو اسکے ساتھ ہو رہا تھا اسے اپنے حواس برقرار رکھنے میں مشکل ہو رہی
 تھی۔۔۔ کھڑکی بند کر کے اور پردے برابر کر کے وہ بھاگتے ہوئے بیڈ کی طرف آئی
 تھی۔۔۔ جیسے جیسے رات بڑھ رہی تھی اسکا ڈر بڑھتا جا رہا تھا مگر پرواہ کس کو تھی۔۔۔

بیڈ پہ رکھا فون اسنے اٹھایا تھا اور کانپتے ہاتھوں سمیت اسنے ولدان کو کال کرنے کے لیے اسکا نمبر دائل کیا تھا مگر بے سود کیونکہ اسکے موبائل پہ نیٹورک ہی نہیں آرہے تھے۔۔۔!! وہ غصے اور خوف کی ملی جلی کیفیت کیساتھ بیڈ کے ایک کونے پہ ٹک گئی تھی۔۔۔!!

"کہاں رہ گئے ہو"

"کہیں کوئی بدلہ تو نہیں لے رہے مجھ سے"

وہ اس ٹھنڈ میں بھی ماتھے پہ آتا پسینہ صاف کرتے ہوئے خود سے بولی تھی۔۔۔ کیونکہ اسکے آنے کا کوئی آثار ہی نہیں لگ رہا تھا۔

"یا اللہ کہاں پھنسا دیا ہے مجھے"

"اف بھوک"

وہ پیٹ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے روہانسی ہو گئی تھی کیونکہ ایگز بیشن کی ٹینشن میں اسنے صرف صبح ہلکا پھلکا ناشتہ کیا تھا اور اب اسکی بھوک سے بری حالت ہو رہی تھی۔۔۔!!

بھوک کی وجہ سے اسکا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔!!

"ولدان آئے ول کل یو"

وہ ہیلز اتار کر غصے سے پھینکتی ہوئی بولی تھی۔۔۔ وہ جب سے آئی تھی تب سے رونے میں مصروف تھی اسنے ایک بار بھی خود پہ نظر نہیں ڈالی تھی۔۔۔ ہیلز زیادہ دیر پہننے کی وجہ سے اسکے پاؤں زخمی اور سرخ ہو گئے تھے۔۔۔!! اب وہ کمرے کے بیچ بیچ چکر لگانے لگی تھی کہ شاید اب وہ آجائے مگر اسکے آنے کا کچھ پتہ ہی نہیں تھا۔۔۔ اپنی بے بسی پہ وہ رونے والی ہو گئی تھی۔۔۔ بھوک کی وجہ سے اسنے کمرے سے باہر جانے کا سوچا تھا جیسے ہی اسنے ہینڈل پہ دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ رکھا تھا ویسے ہی وہ پیچھے کو ہوئی تھی اور دروازہ اسکے ماتھے پہ لگا تھا۔۔۔ ایک چیخ کمرے کی خاموشی کو توڑنے کے لیے کافی تھی۔۔۔!!

"ہیلو ہیر"

وہ جو اسنو فال کی وجہ سے بیچ بچا کے بہت مشکل سے گھر پہنچا تھا کمرے میں آتے ہی اسنے ہیر کو پکارا تھا اصل معنوں میں وہ ہیر کے لیے پریشان ہو گیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ اکیلی تھی اور یقیناً وہ اکیلے پن سے ڈرتی تھی۔۔۔!!

"تم"

وہ ماتھے کو سہلاتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے چیخی تھی اور اٹھتے ساتھ ہی اس
 پہ جھپٹی تھی۔۔۔!!

"فضول آدمی ہو تم۔۔۔"

مجھے اکیلا چھوڑ کے اس ٹھنڈ میں کہاں دفعہ ہو گئے تھے، بدلہ لیا ہے نا تم نے، اتنے دن
 س تمہیں انور جو کیا، اب کیا کیا کرو گے تم میرے ساتھ"

وہ اسکی وائٹ شرٹ کے کالر کو پکڑتی ہوئی چیختے ہوئے بولی تھی اسکے غصے کی شدت اسکا
 سرخ چہرہ گواہی دے رہا تھا۔۔۔!! ولدان تو اچانک افتاد پہ پریشان ہو گیا تھا وہ جانتا تھا
 کہ وہ لیٹ ہو گیا ہے مگر وہ اس قدر اس پہ پھیلے گی اسکی توقع اسنے نہیں کی تھی۔۔۔!! وہ
 اس کے اس روپ پہ دل سے خوش ہوا تھا۔۔۔!! کم از کم اسے اسکی موجودگی کی تو فکر
 تھی۔۔۔!! وہ مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ کالر سے ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں تھام گیا

تھا۔۔۔!!

"ہاوسوئیٹ"

وہ اسکے ہاتھوں کو اپنے ہونٹوں سے لگا کر پیار بھرے انداز میں بولا تھا اور اپنے پاؤں کی

مدد سے دوڑ کو بند کیا تھا۔۔۔!!

"کیا سوئیٹ ہاں۔۔۔"

وہ پھر سے اس پہ چیخی تھی اپنی گھبراہٹ کو وہ کم کرتے ہوئے اسکی آنکھوں کو ہی دیکھ

رہی تھی جہاں جزبات سے بھرپور سمندر اسے اچھے سے نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔!!

"اتنا پیارا ویکم" وہ مسکراتے ہوئے ایک ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھوں کو تھام کر دوسرا

ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کر بولا تھا۔۔۔!!

"بد تمیز انسان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے" وہ اسکی گرفت میں مچلی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی۔۔۔۔!!

"اتنی شیرینی کیوں بن گی ہو یار"

"شوہر باہر سے آیا ہے اسے چائے پانی کا پوچھو"

وہ مصنوعی ناراضگی ظاہر کرتا ہوا اسے کمر سے ہی تھام کر بیڈ پہ لے آیا تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔ چائے پانی۔۔۔۔۔۔ میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے اور تمہیں پتہ بھی

ہے مجھے بھوک برداشت نہیں ہے پھر بھی تم ناجانے کہاں انجوائے کرتے پھر رہے

ہو۔۔۔۔ تمہیں زرا بھی میرا خیال نہیں ہے، کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں "

اسکی آواز آخر میں رندھ گئی تھی یہ سچ تھا کہ اب اسکی آنتیں جواب دینے لگی
تھیں۔۔ اسلیے وہ اپنی ناراضگی بھی کہیں بھول چکی تھی۔۔۔

"آئے ایم سو سوری بیڑ۔۔۔۔۔"

ایک منٹ دو بس "

وہ اسکی بات سن کر اسکو بیڈ پہ بٹھا کر بنا اسکی سنے باہر کی جانب بھاگا تھا جب کہ ہیر بھگی
آنکھوں اور چہرے سمیت اسے دیکھے گی، تھی۔۔۔۔ وہ منٹ سے پہلے ہی کمرے میں
واپس موجود تھا اور اسکے پاس آ بیٹھا تھا۔۔۔۔ ہاتھ میں تھامے بیگز کو اسنے اپنے اور ہیر
کے بیچ میں رکھا تھا اور اس میں سے پزاکا پیکٹ نکال کے اسے دیا تھا ساتھ اسنے ڈرنکس
اور سینڈوچ، رشین سیلڈ بھی اسکے سامنے رکھی تھیں۔۔۔۔!!

"آئے ایم رنلی سوری یار۔۔۔۔ میں تمہارے لیے ڈنر ہی لینے گیا تھا مگر راستے میں
اسنوفال کی وجہ سے دھند تھی کہ یہاں تک پہنچنا مشکل ہو گیا، آئے سویر مجھے بالکل
نہیں پتہ تھا کہ تم بھو کی ہو یا انتظار کر رہی ہو گی "

وہ پزاکا سلاٹس اسکے منہ کے جانب بڑھا کر ٹھہر کر بولا تھا۔۔۔!! جس پہ ہیر سر
اثبات میں ہلا کر خود ہاتھ میں لے کر کھانے لگی تھی۔۔۔!!

"مجھے سردی بھی لگ رہی ہے" وہ دوسرا سلاٹس اٹھاتے ہوئے ایک اور شکوہ کر گئی
تھی۔۔۔!! ولدان جو اسے کھاتے ہوئے دیکھنے میں محو تھا اسکے نئے شکوے پہ مسکرا
کے رہ گیا تھا۔۔۔

"او۔۔۔ مجھے خیال ہی نہیں رہا تمہارے اس ڈریس کا"

وہ اسکی سلک کی میکسی کو دیکھتے ہوئے اٹھا تھا یقیناً اسے اس کپڑے میں شدید سردی لگ
رہی ہوگی۔۔۔ اسنے کمرے کا ہیٹر آن کیا تھا اور اپنا کوٹ اتار کر اسکے کندھوں پہ ڈالا تھا
۔۔۔۔۔!!

"تم نہیں کھاو گے"

وہ کب سے خود کھا رہی تھی مگر ولدان نے ایک بار بھی کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا تھا۔
"نہیں"

وہ کہہ کر بیڈ پہ سر کے نیچے ہاتھ رکھ لیٹ گیا تھا جبکہ پیار لٹاتی نظریں اسکے وجود کا ہی

طواف کر رہی تھیں۔۔۔

"کیوں"

وہ ڈرنک کو اسٹرا سے پیتی ہوئی بولی تھی۔۔۔ اب اسکی سردی کی شدت میں بھی کمی آئی تھی اور کھانا بھی وہ کھا چکی تھی۔۔۔!!

"کیونکہ۔۔۔"

وہ بول کر چپ ہو کر اسے دیکھنے لگا تھا۔



ہیر نے نا سمجھی میں اسکی جانب دیکھا تھا اور ڈرنک کو واپس رکھ دیا تھا۔

"مجھے جو بھوک ہے نا وہ یہ سب کھانے سے نہیں جانے والی سو تم کھاؤ" وہ لفظوں کو

جوڑتا ہوا مشکل زبان میں بولا تھا جو ہیر کے سر پہ سے گیا تھا۔۔۔

"ہممم۔۔۔"

وہ بچا ہوا کھانا واپس بیگنز میں رکھتی ہوئی بولی تھی۔۔۔ اور وہ تمام کھانا صوفے کے

جانب رکھی ٹیبل پہ رکھ آئی تھی۔۔۔!!

"مجھے فریش ہونا ہے"

وہ اسکی نظریں خود پہ کب سے محسوس کر رہی تھی اب کھانا ہو گیا تھا تو اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ کیا کرے اس لیے فریش ہونے کا بہانہ بنا گی تھی۔۔۔!!

"اتنا کھانا ہی نہیں تھا نا کہ فریش ہونا پڑے" وہ ویسے ہی بیڈ پہ پڑا ہوا بولا تھا اسکی لہجے میں شرارت کا عکس تھا۔

"شٹ اپ۔۔۔ مجھے شاور لینا ہے"

"بکو اس نہیں کیا کرو"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکی بات پہ غصے سے تلملائی تھی اصل وجہ اسکی نظریں تھیں جو اسکا ہی تعاقب کر رہی تھیں۔۔۔ ان سے پریشان ہو کر وہ غصہ ہونے لگی تھی صاف لفظوں میں اسے کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔!!

"ہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ زور سے ہنسا تھا۔۔۔!!

"اوکے رائٹ دوڑ باتھ روم کا دوڑ ہے"

وہ آرام سے بولا تھا۔۔۔!!

"مگر مجھے کپڑے بھی چاہیے۔۔۔ مجھے کپڑے لا کر دو چینیج کرنے کے لیے"

وہ اپنی بھاری میکسی کو دیکھتی ہوئی بولی تھی کیونکہ اب وہ صبح سے پہنی میکسی میں تو بالکل نہیں سو سکتی تھی۔۔ اس لباس میں اسے اپنا آپ بھاری محسوس ہو رہا تھا۔۔

"اس وقت تمہیں کہاں سے کپڑے اریج کر کے دوں، انفیکٹ اس موسم میں تو آئلائن ڈیلوری بھی نہیں ہو سکتی" وہ اسکی بات پہ حیرانگی سے بولا تھا۔۔

"مگر مجھے چاہیے کپڑے۔۔ ابھی اسی وقت۔۔۔ یہاں لائے ہونا تو میرے کام بھی کرو۔۔۔"

وہ ضدی لہجے میں بولی تھی اور غصے سے اپنی کلانی میں پہنی سلور اسٹل کی چوڑیاں اتارنے لگی تھی اور اتار اتار کر ولدان پہ پھینکنے لگی تھی۔۔۔

"کیوں ظلم کر رہی ہو خود پہ"

وہ اسکا انداز دیکھ کر چپ نہیں رہ سکا تھا کیونکہ اسکی کلانی سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

"شٹ اپ۔۔ تم مجھے سونے کے لیے کپڑے لا کر، جلدی کرو، نیند آرہی ہے مجھے"

وہ جان بوجھ کے اونچی آواز میں کہتی اس پہ حاوی ہونا چاہ رہی تھی کیونکہ اس سے پہلے ولدان اس پہ حاوی ہو کیوں نا وہ ہو جائے، پہلے بھی وہ فون کال کی وجہ سے بچ گئی تھی اسی وجہ سے اسے خوف آرہا تھا جو وہ اس طرح کم کرنا چاہ رہی تھی۔۔

"کبرڈچیک کرو میرا، اس میں کچھ مل جائے گا اور سونے تو جیسے میں تمہیں دوں گا، اتنی راتیں جو تمہاری وجہ سے ضائع ہوئیں ہیں ان کا کیا، ایک ایک پل کا حساب لوں گا ہیر بیگم"

وہ کبرڈکا کہہ کر آخری جملے دل میں بولا تھا کیونکہ وہ اسے ابھی سے ہی کہہ کر اس کا سکون برباد نہیں کرنا چاہتا تھا جبکہ وہ کہاں جانتا تھا کہ اس کا دل بھی سوکھے پتے کی مانند لرز رہا ہے۔۔۔!!

"میں تمہارے کپڑے ورت نہیں کرونگی"

وہ مزید بولی تھی۔۔۔!! ہر بات میں ضد کر کے وہ اس کا جیسے امتحان لے رہی تھی۔۔۔!!

"باتھ روم میں باتھ گاؤں ہو گا وہ پہن لینا پھر" وہ اسے نیا مشورہ دیتا ہوا بولا تھا۔۔

"شٹ اپ۔۔۔ بے شرم انسان"

وہ اسکی بات پہ غصے سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اور پیر پٹختی ہوئی کبرڈ کی جانب بڑھی
تھی۔۔۔۔۔ جبکہ اسکا کوٹ جو ولدان نے اسے پہنایا تھا وہ اس پہ پھینکنا بھولی
تھی۔۔۔

ولدان اسکی اداوں پہ مسکرا کے رہ گیا تھا اور پھر اسکا پھینکا ہوا کوٹ اسٹینڈ کر کے اسنے بیڈ
کی چادر ٹھیک کی تھی اور تکیے سیٹ کیے تھے۔۔۔ کمرے سے باہر نکل کر وہ دو شاپر اور لایا
تھا۔۔۔۔۔ وہ جس کام کے لیے گیا تھا وہ تو اسے ہر حالت میں کرنا ہی تھا۔۔۔۔۔ شاپر
میں سے سرخ تازے پھول نکال کر اسنے بیڈ کے اوپر ڈھیڑ کر دیے تھے اور باقی کے
پھولوں کی پتیوں سے اسنے ہاتھروم سے لے کر بیڈ تک آنے کے لیے راہ داری بنائی
تھی۔۔۔۔۔ کچھ پھول اسنے ٹیبلز پہ رکھ کر بیڈ پہ بہت ہی نفاست سے ایک ہرٹ بنایا
تھا۔۔۔۔۔ اور پھر بھیجی ہوئی موم بتیوں کو واپس سے جلا کر کمرے کی لائٹس بند
کر کے صرف بیڈ سائیڈ کے لیمپس آن کر دیے تھے۔۔۔ کمرے کا ماحول فسوں خیز
ہو رہا تھا جبکہ اسکے اپنے جذبات بہک رہے تھے۔۔۔۔۔!! پھولوں کی تازہ مہک
نے کمرے کو ایک نیا ہی روپ دے دیا تھا۔۔۔

سب کچھ سجاوٹ کے بعد وہ تھکن کے باعث خود ڈریسنگ روم میں چنچ کر نے چلا گیا تھا

آج وہ حد سے زیادہ تھک چکا تھا۔۔۔ دومنٹ بعد وہ چیلنج کر کے آیا تھا۔۔۔۔۔ براون ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں اس نے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر خود پہ اچھے سے پرفیوم کیا تھا اور بال سیٹ کر کے کمرے سے منسلک بالکونی میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ !!!

وہ تقریباً دس منٹ بعد اپنی ہی دھن میں نہا کر باتھ روم کے دروازے سے باہر نکلی تھی مگر جیسے ہی اس نے کمرے میں قدم رکھا تھا اسکی روح کانپ گئی تھی اور دل پوری آب و شدت سے ڈھرنے لگا تھا۔۔۔۔۔ !!! بے ساختہ ہاتھ میں تھامی ہوئی میکسی

اسکے ہاتھوں سے چھوٹ کر نیچے کارپیٹ پہ گری تھی۔۔۔ وہ ایسا تو نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔!! وہ اپنی دلی کیفیت کو سمجھ نہیں سکی تھی۔۔۔!! اسکا تروتا زہ چہرہ اب گرم آنسوؤں سے تر ہونے لگا تھا۔۔۔!! تب ہی ولدان بالکونی سے واپس کمرے کی

طرف پلٹا تھا اور اسے اسٹل دیکھ کر اسکے قریب آ گیا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ شکڈ ہو جائے گی مگر اسکے لیے وہ ہر چیز سپیشل کرنا چاہتا تھا۔۔۔!! جھک کر اس نے کارپیٹ پہ

گری ہوئی میکسی کو اٹھا کر اوپر رکھا تھا اور ہیر کو کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا

تھا۔۔

"ی۔۔۔ یہ سب کیا ہے"

اسکے لفظوں، عمل پہ شرم سے دہری ہو کر رہ گئی تھی اسکے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی تھی۔۔

"ول۔۔۔ ولدان۔۔۔"

وہ اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتی دھیمے لہجے سے بولی تھی کہ بامشکل ہی وہ سن پایا تھا ولدان نے اسکے جھکے چہرے کو دیکھا تھا جہاں قوس قزح کے رنگ بکھرے ہوئے تھے۔۔

"جی جان"

وہ اسکے کمر میں بازو ڈال کر اسے بانہوں میں لے چکا تھا اسکے چہرے پہ ایک الگ مسکراہٹ تھی جو ہیر کو نظریں اٹھانے پہ مشکل پیدا کر رہی تھیں۔۔۔!!

"مت کرونا" وہ اسکے ارادے اچھے سے جان چکی تھی۔۔۔ گھبراتے ہوئے بڑھی ہوئی ڈھرکنوں کیساتھ وہ اس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

"میں نے کہا ہے نامیں سب بھولنا چاہتا ہوں کہ کیا کیا ہو چکا ہے اب صرف تم میری

بیوی ہو اور میں اپنی بیوی کیساتھ اچھا سا وقت اسپینڈ کرنا چاہتا ہوں"

وہ اسکو پھولوں سے سجے بیڈ پہ آرام سے لٹا کر بولا تھا اور دونوں ہاتھ اسکے ارد گرد رکھ کر

اس پہ جھکا تھا۔۔۔

"ت۔۔۔ تم۔۔۔ مجھ پہ حکم نہیں چلا سکتے"

وہ دل پہ ہاتھ رکھتی ہوئی جھکی نظروں سمیت بولی تھی۔۔۔ سچ تو یہ تھا کہ وہ اس سے ناراض نہیں رہ سکتی تھی، اتنے دن وہ کس طرح اس سے دور رہی تھی یہ صرف اسے ہی معلوم تھا وہ خود سے زیادہ ولدان پہ بھروسہ کرتی تھی۔۔۔ اسے اسکی محبت کے بارے میں علم تھا مگر اب اسکے سامنے وہی فطری شرم و حیا آئے آرہی تھی جو اسے روک رہی تھی۔۔۔

"شادی سے پہلے تم نے ہی حکم چلائے ہیں اور میں نے ہمیشہ مانے ہیں۔۔۔ مگر اب ہمیشہ آپ کو میرے حکم پہ چلنا پڑے گا اسٹیری"

وہ اسکے گلابی گال چھوتتا ہوا محبت بھرے انداز میں بولا تھا۔ اسکے لہجے میں سرشاری اور اطمینان صاف واضح تھا کہ وہ کتنا خوش ہے۔۔۔

"اب بھی میرے ہی حکم ماننے ہونگے تمہیں" اسکی اس بات پہ وہ مزید شرم سے نظریں نہیں جھکا سکی تھی، آبروز اٹھا کر اسنے اسے دیکھا تھا مگر فوراً ہی اسنے واپس

نظریں دوسری طرف کر لیں تھیں کیونکہ اب کہاں مقابلہ وہ کر پاتی۔۔۔!!

"جی نہیں۔۔۔۔۔"

اب آپ میری حکومت میں ہیں "وہ اسکے گلابی گال پہ لب رکھتا ہوا شدت بھرا لمس

چھوڑا تھا۔۔۔ اور اسکے نم گیلے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا تھا۔۔۔!!

"انفہ ہیر۔۔۔۔۔ تم آج کی رات پاگل کر دو گی مجھے"

وہ اس پہ جھکے اسکی خوشبو اور اسکا وجود اتنا قریب سے محسوس کر کے جذبات سے چور

لہجے میں بولا تھا۔۔۔!! جس پہ ہیر اپنی مسکراہٹ نہیں روک سکی تھی بڑی دیر

بعد اسکے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی تھی اور یہ ہی مسکراہٹ چھپانے کے لیے وہ رخ

موڑ کر روٹ بدل گی تھی۔۔۔!!

"ناٹ فر"

وہ اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا بولا تھا اور پھر اسکے برابر میں ہی دراز ہو گیا تھا۔۔۔!!

"کیسا لگا میرا سر پرانز"

وہ اسے کمر سے تھام کر اپنے حصار میں لیتا اسکے چہرے پہ آئی بالوں کی گیلی لٹوں کو ہاتھ

سے ہٹاتے ہوئے بولا تھا۔۔

"ناراض ہوں میں تم سے"

وہ اسکے کندھے پہ سر رکھ کر مصنوعی ناراضگی میں بولی تھی جبکہ وہ خود سکون سا محسوس کر رہی تھی جیسے جو ہوا بہت بہتر ہو اور نہ وہ کبھی اس سے کنفیس نہیں کر پاتی۔۔۔

"مناتو رہا ہوں اب"

"آہستہ آہستہ مان جانا، تھوڑا بھی تھوڑا صبح تھوڑا کل دوپہر"

وہ اسکی ٹھنڈ سے سرخ ہوتی ناک کو لبوں سے چھو کر بولا تھا۔۔۔!!

"تو کیا میں اب صبح شام دوپہر یہیں رہوں گی" وہ منہ بنا کر بولی تھی اور اس سے زرا سا

فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی جبکہ ولدان نے اسکی اس کوشش کو ناکام بنا دیا تھا

اور اسے اپنے اوپر لیا تھا۔۔

"یس اب ہم اپنے بے بی کیساتھ ہی پاکستان جائینگے" وہ اسے آنکھ مارتا ہوا اثرات سے

بولا تھا۔۔۔!!

"شٹ اپ بے شرم نہیں ہو گئے تم، زیادہ فری مت ہو" وہ اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتی اٹھ

بیٹھی تھی۔۔۔!! اتنے آگے کا تو وہ گمان کر کے ہی سرخ پڑ گئی تھی۔۔

"اچھا واپس آؤ" وہ اسکے اٹھنے پہ بد مزہ ہوا تھا اور اسکی کلانی تھام کر اسے پھر سے اپنے پہلو میں گرایا تھا۔۔

"مجھے سونے دو اب" وہ اعتماد کیساتھ بولی تھی۔۔ تھوڑی ہی دیر میں اسکا کھویا ہوا

کانفیڈننس اعتماد واپس آ گیا تھا یہ ہی انکی دوستی کی خاصیت تھی۔۔!!

"سونے دو۔۔۔۔۔اچھا"

وہ کہنی بیڈ پہ رکھ کے اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا جھانک کر بولا تھا ہیر نے اثبات میں سر

ہلایا تھا جب کہ ولدان نے فوراً ہی لیمپ آف کر کے اس پہ جھکا

تھا۔۔۔"مت۔۔۔ک۔۔۔کرو۔۔۔دل" ہیر کی گھبراتی ہوئی آواز اندھیرے

میں گونجی تھی۔۔۔

..feel me"..."Shhhhhh

وہ اسکے لبوں پہ انگلی رکھ کر اسکے چہرے پہ جھک گیا تھا اور اپنی محبت کی بارش برسانے لگا

تھا جو کہ صرف ہیر کے لیے ہی تھی۔

"کیا کر رہی ہو مرینہ۔۔۔۔۔"

"کیا کر رہی ہو آخر"

بشرہ بیگم جو کیچن میں کھڑی کام کر رہی تھیں، کچھ کھسکانے کی آواز پہ وہ باہر لاونچ میں آئیں تھیں۔۔۔

"کچھ نہیں کر رہی، بس یہ یہاں سیٹ کر رہی ہوں" وہ صوفے کا ہینڈل چھوڑتی ہوئی منہ بنا کے بولی تھی !!

"کیا مطلب، ادھر کر رہی ہوں، کیا یہاں پہ رکھا ہوا صحیح نہیں ہے جو اب تم اس دیوار سے ہٹا کر اس دیوار کیساتھ سیٹ کرنا چاہتی ہو اور وہ تم بھول گئی ہو جو ڈاکٹر نے صبح تم سے کہا"

وہ چھڑی کو ٹیبل پہ رکھتیں ہوئیں غصے سے اسے ڈانٹے ہوئے بولیں تھیں۔۔۔ اور صوفے کو واپس سے دیوار کیساتھ لگایا تھا۔۔

"امی کیا ہے۔۔ یہاں سے ٹی وی نہیں آتا صحیح نظر۔۔ اس لیے میں یہاں کر رہی تھی تاکہ آرام سے لیٹ کر دیکھ سکوں"

وہ صوفے پہ بیٹھتے ہوئے دھیمی آواز میں بولی تھی۔۔۔!!

"بیٹا کیا کرتی ہو تم، اس حالت میں ٹی وی نہیں دیکھتے، اور تمہیں ڈاکٹر نے صاف لفظوں میں کہا تھا نا کہ اپنا بہت سارا خیال رکھنا ہے اور کوئی وزن والی چیز نہیں اٹھانی، کتنی کمزور ہو تم۔۔۔۔ اتنی جلدی بھول گئی ہو ان کی باتیں"

وہ اسکے پاس صوفے پہ بیٹھتے ہوئے اسکے بکھرے بال سنوارتی ہوئی سمجھانے والے انداز میں بولیں تھیں۔۔۔ آج صبح ہی جب وہ ناشتے کی ٹیبل پہ آئی تھی جب سے ہی اسکی طبیعت بوجھل تھی جبکہ ناشتہ کرنے کے بعد وو میٹنگ سے اسکی حالت مزید خراب ہو گئی تھی۔۔ بشرہ بیگم اسے زبردستی ڈاکٹر کے پاس قریبی کلینک لے گئی تھیں۔۔ جب سے وہ آئی تھی وہ اسکی طبیعت نوٹ کر رہی تھیں مگر مرینہ انہیں ٹھلائے جا رہی تھی لیکن آج وہ اسے اپنے ساتھ کھینچ کر لے ہی گئیں تھیں اور مرینہ کو جس چیز کا ڈر تھا وہ ہی ہوا تھا۔۔ وہ جو خبر وہ خود سے اور سب سے چھپانا چاہ رہی تھی اب وہ انکے سامنے تھے۔۔ اسکی ٹینشن بشرہ بیگم کو پتہ لگنے سے مزید بڑھ گئی تھی۔۔

"اب میں ٹی وی بھی نہیں دیکھوں، اور میں اتنی کمزور نہیں ہوں کہ مجھے کچھ ہو جائے، آپ خامخواہ ٹینشن لے رہی ہیں اور مجھے دے رہی ہیں۔۔۔۔۔"

وہ بھنویں چڑھا کر پاؤں صوفے پہ رکھ کر بیٹھ گی تھی اسکا موڈ کلینک کے آنے کے بعد سے انتہائی خراب تھا۔۔۔!!

"مرینہ۔۔۔ کیوں تم مجھے پریشان کر رہی ہو، آخر ہوا کیا ہے، دیکھو بیٹا اب تم اکیلی نہیں ہو، تمہیں اپنے ساتھ ساتھ ایک اور جان کا خیال رکھنا ہے۔۔۔۔ اتنی سی بات ہے مگر تم۔۔۔۔"

وہ کہتے کہتے چپ ہو گئیں تھیں۔۔۔۔ انہیں اسکی حرکتوں پہ غصہ آنے لگا تھا کیونکہ جب سے وہ یہاں آئی تھی ہر چیز پہ نخرہ اور چڑچڑاپن کر رہی تھی جو اسکی عادت کے خلاف تھا۔۔۔

"یہ بالاج ہے کہاں۔۔۔ میں اسے خود فون کر کے بلاتی ہوں کہ اب تم تمہیں لے کر جائے اور تمہارا خیال خود رکھے کیونکہ مجھ سے تو تم سنبھل نہیں سکتیں"

وہ صوفے کے سائیڈ پہ رکھا اپنا فون اٹھاتے ہوئے بولیں تھیں۔۔

"امی۔۔۔ امی۔۔۔ یار۔۔۔ آپ انکو فون نا کریں وہ ابھی بزی ہونگے میں انہیں خود بلا لوں گی"

وہ انکے ہاتھ سے نرمی سے فون لیتے ہوئے خود کو سنبھال کے بولی تھی کیونکہ بالاج کو بتانے کا ہی سن کا اسکا دل عجیب ہی انداز میں ڈھرنے لگا تھا۔۔

"کوئی بڑی نہیں ہوتے اور اگر بڑی ہوتے بھی ہیں، شوہر تو بھاگ کر ایسی خبر سن کے بیوی کے پاس چلے آتے ہیں۔۔۔ لاؤ فون دوادھر مجھے، ابھی بلاؤں اسے "

وہ خوشی سے کہتیں ہوئیں اس سے واپس فون لے کر بولیں تھیں۔۔

"ام۔ امی۔۔۔۔ وہ یہاں نہیں آسکتے کیوں کہ جب وہ دو دن پہلے یہاں آئے تھے تو یہ کہنے آئے تھے کہ وہ ویک کے لیے باہر جا رہے ہیں، باقی ابھی میں نے انہیں کال کی تھی تو وہ سو رہے تھے، شام میں آن لائن آئیگی تو میں انہیں بتا دوں گی اور آپ پر ہشان نا ہوئیں اب "

وہ انہیں نرم انداز میں سمجھاتی اور بہانے گڑھتے ہوئے بولی تھی اور کسی حد تک وہ کامیاب بھی ہو گی تھی۔۔۔ !!

"اچھا۔۔۔ چلو تم ٹی وی کو کرو بند اور جا کر نماز پڑھو، اچھے کام کرو گی تو سب اچھا ہوگا، اتنے میں تمہارے لیے فریش جو س نکالتی ہوں "

وہ آہستہ سے چلتی ہوئی ڈر سینگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔!! اور خود کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی ابھی وہ بنا کسی آرائش یا برانڈ سٹور اور میک اپ کے بغیر ہی اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ وہ خود کو آئینے میں دیکھی گی تھی۔۔۔ ٹراوڑ، ٹی شرٹ اور اپر میں وہ عام سے حویلیے میں ہو کر بھی انتہائی خاص لگ رہی تھی۔۔۔ اسنے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اپنی مسکراہٹ کم کرنے کی کوشش کی تھی اور پھر بال صحیح کر کے کبڑ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ اسنے اپنے مطلب کے کپڑے نکالے تھے اور ہاٹ ہاتھ لینے چلی گی تھی۔۔۔!!

آدھا گھنٹہ وہ اچھے سے ہاتھ روم میں گزار کر آئی تھی۔۔۔ ہاتھ ٹب میں بیٹھ کر تو ایک بار پھر سے رات کی ولدان کی ایک ایک بات اور اسکے عملی اظہار میں کھوسی گی تھی۔۔۔!! وہ نم بالوں تو تولیے سے صاف کرتے ہوئے تولیہ صوفے پہ رکھ کر مرر میں کھڑے ہو کر خود کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔ اس سے زیادہ وہ کیا کرتی نا یہاں پہ کوئی ڈرائر تھانا کوئی اور چیز۔۔۔ بس بالوں کو ہاتھ سے ہی سیٹ کر کے وہ دروازے کا دوڑ کھول کر کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔!!!

کمرے سے باہر نکل کر ہی اٹے جانب لکڑیوں کی سیڑھیاں تھیں۔۔۔ وہ ولدان کی

کیجول دوپٹی کہ سوٹ سی چپ پہنے دھیرے دھیرے سے قدم اٹھاتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گی تھی کیونکہ ولدان اسے کہیں نظر نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔ وہ آرام سے سیڑھیاں اترتی ہوئی لاونج میں آئی تھی جیسے ہی اسنے آخری سیڑھی پہ پاؤں رکھا تھا ویسے ہی وہ کسی آواز کی وجہ سے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اچھلی تھی اور اپنا پاؤں کا بیلنس برقرار نہ رکھ سکی تھی۔۔۔!!

"ہوگی صبح آپکی" اس سے پہلے وہ گرتی ولدان نے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھالیا تھا اور اسکی بند آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا جو وہ ڈر کے مارے بند کر چکی تھی۔۔۔!!

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Articles | Books | Poets | Interviews

"اگر۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔۔۔گر۔۔۔جاتی تو"

وہ آبروز سکوڑ کر گھبراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔!!!

"میں گرنے دیتا تو تب ہی کچھ ہوتا نا ویسے آپ تو پوری ریڈی ہو کر نیچے آئیں ہیں" وہ اسکے نم گیلے بالوں کی بھیننی بھیننی مہک محسوس کر کے اسے سر تا پاؤں دیکھ کر کھکھلایا تھا۔۔۔۔۔ اسے اپنی چیزوں میں دیکھ کر وہ ہنس دیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ اسے پہلے سے بھی زیادہ کیوٹ لگ رہی تھی تضاد اسکے چہرے کے بار بار بدلتے رنگ، وہ مدہوش سا ہونے لگا تھا۔۔۔ وہ دھیرے سے چلتا ہوا کچن کی جانب لے جانے لگا تھا۔۔۔

تھا جس پہ ہیرا سے بس گھور کے رہ گئی تھی۔۔۔!!

"اچھا تھا نا"

وہ اسکی سرخ ناک چھوتا ہوا پیار سے بولا تھا۔۔

"گندے ہو تم" !! -----

وہ ٹشو پیپر اٹھا کر لبوں کے پاس لگا شیک صاف کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔!!

"اور تم کیا ہو"

وہ اسکی حرکت نوٹ کرتا بولا تھا اور بے اختیار اسکی تھوڑی کانمایاں ہوتا ڈمپل دیکھ کر

جھکا تھا۔۔۔۔۔ "اففف۔۔۔۔۔ ٹیسٹی"

وہ شدت سے چومتا ہوا خمار بھرے لہجے میں گویا ہوا تھا جس پہ ہیرا سٹپٹا کے رہ گئی تھی

اور سر پیٹ کے رہ گئی تھی کیونکہ وہ واقعی اسکی کوئی بات نہیں ماننے والا تھا۔۔

"ولدان۔۔۔۔۔"

بے بی ہوش میں آ جاو"

تنگ آگیا تھا۔۔۔۔۔!! بیڈپہ بیڈھ کر شوز اتار کر اب وہ موزے اتار رہا تھا۔۔۔۔۔ اور شرٹ کے اوپری بٹن کھول کر بیڈپہ لیٹ سا گیا تھا۔۔۔ اور پرانے دن یاد کرنے لگا تھا۔۔۔ وہ اس قدر کھو گیا تھا کہ اسے دروازہ ناک ہونے کی آواز ہی نہیں آئی تھی لیکن جب ثانیہ بیگم کو کمرے کے اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا تھا وہ ہوش میں آیا تھا۔۔۔ اور فوراً سے اٹھ کر اپنے چہرے کے زاویات کو نارمل کیا تھا اور آنکھوں کو صاف کیا تھا۔۔۔

"ماما آپ۔۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔۔ کیسی ہے پرنس"

وہ ثانیہ بیگم کی گود میں پریشے کو دیکھ کر بولا تھا۔۔۔!! اور آگے بڑھ کر اسے گود میں لینا چاہا تھا وہ فوراً سے اسکی گود میں چڑھ آئی تھی اور اب اسکی زرا سی بڑھی ہوئی شیوپہ ہاتھ پھیر کر منہ بنانے لگی تھی جیسے اسے بڑھی ہوئی شیوپہ پسندنا آئی ہو۔۔۔

"ٹھیک ہوں مگر تمہیں کیا ہوا ہے، کتنا پیلی آنکھیں ہو رہی ہیں تمہاری۔۔۔۔۔ بیٹھو زرا یہاں"

وہ اسے بیڈپہ بٹھا کر بولتی ہوئیں تشویش زدہ لہجے میں بولی تھیں اور اب ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر اسکا ٹیمپریچر چیک کرنے لگی تھیں جو کہ بڑھا ہوا تھا۔۔۔

"تمہیں بخار بھی ہے بیٹا۔۔۔ کیا حالت بنا رکھی ہے۔۔۔ فریش بھی نہیں ہوئے
 آکر۔۔۔ کیا ہو گیا ہے بالاج" وہ اسکے برابر میں بیٹھتی ہوئیں افسردگی سے بولیں تھیں
 کیونکہ کب سے وہ آچکا تھا اور اب تک آفس کے کپڑوں میں ہی تھا۔۔۔ جب کہ اسکی
 عادت کے خلاف تھا کیونکہ وہ آتے ساتھ ہی شاور کے لیے چلا جاتا تھا۔۔۔ کچھ دنوں سے
 وہ اسکی گرتی ہوئی صحت کو بھی نوٹ کر رہی تھیں۔۔۔!! ناشتہ بھی وہ برائے نام
 کرتا تھا۔۔۔ جبکہ ڈنر کا ٹائم آنے سے پہلے ہی وہ سو جاتا تھا۔۔۔!!

"نہیں ماما ٹھیک ہوں بس آج آفس میں کام اس قدر تھا کہ شاید تھک گیا
 ہوں۔۔۔ آرام کرونگا تو ٹھیک ہو جاؤنگا"

وہ پرہشے کے چھوٹے چھوٹے بال ہاتھ سے سنوارتا ہوا جھکی ہوئی نظروں کیساتھ بولا
 تھا۔۔۔

"کیا شاید۔۔۔ آبویسلی تم تھک گئے ہو اور بیمار بھی ہو۔۔۔ اور یہ مرینہ کب گھر آئے
 گی۔۔۔ ہفتہ تو ہو گیا ہے اسے وہاں گئے ہوئے اب اسے معلوم ہونا چاہیے کہ پیچھے شوہر
 اور بچی بھی ہے۔۔۔ پرہشے بھی اب اسے انتہا سے زیادہ یاد کرنے لگی
 ہے۔۔۔۔۔ کیوں نہیں لے کر آرہے اسے"

وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بولیں تھیں۔۔ انہیں مرینہ پہ غصہ آنے لگا تھا کیونکہ وہ اتنی غیر
 ذمہ دار تو نہیں تھی۔۔۔

"ماما۔۔۔۔۔ اسکی مدر کی طبیعت ناساز ہے، بتایا تو تھا آپ کو"

وہ تحمل برقرار رکھتے ہوئے نرمی سے گویا ہوا تھا۔

"تمہاری بھی تو طبیعت ناساز ہے اور ہم اسکی مدر کو بھی یہاں بلا لیتے ہیں۔۔۔ لیکن یہ
 کیا بات ہوگی بیس دن سے زیادہ ہو گئے ہیں میں نے اور پریشی اس سے ملے بھی نہیں
 ہیں۔۔۔ ایٹ لسٹ وہاں جانے سے پہلے اسے ہم سے تو ملنا چاہیے تھا نا"

وہ اب بھی غصے میں ہی تھیں۔۔۔!! اور گھر کی اداسی دیکھ دیکھ کر وہ پریشان ہوگی
 تھیں۔۔۔ وہاں بھی نہیں تھا ورنہ اسکی موجودگی سے گھر میں رونق ہوتی تھی۔۔

"ماما آجائے گی، دونٹ وری، پریشی سے میں بات کروادیتا ہوں مرینہ کی ویڈیو کال
 پہ۔۔۔۔۔ آپ پریشان مت ہوںیں"

"کیا مطلب پریشان نا ہوں۔۔۔ نیکیٹ ویک انگیجمنٹ کا فنکشن ہے۔۔۔ ٹھیک ہے
 سب کچھ آن لائن ہو جائے گا نو ایشو مگر وہ اس گھر کی بڑی بہو ہے اسکی موجودگی سے تو

دل خوش ہوتا ہے میرا اب وہ نہیں ہے تو میرا دل نہیں لگ رہا سے احساس ہونا
چاہیے۔"

وہ خفگی سے گویا ہوئیں تھیں .

"آئے پر اس لے آؤنگا سے۔۔ اب آپ سے فون پہ پریشان مت کر دیجیے گا ویسے
ہی وہ ٹینس ہے۔۔۔۔"

وہ نہیں سمجھاتا ہوا بولا تھا لیکن وہ خود کو کیا سمجھاتا کہ جب بھی وہ اسے کال کرتا وہ
موبائل کی آف کر دیتی۔۔۔۔ رات بھی اس کے سوٹ آؤٹ کرنے کی کوشش کتنی
کی تھی مگر اسنے ڈائو اس کا کہہ کر ہی فون بند کر دیا تھا جس پہ بالاج بلکل ٹوٹ سا گیا تھا
۔۔۔۔ اسکے سر میں رات سے شدید درد تھا۔۔۔۔ مگر وہ وقت گزارنے کے لیے آفس
چلا ہی گیا تھا۔۔۔۔

وہ ثانیہ بیگم کے جاتے ہی پریشانی سے ٹھلنے لگا تھا اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ مرینہ کو
کس طرح کنوینس کرے اور اب تو ثانیہ بیگم بھی جانے کی ضد کرنے لگی تھیں اور اسکا
خود کا حال بھی بہتر نہیں تھا۔۔۔۔ !!

"مجھے معلوم ہے آپ کو بھی آپکی ماما بہت یاد آرہی ہیں مگر کیا کروں وہ مان ہی نہیں رہیں ہیں"

وہ بیڈ پہ تکیوں کے سہارے بیٹھی پریشہ کے پاس بیٹھتا ہوا اس سے بولا تھا جیسے وہ اسکی تمام بات سمجھ رہی ہو۔۔۔!! وہ آنکھیں گھمائے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔!!

"اگر آپ اجازت دیں تو ماما کو زبردستی بھی اٹھا کے لے آسکتے ہیں، باقی پھر آپ ہی انہیں راضی کر لینا۔۔۔۔۔ کیا مجھے ان سے زبردستی کرنی چاہیے"

وہ پریشہ کو دیکھتا ہوا ٹھہر ٹھہر کے بولا تھا اور اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلا یا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جانو بتاؤ نا۔۔۔ آپکی اور میری لائف کا سوال ہے"

"لے آئیں ماما کو اٹھا کے"

وہ پھر سے اس سے بولا تھا جس پہ پریشہ نا سمجھی میں اس کے پھیلے ہوئے ہاتھ پہ اپنے دونوں ہاتھ رکھ کے اسکی گود میں چڑھ کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اسکا مطلب میری پرنس راضی ہے "وہ مسکرایا ہوا بولا تھا اور اپنا موبائل

اٹھایا تھا۔۔۔!!

"کال کروں، کال کرونگا تو میڈم اٹھائینگے نہیں انفیکٹ موبائل ہی آف کر دینگے"

وہ موبائل کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگا تھا۔۔۔ !!

تب ہی اسنے نا جانے کیا سوچ کے اسے ایک لمبا سا مسیج ٹائپ کر کے سینڈ کر دیا تھا۔۔۔

"امید ہے تم میری بات سمجھ جاوگی مرینہ" وہ ٹیکسٹ سینڈ کر کے موبائل رکھتے ہوئے

دھیمی آواز میں بولا تھا۔۔۔

"پرنسس آپ ابھی ٹوائے سے کھیلو، بابا چلیج کر کے آتے ہیں پھر ہم دونوں اپنی نیند

پوری کریں گے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکو واپس تکیوں کے بیچ بٹھا کے آس پاس بہت سے کٹنز پھیلا کے اس سے بولا تھا اور

اسکے ماتھے کو چوم کراٹھ گیا تھا۔۔۔ !!

!!

"اپنا بہت سا خیال رکھنا"

وہ ڈرائونگ سیٹ پہ بیٹھا ہوا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔ !!

"ہمم۔۔۔۔۔ اب جاؤں میں۔۔۔۔۔"

وہ پارکنگ ایریا کو دیکھتی ہوئی بولی تھی۔۔۔!!

"ہاں مگر وہاں سے دور رہنا"

"اور خبردار جو تم نے میری کال یا ٹیکسٹ کو اگنور بھی کیا"

وہ انسکیور ہوتا ہوا بولا تھا اور ہیر کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

"تم کتنا فضول بولنے لگے ہو ہاں، تم نے مجھ سے شادی کر لی ہے انفیکٹ مجھے اپنی بیگم

بھی بنا لیا ہے اور اب بھی تمہیں یہ ڈر ہے کہ کہیں وہاں کچھ کرنا لے"

وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔!!!

"ہاہاہاہاہا"

"کتنا غصہ کرنے لگی ہو آج کل، خیر کوئی بات نہیں میری قربت تمہارا یہ غصہ بھی ختم

کردے گی"

وہ اسکی بات پہ مسکراتا ہوا بولا تھا اسکا خود کا تو دل نہیں تھا کہ وہ اسے واپس ہوٹل

چھوڑے مگر ہیر نے پھر سے اس سے ناراض ہو جانا تھا۔۔۔

"ولدان۔۔۔۔ باز آ جاو"

وہ اسکے مسکراتے چہرے کو گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔!!

"اوکے کچھ نہیں بولتا اب میں"

وہ لبوں پہ انگشت شہادت رکھتا ہوا ڈر جانے والے انداز میں بولا تھا۔۔

"اوکے پھر ٹیک کٹر۔۔۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر دل سے بولی تھی اور مسکرائی تھی۔۔۔۔!!

"آئے لو یو ہیر"

وہ تھوڑا سا آگے جھک کر اسکا گال چومتا ہوا بولا تھا جس پہ ہیر کی نظریں خود بخود جھک گئیں تھیں۔۔۔

"کل مام ڈیڈ سے ملوانا ہے سوا پچھے سے ریڈی ہونا میں تمہیں پک کر لوں گا"۔

وہ اس سے دور ہو کر اسکا ہاتھ تھام کر بولا تھا۔۔

"مام ڈیڈ سے۔۔۔۔"

وہ کہتے کہتے خاموش ہو گئی تھی۔۔

"کچھ نہیں ہو گا میرے ڈیڈ بہت اچھے ہیں بس ماما زرا سی ناراض ہو گئی باقی کوئی پر اہلم نہیں ہے"

وہ خود سے ہی امیدیں لگائے اس سے بولا تھا یہ جانے بغیر کے اسکا شادی کے قدم اٹھانے سے کیا کیا مشکلات آسکتی ہیں۔۔

"اوکے"

بائے۔ وہ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نرمی سے نکال کر بولی تھی اور فرنٹ سیٹ کا دوڑ آپن کر کے باہر نکل گئی تھی جب کہ ولدان اسکی پشت کو دیکھنے لگا تھا جب تک وہ ہوٹل کے اندر نہیں داخل ہوگی تھی تب تک وہ وہیں بیٹھا رہا تھا۔۔

وہ بشرہ بیگم کی باتوں سے پریشان ہو کر کمرے میں آئی تھی۔۔۔۔۔!! انکی باتوں

اور نصیحتوں نے ایک ہی دن میں اسے اس قدر عاجز کر دیا تھا کہ وہ سکون چاہتی

تھی۔۔ ایک ہی دن میں انہوں نے اسے نا جانے کیا کیا سیکھا یا تھا کہ وہ خود ہی گھبرا گئی

تھی۔۔۔!! اسنے اپنا ہاتھ ٹیپہ رکھ کے آنکھیں بند کر کے کچھ محسوس کرنے کی

کوشش کی تھی۔۔۔۔۔ مگر اسے کچھ محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔!! وہ اب یہاں سے جانا چاہتی تھی کیونکہ اب اس خبر کے بعد بشرہ بیگم کچھ زیادہ ہی اب بالاج کو بلارہیں تھیں اور اب ہفتے سے زیادہ وہ یہاں پر تھی جس کی وجہ سے انہیں کچھ شک ہونے لگا تھا اس سے پہلے انکا شک یقین میں بدلتا وہ چاہتی تھی کہ کسی بھی طرح بس وہ اب چلی جائے۔۔۔ دن میں اسے نماز میں دعا بھی کی تھی کہ بالاج اسے پھر سے لینے

آجائے۔۔۔ خود سے کہنا اسے عجیب سا لگ رہا تھا شاید انا بیچ آرہی تھی۔۔۔!! اور پھر وہ نیوز، وہ کیسے بالاج سے شہر کرے گی کچھ دن پہلے تو وہ اس سے ڈانوارس لینا چاہتی تھی اور اب ایک نیا مسئلہ تھا۔۔۔!!

"آخر کیوں اب میری لائف میں پھر ایک نیوٹرن آگیا ہے جب کہ میں تو کچھ چاہتی بھی نہیں ہوں" وہ اپنی رپورٹس کو غصے سے دیکھتی سوچنے لگی تھی۔۔۔!! جو شام میں ہی کلینک سے بشرہ بیگم لائیں تھیں۔۔۔!!

رپورٹس بند کرے اسنے بیڈ کے میٹریس کے نیچے رکھی تھیں اور اب وقت گزارنے کے لیے موبائل لے کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کے بیٹھ گی تھی کیونکہ اب اسکارات کی یہ ہی روٹین ہو گی تھی صبح چار چار بجے تک وہ موبائل میں نا جانے کیا کیا سکروول کرتی

رہتی تھی، نیند تو اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔!!

موبائل اٹھا کے جیسے ہی اسنے آن کیا تھا بالاج کا ٹیکسٹ دیکھ کر اسکا دل ڈھڑکا تھا۔۔۔ یہ کوئی شام کا ٹیکسٹ تھا جو وہ اب رات کے گیارہ بجے دیکھ رہی تھی۔۔

"میں کل تمہیں لینے آؤنگا اور تم میرے ساتھ چلوگی اور اگر تم نے انکار کیا تو میں تمہاری مدر کا لحاظ کیے بنا ہی تمہیں خود اپنے ساتھ لے جاؤنگا، تمہیں جو شکوے شکایات ہیں وہ تم گھر میں رہ کر میرے ساتھ سو رٹ آؤٹ کر سکتی ہو مگر اب یہ آور ہو رہا ہے سو

کل شام پانچ بجے ریڈی رہنا"

وہ میسج پڑھ کر تھوڑا سکون میں آئی تھی کیونکہ اب وہ خود بھی یہ ہی چاہ رہی تھی مگر یہ

نیوز اسکے لیے ایک پرابلم بن گئی تھی آخر کیسے وہ بالاج کو کنفییس کر پائے گی یہ ہی سوچ

سوچ کے اسے ٹینشن ہو رہی تھی۔۔۔۔!!

وہ بنا کوئی جواب دیے بیک کر چکی تھی اور اب یوٹیوب پہ کوئی سریز کی تلاش میں

تھی۔۔۔

گلاس وال سے آتی سورج کی کرنوں سے اسکی آنکھ کھلی تھی اس نے کروٹ بدل کر
آنکھیں کھولیں تھی اور دونوں ہاتھوں کو باہم ملا کر باڈی کو اسٹریچ کیا تھا اور تکیہ سیٹ
کر کے اونچا ہو کر بیٹھا تھا اور سائڈ ٹیبل سے سیل فون اٹھایا تھا

"کیسا رہا سب؟؟"

"کیسے ہو؟؟"

"کب واپس آو گے؟؟"

"آئی مس یو یار؟؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کہاں ہو؟؟" 😞

"؟؟؟؟؟؟؟؟"

جیسے جیسے وہ میسجز دیکھ رہا تھا اسکی مسکراہٹ میں اضافہ ہو رہا تھا

مسڈ کال دیکھ کر اس نے سر کو دائیں بائیں کیا تھا اور ایک ہاتھ گردن کے نیچے رکھ کر اپنی
متاع جان کو کال ملائی تھی

چند بیلز کے بعد رابطہ قائم ہو گیا تھا، لیکن نور سپانس پہ وہ چونکا تھا اور اسکرین سامنے کی

تھی جہاں سیکنڈز بڑھتے ہوئے شوہور ہے تھے لیکن کوئی سماعت نہیں تھی

"اوو تو کوئی ناراض ہے"

اس نے خود ہی خاموشی کو توڑا تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نے بات نہیں کری تو وہ منہ

پھلائے بیٹھی ہوگی

"ویسے میرا بیڈ لک ہے کاش کوئی جادو ہو جائے اور میں نائینٹیز کی ہیر وئن کو ٹیونٹیز میں

دیکھ لوں"

کوئی جواب نہ پا کر اس نے پتہ پھینکا تھا جو نشانے پہ لگا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"خبردار جو تم نے مجھے ان پرانی ہیر ونز سے ملایا"

اس نے چڑتے ہوئے تیز آواز میں کہا اور اسکی چہکتی آواز سن کر وہ سرشار ہوا تھا

"بلکل نہیں میری کیا مجال، میں تو تمہیں اپنی کہانی کی ہیر وئن بناؤں گا جانِ من"

وہ فل موڈ میں تھا

"فا.. فالتو باتیں نہ کیا کرو"

وہ اب اسکا کانفیڈنس لوز کر دیتا تھا

"یہ فالتو نہیں بڑے کام کی بات ہے ابھی سے پریکٹس کر لو میری ہیروئن کے رولز پلے کرنے کی"

وہ اسے فیوچر کے لئے تیار کر رہا تھا

"کیا ہے.. اب بکو اس کری نہ میں نے رابطہ منقطع کر دینا ہے پھر بناتے رہنا اپنی ہیروئن کے سینرز، رولز"

وہ اب تپتی تھی
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"باپ رے باپ اتنا غصہ"

اس نے ڈرنے کی ایکنگ کری تھی

"وہاج تمہیں کچھ اندازہ ہے میں نے کتنا ویٹ کیا تمہاری کال کا، اتنی دعائیں کر رہی تھی کہ تم ٹاپرز میں سیلیکٹ ہو اور ایک تم لاپرواہ، کلئیر لیس، بھلکڑ، ارریسپو، نسیبل، احساس سے عاری شخص اور اور....."

"اف بس بھی کر دو کیا سارے القابات ابھی سے دینے ہیں کچھ فیوچر کے لئے بھی رکھ

"لو"

اس نے اسکی بات کاٹتے کہا

"ہاں تو تمہیں کہا پروا ہے"

وہ سخت خفا تھی

"پروا، محبت، فکر، شدت، خیال بس تمہارا ہے تمہارا ہے مائے لائف ٹوبی"

"وہا... وہا... وہا... پل... پل... پل..."

اسکے لہجے کے گھمبیر پن سے وہ سرخ ہوئی تھی سارا غصہ اڑن چھا ہوا تھا

"میں کال نہیں کر پایا اسکا مطلب یہ نہیں شاہتاج کہ تمہیں بھول گیا ہوں، تمہارا خیال

نہیں ہے ہر وقت تم ہی تم سمائی ہوئی ہو میری چلتی سانسوں میں، دھڑکتی دھڑکنوں

میں"

اس نے جزبات سے چور لہجے میں کہا

"تم نہ بہت..... ہو سب جانتے ہو کہ میرے مائینڈ کو کیسے ڈائریورٹ کرنا ہے لیکن

یاد رکھو ان لفظی ڈائریورٹوں سے میں نہیں ماننے والی"

"او و عملاً کے لئے تھوڑا انتظار کرنا ہوگا"

اس نے افسوس سے کہا

"وہا... وہا... وہا..."

اس نے دانت کچکچا کر کہا وہ بات کو کہاں کا رخ دے رہا تھا وہ نروس ہوئی تھی

"اچھا بابا یہ بتاؤ کیسی ہو؟ سب کیسے ہیں اور لٹل پرنس کیسی ہے"

وہ اب سنجیدہ ہوا تھا

"سب ٹھیک ہیں اور لٹل پرنس تو یاد کر رہی ہے آپ کو بھی اور اپنی ماما کو بھی"

اس نے بالوں کو انگلی میں رول کرتے ہوئے کہا

"لٹل پرنس یا شاہتاج پرنس"

وہ شوخا ہوا تھا

"خوش ہو جاؤ تم، سب مس کر رہے ہیں"

اس نے حامی بھری تھی

"گڈ... خیر یہ ماما کا کیا سین ہے بھا بھی کہا ہیں؟؟"

اس نے سوال کیا تھا

"مرینہ بھا بھی تو اپنے میکے گئی ہوئی ہیں وہ ٹور کے بعد سے آئی ہی نہیں، پتہ نہیں کیا

مسئلہ ہے.. بالاج بھائی بھی اتنے خاموش ہیں آجکل تو گھر بھی لیٹ آتے ہیں"

اس نے فکر مندی سے کہا

"اچھا"

وہ شدید حیرت کا شکار ہوا تھا مرینہ نے اسے ایسا کچھ تو بتایا نہیں تھا

"تم کب آو گے؟" اس نے کہا

"اگلے چوبیس گھنٹوں میں تمہارے پاس تمہارے سامنے ہونگا"

اس نے اپنا بیگ کھولتے کہا تھا

"ٹھیک ہے"... وہ خوش ہوئی تھی اسکی واپس پہ

"چلو میں رکھتا ہوں، کچھ کام ہیں، اپنا خیال رکھنا اینڈ آئی مس یو سوچ آلسو"

اس نے الوداعی کلمات ادا کئے تھے اور فریش ہونے گیا تھا اس کا ارداہ گھر والوں کے لئے
کچھ شاپنگ کرنا تھا لیکن وہ تھوڑا الجھ گیا تھا مرینہ اور بالاج کے لئے!!

دل میں اس نے انکی بہتری کے لئے دعا کری تھی

"ہیر"

وہ ابھی روم سے نکل کر واک کرنے ہی جا رہا تھا جب کوریڈوڑ میں اسے ہیر دکھائی دی
تھی!!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہ۔۔ہیلو۔۔"

وہ ایک دم گڑبڑاگی تھی۔۔۔ کیونکہ رات بھر سے وہ اس سے جھوٹ بولے ولدان
کے پاس تھی۔۔۔

"کیسی ہو، طبیعت ٹھیک ہے؟ رات جلدی سو گئیں تھیں تمہارا فون بھی آف تھا"

وہ دونوں ہاتھ جیکٹ کے پاکٹ میں ڈال کر بولا تھا۔۔۔!! اور ہیر اور گھبرانے پہ
مجبور کر گیا تھا۔

وہ ابھی کچھ بولنا چاہتی تھی جب وہ دوبارہ بولنا شروع ہوا تھا۔

”مگر کیا اس ویکنڈ میری انگیجمنٹ بھی ہے یعنی آج سے تین دن بعد اور مجھے اس کے لیے بہت پرپیشن بھی کرنی ہیں، ہوپ سو تم سمجھ گی ہوگی۔۔۔ اپنی پیکنگ کر لینا میں ٹکٹ ریسیدو کر کے آتا ہوں“

وہ مسکراتا ہوا کہہ کے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ ہیر کو پریشان چھوڑ گیا تھا وہ مجھے چہرے کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گی تھی۔۔۔ یہ نیوز کسی شاکڈ سے کم نا تھی اگر کل کے واقعہ کے بعد ایسا کچھ ہوتا تو اسے کوئی پر اہلم نا تھی مگر اب وہ ولدان کا پورا ہوم اسٹائل اسکی ایکٹیویٹیز اور اسکے پیرنٹس سے دل سے ملنا چاہتی تھی مگر اسے اب دور دور تک ایسا کچھ ہوتا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ وہ ولدان کو فون کرنے کا سوچ کے کمرے کے اندر چلی گی تھی۔۔۔

آج صبح سویرے وہ جلدی ہی اٹھ گیا تھا چونکہ وہ رات پریشے کو لے کر جلد ہی سو گیا تھا۔۔۔۔۔ گھڑی میں ٹائم دیکھ کر وہ اٹھا تھا جہاں صبح کے ساڑھے سات بج رہے تھے۔۔۔

"گڈ مارنگ لٹل پرنسس"

اسنے ساتھ سوئی ہوئی پریشے کو دیکھ کر محبت سے کہا تھا۔۔ اور جھک کر اسکا پھولا ہوا گال چوما تھا۔۔!! اس کو اچھی طرح سے کنبل سے کور کر کے وہ موبائل لے کر بیٹھ گیا تھارات ٹیکسٹ کر کے وہ واپس موبائل چیک ہی نہیں کر سکا تھا مگر اب میسج سین دیکھ کر بنا کسی جواب کے اسے پھر سے ایک بار مایوسی ہوئی تھی۔۔

"بہت ٹف ٹائم دینا پڑے گا تمہیں مگر کوئی نہیں آج کی رات پھر ہماری ہوگی" وہ کبرڈ میں سے ایک ڈریس نکال کر نرمی سے بولا تھا کیونکہ آج وہ اسے ہر حال میں اپنے ساتھ لانے والا تھا۔۔۔۔۔

"امی پلیز زرزرز۔۔۔۔۔ آپ بالاج کے سامنے کچھ مت بولے گا"

وہ شام پانچ بجے سے پہلے ہی تیار ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ اور اب بشرہ بیگم کے سر پہ کھڑی ہوئی انہیں سیکھا رہی تھی۔۔

"میں کیا بولو گی"

"کیا اب اس سے بات بھی نہیں کر سکتی"۔ وہ نا سمجھی سے بولیں تھیں۔۔

"امی آپ انہیں کل کلینک میں جو بات آپ کو نیوز ملی تھی پلیز وہ مت بتائیے گا"

وہ اب دھیرے سے بولی تھی کہ شاید وہ سمجھ جائیں۔۔

"کیا مطلب اب تم اس سے چھپاؤ گی۔۔ کیا چاہ رہی ہو تم مرینہ۔۔۔ تم مجھے بتا کیوں نہیں دیتیں آخر کیا ہوا ہے تم دونوں کے بیچ اور اپنا حولیہ دیکھا ہے یہ کس طرح کا سوٹ زیب تن کیا ہوا ہے"

وہ ایک دم اس پر چلا ہی اٹھی تھیں۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"امی۔۔۔۔۔"

ان۔۔ انہیں۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ س۔۔۔۔۔ سر پر اتر دینا چاہتی ہوں" وہ انکی تیز آواز پہ پہلی دفعہ خوف زدہ ہوئی تھی کیا واقعی اس نے انہیں اتنا عاجز کر دیا ہے ایک آنسو اسکے گال پہ پھسلا تھا۔۔۔ وہ نا جانے کیوں زرا زرا سی بات پہ ایمو شنل ہونے لگی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے مگر کپڑے چینیج کرو اور منہ بھی دھویا ہے تم نے، کیا حال بنایا ہوا ہے، ٹف ہے تم پہ مرینہ"۔ وہ اسے سر سے پاؤں تک دیکھ کر بولیں تھیں۔۔۔۔۔ سیلو اور واٹ

سوٹ میں اسکے چہرے کا رنگ بھی پیلا زرد ہو رہا تھا۔ اس سوٹ میں وہ کتنے دنوں کی بیمار معلوم ہو رہی تھی۔۔

"ادھر آؤ، میں تمہیں بتاتی ہوں کیا پہننا ہے"

وہ کبر ڈکھول کر بولیں تھیں اور ڈارک پنک کلر کا سوٹ نکالا تھا جس پہ گرے اور بلیک کا کام ہوا تھا۔۔۔۔۔

"امی یہ بہت ہے۔۔ ہیوی ہے"۔ وہ سوٹ کے گلے اور دامن کو کڑھا ہوا دیکھ کر جھجک کے بولی تھی۔۔۔ لیکن بشرہ بیگم کے ڈر کی وجہ سے صحیح سے بول نہیں پارہی تھی۔۔

"چپ کرو اور چہنچ کر کے آؤ۔۔ اور خدا کے لیے منہ اچھے سے دھولینا۔۔۔۔۔ بارہ بجائے رکھے ہوئے، آج کل کی لڑکیاں تو شوہر کے آنے پر پوری دلہن کی طرح سچ کے بیٹھ جاتی ہیں اور ایک میری بیٹی ہے جو ماسی بنی پھرتی ہے۔۔۔۔۔"

وہ اس پہ افسوس کرتی ہوئیں بولیں تھیں جس پہ مرینہ خاموش ہو گئی تھی۔۔

"ہیر ریلکس.. میں ہوں نہ تمہارے ساتھ پھر کیوں ڈر لگ رہا ہے"

وہ مسلسل اسے کالم کرنے کی تگ و دو میں تھا

اسکی رات کو فلائیٹ تھی جبھی وہ اسے شام میں اپنی فیملی سے ملوانے لایا تھا لیکن وہ مین ایئرٹنس میں کھڑی سخت کنفیوزڈ تھی اور ولدان کو واپس جانے کے لئے کہہ رہی تھی ..

"ولدان.. پلیز مجھے ڈر لگ رہا ہے میرا ماسٹڈ پوری طرح سیٹ نہیں ہے"

وہ اسے کہنے پہ آتو گئی تھی لیکن اب شدید نروس تھی اور گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔

"ہیر جب میں تمہارے پاس ہوں تو کس چیز کا ڈر اور وہ میرے والدین ہیں کھا نہیں

جائیں گے تمہیں اور کس لئے ماسٹڈ سیٹ کوئی جا ب انٹرویو نہیں ہے"

وہ اسکی طرف متوجہ اسے بہلا رہا تھا۔۔۔

"تم بات نہیں سمجھ رہے ہو میں ان سے نارملی نہیں مطلب تمہاری فرینڈ کی حیثیت

سے نہیں بلکہ تمہاری بیو".....

وہ روانگی میں کہتی ایکدم رکی تھی۔۔

"میری کیا".... اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

"جیسے معلوم تو ہے نہیں نہ" وہ چڑی تھی۔۔۔

"شکر یہ ادا کرو میرا، یہ میرا ہی کرم ہے ورنہ آج تم کہاں ہوتی"

اس نے ماتھے پہ انگلی مارتے کہا تھا۔۔۔

"کہاں ہوتی" اس نے اپنا کندھے سے گرتا دوپٹہ ٹھیک کیا تھا۔

"بس یہ یاد رکھو تم جہاں بھی ہوتی میری ہی ہوتی اور ہمیشہ میری ہی رہو گی"

اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس نے اسے خود سے نزدیک کیا تھا

اس اچانک افتاد پہ اسے کرنٹ سے لگا تھا

"ول... ولدان...! کیا کر رہے ہو چھوڑو"

اس نے اس سے دور ہوتے ہوئے کہا تھا جس پہ ولدان بدمزہ ہوا تھا۔

"ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں ہے" اس نے اسے چھوڑا تھا۔

"اب بھی کچھ رہ گیا ہے رینیلی؟؟ مجھے ڈرایا، دھمکایا، رلایا، اور پھر اپنی منمنائی کری،

میری تو ایک نہ سنی اور زبردستی کورٹ میرج بھی کر لیا اب بھی کچھ رہتا ہے"

وہ آگے کا سوچتی روہانسی ہوئی تھی

"تو میں کیا کرتا تم نے کوئی آپشن چھوڑا تھا یہ تمہاری بلا وجہ ضد کا نتیجہ ہے "

اس نے سارا ملبہ اس پہ ڈالا تھا

"بہت برے ہو تم " اس نے منہ پھلایا تھا

"تم صرف یہ دیکھو کہ بس تمہارا ہوں "

اس نے اسکی طرف جھکتے کہا

اسکی بات پہ وہ نیچے منہ کرتی دھیما سہ مسکرائی تھی یہ الفاظ اسے شہد سے بھی زیادہ میٹھے لگے تھے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ویسے یونو میں کیا سوچ رہا ہوں جب ہمارے بے بیڑ ہونگے نہ ہم انہیں اپنی اسٹوری

بتائیں گیں کہ کیا فل آف ایڈوینچر ہماری لو اسٹوری ہے "

اس نے اسکے کان میں سرگوشی کری تھی

"ول... ولدان.. فل اسٹاپ لگاوا بس "

اسکی باتوں سے اسکے کان سے دھواں نکلنے کی دیر تھی

"میرا فل اسٹاپ تم ہی ہو مسز ولدان "

اس نے سرشاری سے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا

"ولدان "

"تم یہاں کہا کر رہے ہو اور ایسے اینٹرنس پہ کیوں کھڑے ہو "

آسیہ بیگم، حمد کے ساتھ سیڑھیاں اتر رہی تھی تو اسے کو دیکھتی یہاں آئی تھی

"مام "

اس نے بے اختیار کہا وہ ہیر میں اتنا گم ہو گیا تھا کہ اسے آس پاس کا ہوش ہی نہیں رہا

وہ اس اجنبی آواز پہ نروس ہوئی تھی اور بے خودی میں اس نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا نرم لمس

کا احساس کرتے اس نے اپنی گرفت مضبوط کری تھی اور اسے اپنے ساتھ کا احساس

دلایا تھا

"ایسے چونک کیوں گئے ہو، حیران تو ایسے ہو گئے ہو جیسے کوئی سبھوت دیکھ لیا ہو اور یہ

لڑکی کون ہے "

انہوں نے ہیر کو سرتہ پیر پھر ان دونوں کے ہاتھ کو ایک دوسرے کے گرفت میں

دیکھتے ہوئے کہا یہ منظر دیکھ کر تو انکی آنکھیں باہر کو آئیں تھیں۔۔

"کچھ پوچھ رہی ہوں جو اب تو دیویوں بت کیوں بن گئے ہوں، کہو بھی"

کسی انجانے خدشے سے انکا دل دھڑک رہا تھا وہ اسے مغربی اسٹائل کی تو نہیں لگی تھی

جبسی انکی آواز بھی تیز ہو گئی تھی

ہیر کے گلے میں ایک گلی ابھر کے ڈوبی تھی

"مام آپ کچھ کہنے دینگے تو کہوں گا نہ"

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے صفائی دی۔۔

"آسیہ بیگم آپ دروازے پہ ہی کیوں تشخیص کرنے لگیں ہیں اندر تو آنے دیں انہیں

گھر کوئی مہمان آیا ہے اور آپ دروازے پہ ہی روکے کھڑی ہیں"

فاروق صاحب آوز سنتے باہر آئے تھے

"کیا فیملی میلوڈرامہ ہے"

حمد اسوچتی کو فت کا شکار ہوئی تھی

"ہاں، اندر چلو" وہ آگے بڑھی تھی

سب لاونج میں لگے صوفے پہ ہی بیٹھ گئے تھے

"یہ میری مام ہیں اور یہ میرے ڈیڈ ہیں"

ولدان نے تعارف کروایا تھا۔ حمد جو آسیہ بیگم کے برابر میسی ہی بیٹھی تھی، اسے اپنا آپ بے مول لگا تھا۔

جس پہ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تھا تو اور دھیرے سے سلام کیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"وعلیکم السلام" اور کیسی ہو بیٹا؟؟

فاروق صاحب نے سلام کا جواب دیتے حال چال پوچھا تھا جبکہ آسیہ بیگم نے بس سلام کا جواب ہی دیا تھا

"میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟"

انکے نرم لہجے سے اسے کچھ حوصلہ ہوا تھا

"میں بھی ٹھیک ہوں"

حمد ایڈیٹر کچھ چائے پانی کا کہہ کر آوا نہوں نے ہیر کو جواب دیتے حمد اسے کہا تھا
 "جی انکل" وہ کہتی آگے بڑھی تھی ہیر نے اب اسے غور سے دیکھا تھا اور اسے وہ یاد آئی
 تھی دل میں جلن کی لہر دوڑی تھی لیکن اس نے اپنے تاثرات نارمل رکھے تھے
 "ولد ان اب یہ بھی تو بتاویہ کون ہے، ہمارا تو تعارف کروا دیا ہے اسکا بھی کرواؤ"

دل میں مچلتا سوال انہوں نے پوچھ ڈالا تھا

"مام ڈیڈیہ ہیر ہے"

اس نے تعارف کروایا تھا

"ہی.. ہیر؟؟"

وہ چونکی تھیں۔۔

"جی ہیر"... اس نے حامی بھری

"پاکستان والی؟؟" اب انہوں نے اس پہ غور کیا تھا

"جی ماما میں ایک ہی ہیر کو جانتا ہوں، آپ جانتی ہیں یہ"

اسے سمجھ نہیں آیا تھا

"ہمم تو یہ پاکستان سے یہاں آئی ہے تمہاری فرینڈ"

لفظ فرینڈ پہ انہوں نے زور دیا تھا

"جی مام اور اب یہ صرف میری فرینڈ ہی نہیں بلکہ مائے لو آف لائف بھی ہے اور مسز

ولدان یعنی آپکی بہو بھی ہے"

اس نے آخر کار کہہ ہی ڈالا تھا

"واٹ.. کیا بکواس کر رہے ہو ہوش میں بھی ہو کہ کیا کہ رہے ہوں اپنی بات کا مطلب

بھی جانتے ہو"

وہ اپنی جگہ سے بھڑکتی اٹھیں تھی انہیں اپنے کانوں پہ یقین نہیں آرہا تھا

"جی بلکل میں جانتا ہوں آپ میری بات تو سنیں"

وہ اب پریشان ہوا تھا جتنا یہ سب اسے آسان لگتا تھا اتنا تھا نہیں اسے یہ اب سمجھ آیا تھا

حمدا جو میڈ کوناشٹے کا انتظام کرنے کو کہ کر آئی تھی خود یہ سب سن کر فریز ہوئی تھی

"کیا سنوں اب رہ کیا گیا ہے تم نے یہ کیا کیا ہے، ایسا کر کیسے ہو تم ولدان یہی دن

رہ گیا تھا اب بس... اس لڑکی کے کہنے میں آئے ہوں نہ اس نے بہ کیا ہے نہ"

وہ اب چیختی چلاتی ہیر کی جانب بڑھی تھیں اور اسے کندھے سے جنبھوڑا تھا

وہ تو ڈرتی پیچھے کو ہوئی تھی آنکھوں میں آنسو جمع ہوئے تھے

"آسیہ بیگم آرام سے کیا ہو گیا ہے"

فاروق صاحب آگے بڑھے تھے

"کیا آرام سے ہاں، سنا نہیں آپ نے یہ کر چکایے اسے اپنے نام کر چکایے ہم کیا کہیں

گیں سب کو کیا جواب دیں گے اس لڑکی کا سب کیا دھرا ہے شکل تو اتنی معصوم ہے اور

کر توت دیکھو ذرا شرم نہیں ہے تم میں، یوں چھپ کر بھاگ کر شادی کر لی اور

ڈھیٹوں کی طرح منہ اٹھا کر یہاں چلی بھی آئیں، کچھ تو احساس کرتی یہ تربیت ملی ہے

تمہیں"

وہ غصے میں پاگل ہو رہی تھی اور جو منہ میں آ رہا تھا کہ رہی تھی انکی آواز پورے لاونج

میں گونج رہی تھی

"مام پلیز بس کر دیں آپ اس میں ہیر کہ کوئی غلطی نہیں ہے یہ سب میری مرضی سے
ہوا ہے، میں کچھ نہیں سنوں گا اسکے خلاف کچھ تو ہوش میں رہ کر کہیں اور میں نے کوئی
گناہ نہیں کیا، رہی بات لوگوں کی مجھے انکی پروا نہیں"

وہ بھی اب پھٹا تھا اور ہیر کے سامنے اسکے ڈھال بن کر کھڑا ہوا تھا وہ کیسے سن لیتا اسکے
خلاف کچھ وہ بھی جب اسکی کوئی غلطی ہی نہیں ہے فاروق صاحب کو اس نے صبح ہی
اعتماد میں لے لیا تھا وہ تھوڑا گرم ہوئے تھے لیکن ولدان جانتا تھا انہیں کول کرنا

"ابھی کے ابھی اسکو چھوڑو، یہ سہی نہیں ہے تمہارے لئے"

وہ اپنی بات پہ اڑی تھی

"کیا... مزاق نہیں ہے کوئی، نہ ہی کوئی ڈرامے کا سین!! میں مرتے دم تک اسے
نہیں چھوڑوں گا مام آپ سمجھیں یہ میری زندگی ہے آپ پلیز ملیں تو سہی اس سے بات
تو کریں آپ ایسے کہ سکتی ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہیں"

وہ بے بسی سے کہتا انکی جانب بڑھاتا تھا

"میرے پاس نہیں آو، نہ مجھے اپنی شکل دیکھانا"

وہ اسے ہاتھ سے روکتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔

میں آنٹی کو دیکھتی ہوں

حمدا کہتی انکے پیچھے گئی تھی

"ولدان تم ہیر کو سنبھالو اور سب ٹھیک ہو جائے گا

فاروق صاحب نے ہیر کو ڈرا سہا دیکھ کر اسکا کندھا تھپتھپاتے کہا اور وہاں سے واک

آٹ کر گئے تھے

"ہیر میری جان بی بریو میں ہوں نہ"

اس نے اسے خود سے لگاتے ہوئے کہا اور اسکی بال سہلانے لگا تھا

کب سے ر کے آنسو اسکے اٹڈ کے باہر آئے تھے

"یہ.. سب... تمہاری... وجہ... سے.. ہوا... ہے... میں... بابا... کو... کیا.. کہوں..

گی.. کیا.. جواب.. دوں گی... انکی... تربیت... کا... لاج.. نہیں.. رکھا... میں...

نے... آنٹی... بھی... پسند نہیں.. کر.. رہی.. وہ

بہت.. خفا... ہیں.. اب... کیا... ہوگا... سب.. تم... نے... کیا... ہے"

وہ اسکے بازو پہ مکے برساتی اسکے سینے سے سر ٹکائے روتی، اٹکتی کہ رہی تھی
 "میں ہوں نہ میں سب دیکھ لو نگا تمہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے سب ٹھیک
 ہو جائے گا"

اس نے اسکے آنسو پوچھتے کہا اور اسکے سر پہ بوسہ دیا گویا اسے اپنے ساتھ کا اپنے یقین کا
 احساس دلایا

"پانی پیو" اس نے گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے کہا اور اسے پلایا
 "میں تمہیں ہوٹل چھوڑ آتا ہوں، فلائیٹ بھی ہے نہ اور پریشان نہیں ہو میں بہت جلد
 پاکستان آؤنگا تم میری طاقت ہو اور پریشان نہیں ہونہ اپنا خیال رکھنا"

اس نے اسکی آنکھوں میں بوسہ دیتے ہوئے کہا
 "لیٹس گو"

"ہممم.. ولدان پلرز جلدی آجانا"

اس نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا

"تم مجھے یاد کرو گی تو فوراً آ جاؤنگا اب یہ تو تمہارے اوپر ہے کہ مجھے کتنی جلدی اپنے

پاس سے بلاتی ہو یہ تو اب تمہاری یاد کرنے کی شدت بتائیگی "

"ولدان"... اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

وہ اسکا مائنڈ اب ڈائورٹ کر چکا تھا اس نے سوچا تھا کہ اسے ہوٹل چھوڑنے کے بعد وہ

آسیہ بیگم سے بات کریگا۔۔۔

"بہت دن لگا دیے بھابھی آپ نے، آپ کو پتہ بھی تھا کہ میری آپ سے کتنی

فرینڈ شپ ہوگی ہے پھر بھی آپ اتنا گپ لے کر چلی گئیں۔۔۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مرینہ کو صوفیہ پہ بیٹھا دیکھ کر بولی تھی کیونکہ کچھ دیر پہلے ہی بالاج اسے اپنے ساتھ

گھر لایا تھا۔۔۔!! اور تب سے ہی وہ لاونج میں بیٹھی ثانیہ بیگم اور شاہتاج کے شکوے

سن کر جبراً مسکرائی جا رہی تھی۔۔۔!!

"سوری۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ پریشہ کو دیکھ لینا چاہیے اب مجھے، کافی وقت ہو گیا ہے

یہاں بیٹھے ہوئے" وہ وال کلاک میں وقت دیکھتے ہوئے ان دونوں سے بولی تھی جہاں

شام کے ساڑھے چھ بج رہے تھے۔۔۔!! اور اب مزید اس سے جواب بھی نہیں

دیے جا رہے تھے۔۔

"ہمم۔۔۔ جاؤ تم ریٹ کرو، پریشے تمہیں بہت مس کرتی ہے"

ثانیہ بیگم اسے اجازت دیتے ہوئے بولیں تھیں جس پہ مرینہ سر اثبات میں ہلا کر اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر کھڑی ہوگی تھی اور وہاں سے چلی گی تھی۔۔

"او کے کام میں نے بھی اب فریش ہونا ہے، رات کے کھانے پہ ملتے ہیں، شاہ تاج رائس اور چائیز بنو لینا تم"

بالاج مرینہ کے اٹھتے ہی خود بھی صوفے سے اٹھ گیا تھا اور شاہ تاج کو حکم دیتا مرینہ کے پیچھے گیا تھا۔۔

"آنٹی فریش ہونا تو صرف بہانا اصل میں تو بھابھی کیساتھ اسپیشل ٹائم گزارنا ہے" شاہ تاج بالاج کے جاتے ہی ان سے بولی تھی جس پہ وہ مسکرائیں تھیں۔۔۔!! ان کے لیے یہ ہی کافی تھا کہ وہ گھر آگئی ہے اور بالاج بھی نارمل ہے۔۔

"مرینہ"

وہ سیڑھیاں تیزی سے چڑھتا ہوا مرینہ کے پیچھے بھاگا تھا مگر مرینہ قدموں کی آواز پہ

اپنی اسپیڈ بڑھا چکی تھی اور بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں داخل ہو کر بیڈروم کا دوڑا کٹ

کیا تھا۔۔۔!!

"مرینہ۔۔۔۔"

بالاج بلکل اپنے منہ پہ دوڑ بند ہوتا دیکھ کر جھنجھلا کے بولا تھا۔۔۔ یہ اسکی واضح بے عزتی

تھی کہ اسے وہ اپنے سامنے دیکھنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔ کتنے دن سے وہ اس وقت کا

انتظار کر رہا تھا کہ وہ سامنے ہو اور وہ اسے دیکھ کے اپنے دل کو راحت دے اپنے

اعصاب کو سکون دے مگر۔۔۔

"کیا چاند شہ بی ہو رے ہے یار یہ !

دوڑ تو اوپن کرو"

وہ دھیمی آواز مگر جھنجھلاہٹ کیساتھ بولا تھا مگر جواب ناپا کر اسے غصہ آ گیا تھا خود بھی وہ

تھک چکا تھا آرام کرنا چاہتا تھا مگر اسے یہاں نرمی سے ہی کام لینا تھا۔۔

"مرینہ پلیز۔۔۔۔۔"

دروازہ تو کھولو، مام کیا سوچیں گی، ہم اکیلے تھوڑی رہ رہے ہیں کہ کسی کو کچھ پتہ ناچلے"

وہ اب بھی نرم لہجے سے گویا ہوا تھا۔۔

"میں آپ کو اپنے کمرے میں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ اس لیے بہتر یہ ہی ہے کہ آپ کچھ بھی بات بنا کر اس کمرے سے اور اس شہر سے ہی دور چلے جائیں"

کافی دیر اسے نظر انداز کر کے وہ بولی تھی۔۔ اور ساتھ ساتھ اسے ایک نیا مشورہ بھی دیا تھا۔۔۔!! جس پہ بالاج کو طیش آیا تھا مگر کس مہارت اس نے خود پہ قابو پایا تھا یہ صرف وہ بہہ جانتا تھا۔۔۔ وہ اسے اس طرح کے مشورے دے گی اور اسے

برداشت بھی نہیں کرے گی۔۔۔ اسکا نظر انداز کرنا تو وہ بہت مشکل سے ضبط کر رہا تھا مگر اب یہ۔۔

"پاگل ہوگی ہو تم"

"آئے سید اوپن دادوڑ"

وہ اپنا لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔۔

"نیور"

وہ بے زار سی کہہ کر ماسٹر سائز بیڈ پہ سوتی پریشے کی جانب بڑھی تھی۔۔ اور اس پہ جھک

کر اسے محبت سے دیکھنے لگی تھی آخر کتنے دن بعد اسے اسے دیکھا تھا اس کا بس نہیں
 چل رہا تھا کہ اسے خود میں بھیج کے ٹانڈ ہگ کرے اور اپنے تمام دوریاں مٹادے جو
 کتنے دن سے ان کے بیچ تھیں مگر اس کا سونے کا خیال کرتے ہوئے وہ خاموشی سے پیار
 بھری نظروں سے اسے تنکے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اسکی یہ خاموشی اور سکون
 صرف کچھ لمحے ہی کا تھا جب اچانک وہ بیڈ پہ سر کے بل گری تھی۔۔۔۔۔!!!

"شہر چھوڑ کر چلا جاؤں ہاں"

وہ اسکے بیڈ سے نیچے لٹکتی ٹانگوں کے پاس کھڑے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا جو حیرت
 سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی مگر اسکی حیرت کم کرنے کے لیے بالاج نے
 اسے اپنے ہاتھ میں پکڑی چابی اسکے چہرے کے سامنے لہرائی تھی جس کی مدد سے وہ دوڑ
 اوپن کر کے اندر آیا تھا۔۔۔

"مجھے ہی میرے کمرے سے بے دخل کر رہی ہو تم تو"

وہ چابی کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے اب نرم انداز میں بولا تھا۔۔۔!!!

"تمہیں پتہ بھی ہے کتنے دن سے میں تمہیں کتنا زیادہ مس کر رہا ہوں، تمہاری آواز

سننے کے لیے میرے کان ترس گئے تھے اور تمہارا یہ بیوٹی فل فیس دیکھے بنا تو میرا دن ہی اتنا برا گزرتا ہے مگر دیکھو میں شاید پہلا شوہر ہوں جس کے پاس اسکی اپنی بیوی کی ایک بھی پکچر نا ہو کہ بندہ تصویر دیکھ کر ہی گزارہ کر لے مگر یونوا بھی میں کتنا خوش ہوں کہ تم میری نظروں کے سامنے ہو، شکریہ مریں میری بات کا مان بڑھانے کے لیے "

وہ اسکے سر ہانے بیٹھا دھیرے دھیرے بول رہا تھا جبکہ مریںہ ویسے ہی لیٹی اپنی بڑھتی ڈھرنوں کو قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی آج کتنے دن بعد وہ اس کے قریب تھا جس کی وجہ سے وہ کنفیوز ہوگی تھی ابھی اسنے ہاتھوں کی مدد سے اٹھنا ہی چاہا تھا جب بالاج نے اسکے گرد اپنا ایک ہاتھ رکھ کر اسکی آزادی کا یہ راستہ بھی ختم کر دیا تھا۔۔۔۔۔ مریںہ سخت مشکل میں آگی تھی کیونکہ وہ اسکی قربت میں بالکل کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔

"اس ڈریس میں تم اتنی پرٹی لگ رہی ہو مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم میرے لیے اتنا خود کو پرپیر کر کے رکھو گی، آئے ایم ایپریسٹ۔۔۔۔۔"

وہ اسکودارک پنک کلر کی کرتی اور پجامے میں دیکھ کر سرشار سے لہجے میں بولا تھا اور بے ساختہ اسکے سرخ گال پہ جھک کر اسے چھوا تھا۔۔۔ اور آنکھیں بند کر کے اسکے پاس

لیٹ کر اسے کمر سے تھام کر اپنے سینے سے لگا کر آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔۔۔ مرینہ دم
سادھے اسکی جان لیو اقربت میں ادھ موئی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ !!

" دور۔۔۔۔۔ پریشے بالاج "

وہ اپنے ہاتھ اسکے کندھے پہ رکھ کر دور کرتی ہوئی تیز چلتی سانسوں کو سنبھال کر اٹھ
بیٹھی تھی اور اپنا سرخ چہرہ پھیر گئی تھی۔

" واٹ، پرہشے تو سو رہی ہو۔۔۔۔۔ کیوں تم دور جا رہی ہو، واپس آ جاو "

وہ پریشے کو سوتا دیکھ کر موڈ کو ٹھیک کرتا ہوا بولا تھا اور اسکی کلائی تھام کر واپس اسے اپنے
برابر لٹایا تھا اور اب خود کہنی کے بل اٹھ کر اسکے سرخ و گلال چہرے کو دیکھنے لگا تھا .

!!

" کیوں مجھ پہ اور خود پہ ظلم کر رہی ہو۔۔۔۔۔ "

کتنے دن سے تمہاری خوشبو اس قربت کو محسوس کرنا چاہتا ہوں "

اسکے چہرے پہ آئی کچھ مہرون سلکی لٹیں اپنے ہاتھ کی انگلی میں لپیٹتے ہوئے شدت سے

بولا تھا۔۔۔

"آ۔۔۔ آپ کیوں ایسا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔"

م۔۔ میں۔۔ ناراض ہوں آپ سے۔" وہ اسکی نظروں سے پریشان گھبراتی ہوئی بولی
تھی کیونکہ اسے کہاں معلوم تھا کہ یہاں آکر اس طرح کی سٹوڈیشن کا بھی سامنا کرنا
پڑے گا۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔"

اسکی کھنکتی ہنسی کمرے میں گونجی تھی مرینہ نے جھکی نظریں اٹھا کر اسکے چہرے کو دیکھا
تھا جہاں مسکراہٹ رقصاں تھی مگر اگلے ہی پل اسنے گھبراتے ہوئے اپنی نظروں کو
واپس جھکایا تھا۔۔۔

"ناراض ہو تو منانے کا موقع بھی تو دونا، پھر دیکھو کتنی محبت سے تمہارے ہر شکوے کو
دور کرتا ہوں"

اسکی تھوڑی کو پکڑ کر اسکا چہرہ اوپر کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔!!

"آ۔۔ پنے کہا تھا کہ یہاں آنے کے بعد مجھے تنگ نہیں

کریں گے۔۔۔۔۔ ٹ۔۔۔۔۔ ی۔۔۔ ٹیکسٹ پیہ۔۔۔"

وہ ہکلاتے ہوئے اپنی بات مشکل سے مکمل کر پائی تھی۔۔۔!!

"تنگ کا منع کیا تھا مگر محبت تو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے"

وہ اسکی جھکی آنکھوں کی آئے لیڈیہ لگانے پر پنک کلر کا آئے شیڈ کو اپنی انگلی کے

پورے سے چھوتا ہوا بولا تھا۔۔

"میک اپ بھی کیا ہوا ہے تم نے تو"

وہ اب اسکے چہرے کو جانچتا ہوا بولا تھا۔۔

وہ سخت جھنجھلائی تھی۔۔

"ہٹیں بالاج۔۔۔"

منع کیا ہے نامیرے قریب مت آئیں میں برداشت نہیں کر سکتی تو پھر کیوں کر رہے

ہیں ایسا"

وہ اب پورا زور لگا کر اس سے دور ہو کر کھڑی ہو گئی تھی اور غصے سے بولی تھی۔۔ کیونکہ

اگر اب ایک لمحہ بھی وہ اور رکتی تو سمندر کے پانی کی طرح اسکی محبت میں بہہ جاتی۔۔

"مرینہ تم میرا موڈ برباد کر رہی ہو، تم مجھے ایک موقع تو دے سکتی ہو ایسے خود سے دور

کر کے کیا حاصل کرو گی "

وہ پریشان سا بولا تھا۔۔

"آپ سے دور رہ کر مجھے قلب سکون حاصل ہو گا اس لیے میرے سامنے مت آیا
کریں اور پھر یوں اس طرح کر کے مجھے ٹیسٹ مت کیا کریں کہ میں آپ کی محبت میں
پگھل جاؤ گی یا سب صحیح ہو جاؤ گے گا"

وہ دور ہی کھڑی اب بھی پہلے والے انداز میں بولی تھی۔۔۔

"آر یو سریس مرینہ۔۔۔۔۔ مجھ سے دور رہ کر تم سکون حاصل کر سؤ گی "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دنگ سا است دیکھتا رہ گیا تھا اتنی سفاکیت۔۔۔۔۔

"میں بالکل سریس ہوں، مگر آپ کو سریس ہونے کی انتہائی ضرورت ہے "

وہ اس پہ چیخی تھی۔۔!!

"کوئی بات نہیں۔۔۔

تم ابھی غصے میں ہو، جزباتی ہو رہی ہو، ہم پھر سے بات کریں گے۔۔۔ تم ریلیکس کرو "

وہ اسکے ہاتھ تھام کر کمال ضبط سے بولا تھا۔۔

"میں بہت ریلیکس ہوں آپ کو سمجھنے سوچنے کی ضرورت ہے۔۔"

وہ اس سے اپنے ہاتھ چھڑواتی ناگواریت سے بولی تھی اور لمبے لمبے ڈک بھرتی کمرے کے دروازے کے پاس پہنچ کے رکی تھی۔۔

"مجھے نہیں پتہ لیکن مجھے آپکی موجودگی بری لگ رہی ہے ہلیز آپ بزنس کا کہہ کر یہاں سے چلے جائیں"

وہ کہہ کر کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ بالاج حیرت کی زیادتی سے بند دروازے کو دیکھتے رہ گیا تھا۔۔

رات کے کھانے میں ثانیہ بیگم نے اچھا خاصا اہتمام کیا تھا پہلی خوشی تو انہیں مرینہ کے گھر آنے کی تھی اور پھر وہاں کو سامنے دیکھ کر وہ خوشی سے بے حال ہو گئیں تھیں۔۔۔۔!! اتنے دن بعد کھانے پہ سب کو ایک ساتھ دیکھ کر انہیں سکون ہوا تھا ورنہ وہ بالاج اور مرینہ کی طرف سے کافی زیادہ پریشان تھیں۔۔۔!!

"تم نے تو کہا تھا کہ مرینہ بھا بھی اپنے گھر گئی ہوئیں ہیں"

وہاں اپنے ساتھ بیٹھی کھانا کھاتی شاہتاج کو مخاطب کرتا ہوا بولا تھا۔

"آج ہی آئیں ہیں اور میں تمہیں یہ رات کو بتانے والی تھی مگر تم اس سے پہلے ہی

آگے"

وہ اسکو خاصا جلدی دیکھ کے حیران رہ گئی تھی کیونکہ اسکا ایک دن کے بعد کا پلان تھا۔

"یار تمہیں ہی میری یاد آرہی تھی۔۔۔۔"

"اس لیے آنا تو تھا ہی"

وہ مسکرا کر بولا تھا اور گرلڈ چکن کی پلیٹ اٹھا کر اپنی پلیٹ کو فل کیا تھا۔ بقول اسکے

آج کافی دن بعد وہ گھر کا کھانا کھا رہا تھا۔۔۔!!

"بیٹا تم کچھ کھا کیوں نہیں رہی ہو، چھوڑ دو پریشے کو، میڈ کھلا دے گی، انفیکٹ میں

کھلا دیتی ہوں مگر تم تو سب کیساتھ کھانا کھاؤ"

ثانیہ بیگم خاموش بیٹھی مرینہ پہ نظر ڈال کے بولیں تھیں جو پریشے کو گود میں بٹھائے

اسے چیچ سے کھانا کھلانے میں مصروف تھی۔۔۔!!

"نہیں ماما۔۔۔ میڈ کیوں کھلائے گی، میری بیٹی ہے میں ہی کھلاؤنگی، آپ بے فکر ہو کر

کر رہی تھی۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا یہاں سے اٹھ کے بھاگ جائے۔۔۔

"آپ یہاں ہیں میں پورے گھر میں ڈھونڈ چکا ہوں"

فاروق صاحب گھر کے بیک سائیڈ پہ سیٹینگ ایریا میں آسیہ بیگم کو دیکھتے ہوئے بولیں

"نظر کہاں آرہی ہوں"

وہ روکھے لہجے میں گویا ہوئیں تھی

"اتنی تلخ کیوں ہو گئیں ہیں رات سے کچھ کھایا نہیں ہے ولدان بھی اتنی بار منانے آچکا

یے میں اتنا سمجھا چکا ہوں آخر مسئلہ کیا ہے؟"

وہ بھی اب تھک گئے تھے

"مسئلہ میں ہوں نہ آپ باپ بیٹے کی زندگی میں"

وہ کڑوی باتیں کر رہی تھیں

"آپ بات کو غلط رخ دے رہی ہیں اب اس میں تو میں کچھ نہیں کر سکتا"

تھکن زدہ آواز میں انہوں نے کہا

"کیا بات بری لگی ہے یہ کہ اس نے چھپ کر نکاح کیا یا آپکو وہ لڑکی نہیں پسند"

انہیں خاموش پا کر وہ خود ہی بول پڑے

"میں نے حمد کو ہمیشہ سوچا تھا"

منمناتے انہوں نے کہا

"اوو!! شاید آپ بھول گئی ہیں ہوتا ہے وہی جو رب کی رضا ہو جسکا جسکے ساتھ جوڑ ہو

, میں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں پھر کہ رہا ہوں حمد اور اسکی منزل ایک نہیں ہے"

وہ انہیں راضی کرنا چاہ رہے تھے

"آپ فلسفے جھاڑنے بیٹھ جائیں اب"

وہ کسی طور جھکننا نہیں چاہ رہی تھی

"بالفرض اگر ہیرا اسکی لائف میں نہیں بھی ہوتی جب بھی وہ حمد کو اپنی زندگی کا شریک

کبھی نہیں بناتا اس نے جو کیا غلط کیا لیکن وہ جزبات میں بہ گیا تھا وہ نادم ہے ہماری

رضامندی اور دعاؤں سے اپنی زندگی کے نئے دور پہ جانا چاہتا ہے وہ، اسکی پسند ہر طور

سے سہی یے اس لئے مجھے اعتراض نہیں ہے میرے نزدیک اسکی خوشیاں زیادہ اہم
ہیں "

انہوں نے دو ٹوک بات کری تھی

"مجھے بھی اسکی خوشیاں پیاری ہیں لیکن ہماری خواہش وہ ہماری اکلوتی اولاد ہے"

وہ اپنی بات پہ زور دیتیں بولیں تھی

"آپ یہ بھول گئیں ہیں کہ میں بھی اکلوتا ہی ہوں اور میں نے بھی اپنی رضامندی سے
آپکو اپنا پایا ہے ورنہ میری بات تو طے تھی"

انہوں نے انہیں ماضی کے ورق پلٹے

"وہ الگ بات تھی "

وہ پرانا وقت یاد کرتی سرشار ہوئیں تھی

"الگ بات نہیں ہے، یہ بات قبول کر لے کہ حمد اور ولدان کی راہیں الگ ہیں اچھی

طرح سے سوچیں اور اس حقیقت کو قبول کریں"

وہ انہیں سوچوں میں ڈوبتا دیکھ کر واک آؤٹ کر گئے تھے گھر کے اس تناوہما حول سے وہ

فرسٹیٹ ہو گئے تھے

"آنٹی پلیز آپکے اور ماما کے کہنے میں میں نے اپنا وقت ضائع کیا ہے میرے پاس بہت سے آپشنز ہیں، مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ میں ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی تھی جسکا کوئی حاصل نہیں، مجھے نہیں لگتا کہ ولدان اپنے قدم پیچھے لے گا میں نے اسکی آنکھوں میں محبت و جنون دیکھا ہے اور ہیرا ایک اچھی لڑکی لگی ہے بہتر ہے کہ آپ اسے قبول کر لیں"

فاروق صاحب کے جانے کے بعد انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں تھی جب حمدا کی باتیں انکے ذہن میں گردش کرنے لگی تھی۔

"پہنچ گئیں تم! انکل کیسے ہیں؟"

وہ بیڈ پہ لیٹا ہوا فون کان سے لگائے ہوئے بولا تھا۔!!

"کچھ دیر پہلے ہی پہنچی ہوں، بابا بھی ٹھیک ہیں مگر اتنی لمبی فلائٹ کی وجہ سے بہت

تھکن ہو رہی ہے"

وہ سوٹ کیس میں سے کچھ ضروری چیزیں نکال کر کبرڈ میں رکھتی ہوئی ولدان سے بات کر رہی تھی۔۔۔!! وہ ناجانے اسے لندن سے پاکستان آنے کے عرصے میں کتنے فون کر چکا تھا اسکے اس قدر امپارٹینس پہ وہ شرمندہ ہوگی تھی، خود وہ کیسارویہ اختیار کر رہی تھی اور وہ کیسا تھا۔۔۔۔۔ لیکن پھر اسنے سکھ کا سانس لیا تھا کہ ہے تو وہ اسکا ہی۔۔۔!!

"ہمم۔۔۔ کتنا دور بھی تو ہوں تم سے، پاس ہوتا تو تمہاری ساری تھکن دور کر دیتا بیوٹی فل لیڈی"

وہ سرشار سے لہجے میں بولا تھا۔۔۔!! اسکا چہرہ خیالوں میں سجا کے ہی وہ مسکرا دیا تھا۔۔

"ہی۔۔۔ ہی۔۔۔ ہی۔۔۔!! تمہیں زرا مجال ہے کسے دوسرے کا خیال ہو جو تم تھکن دور کر دیتے" وہ آہستگی سے ہنستی ہوئی طنزیہ لہجے میں بولی تھی۔۔

"اب کیا کر دیا مجھ معصوم نے"

وہ اسکے انداز پہ بیڈ سے اٹھ بیٹھا تھا۔۔

"تمہیں کامن سینس ہی نہیں ہے ایک بندی ابھی اتنی دور سے گھر آئی ہے، ابھی وہ شاور لے کت سونا چاہے گی مگر نہیں آپکے فون کالز سننا تو اور آپکو لگتا فون کالز کرنا دنیا کی ہسٹری کا سب سے زیادہ ٹاپ کام ہے نا"

وہ کبڑ کا دوڑ بند کر کے اب ڈرنگ سے شاور جیل کی باتل اٹھاتی ہوئی بولی تھی۔۔

"تم سے بات کرنا سب سے زیادہ ضروری کام ہے!! تمہیں معلوم بھی ہے میری ماما نے کتنا مجھے ڈپریشن دیا ہوا ہے خود تو تم پاکستان چلی گی ہوا اب میں اس پر اہلم کو کیسے

اکیلے سالو Solve کرونگا"

وہ اب پہلے سے سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔!!

"او۔۔۔۔۔ میں بھول ہی گئی۔۔۔ کیا کہتیں ہیں تمہاری ماما۔۔۔"

اسے انکا ہارش رویہ یاد آیا تھا۔۔۔۔۔

"مان ہی نہیں رہیں کہہ رہی ہیں حمد سے شادی کروں"

وہ آرام سے بولا تھا جبکہ ہیر کے ری ایکشن پہ وہ ہنسی نہیں قابو پاسکا تھا۔

"میں تمہارا منہ تو ڈونگی اگر تم نے اپنی ماما کے لیے کسی بھی حمد اسماء سے دوسری

شادی کرنے کا سوچا بھی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں تمہیں بلکل بھی شتر نہیں کر سکتی، آئی
بات سمجھ "

ولدان کی بات پہ ہاتھ روم جاتے ہوئے قدم رکے تھے۔۔ وہ وہیں صوفے پہ بیٹھ کر
غصے سے بولی تھی اسکے انداز میں وارننگ تھی۔

"ماما کہیں گی تو کرنی ہو گی یار!! میری ایک ہی ماما ہیں انہیں بھی تو ناراض نہیں کر سکتا"
وہ سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے ہوئے مسکراہٹ کو قابو کر کے بولا تھا۔۔

"اگر تم نے دوبار ایسا سوچا بھی نا تو میں تم سے کبھی بات نہیں کرونگی اور میری طرف
سے تمہیں دوسری شادی کی کوئی اجازت نہیں ہے۔"

وہ فکر مندی سے بولی تھی اگر سچ میں اسنے مام کے کہنے پہ شادی کر لی تو اسکا کیا ہو گا۔۔

" یار تمہاری اجازت کا کیا مجھے میرے مزہب نے چار کی اجازت دی

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور دیکھو تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے سارے

رائٹس میں برابری ہو گی ایک رات تمہارے پاس ایک رات حمد کے پاس باقی دن تو

میرا آفس میں ہی گزر جایا کرے گا وہ تو گنتی میں نہیں آتا"

وہ سکون سے بولا تھا۔۔۔!

"انف ولدان۔۔۔۔۔۔ کیسی باتیں کر رہے ہو جب تمہاری ماما راضی ہی نہیں تو تم

نے مجھ سے شادی کی ہی کیوں!! تمہاری ساری رات دن سب پہ صرف میرا حق

ہے۔۔۔۔۔۔ سمجھا لو خود کو بھی اور اپنی ماما کو بھی۔۔۔"

وہ روہانسی ہو گئی تھی۔۔۔ ولدان کی باتیں اسکا تمام سکون برباد کر رہی تھیں۔۔۔

"او کے ریلیکس۔۔۔۔۔۔ میں مزاق کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔ پریشان نہیں ہو"

وہ اسکا بھیگا ہوا لہجہ فون پہ بھی محسوس کر چکا تھا اس لیے مزید بات بڑھانے کے بجائے

عہ بولا تھا۔۔۔

"مزاق۔۔۔ یہ کیسا مزاق ہے۔۔۔ اتنی دور بیٹھ کے مزاق کر رہے ہو وہ بھی ایسا تاکہ

تمہیں میں پیٹ بھی ناسکوں"

وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔ بعد میں مار لینا۔۔۔ تمہارا ہی ہوں"

وہ ہنسا تھا۔۔۔

"اچھا اب فون رکھ رہی ہوں، ریسیٹ کرونگی اب میں۔۔۔ تم بھی اپنی ماما کو جلد از جلد راضی کرو"

وہ گھڑی میں وقت دیکھتی ہوئی بولی تھی اور ٹیک کتر کہہ کے فون بند کر چکی تھی۔۔

وہ دھیرے سے قدم اٹھاتا بیڈ روم میں آیا تھا جتنی آہستگی سے وہ آیا تھا اتنی ہی آہستگی سے اسنے دروازہ لاک کیا تھا اور چلتے ہوئے بیڈ کی جانب آ گیا تھا۔!!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مرینہ۔۔۔"

سو گئیں"

وہ کھانے کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھ کے اسکی جانب جھک کے بولا تھا جو پریشے کو سلاتے ہوئے خود بھی بیڈ کراون سے ٹیک لگا کے سوچکی تھی۔۔۔۔!!

"مرینہ۔۔۔۔۔ اٹھ جاو پلیز۔۔"

وہ اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے ہلکا سا ہلایا تھا۔۔ جس سے وہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی تھی کچھ منٹ پہلے ہی اسکی آنکھ لگی تھی اور اچانک اٹھنے سے اسکا سر درد کرنے

لگا تھا۔۔

"آ۔۔ آپ"

وہ جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھی تھی اور اسے دیکھنے لگی تھی۔۔

"تم نے کھانا نہیں کھایا تھا سو تمہارے لیے کھانا لایا ہوں، چلو آؤ کھاؤ"

وہ سائیڈ ٹیبل سے کھانے کی ٹرے اٹھا کر اپنے اور اسکے بیچ میں رکھ کر بولا تھا۔۔!

"نہیں۔۔ میرا موڈ نہیں ہے۔۔ آپ پلیز لے جائیں اسے"

وہ ٹرے میں چکن چلی ڈرائے، چیز بائز، سوپ، رائیس اور گلاب جامن دیکھ کر بولی تھی۔۔ اتنی فرائیڈ چیزیں تو وہ کبھی نہیں کھا سکتی تھی اور شام سے کچن میں ان چیزوں کی بننے کی خوشبو سے ہی اسکی طبیعت بو جھل سی ہو گئی تھی اور ایک بار پھر اپنے سامنے دیکھ کر اسے گھبراہٹ سی شروع ہو گئی تھی۔۔۔

"مگر تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے۔۔ اسٹناٹ گڈ فار یور ہیلتھ۔۔۔ آئے نو

ناراض ہو مگر کھانے سے کیسی ناراضگی"

وہ اسکا سرخ چہرہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے محبت بھرے انداز میں بولا تھا جس پہ وہ چاہ کے

بھی انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔!!

"میں ہاتھ دھو کے آتی ہوں"

وہ اب مزید انکار کیے بنا ہی اٹھنے لگی تھی کیونکہ اس پہ چیخ چیخ کے وہ خود بھی عاجز ہو گئی تھی!! جتنی بے حس وہ بن کے دکھا رہی تھی اصل معنوں میں وہ اتنی ہی نرم دل تھی مگر پھر اسے کیوں ایسا ہی شخص ملا جو اسے سمجھ بھی ناسکے اسے صرف اس چیز پہ گلہ تھا۔۔۔

"تم فکر مند نہیں ہو میں کھلا دیتا ہوں۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکو واپس بٹھاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ اور اسپون میں رائس لے کر اس میں ڈرائے چکن کا پیس رکھ کر اسکے منہ کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔!!

وہ خاموشی سے اسپون منہ میں لے گئی تھی۔۔۔!! مگر جیسے ہی اسنے کھانے کی کوشش کی تھی اسکو ابکائی آئی تھی وہ تیزی سے منہ پہ ہاتھ رکھتی ہاتھ روم کی جانب بھاگی تھی۔۔۔!! اور واش بیسن پہ جھک کے الٹی کرنے بہانے لگی تھی۔۔۔!!

"کیا ہوا۔۔۔ آریو اوکے؟"

بالاج اسکے پیچھے کھڑا ہوا بولا تھا۔۔۔ مرینہ نے منہ اچھے سے دھو کر سر اثبات میں ہلایا
تھا۔۔۔۔ اور باہر جانے لگی تھی۔۔۔!!

"جی"

وہ چلتے ہوئے صوفے پہ ہی بیٹھ گئی تھی اور گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔!!
"کیا ہوا ہے تمہاری طبیعت کو"

وہ اسکاٹخ ٹھنڈا ہاتھ تھامتے ہوئے تشویش زدہ لہجے میں بولا تھا اور اب اسکا زرد چہرہ
دیکھنے لگا تھا۔۔۔!!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ک۔۔۔ کچھ نہیں"

وہ نظریں چراتی ہوئی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سنبھل کے بولی تھی مگر اندر ہی اندر اسکا
دل کانپ رہا تھا۔۔۔

"میری آنکھوں میں دیکھ کر بات کرو مرینہ۔۔۔ کب سے طبیعت خراب ہے
تمہاری"

اب اسکی آواز زرا اونچی ہوئی تھی۔۔۔ اسکا پیلا چہرہ دیکھ کر بار بار اسکا کھانے سے دور بھاگنا

وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا مگر خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

"ک۔۔۔کی۔۔۔کیا کہہ رہے ہیں"

وہ پریشانی سے کانپتے دل کے ساتھ ہکلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔!!

"یہ ہی کہ مجھ سے نظریں کیوں چرار ہی ہو"

وہ اسکے ہاتھوں پہ دباو ڈالتا ہوا بولا تھا۔۔۔

"نہیں تو۔۔۔۔۔" اسکی آنکھوں میں دیکھتی وہ اعتماد قائم کرنے کی کوشش میں لگی تھی مگر بالاج سے اب وہ ڈر بھی رہی تھی اگر اسے سچ پتہ لگ گیا تو وہ اسکے بارے میں کیا سوچے گا کیوں چھپا رہی ہو تم مرینہ"

وہ گھبراتے ہوئے سوچنے لگی تھی۔۔۔!!!

"ابتداؤ سٹیننس آگیا ہے کیا ہم میں۔۔۔۔۔ایسا بھی کیا کر دیا ہے میں نے کہ تم اس قدر فاصلے پہ آگئی ہو اگر تمہیں مجھ سے فاصلہ برقرار رکھنا ہی ہے تو ٹھیک ہے اس میں خوشی ملتی ہے تو صحیح ہے تمہاری خوشی"

وہ اسکے ہاتھ چھوڑتے ہوئے سخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔جانتے بوجھتے بھی وہ انجان بن گیا

تھا اگر اسے نہیں لگا تو وہ کیوں اسے فورس کرے۔۔۔۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ
 مرینہ کو جھنجھوڑ کے رکھ دے مگر وہ ضبط کر گیا تھا۔۔۔۔ کب تک وہ اسکا امتحان لے گی
 اسے نہیں پتہ تھا۔۔

"گڈ نائٹ"

وہ صوفی سے اٹھتا ہوا فون کال کرنے کمرے سے باہر چلا گیا تھا جب کہ مرینہ نے
 اسکے جاتے ہی سکون کا سانس لیا تھا۔۔ اور سست روی سے بیڈ کی جانب چل دی
 تھی۔۔۔!!

NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مام"

اس نے پاؤں سے دروازے کو دھکا دیا تھا

"میں جانتا ہوں آپ جاگ رہی ہیں"

اس نے آسیہ بیگم کو آنکھ موندے دیکھتے ہوئے کہا تھا اور کھانے کی ٹرے جو وہ ساتھ لایا

تھا اسے سائیڈ پہ رکھا تھا کل سے وہ اتنی بار انہیں منانے آچکا تھا کبھی وہ اسے دروازے

سے ہی واپس کر دیتیں، کبھی جواب ہی نہ دیتیں اس سب کے باوجود وہ پھر سے ہمت
متحجم کر کے آیا تھا

"کیوں آئے ہو؟؟؟" وہ چہرے سے اپنے ہاتھ ہٹاتی بولیں تھیں

"دیکھیں مام میں نے خود آپکے پسندیدہ سنگاپورین رائس بنائے ہیں" اسکا لہجہ پر امید
تھا

"مجھے نہیں کھانا لے جاوا سے" وہ اٹھ بیٹھی تھی

"مام پلیزز کھانے سے منہ نہ موڑے کھانے سے کیا ناراضگی"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چاولوں کو تچھے میں بھرتے اس نے انکے سامنے کیا تھا

ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد وہ خاموشی سے رائس کو لے چکیں تھی

"ولدان اب بس" چند نوالے اسکے ہاتھ سے کھانے کے بعد انہوں نے اسے ہاتھ کے

اشارے سے روکا تھا

"ٹھیک ہے" ٹرے سائیڈ کرتے وہ گھٹنوں کے بل نیچے انکے قدموں میں بیٹھ گیا تھا

"یہ کیا کر رہے ہو ولدان" وہ حیران ہوئیں تھی

"ماما پلرز آپ کب تک ہو نہی ناراض رہیں گی؟؟ آپ ایک دفعہ میری بات سن لیں
"

اسکا لہجہ آس بھرا تھا

"کیا کہنے چاہتے ہو" انہوں نے بے دلی سے اجازت دی تھی

"میں جانتا ہوں میں نے اس طرح چھپ کر نکاح کر کے غلط کیا لیکن اسکا مقصد ہر گز

آپکو یا ڈیڈ کو ہرٹ کرنا نہیں تھا میں نے صرف اپنے ڈر پہ قابو پانے کے لئے یہ کیا ہے

میں ڈر گیا تھا مام مجھے لگا وہ مجھ سے دور جا رہی ہے میں نہیں رہ سکتا اسکے بغیر، سانسیں

رکنے لگتی ہیں میری جب اسکو خود سے الگ سوچتا ہوں تو، لیکن آپکے اور ڈیڈ کی

رضامندی بہت اہم ہے میرے لئے میں اپنی زندگی کے نئے سفر پہ آپکے اور ڈیڈ کی دلی

خوشی اور دعاؤں میں جانا چاہتا ہوں"

وہ ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کے بول رہا تھا

"آسیہ میری ماں نہیں مان رہی ہیں تمہارے لئے لیکن پریشان نہ ہو وہ مان جائیگی"

انکے کانوں میں ماضی کے الفاظ گونجے تھے اس وقت انہیں بھی یہی لگا تھا کہ انکی

سانسیں فاروق صاحب کے بغیر رک جائیں گی

"مام کہا گم ہو گئیں" اس نے انکے چہرے کے سامنے ہاتھ ہلایا

"ہاں.... وہ ہوش میں آئیں تھیں

"تو تمہیں لگتا ہے کہ وہ لڑکی ہیر تمہارے لئے بہتر ہے"

انہوں نے اسکے چہرے پہ نظریں جمائے کہا آنکھوں کے گرد حلقے ملگیا حلیہ بکھرے

بال صاف ظاہر کر رہے تھے کہ وہ کافی ٹینس ہے اسے یوں دیکھ کر انکا دل تڑپا تھا

"میرا دل ہی نہیں بلکہ دماغ بھی کہتا ہے میری لائف اسکے ساتھ اچھی گزرے گی وہ ہی

میری ہمسفر بن سکتی ہے"

اس نے انکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

"اور حمد اتمہاری ہمسفر نہیں بن سکتی"

ناچاہتے ہوئے بھی وہ سخت بنی تھی

"مام آپ نے اپنے ذہن میں ایک بات بٹھالی ہے اور وہ آپکے دل و دماغ پہ قابض ہو گئی

ہے اگر ہیر کی جگہ کوئی اور بھی ہوتی نہ جب بھی آپ یہی کہتی یہ بات سمجھنے کی کوشش

کریں حمد امیر انصیب نہیں ہے نہ ہی حمد اوہ لڑکی یے جو میری شریکِ حیات بنے " اس نے خود پہ بہت مشکل سے ضبط کیا تھا اور اپنے لہجے کو سخت کہنے سے روکا تھا "آپ مجھے کوئی ایک بھی ٹھوس وجہ بتادیں جو ثابت کریں کہ وہ میرے لئے بہترین ہمسفر نہیں ہے "

وہ اب انکے سر پہ کھڑا کہ رہا تھا

لیکن انہیں خاموش پا کر وہ دوبارہ بول پڑا

"نہیں ہے نہ کوئی جواب مجھے پتہ تھا وہ ہر طرح سے ٹھیک ہے یہ آپ جانتی ہیں لیکن آپ نے بیکار کی ضد لگائی ہوئی یے بس "

آخر میں اسکا لہجہ تیز ہو گیا تھا

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مجھے تمہاری خوشی بہت عزیز ہے تم میری ایک ہی اولاد ہو بہت سی خواہشیں ہیں میری تمہاری شادی کو لے کر "

وہ پگھل رہی تھیں

"مام جسٹ نکاح کیا ہے رخصت کر کے نہیں لایا آپ جیسے چاہتی ہیں ویسے ہی شادی

کی سب اریٹھمینٹ, فنکشنز ہونگے بس آپ مان جائیں نہ پلرز یار مام "

اسکا انداز لاڈ سے بھر پور تھا

" مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اب تو نکاح بھی ہو چکا ہے لیکن میری ایک شرط ہے اب

تم شادی کے بعد یہی لندن رہو گے "

وہ حتمی انداز میں بولیں تھی

پہلے تو وہ انکے مان جانے پہ خوشی سے جھوم اٹھا تھا

" ولدان ہم شادی کے بعد بھی پاکستان ہی رہیں گیں نہ بابا سے دور جانے کا سوچ بھی

نہیں سکتی "

" ہاں ہیر میرا سارا بزنس یہی ہے کہاں جائیں گیں ہم "

کچھ دن پہلے کی گفتگو اسے یاد آئی تھی تو اسکا دل اداس ہوا تھا

" کیا باتیں چل رہی ہیں ماں بیٹے میں "

فاروق صاحب نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

"ارے ڈیڈ آپ آگئے اچھا ہوا یونو مان گئی ہے ہیر کے لئے "

وہ انکے گلے لگا کہ رہا تھا خوشی اسکے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی

"واقعی یہ تو بہت اچھی بات ہے "

وہ بھی خوش تھے

"ہاں جی بس اب ولدان یہاں رہے گا ہمارے پاس "

انہوں نے ولدان کو یاد کرانے کے لئے کہا تھا

"میرے خیال سے مجھے یہاں نہیں بلکہ آپکو پاکستان آنا چاہیے ہم سب وہاں ساتھ

رہے گیں ہمارا اصل ملک تو وہی ہے نہ اور سب سے بڑھ کر میں نے اپنا ڈریم، اپنا بزنس

اسٹارٹ کیا ہے میں اسے چھوڑ نہیں سکتا ڈیڈ آپ پلرز مام کو سمجھائیں "

اس نے ٹوپی فرقان صاحب پہ ڈالی تھی

"آسیہ بیگم ولدان ٹھیک کہ رہا ہے ہم پاکستان شفٹ ہو جاتے ہیں یہ اتنا بڑا ایشو نہیں

ہے میں خود بھی یہی سوچ رہا ہوں "

انہوں نے بھی کہا

"اف جب آپ باپ بیٹا سب طے کر چکے ہیں تو میں کہا کہوں اب اور ذرا یہ بتائیں آپکا جو بزنس ہے یہاں اسکا کیا"

وہ فاروق صاحب کی جانب متوجہ ہوئیں تھی

"میں اسے وہی شفٹ کروں گا تھوڑا ٹائم لگے گا ولدان تم پاکستان چلے جاؤ ہم بھی کچھ وقت میں آجائیں گیں"

انہوں نے بات ہی ختم کری تھی تو آسیہ بیگم بھی ہار مان گئیں تھی

"اووو تھینکیو ڈیڈ مام لو یوسوچ مام ڈیڈ" وہ ایک ساتھ دونوں کے گلے لگا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بس اب آپ لوگ ہیر کے فادر سے بات کر کے شادی کی سب ارینجمنٹس وغیرہ

ڈیسیائیڈ کر لیں جلدی سے"

الگ ہوتے اس نے کہا تھا

"بہت جلدی نہیں ہو رہی"

آسیہ بیگم کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"کوئی جلدی نہیں ہے میں اب دادا بننا چاہتا ہوں"

فاروق صاحب نے بات کو مزاح کا رخ دیا تھا

"تو پھر ڈن ہے آپ بات کر لیں ان سے"

ولدان نے چہکتے کہا

"میں آج رات ہی کرتا ہوں کل تو میں ان سے ہیر کا آفیشلی ہاتھ مانگ چکا ہوں، اب

شادی کی بات بھی کر لیتے ہیں"

فاروق صاحب نے اسے مطمئن کیا تھا

"واو" میں ہیر کو ابھی یہ گڈ نیوز دیتا ہوں"

وہ ایک دم ہشاش بشاش ہوا تھا اور خود کو بہت ہلکا محسوس کر رہا تھا۔

"خوش رہو بیٹا" فاروق صاحب نے اسکا کندھا تھتھپایا تھا۔

"میری جان ہمیشہ ایسے ہنستے مسکراتے رہو"

آسیہ بیگم نے بھی اسے خود سے لگایا تھا

"ٹیک کثیر مام ڈیڈ"

باری باری ان دونوں کو ماتھا چومتے وہ واک آوٹ کر گیا تھا اسکے جاتے وہ دونوں بھی اپنی باتوں میں لگ گئے تھے۔۔

وہ صبح آج معمول کے خلاف لیٹ اٹھی تھی۔۔ شاید وجہ یہ ہی تھی کہ رات بھر وہ بالاج اور اپنے مستقبل کے بارے میں سوچتی رہی تھی اگر وہ الگ ہو جاتے تو اس بچے کا کیا ہوتا جو ابھی اس دنیا میں آیا بھی نہیں تھا جسے اسنے ابھی تک محسوس بھی نہیں کیا تھا۔۔ اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔!! اہمیت کرتی وہ کمنیوں کو بیڈ پہ جمائے اٹھی تھی اور بیڈ سے نیچے ٹانگیں لٹکا کر سلیپر پہن کر وہ اٹھی تھی۔۔۔ دھیرے سے قدم اٹھاتی وہ باتھ روم کی جانب بڑھ ہی رہی تھی جب صوفے کی ٹیبل پہ رکھے کاغزات پہ اسکی نظر گئی تھی۔۔ تشویش کے مارے اسنے آگے بڑھ کر خاکی لفافے میں سے وہ کاغزات دیکھنے کی کوشش کی تھی مگر دیکھتے ہی اسکی آنکھوں کء نیچے اندھیرا سا آیا تھا بے یقینی سے اسنے ایک بار نہیں تقریباً تین چار دفعہ پڑھے تھے۔۔۔

وہ ناشتے کے بعد پیکنگ کی غرض سے بیڈ روم میں داخل ہوا تھا۔۔ پریشے کو وہ اپنے

ساتھ ہی لے گیا تھا جواب شاہ تاج کے پاس تھی۔۔ اسنے ایک نظر بیڈ پہ ڈالنی چاہی تھی مگر مرینہ وہ وہاں ناپا کر اسنے کمرے میں دیکھا تھا اور دیکھتے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا تھا۔۔

"اففف۔۔۔۔۔ مرینہ۔۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔"

وہ کار پیٹ پہ بے ہوش مرینہ کو کندھوں سے تھام کر بولا تھا۔۔۔ جو شاید نیم بے ہوش تھی۔۔۔۔۔ مگر اسکی آنکھیں ہنوز بند تھیں۔۔۔

"پاگل کر دیا ہے اس لڑکی نے مجھے۔۔۔۔۔۔۔ کب ٹھیک ہوگی تم"

وہ فکر مندی اور پریشانی کے تاثرات سمیت اور بانہوں میں بھر کر بیڈ پہ آہستگی سے لٹایا تھا اور اسکے لٹھے کی مانند سفید چہرے کو دیکھ کر دل ہی دل میں شرمندہ ہوا تھا۔۔ یہ حالت اسکی ہی وجہ سے تھی ورنہ وہ اپنے آپ کو کتنا پٹو دیت رکھتی تھی۔۔!!

اسکے ٹھنڈے ہاتھ مسلتے ہوئے اسنے اپنی فیملی ڈاکٹر کو کال کی تھی اور ایمر جنسی میں بلایا تھا۔۔۔۔۔!!

"کیوں میرا سکون برباد کر رہی ہو۔۔۔۔۔ تمہیں احساس ہی نہیں ہو رہا ہے کہ تم سے

کتنی محبت کرنے لگا ہوں۔۔ ایسا مت کرونا خود سے دور "وہ اسکے ہاتھ پہ اپنا چہرہ رکھتے ہوئے آہستگی آواز سے اس سے گویا ہوا تھا اسکی آواز اور لہجہ دونوں نم تھا۔۔!!
 دوڑنا کہ پہ اسنے اسکا ہاتھ چھوڑا تھا اور اسکے سرہانے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔!!
 "کیا ہوا، ڈاکٹر کیوں آئیں ہیں" ثانیہ بیگم ڈاکٹر کیساتھ اسکے کمرے میں داخل ہوئیں
 تھیں۔۔۔!!

"پتہ نہیں ماما، ایک دم سے ہی بے ہوش ہو گئی تو تب ہی میں نے انہیں کال

کی۔۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ثانیہ بیگم سے بولا تھا اور پریشانی سے مرینہ کا چیک اپ کرتی ڈاکٹر کو دیکھ رہا تھا۔

"Can you go out from this room for little while?" I have to check her!

ڈاکٹر مرینہ کی بیٹ چیک کرتی ہوئی ان سے پیشہ ورا نہ انداز میں بولیں تھیں جس پہ
 ثانیہ بیگم اور بالاج نے بھنویں اچکا کے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔۔!! اور انکے
 کندھے سے تھام کر روم سے باہر لے گیا تھا۔

"کیا بات ہے بالاج، کیا ہو گیا ہے مرینہ کو۔۔۔ اتنی بیمار لگ رہی ہے۔۔۔ کچھ چھپا رہے ہو تم یا مرینہ مجھ سے" وہ کمرے سے باہر آ کر پریشانی سے ٹہلتے ہوئے اس سے بولیں تھیں جس پہ بالاج نظریں چرا کے رہ گیا تھا۔ کچھ کڑیاں اسنے ملانا چاہی تھیں جس سے اسے خود بخود جواب بھی مل گیا تھا مگر وہ انہیں خود سے کیسے بتا سکتا تھا جب تک کنفرم نہ کر لے۔۔۔!

"ڈاکٹر کر رہی ہیں چیک اپ، کچھ دیر میں پتہ لگ جائے گا"

ابھی وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے جب ڈاکٹر دروازہ کھول کر باہر آئیں تھیں۔۔۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

"Congratulations Mr. Balaj sikander"

Your wife is one month pregnant but she is very weak. you have to take special care of her"

وہ مسکراتی ہوئیں اس سے گویا ہوئی تھیں اور ثنائیہ بیگم کو گلے لگ کے مبارک باد دی تھی۔۔۔

"بہت شکریہ۔۔۔"

"کتنی اچھی نیوز ہے بالاج یہ" وہ بالاج کا کندھا تھتھپاتے ہوئے بولیں تھیں اور بھاگ کر اندر کمرے میں مرینہ کے پاس گئیں تھیں۔۔۔۔ ڈاکٹر نے بالاج کو دو اینیوں کو لسٹ تھمائی تھیں اور خود بھی سیڑھیوں کی جانب چل دی تھیں۔۔۔ وہ لسٹ کو دھندلائی آنکھوں سمیت دیکھتا رہا تھا جہاں دیگر طریقے کے مٹی و اینٹا منز، کیپسول اور کھانے کی اشیاء کے نام درج زیل تھے۔۔۔!! وہ خوش تھا کیوں نا ہوتا مگر ون منتھ پریگنٹ پہ اسکا دماغ ماوف ہو گیا تھا۔۔۔ وہ تھکے قدموں کیساتھ گاڑی کی کینز اٹھا کر میڈیل اسٹور جانے کے لیے گھر سے نکل گیا تھا۔۔۔

"کھڑکی سے دیکھو باہر بارش ہو رہی ہے"

وہ فون بجنے کی آواز پہ کچن سے بھاگتے ہوئے اوپر کمرے میں آئی تھی اور جیسے ہی کال اٹھائی تھی اسے یہ جملہ سننے کو ملا تھا۔۔۔ ہیر نے بھنویں چرھائیں تھیں اس موسم میں بارش۔۔۔!!

"وہاں بیٹھے ہوئے تم یہ کیسے گیس کر سکتے ہو۔۔۔ کوئی بارش نہیں
ہو رہی۔۔۔ جھوٹے کہیں کے"

وہ منہ بنا کر بولی تھی۔۔۔!! مطلب اب وہ اس طرح اسے پاگل بنائے گا۔

"دیکھو تو سہی۔۔۔۔۔ جھوٹ نہیں بول رہا" وہ مسکراہٹ کو ضبط کیے بہت ہی سرشار
لہجے میں بولا تھا جس پہ اسنے قدم کمرے کی کھڑی کی طرف بڑھائے تھے اور ایک ہاتھ
سے بھاری پردے ہٹا کر اسنے کھڑکی کھول کر آسمان کی طرف دیکھا تھا جہاں دھوپ تو
نہیں مگر موسم اچھا تھا۔۔۔ لیکن جیسے ہی اسنے نظریں نیچے روڈ کی جانب کی تھی اسکے ہاتھ
سے موبائل چھوٹ کر کھڑکی سے ہی باہر گرا تھا۔۔۔ اور وہ دونوں ہاتھ منہ پہ رکھے
حیرانگی سے دیکھنے لگی تھی جسے اسے اپنی نظروں پہ یقین نا آیا ہو۔۔۔

"و۔۔۔ ولدان۔۔۔"

وہ نم آواز کیساتھ چیخ کر بولی تھی اسکی خوشی لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی تھی اسے ایک
دم اپنے سامنے قریب پاس گاڑی سے ٹیک لگا آ نکھوں پہ گوگلز چڑھائے دیکھ کر
اسکا دل خوشی سے جھومنے لگا تھا وہ بھاگتی ہوئی موبائل کی پرواہ کیے بغیر کمرے کے باہر
کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"کیسی ہے میری وائف" وہ مین گیٹ سے انٹر ہو کر اندر آیا تھا وہ اسے لاؤنج میں ہی مل گئی تھی اسے پھولوں کا گدستہ تھماتے ہوئے وہ محبت سے چور لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔

"ونڈر فل سرپرائز۔۔۔۔۔ بلیسڈ"

وہ آنکھوں میں آئی نمی کو ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے پھول کو لے کر ٹیبل پہ رکھ چکی تھی اور آگے بڑھ کر اس سے گلے لگی تھی۔۔

"او۔۔۔ کیوٹ۔۔۔ اتنا بیوٹی فل وارم ویلکم" اسکے گرد حصار ٹائٹ کرتا وہ سکون بھرے لہجے میں بولا تھا اور آنکھیں بند کر کے اسکی خوشبو خود میں اتارنے لگا تھا۔۔۔!!

"کیسی ہو؟ کھانا کھایا۔۔۔ انکل تو آفس ہونگے۔۔۔ گرینی کہاں ہے۔۔۔؟ کچن میں کام کر رہی تھیں۔۔۔ یہ کب سے شروع کر دیا۔۔۔ اس سب کی ضرورت نہیں ہے مجھے نہیں پسند میں گھر آؤں اور تم میں کچن والی سمیل آرہی ہو"

وہ چند منٹ بعد اس سے الگ ہو کر ایک ساتھ ڈھیڑ سوال کرتے ہوئے آخر میں آنکھ دبا کے شرارت سے بولا تھا۔۔

"کوئی کچن والی سمیل نہیں آرہی۔۔۔ ابھی براونیز بنا رہی تھی تو چاکلیٹ کی آرہی ہے یا
وینیلہ ایسنس کی۔۔۔۔ بد تمیز"

ہیر کے سامنے اسکی بات پہ لہسن پیاز سے رچی بسی لڑکیوں کا عکس گھوما تھا جس پہ وہ
تنگ کے بولی تھی اور اسکے باقی سوالات فراموش کر گئی تھی۔۔

"او۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔ بھی۔۔۔ میں تو مزاق کر رہا تھا۔۔۔۔ بتایا نہیں کیسی ہو کھانا
کھالیا یا نہیں۔۔۔۔"

وہ اسکو کندھے سے تھام کر لاتا ہوا صوفے پہ بیٹھ چکا تھا اور اسکے اپنی تھائی پہ بٹھالیا تھا۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"ٹھیک ہوں۔۔۔ تم کیسے آگئے اچانک۔۔۔ اور آنٹی انکل"

وہ اسکے چہرے پہ سُرڈ کو چھوتی ہوئی بولی تھی۔۔۔ مام ڈیڈ کی ماننے والی بات تو وہ رات
میں ہی اسے بتا چکا تھا مگر اپنے آنے کی خبر نہیں دی تھی۔

"اس کو سر پرانز کہتے ہیں میری جان۔۔۔ اور اپنا موبائل کی حفاظت کرنا
سیکھو۔۔۔ ورنہ میری تمام سیلری تمہارے موبائل پہ خرچ کرنی پڑے گی"

وہ اسکا موبائل دیتا ہوا بولا تھا اسنے اگر اچانک سے بڑھ کے کچج ناکیا ہوتا تو واقعی موبائل

ٹوٹ چکا ہوتا۔۔۔ ہیرا سکی بات پہ مسکرا دی تھی۔۔۔

" برویہ تو بہت خوشی کی بات ہے کہ میں پھر سے چھوٹے بابا بننے جا رہا ہوں "

وہ پریشے کو تھامے ہوئے کھکھلاہٹ سے بولا تھا۔۔۔ ثانیہ بیگم اور شاہ تاج اسکی بات پہ

مسکرا دی تھیں۔ سب گڈ نیوز سن کے بے حد خوش تھے۔۔۔

" تھینکس وہاج۔۔۔ تمہاری خوشی کو کسی کی نظر نا لگے۔۔۔۔۔ "

وہ مسکرا کے بولا تھا۔۔۔ کافی دیر سے وہ کشمکش کا شکار تھا۔۔۔ لیکن اب لاونج میں سب

کے ساتھ بیٹھ کر اسکا موڈ تھوڑا فریش ہو گیا تھا۔۔۔

" مجھے لگتا ہے کچھ دن تم لوگ کی انگیجمنٹ ڈیلے کر دیتے ہیں۔۔۔ مرینہ بھی کافی ویک

لگ رہی ہے۔ آئے دونٹ تھنک کے وہ ایویمنٹ کو اچھے سے انجوائے کر سکے گی۔۔۔ کیا

کہتے ہو تم لوگ "

ثانیہ بیگم ان تینوں سے بولیں تھیں۔

" ناٹ ایٹ آل مام۔۔۔ شی ول بی فائن۔۔۔ اس سب کی کوئی ضرورت نہیں

ہے۔۔"

بالاج ان سب میں سب سے پہلے بولا تھا۔

"Balaj bhai, I don't think Mama is saying
We will plan next week", anything wrong

شاہ تاج دھیرے سے بولی تھی۔۔۔!! مرینہ کم عرصے میں اسکی اچھی دوست بن
چکی تھی۔۔

"انفیکٹ میں سوچ رہا ہوں منگنی کی ضرورت ہی کیا ہے ہم نیکسٹ اڑڈائریکٹ شادی
کر لینگے کیوں شاتو"

وہاں شاہ تاج کی طرف دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔

"اب اتنا بھی نہیں ہو رہا وہاں کہ تم بچی کی خوشی اس سے چھین لو گے اس نے کتی محنت
سے ایک ایک چیز کی شاپنگ کی ہے کتنے ارمان ہیں اسکے بس نیکسٹ ویک انگیجمنٹ بہتر
رہے گی اینڈ شادی بھی کوئی سال بعد نہیں تمہارے تھیسس مکمل ہونے کے بعد
ہو گی مطلب آج س ۷ دو ماہ بعد"

ثانیہ بیگم اپنا فیصلہ سناتے ہوئے بولیں تھیں جس پہ وہ سب مسکرا دیے تھے۔۔۔

وہ شام کام کے ناشتے کی ٹرے لے کر کمرے میں داخل ہوا تھا اور سائڈ ٹیبل پہ رکھ دی تھی اور خود کبڑ دکھولے سوٹ کیس بیڈ پہ رکھے اب کپڑے نکالنے لگا تھا۔۔۔ مرینہ جو کچھ دیر پہلے ہی اٹھی تھی مگر آرام کی غرض سے لیٹی رہی تھی۔۔۔ کمرے میں شور شروع ہوتے ہی اسنے آنکھیں کھول کے دیکھا تھا۔۔۔ جہاں وہ الماری میں گھسا چند تمام فروتھ پیس سوٹ نکال کر سوٹ کیس میں رکھنے کے لیے بیڈ کی طرف آیا تھا وہ یہ سب دیکھ کر ایک دم سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔ انجیکشن کا اثر تھا جس کی وجہ سے اسکو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اسنے ساتھ ہی گھڑی میں وقت دیکھا تھا جہاں چھ بج رہے تھے۔۔۔ اور اسکی فلائٹ آٹھ بجے کی تھی اسے یاد آیا تھا صبح اسکے امریکہ کے ٹکٹ دیکھ کر وہ بے ہوش ہو گئی تھی . .

"ب۔۔۔ بالاج۔۔۔"

وہ پاؤں بیڈ کے نیچے لٹکا کر اسکی جانب بڑھی تھی۔۔۔!!

بالاج جو پیکنگ کرنے میں مصروف تھا اسکو اپنے قریب آتا دیکھ کر اسکے ہاتھ ر کے
تھے۔۔

"ک۔۔ کہاں جا رہے ہیں آپ"

وہ اسکے مقابل کھڑی اجاڑ حالت میں غمگین لہجے میں بولی تھی۔۔

"تمہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔ تم ریست کرو شتاباش" وہ اسکا بازو

تھام کر صوفیہ بٹھاتا ہوا دھیرے سے بولا تھا اور واپس اپنء کام میں مشغول ہو گیا

تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آ۔۔ آپ۔۔ مم۔۔ میری وجہ سے جا رہے ہیں نا۔۔۔ مم۔۔ میں نے ہی آپ کو

کہا تھا نا" وہ واپس کھڑی ہو کر اسکے پاس آئی تھی۔۔ ساری رات اسنے سوچنے میں

گزاری تھی۔۔۔ اور جب وہ سب اسے بتانے آئی تھی تو اسے وہ موقع ہی نہیں دے

رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔ مرینہ۔۔۔ مجھے باہر جا ب کی آفر ہوئی ہے اور مجھے لگتا ہے یہ اپر چیونٹی

opportunity نہیں ضائع کرنی چاہیے" وہ رک کر اسے دیکھتا ہوا سنجیدگی سے

بولا تھا۔۔

"مگر آپ کا بزنس ہے تو یہاں۔۔۔۔۔ مت جائیں نا"

وہ روہانسی لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ رنلی"

"یہ تم کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔"

وہ اسے کندھوں سے تھام کر بولا تھا جس پہ وہ کچھ بولنا سکی تھی۔۔

"اب کیوں بول رہی ہو یہ، کیا حیثیت ہے میری تمہارے سامنے، کتنے دن تم نے مجھے

آگ میں جلایا ہے، روز تڑپایا ہے، اور اب پوچھ رہی ہو کہاں جا رہا ہوں، کیوں جا رہا

ہوں، پوچھو خود سے کیوں جا رہا ہوں، تمہیں ویسے بھی میری کب ضرورت ہے"

وہ لفظ چباچبا کر غصے کو قابو کرتے ہوئے درشت لہجے میں بولا تھا۔۔

"سب آپکی غلطی تھی اس میں"

اب وہ اسکی غصے سے بھری آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔۔ اور تمام الزام اس

پہ ڈال دیا تھا۔۔

"اچھا اس میں میری غلطی تھی۔۔ آئے ایڈمٹ لیکن جو تم مہینے بھر سے مجھ سے میرے بچے کی نیوز چھپا رہی ہو اس میں کس کی غلطی ہے ہاں۔۔۔۔۔ اس میں میری ہی غلطی ہوگی رائٹ"

وہ اسکے کندھوں پہ زور ڈالتا ہوا اب زرا اونچی آواز میں بولا تھا مرینہ اسکی انگلیاں اپنے کندھوں میں چبھتی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔ لیکن بچے کی بات پہ اسکی ہوائیاں اڑ گئیں تھیں۔۔۔۔۔ رات ہی تو اسنے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اسے یہ نیوز بھی بتائے گی مگر اس سے پہلے ہی اسے پتہ چل چکا تھا وہ اس سے کافی بدگمان ہو چکا تھا۔۔

"اب کیوں کچھ نہیں بول رہی ہو۔۔۔"

وہ اسکو جھنجھوڑتا ہوا بولا تھا اسکی خاموشی اسے انتہائی بری لگی تھی۔۔

"دیکھیں۔۔ مجھے اب بیڈ پہ مت گرائیے گا۔۔ پہلے ہوٹل میں بھی آپ نے گرایا تھا تو اب تک کمر میں درد ہے اب گرائینگے تو آپکے بے بی کو ہی پر اہم ہو سکتی ہے، میرا نہیں خیال تو کم از کم اسکا کر لیجیے گا۔۔۔ مجھے ابھی بھی درد ہے بہت"۔۔ وہ آنکھیں ہلاتے ہوئے معصومیت بھرے لہجے میں بولی تھی اور اسے اسکا جارحانہ رویہ بھی یاد دلا یا تھا اور اس حالت میں وہ یہ سب برداشت کرنے کی سکت نہیں کر سکتی تھی اس لیے وہ

دھیرے سے بولی تھی۔۔

"شٹ اپ مرینہ"

"مجھے تمہارا ہی خیال ہے مگر تم مجھے انڈر سٹینڈ نہیں کر سکیں۔۔"

وہ اسے آرام سے بیڈ پہ بٹھاتے ہوئے بولا تھا اور دھیمے لہجے میں بولا تھا۔۔

"آئے ایم سوری۔۔۔ بالاج۔۔۔ مگر مت جائیے پلیز"

"میں نے آپ سے کچھ نہیں چھپایا۔۔ میں آپ کو بتانے ہی والی تھی"

وہ شرمندگی سے بولی تھی لیکن کسی طرح تو اسے زیر کرنا ہی تھا نا۔۔

"ہا ہا ہا۔۔۔ کب بتاتی، تب جب مجھے کوئی اور بتاتا۔۔۔ خیر چھوڑو" وہ ڈریسنگ ٹیبل

سے کچھ قیمتی چیزیں اٹھا کر بیگ میں ڈالتا ہوا بولا تھا۔

"نہیں۔۔۔ سچ میں۔۔۔ بتانے والی تھی۔۔۔ اور میں آپ سے ناراض بھی تو تھی"

"منتھ کم دیوریشن نہیں ہوتا مرینہ۔۔۔۔" وہ اسے جتانے والے انداز میں بولا تھا۔۔

"مجھے بھی ویک پہلے پتہ لگا تھا سر یسلی بالاج"

وہ بشرہ بیگم کی باتیں یاد کرتی پشیمان ہوئی تھی کاش وہ انکی باتوں میں آکر پہلے ہی اسے سب بتا دیتی تو آج یہ سب نادیکھنا پڑ رہا ہوتا۔۔

"واٹ اپور"

"مجھے اچھا لگا کہ تم میرے پاس آئیں، ناجانے تم نے مجھے معاف کیا بھی ہے یا نہیں مگر تمہاری اس بات نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے۔۔ ایک بار پھر مجھے اس دور سے گزرنا پڑا ہے جو دو سال میں نے بہت مشکل سے گزارا تھا"

وہ افسردگی سے بولا تھا۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"سوری کہہ تو رہی ہوں۔۔ آپ بھی تو اپنا رویہ دیکھیں نا۔۔۔ آپ نے بھی تو کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی مجھے ٹارچر کرنے میں" وہ گھبراہٹ سے بولی تھی۔

"معافی بھی تو مانگی تھی تم سے کتنی بار، مگر تمہیں تو بے عزت کرنے میں بہت مزہ آتا ہے نا" وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔۔

"اور وہ رویہ خراب نہیں تھا۔۔ ہر شوہر پوسیسو ہوتا ہے کوئی شوہر اپنی بیوی کو کسی غیر آدمی کیساتھ نہیں دیکھ سکتا، کوئی عزت دار شوہر نہیں چاہے گا کہ اسکی بیوی اسے

بغیر بتائے کہیں بھی نکلے، ہم جتنا بھی پڑھ لکھ لیں مگر ہمارا سنا سنا ہی سوچتا ہے ہم
مردوں کو اپنی بیوی دھکی چھپی اور اپنے پاس ہی دکھتی اچھی لگتی ہے جسے کسی کے ساتھ
نہ بانٹنا انتہائی مشکل ہوتا ہے "

"اگر تمہیں کوئی شکایت تھی مجھ سے بیان کرتیں ہم مل کے سورٹ آؤٹ کرتے مگر
نہیں شاید تم لڑکیوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ سب مل کے خود ہی سلجھالینگی "
"آئے ایم سوری بالاج بس۔۔۔۔"

وہ اسکے تیزی سے چلتے ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تھی۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"وہ سب آپ کے ایکشن کاری ایکشن تھا بالاج۔۔۔"

وہ اسکو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے بولی تھی۔۔

"آئے نو تمہیں سن کے کیسا لگا مگر آج تمہیں احساس ہوا ہے تو نا جانے کب تم پھر سے
کوئی مسئلہ لے کر ہمارے بیچ لا کر فاصلے پیدا کرو، تم سے شادی میری مام کی پسند سے
ہوئی تھی انفیکٹ میں نے تمہیں دیکھا بھی نہیں تھا اینڈ مین تھنگ مجھے انٹرسٹ بھی
نہیں تھا شادی جیسے رشتے میں دوبارہ پڑنے کی کیونکہ ایک تجربہ کافی تھا رحم میری

کلاس فیلو تھی آئے دونٹ نو کب ہم دوست بنے اور کب ہم دونوں نے یہ کنفیس کیا تھا کہ ہمیں شادی کر لینا چاہیے اسکی محبت ہو جیسی تھی جو مجھے اڑا کے لے گی تھی کب میں اسکا سیر ہو مجھے نہیں پتہ تھا۔ ایسا پوسٹیسو نہیں تھا میں کہ اپنے بھائی کیساتھ ہی اپنی بیوی کو دیکھ کر ان سکيور کروں مگر وقت انسان کو کیا سے کیا بنا دیتا ہے اس نے صرف چند مہینے بعد ہی مجھے چیٹ کرنا شروع کر دیا جسٹ بی کا ز کہ اسکے کزن نے اسے پروپوز کر دیا تھا، انفیکٹ جب پریشے کی آنے کی نیوز آئی اسنے بھی جسٹ اپنے نیوریلیشن کی وجہ سے وہ بات مجھ سے چھپا کے رکھی۔ ایسی عورتیں انتہائی بری ہوتیں ہیں جو کم سے کم اپنی سگی اولاد کو بھی نہیں بخشیں، اسے ڈر تھا کہ میں اسے پریشے کی آنے کی وجہ سے اسے بعد میں طلاق نادوں، اسے کبھی آزادنا کروں، کیونکہ بیسیکلے کہتے ہیں ناکہ اولاد کہ وجہ سے کمزور رشتے بھی مضبوط ہو جاتے ہیں مگر وہ تو مضبوط رشتے کو کمزور بنانا چاہتی تھی۔۔۔ تم کبھی نہیں سمجھ سکتیں وہ میڈیسن لینے لگی تھی روز مجھے سے لڑائیاں کرتی تھی، کتنا مشکل وقت تھا وہ، اور جب مجھے اسکی ایکٹیویٹیز کا پتہ لگا تو کس مشکل سے میں نے اسے پریشے کو ڈیلیور کرنے تک کی لیے اسکی کتنی منتیں کیں تھیں۔۔۔ ڈپریشن ہو گیا تھا مجھے، سوچنے سمجھنا سب چھوڑ دیا تھا۔ وہ بندی جو مجھے یونی لائف میں میرے پیچھے بھاگتی تھی شادی کے لیے مجھے فورس کرتی تھی جینے مرنے کی ساتھ قسمیں کھاتی

-- لیکن میں فیمل ہوگی -- مجھے معاف کر دیں -- آپ مت جائیں پلیز -- "

وہ روتے ہوئے بولی تھی اور اسکے کندھے پہ سر رکھ کر سسکنے لگی تھی --

"اٹس آل رائٹ، خامخواہ تم رومت، چلو آؤ فریش ہو جاؤ پھر اچھے سے ناشتہ کریں گے، صبح

سے کچھ کھایا بھی نہیں تم نے"

وہ اسکے آنسو صاف کرتا ہوا فکر مندی سے بولا تھا اور اپنے ساتھ لیے ہاتھ روم کی جانب

چل دیا تھا --



"میں کتنی گول گیا تھی بابا"

وہ کریم صاحب کے کندھے سے سر ٹکائے پرانی تصویروں کو دیکھتی ہوئی کہ رہی تھی

"ہاں جب تک تمہاری ماما تھیں تم ایسی ہی تھیں اسکے اس دنیا سے جانے کے بعد تم کافی

کمزور ہو گئی تھیں"

انہوں نے اداس لہجے میں کہا تھا -- !! اور پرانا وقت انکے چہرے کے سامنے کسی

سائے کی طرح گزرا تھا --

"بابا یہ کب کی تصویر ہے"

اس نے اداسی کو زائل کیا تھا وہ اپنے بابا کو ہر گز سیڈ نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

"یہ اس دن کی جب میں تمہیں پہلی بار پلے لینڈ لے کر گیا تھا پہلے تو تم اتنا شور مچا رہی

تھیں کہ اس کا رہ بیٹھو گی اور جب یہ چلنا شروع ہوئی تو تم دھاڑے مار کر رونا شروع

ہو گئی تھیں"

انہوں نے اس تصویر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا جس میں اس کا براسہ منہ بنا ہوا تھا اور

آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تھے۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہا ہا ہا واقعی"

اس نے الہم کا پنہ ٹرن کرتے ہوئے کہا تھا۔

"ہیر تم خوش ہونا، دل سے رضا مند ہونا؟"

انہوں نے اپنا چہرہ اسکی جانب موڑتے ہوئے کہا تھا جو مایوں کے پیلے جوڑے میں خود

بھی گیند الگ رہی تھی سب کچھ اتنی جلدی ہوا تھا انہیں کچھ سمجھ نہیں آیا تھا آج ہیر کی

مایوں تھی دو دن میں وہ رخصت ہو جائیگی یہ سوچ انہیں اداس کر رہی تھی۔

جب فاروق صاحب نے انہیں ہیر اور ولدان کے نکاح کا بتایا تو پہلے تو وہ حیران ہوئے تھے لیکن پھر باآسانی مان گئے تھے ویسے وہ خود بھی چاہتے تھے کہ ہیر ولدان سے جڑ جائے۔۔ اور وہ اسکے فرض سے سبکدوش ہو سکیں۔۔

"جی بابا خوش ہوں لیکن آپ کیوں اداس نظر آ رہے ہیں میں بہت دور تھوڑی نہ جا رہی ہو آپ سے ملتی رہوں گی اور آپ بھی مجھ سے ملنے آتے رہئے گا"

اس نے انکے کندھے سے سراٹھا کر کہا۔۔

"ہاں بلکل" انکے دل کو راحت ملی تھی کیونکہ وہ پہلے انکاری تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کو پتہ ہے میں نے ولدان سے کہا تھا کہ ہم یہی رہ لیتے ہیں، اتنا بڑا گھر ہے لیکن وہ سنتا ہی نہیں، اپنی مرضی چلائی ہوتی ہے بس اسے، اب میری باری ہے"

اس نے سر پھر سے کندھے پہ رکھتے ہوئے کہا

"ارے نہیں بیٹا ایسا نہیں کہتے یہ تو دستور ہے اور آپ نے ولدان کی بات ماننی ہے اسکا خیال رکھنا ہے وہ اب صرف دوست نہیں ہے، اسکا رشتہ بدل گیا ہے آپ نے سمجھداری سے کام لینا ہے"

وہ اسے ایک ماں بن کر سمجھا رہے تھے

وہ مطمئن تھے کیونکہ وہ ولدان کو جانتے تھے کہ وہ ہیر کی ساری بے تکی باتوں کو سمجھ سکتا ہے

"جی بابا" وہ فوراً اچھی بچی بنی تھی

"چلو اب آرام کرو اور خوش رہو"

وہ کہتے اٹھے تھے

"لو یو بابا، یو آر ڈاؤر لڈ بیسٹ فادر"

اس نے انکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

"لو یو مائے ڈاٹر"

مسکرا کر کہتے وہ واک آؤٹ کر گئے تھے۔۔۔

وہ لاونج میں گول گول گھوم کر خوشگوار سی حیرانگی سے دیکھنے میں مگن تھی۔۔۔ اپنی

بھاری سلک کی گرے میکسی جس پہ موتیوں سے کام کیا گیا تھا وہ پہنے ہوئے خوش خوش بہت خوبصورت لگ رہی تھی آج برائیڈل روپ میں تو اسکی اداہی نرالی تھی۔۔۔!!
 لائٹ میک اپ اور ہیوی ہٹراسٹائل میں وہ کوئی پری معلوم ہو رہی تھی۔۔۔ آج انکا ریسپشن تھا اور ولدان اسے لے کر ایک نیوولا میں آگیا تھا جو اسنے خود کلفٹن سائیڈ پہ ہیر کے لیا تھا جہاں وہ آئندہ زندگی گزارنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ سب اتنی جلدی جلدی ہوا تھا کہ وہ دونوں اب بھی حیرت میں تھے کہ وہ دونوں لائف ٹائم ایک ساتھ ایک روم میں رہنے والے ہیں۔۔۔۔۔!!

وہ جتنا رب کا شکر کرتی اتنا کم تھا کیونکہ ولدان کے روپ میں اللہ نے اچھے ہم سفر کیساتھ ساتھ بیسٹ فرینڈ بھی دیا تھا جو اسکی آنکھوں اسکے چہرے کو دیکھ کر ہی سب پہچان لیتا تھا اسے سمجھ لیتا تھا۔۔۔!!

ابھی بھی وہ اسکی ویڈنگ نائٹ برباد کیے رات کے ڈھائی بجے بھی کریم صاحب کو ویڈیو کال پہ گھر پھولوں سے سجا کونا کونا دکھانے میں مصروف تھی اور اسکے جزبات کو بڑھکا رہی تھی جب کی ولدان اوپر رینگ پہ ہاتھ جمائے لاونج میں کھڑی ہیر کو دیکھا یا کبھی گھڑی پہ نظر ڈالتا جہاں اب تین بچنے لگے تھے۔۔۔ وہ اسکا ضبط آزما رہی تھی۔۔

"بابا یہ دیکھیں یہ منظر دن میں کتنا حسین لگے گا"

وہ بیک کیمرہ آن کرتی اب آہستہ آہستہ لان کی طرف آرہی تھی

"اور بابا یہ بھی دیکھیں"

اس نے پول سائیڈ کا منظر دکھایا تھا جہاں پول کی چاروں طرف دیئے جل رہے تھے ساتھ ہی ارد گرد پھول بھی بکھرے ہوئے تھے دیے کی روشنی سے پول میں بھرا پانی ایک الگ ہی منظر دکھا رہا تھا دوسری طرف آسمانوں کی بلندی کو چھوتے لمبے پیڑ تھے جس نے اس پول کو اپنے اندر سما یا ہوا تھا وہ چاروں اور موبائل گھماتی کریم صاحب کو ایک ایک چیز سے آشنا کر رہی تھی

"بابا میں سوچ رہی ہوں اس طرف کچھ چیلنج ہونا چاہیے کچھ الگ سے لیکن کیا اور اس

سائیڈ تو میں گلاب کے پودے لگاؤں گی"

وہ اپنی دھن میں مگن کہے جا رہی تھی

"ہیر... ہیر... میں نے سب دیکھ لیا ہے اب جب آؤنگا تو اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ

لوں گا تم اب آرام کرو کافی لیٹ ہو گیا ہے"

وہ جو جب سے ہیر کی بے تکی باتیں سن رہے تھے جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اسے سچ میں روک کر آخر بول ہی پڑے تھے بیک کیمرے کی وجہ سے وہ ہیر کو دیکھ ہی نہیں پائے تھے کہ ابھی تک وہ دلہن کے روپ میں ہی ہے ورنہ آج تو ہیر کی شامت پکی تھی

"او کے بابا، مس یو، ٹیک کئیر"

وہ پیار بھرے لہجے میں بولی تھی



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کہتے کال ڈراپ کر چکے تھے

کچھ سوچنے کے بعد وہ فرنٹ کیمرہ آن کر چکی تھی اور موبائل کو ہاتھ سے اوپر کر کے

اپنے فیس کو لیفٹ، رائٹ، دائیں بائیں کر کے گھوم گھوم کر خود کے ساتھ سارے

مناظر کو بھی قید کر رہی تھی

وہ چلتے چلتے دوبارہ پول کی جانب آگئی تھی وہ ویڈیو بنانے میں اس قدر گم تھی کہ اسے

محسوس ہی نہیں ہوا کہ اسکی میکسی کا کونہ جلتے دیئے کو چھونے والا ہے

"ہیر..ہیر..ہیر"

وہ اسے دور سے آواز دے رہا تھا لیکن نور سپانس پہ اسے شدید غصہ آیا تھا اسکے صبر کا پیمانہ اب لبریز ہونے والا تھا وہ جب اسکی نظروں سے اوجھل ہوئی کچھ دیر تو اس نے انتظار کیا لیکن جب وہ نہیں آئی تو غصے میں بھنکتا وہ باہر آیا تھا اور اسے موبائیل میں گم دیکھ کر اسے طیش آیا تھا

"اس موبائیل کو تو آج میں آگ لگاتا ہوں"

وہ خود کلامی کرتا اسے پکارتا تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا لیکن جیسے جیسے وہ قریب جا رہا تھا اسکا غصہ فکر میں تبدیل ہوا تھا

"ہیر سائیڈ ہٹو" وہ اپنی پوری طاقت سے چیخا تھا جسے وہ سنتی ایک دم چونکی تھی اور لڑکھرائی تھی اس سے پہلے وہ پول میں گرتی دو مضبوط بازوؤں نے اسے اپنی بازوؤں میں اٹھالیا تھا

"ول..... ولدان"

اسکے گلے میں ہاتھ ڈالتی وہ پکارا اٹھی تھی

"ہاں ولدان" اس نے غصے سے چبا چبا کر کہا تھا

"ایسے کون آواز دیتا ہے ابھی میں پول میں جاتی "

وہ اپنی سانسیں قابو کرتی کہ رہی تھی

"اور اگر میں ابھی یوں آواز نہیں دیتا تو تم اس دیئے کی نظر ہو جاتی لاپر والٹر کی "

اسکا دل کانپنے لگا تھا

"واٹ" اس نے کہتے نیچے دیکھا جہاں اسکی میکسی کی گھیر کی وجہ سے کچھ دئے پانی میں

گر گئے تھے اور اسکا موبائیل بھی زمین بوس تھا

"میرا موبائیل" اسکی اسکرین دیکھ کر اسے صدمہ ہوا تھا جس پر کافی سارے دراڑیں

آگئی تھی

"بھاڑ میں گیا موبائیل" اس نے تنک کر کہا

دل تو چاہ رہا تھا کہ ایک کک مار کے فون کو بھی پول میں پھینک دے جو ساری فساد کی جڑ

تھا

"ولدان کیا ہو گیا ہے غصہ کیوں ہو رہے ہو" اسے اسکا سخت رویہ پسند نہیں آیا تھا

"اب غصہ بھی نہ ہوں ویلڈن ہیر، تمہیں کچھ اندازہ ہے اگر میں نہیں آتا یا تھوڑی اور دیر ہو جاتی تو تم برن ہو سکتی تھی"

یہ سوچ کر اسکا دل رکا تھا کچھ پل چپ رہنے کے بعد وہ پھر بولا تھا

"ایک بات یاد رکھنا اب تم پہ تم سے زیادہ میرا حق ہے تو یہ لاپرواہی آئندہ نہیں چلی گی، تم اس قدر گرم تھی کہ آس پاس کا کچھ ہوش ہی نہیں تھا"

وہ سختی سے گویا ہوا تھا

"ششش" اس نے اسکے لبوں پہ اپنا مہندی سے سجا ہاتھ رکھا تھا اور اسے ساکت کیا تھا
NEW ERA MAGAZINE'S
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 "جب تک ہیر کی زندگی میں ولدان ہے اسے کچھ نہیں ہو سکتا"

ذرا اوپر ہو کر اس نے اسکی کان میں سرگوشی کری تھی

ولدان کے لبوں کو دھیمی مسکان نے چھوا تھا

"ہیر اندر چلیں" اس نے بھی اپنا چہرہ اوپر کرتے اسکے کان میں سرگوشی کری تھی اسکے

بھاری اور گھمبیر آواز پہ اسکا چہرہ گلنار ہوا تھا

ان دونوں کے چہرے اتنے نزدیک تھے کہ ایک دوسرے کے سانسوں کی تپش وہ

محسوس کر سکتے تھے

"ول... ولدان"

اپنا چہرہ پیچھے کرتے اس نے دھیمے اسے پکارا تھا

"جی ولدان کا دل"

اس نے بھی اسی ٹون میں اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"ایسے تو نہیں دیکھو"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|...
وہ پزل ہوئی تھی

"کیسے دیکھو" اس نے آئی برواچکائی تھی

"میں کچھ پھر کہ نہیں پاوگی"

وہ منمنائی تھی

"اچھا کہو" وہ نارمل ہوا تھا

"لیکن مجھے نیچے تو اتاروں" اس نے احتجاج کیا تھا

"نو" اس نے نفی میں سر کو جنبش دی تھی

اسکا پکارا ادہ دیکھ کر اس نے اپنی بات جاری کر دی تھی

"وہ.. میں یہ کہ رہی تھی کہ ہم نہ یہاں پودے لگائیں گیں اور اس طرف نہ، مطلب

وہاں کی سیٹنگ جینچ کریں گے"

وہ ہاتھ سے اشارہ کرتی اسے اپنے ارے بتا رہی تھی

"ہمیں نہ یہ سب پلان کرنا چاہئے میرے خیال سے ہمیں اس طرف"

"چپ ایک دم چپ" اسکی بات کاٹ کر سخت لہجے میں اس نے کہا تھا

"ل... لیکن... وہ... پلان..."

"شش"... ابھی اس نے لب واہی کئے تھے کہ اسکی لبوں پہ انگلی رکھ کر وہ اسے

خاموش کروا چکا تھا

"بھاڑ میں گئے یہ پلانز ابھی اس پلان پہ فوکس کرو جو ابھی میں نے آج کے لئے بنایا ہے

سولیٹر گو"

اپنی بات مکمل کر کے اسے اٹھائے وہ لمبے ڈگ بھرتا اندر کی جانب بڑھا تھا.....

"Thankyou for this surprise "

لیکن مجھے اس میں کمفرٹ فیل نہیں ہو رہا ہے "

وہ شیشے کے سامنے کھڑی ساڑھی کے پلو کو سنبھالتی ہوئی جھنجھلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ رائل بلیو کلر کی سلک کی ساڑھی جس کا باردرپہ سلور موتیوں کا بھاری کام ہوا تھا جبکہ اسکا سلور بلاوز بھی سلور جرسی کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اس سوٹ کو زیب تن کیے پریشان سی نظر آرہی تھی اسے یاد تھا کہ جب اس نے بالاج سے ایک بار ساڑھی پہننے کی فرمائش کی تھی تو بالاج نے بہت ہی نرمی سے اسے انکار کر دیا تھا بقول اسکے اسے ایسے لباس بے حیائی کا منہ بولتا ثبوت تھے مگر آج صبح ہی جب اسے یہ پارسل ملا جس میں وہ ساڑھی دیکھ کر حیران ہو گئی تھی مزید حیرانی تب ہوئی جب پارسل بھیجے والے کے نام پہ چونک گئی تھی۔۔۔ آخرا بالاج نے اسے کیوں یہ بھیجی تھی جبکہ اسنے بتایا تھا کہ وہ اس لباس کو سخت ناپسند کرتا ہے مگر پوچھنے کے باوجود بھی بالاج خاموش ہو گیا تھا۔۔۔ لیکن اب مرینہ کو اس میں واقعی الجھن ہو رہی تھی۔۔۔ سلک کا کپڑا بار بار اس سے پھسلا جا رہا تھا۔۔۔ یا اسکا یہ پہننے کا پہلا تجربہ تھا۔۔۔

"مائے پریٹی لیڈی۔۔ ٹیک اٹ ایزی۔۔"

وہ اسکا سجا سنورا روپ دیکھ کر سرشار سا ہوا تھا دھیرے سے چلتے ہوئے وہ اسکے قریب گیا تھا اور اسے کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا تھا اسکی یہ جسارت اتنی جلدی تھی کہ مرینہ کا تھما ہوا پلو ایک دم پھر سے پھسلا تھا اور وہ نیچے گرا تھا۔۔ وہ شرمندہ سی ہو کر اپنے آنکھیں بند کر چکی تھی جبکہ اسکے گال دکھ اٹھے تھے۔۔ دوسری طرف وہ اسکا دو آتشہ روپ دیکھ کر گھبراہٹ کا شکار ہوا تھا۔۔۔۔۔۔!! کوئی اتنا حسین کیسے لگ سکتا ہے وہ سوچے گیا تھا اسکے سفید و سرخ نازک بدن پہ یہ کلر حد سے زیادہ نکھر رہا تھا جبکہ اسکا نکھرہ نکھرہ روپ، گھنی لمبی میرون زلفے، لمبی جھکی ہوئیں پلکیں، شکر فی سرخ گزاز لب اس پہ تضاد ستواں ناک۔۔۔ وہ کیا کیا نظر انداز کرتا اسے اپنی کیفیت بدلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔ بہر حال چونک کر اسنے جھک کر پلو کو تھاما تھا اور پن کا بنڈل اٹھا کر اسکے کندھے پہ لگا کے تین چار پنوں سے سیٹ کیا تھا۔۔ اسی طرح اسنے مرینہ کی پشت اب اپنے طرف کی تھی۔۔ وہاں بھی اسنے کچھ پنوں سے اسکی پھسلتی ساڑھی کو سیٹ کیا تھا۔۔۔

"آنکھیں کھولو" وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر محبت سے چور لہجے میں بولا تھا اسکے

چہرے پہ چھائے حیا کے رنگ دیکھ کر وہ جسارت کرنے پہ آمادہ ہو رہا تھا مگر کس
مہارت سے وہ اپنے جذبات ضبط کیے بیٹھا تھا۔۔!!

اسنے آہستہ سے اپنی آنکھیں وا کیں تھیں مگر اسکے جذبات سے چور چہرے اور آنکھوں
کو دیکھ کر وہ جی جان سے گھبرا گئی تھی۔۔!! رائے بلیو کلر کے فور تھ پیس سوٹ میں
پوری تیاری کیساتھ وہ پورے فضا و ماحول پہ چھایا ہوا تھا۔۔ مرینہ اسکی ہینڈ سم
پر سنیلٹی سے نظریں چرا گئی تھی۔۔!! ڈھڑکن الگ لے پہ ڈھرنے لگی تھی۔۔ دل تو
مانو حلق میں آ گیا تھا کہ اس سے کچھ بولا ہی نا گیا تھا۔۔

"بال کرل نہیں کیے اب تک۔۔ ہمیں لیٹ ہو رہا ہے۔۔ شاہتاج وہاج بھی پہنچ
چکے ہونگے اب تک"

وہ اسکے سیدھے دراز بالوں کو دیکھ کر گویا ہوا تھا جس پہ وہ سر نامیں ہلا گئی تھی۔۔

"کرنے لگی ہوں بس۔۔۔۔۔ سمجھ نہیں آ رہا کونسی جیولری وئر کرنی

ہے۔۔۔۔۔ ہیلز بھی اندر رکھیں ہیں۔۔۔ ٹائم بھی نہیں ہے"

وہ الجھن آمیز لہجے سے گویا ہوئی تھی۔

"اتنی چیزوں سے لیس اتنی اچھی لگ رہی ہو، جب سب کر لوگی تو میرا قتل کروگی کیا"

وہ اسکے نازک خوبصورت وجود کو گھورتا ہوا ناراضگی سے بولا تھا۔

"بالاج۔۔۔"

وہ خاموش ہو گئی تھی جبکہ بالاج اب کر لراٹھا کر اسکے بال کرل کرنے کے چکر میں تھا

--

"تم چوڑیاں پہنو، میں کرل کرنے لگا ہوں۔۔۔" وہ اسکو حکم دیتا بولا تھا جس پہ وہ مسکرا

کے سادی کانچ کی درجنوں چوڑیاں اپنی کلائی میں آہستگی اور احتیاطی سے ڈالنے لگی تھی

یہ بھی اسے بالاج نے گفٹ کیں تھیں۔۔۔ جبکہ حکم جا بجالانا تو اسکا جیسے فرض تھا۔۔۔

چند منٹ بعد جب بالاج نے اسکے بال ٹپ سے کرل کر لیے تو اب وہ جیولری باکس میں

سے سلور جیولری سلیکٹ کر چکا تھا۔۔۔۔ سلور نگینوں سے بھرے لمبے اٹررنگز اسنے

اسے پہنائے تھے جبکہ نیکلیس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔۔!!

"تم باہر چلو، میں آتا ہوں" وہ پرفیوم اپنے اور اس پہ چھڑک کے اندر کی طرف بھاگا تھا

اور دو سیلز کے پٹر لے کر کمرے سے باہر اور کارپورچ میں پہنچا تھا جہاں فرنٹ سیٹ پہ

تیار مرینہ اسکا ویٹ کر رہی تھی۔۔ اسنے فرنٹ سیٹ کھول کر اسکو وہ دونوں پیر دیے
تھے۔۔۔

"ہیلز پہلی چوائس جبکہ اگر پاؤں درد کریں تو فلیٹ وئر کر لینا" وہ فنکشن سے مناسبت
سے بولتا ہوا ڈرائونگ سیٹ پہ آ بیٹھا تھا۔۔

وہ اسکی اتنی کٹر پہ مسکرا دی تھی۔۔۔!! اس گہری مسکراہٹ کو نوٹ کرتا بالاج بھی
ہلکے سے ہنس دیا تھا یقیناً آگے کی زندگی بہت۔ حسین تھی۔۔

وہ بے چینی سے مسلسل ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی ایک ہاتھ سے موبائیل کو کان
سے لگائے اور دوسرے ہاتھ کی انگلی کو اپنے دانتوں میں دبائے دوسری جانب سے
رابطہ ہونے کا انتظار کر رہی تھی

"The number you have dialed is currently
switched off ...please try again later"

بار بار نمبر ڈائل کرنے پر اسے یہی سننے کو مل رہا تھا دوپٹے کے ہالے میں اس کا پر نور چہرہ

فکر میں مبتلا تھا وہ ایک نظر گھڑی کو دیکھتی دوسری نظر دروازے کو اسکی بے چینی میں
 اضافہ ہو رہا تھا۔۔ بے اختیار اسکے ہاتھ دعا کے لئے اٹھے تھے اس نے تو نفل کی نیت
 بھی مانگ لی تھی

"ایک تو میرے پاس کسی اور کا نمبر ہی نہیں ہے"

بڑ بڑاتے اس نے موبائیل کو ہلکا سا اپنے سر پہ مارا تھا اسی اثناء میں ڈور بیل بجی تو
 موبائیل صوفے پہ اچھالتی بغیر پوچھے دروازے کی جانب دوڑی تھی

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ فوراً اسکے سینے سے لگی تھی اور اسکی پشت پہ اپنے
 ہاتھوں کا حصار باندھا تھا آنسو ایک تو اتر سے بہنے لگے تھے اور دل کی دھڑکنوں میں
 انتشار برپا ہو گیا تھا جو مقابل باآسانی محسوس کر سکتا تھا

ولد ان تو شاک ہو گیا تھا اس نے کبھی اس طرح کی پیش قدمی نہیں دکھائی تھی لیکن
 اگلے ہی پل اس نے بھی اسے اپنے حصار میں لیا اور اسکی پیٹ تھپکی تھی۔۔

"ہیر۔۔۔۔۔" آریو او کے۔۔ کیا ہوا ہے۔۔ اس طرح کیوں رو رہی ہوں

۔۔۔ "اٹس ہر ٹنگ می۔۔"

محبت کرتا تھا بلکہ یہ محبت کی آگ وہاں بھی پوری آب و تاب سے بھڑک رہی تھی

"میری جان۔۔۔ اچانک سے میٹینگ اریج ہو گئی تھی اس وقت موبائل سائینٹ پہ تھا واپسی پہ جب میں نے تمہیں اطلاع کرنے کی کوشش کی تو چارچنگ ختم ہو گئی تھی اور اوپر سے کار کا انجن گرم ہو گیا تھا تو وہ رک گئی تھی بس اسی سبب میں لیٹ ہو گیا میں خود بھی بے حد پریشان ہو گیا تھا تمہارے لئے۔۔۔ دیکھو میں بالکل ٹھیک ہوں تمہارے سامنے ہوں"

وہ کہتے ہوئے انگھوٹے سے اسکے آنسوؤں کو صاف بھی کر رہا تھا اور پھر اسکے ماتھے پہ بوسہ دیا تھا

ہیر کو ایک سکون اپنے اندر سرایت ہوتا محسوس ہو امیاں بیوی کا رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے جس میں ایک دوسرے کے لئے فکر محبت خیال غالب آجاتا ہے وہ جسے ہم پہلے کبھی جانتے بھی نہیں یے وہ ہی بس تین لفظوں کے بعد ہمارے لئے بے انتہاء اہم ہو جاتا ہے یہاں تک اسکے بغیر جینے کا تصور بھی سانس روک دیتا ہے

"میں پریشان ہو گئی تھی" اس نے نظریں نیچے رکھ کر کہا کیونکہ وہ اس کی لودیتی آنکھوں میں اب نہیں دیکھ سکتی تھی

"آئی ایم سوری"۔۔۔ اس نے اپنے کان پکڑ کر کہا

تو ہیر ہلکا سے مسکرائی تھی

"ویسے میں سوچ رہا تھا کہ اب مجھے روز ہی لیٹ آنا چاہیے"۔۔۔ اس نے شوخ لہجے

میں کہا

"کیوں"۔۔۔ بے خودی کی کیفیت میں اس نے کہا

"اب دیکھو آج مجھے کتنا اچھا لگا ہے اور ٹوکول ملا دو بار میری قربت میں کوئی آیا اور اپنی نزدیکی

کا احساس دلا یا ورنہ ایسا تو کچھ نہیں ہوتا روز لیکن آج کے اتنے اچھے استقبال پہ اب مجھے

بھی تو شکریہ ادا کرنا چاہیے نہ"

اس نے ہیر کا دوپٹہ اسکے سر پر سے ہٹاتے کہا اسکے لہجے کے آنچ سے وہ سرخ پڑی تھی

اور جس انداز میں وہ شکریہ ادا کرنا چاہ رہا تھا اس کا دل بے ہنگم ہوا تھا

"ول۔۔۔ ولدان۔۔۔۔۔ آپ جائیں فریش ہو کر آئیں۔۔۔ ہمیں وہاں کی منگنی میں

جانا ہے"

اس نے اسے دھکا دیتے ہوئے کہا تھا اور خود تھوڑا دور ہوئی تھی

تھا۔۔

"آں۔۔ میری معصوم بیوی۔۔ اب آج تو نہیں بچ سکتی"

وہ بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا فریش ہونے گیا تھا

یہ ایک پی سی کا منظر تھا۔۔۔۔ لاونج کے بیچ و بیچ پوری محفل کے ارد گرد کھڑے وہ دونوں ایک دوسری کی نگاہ میں دیکھ رہے تھے۔۔ چہرے پہ انوکھی قسم کی خوشی، چہک، رونق الگ سے نمایاں تھی۔۔۔

"کم آن وہاج۔۔۔۔"

بالاج جو اسکے برابر میں مرینہ کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا وہ وہاج سے بولا تھا جو رنگ پہنانے کے بجائے شاہ تاج کے دو آتشہ مغربی حسن کو دیکھے گیا تھا۔۔۔۔ بلیک کلر کی فل پیروں تک آتی میکسی میں وہ گولڈن بال کھولے سادگی میں بھی قیامت ڈھار ہی تھی۔۔

"جی برو۔۔۔۔" وہ مسکراہٹ ضبط کیے ثانیہ بیگم کے ہاتھ سے رنگ لے کر اب

وہ ابھی بولنے پہ آیا تھا جب ہیر نے آس پاس دیکھ کر اسکے سینے پہ ایک مکہ مارا تھا۔۔

"بے شرم" وہ سرخ ہوتی بولی تھی۔۔

"بے شرم۔۔۔۔۔ ابھی گھر چلو پھر بتانا ہوں" اسکا ہاتھ زور سے دباتا وہ ضدی لہجے

میں بولا تھا جس پہ وہ ہنس دی تھی۔۔

"میرا دل کر رہا ہے، بھائی سے بولوں کہ مولوی ارنج کر کے نکاح پڑھو لوں تمہارے

ساتھ۔۔۔۔۔ سر سیلی تمہیں دیکھ کر میرا دل بے قابو ہو رہا ہے"

وہ صوفی پہ بلیک سوٹ پہنے نک سک سے تیار شاہ تاج سے بولا تھا جو آنکھیں پھاڑ کے

اسے دیکھے گی تھی۔۔

"ضرور اگر شاہ تاج کو کوئی مسئلہ ناہو تو" بالاج انکے ساتھ ہی بیٹھا تھا تب ہی سن کے

بولا تھا۔۔

"شاہ تاج بول دو تمہیں کوئی اعتراض نہیں۔۔ کل سہی تو آج کیوں نہیں۔۔۔ بولیں

بھابھی میں صحیح کہہ رہا ہوں نا" وہ پہلے شرمائی ہوئی شاہ تاج سے مخاطب ہوتا پھر مرینہ

سے یقین دہانی کرنے لگا تھا۔۔

"آپکے بھائی نے کہا ہے تو اچھا ہی ہو گا۔۔ شاہ تاج کو کوئی مسئلہ نہیں ہے، تم
ارینجمنٹ کر و بس "وہ شاہ تاج کا ٹھنڈا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تھی جس پہ شاہ تاج
نے گھبرا کے مرینہ کو دیکھا تھا۔۔۔ اسکی ڈھرکن یکدم بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ وہاں
سے جتنی محبت کرتی ہو مگر آنے والے وقت کا سوچ کے وہ دہک سی گئی تھی یعنی اسے
خود پہ قابو پانا مشکل لگ رہا تھا۔۔

"ڈونٹ یو وری، تمہیں میں سمجھنے سوچنے کے لیے بہت سا وقت دوں گا میری
جان۔۔۔۔۔ مگر یہ موقع ضائع مت کرو" وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا تھ
وہاں اسکی گھبرائی ہوئی طبیعت سے سب جانچ چکا تھا تب ہی اسے تسلی دی تھی۔۔۔ وہ
اسکا اتنا حسین روپ دیکھ کر گردن اثبات میں ہلا گئی تھی جس پہ وہاں نے سکھ کر سانس
لیا تھا۔۔

"تھینک یو مجھے اتنی بڑی خوشی دینے کے لیے چان من۔۔۔۔"

وہ گرل پہ ہاتھ رکھے بالکونی میں وہاں کی جلد بازی کو سوچ کر مسکرا رہی تھی جب بالاج نے اسے کندھوں سے تھاما تھا۔۔

"کونسی"

مرینہ اسکی طرف مڑ کے نا سمجھی میں بولی تھی۔۔

"میں نہیں چاہتا تھا کہ ابھی سے تم ان سب میں پڑو مگر میں تمہارے معاملے میں کبھی کوتاہی نہیں کرونگا، انشاء اللہ، کبھی تمہیں کسی لمحے اکیلے نہیں چھوڑونگا، ہمیشہ اپنے حصار میں باندھے رکھونگا" وہ روانگی و محبت سے کہتا ہوا مرینہ کو بہت خوبصورت لگا تھا۔۔

"میں بہت خوش ہوں کہ میں اپنے پسندیدہ بندے کے سنگ ہوں، میرے لیے پریشان ناہوا کریں، ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے جبکہ میں بہت مطمئن ہوں" وہ اسکو تسلی دیتے انداز میں بولی تھی۔۔ چند دن پہلے جب ڈاکٹر نے اسکے کیس میں کافی کملیکیشنز بتائیں تھیں تب سے وہ حد سے زیادہ ٹچی ہو رہا تھا۔۔

"بس مگر پریشی بھی کافی تھی ہمارے لیے بس اللہ تمہیں ہمیشہ میرے لیے اور ہمارے

بچوں کے لیے سلامت رکھے اپنے حفظو آمان میں رکھے "وہ اسکا ماتھا چومتے ہوئے بہت ہی شدت سے بول تھا جس پہ وہ نم آنکھوں کیساتھ مسکرا دی تھی روزرات وہ اسکا اس طرح ہی شکریہ ادا کرتا تھا۔۔۔ یونہی اسے اپنی بانہوں میں سلاتا تھا صبح خود اسے ناشتہ کراتا تھا۔۔۔ لمحہ لمحہ فون پہ اس سے رابطہ رکھتا تھا۔۔۔ وہ اسکی محبت پہ خدا کی شکر گزار ہوگی تھی۔۔۔

وہ پھولوں اور موم بتیوں کے سجے بیڈروم میں بیٹھی اپنی تیز ہوتی ڈھرنکن کو سبجالتی ہوئی اسکا انتظار کر رہی تھی سب اتنی جلدی جلدی ہوا تھا کہ وہ مسسز وہاج بن گی تھی دل میں کہیں سکون برپا تھا۔۔۔ !!

وہ جیسے ہی کمرے میں آیا تھا وہ نظریں جھکا گی تھی۔۔۔ پاؤں بیڈ سے لٹکائے کونے پہ بیٹھی وہ کشمکش کا شکار تھی۔۔۔ جیسے کنفیوز ہو۔۔۔ گھبرا رہی ہو۔۔۔ وہاج مسکراتا ہوا اسکے سامنے گھٹنوں کے بل زمیں پہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"محبت کرتی ہونا مجھ سے" وہ اسکے ٹھنڈے ہاتھ تھام کر مان بھرے لہجے میں بولا تھا شاہ تاج نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"یقین ہے نا مجھ پہ "

وہ ہی مان بھرا لہجہ تھا جواب پھر وہی تھا۔۔

"خوش ہونا"

وہ پھر سر اثبات میں ہلا گی تھی۔۔۔

"کچھ جلدی تو نہیں ہو انا۔۔۔۔۔ بس مجھے اتنا پتہ ہے تم سے بہت محبت کرنے لگا

ہوں اور محبت میں دوری سہنا کسی ہجر سے کم نہیں ہے"

وہ شدت جزبات سے کہتا ہوا شاہ تاج کو کوئی اور ہی وہاں لگا تھا۔۔

"مگر میرے پاس بہت سا وقت ہے تمہیں دینے کے لیے جس میں تم یہ قبول کر لو کہ

تم وہاں سکندر کی اکلوتی زوجہ ہو جس سے وہاں سکندر بے پناہ محبت کرتا ہے، وہاں

سکندر کے لیے یہ ہی کافی ہے کہ اسکی بیوی اسکی نظروں کے سامنے اسکے قریب ہے"

وہ اتنے پیار سے بولا تھا کہ شاہ تاج سکون سے مسکراہ گی تھی۔۔۔!!

♥ ختم شدہ ♥

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین